كتاب

المعتقد المنتقد

مرسلہ حضرت مؤلف دام اجلالہ موصولہ ششم ماہ جمادی ١٣٠٦ ہجری

العبد ... احمد ...

طبع في المطبع الانصاري الكائن في بلدة دهلي بادارة المولوي عبد الاحد الدهلوي سنة ١٣٠٥ الهجرية







بسم الله الرحمن الرحيم وبه استعين

الحمد لله الذي ارشدنا قديمًا الى الانقطاع من دون الخلق اليه ووفقهم للاعتقاد في كل مطلب
وصرف اخرين عن كل مكرمة وفضيلة وقيض لهم قرناء فادوهم الى كل مذمة من الاخلاق ورذيلة
وطبع على قلوب آخرين فلا يكادون يفقهون حديثًا ولا قولا وثبطهم عن سبل الخيرات فما استطاعوا قوة
ولا حولا وصلى الله على سيدنا محمد عبده ورسوله ونبيه وخليله سيد البشر وافضل من مضى وغبر
الجامع لمحاسن الاخلاق والسير والمسمى لاسم الكمال على الاطلاق من البشر وختم به الانبياء والمرسلين
واعطاه ما لم يعط احدًا من العالمين وعلى اله وصحابته والتابعين ومن تبعهم بالاحسان اجمعين

اما بعد یہ ایک رسالہ ہے بیان میں علم سلف عقائد اکابر اہل سنت و جماعت اور ذکر بعض اشراک و کلمات
کفر و صغائر رہا کہ اس رسالہ میں سے ہر فریق اہل سنت اور ہر عالم کبیر طریق جماعت کے عقائد و اثبات کو فصول
جداگانہ میں لکھا ہے ہر چند بیان الفاظ میں تفاوت ہے لیکن غالب معانی متحد ہیں اور اگرچہ مسائل اعتقادی کی تکرار ہی مگر
عبارت علحدہ ہے یہ تکرار مبانی و معانی کی اس جہت سے ہے کہ نفس عقائد اس فرقہ ناجیہ کے متحد المعنے ہیں تا با
شرکت مبانی کی ضرورت ہے اس جمع و تالیف سے یہ فائدہ ہے کہ اختلاف علماء سلف و خلف کا بعض عقائد میں واضح
ہو کر تمیز قوی کا ضعیف سے حاصل ہوگا اور جب مومن دیندار بار بار ان کلمات طیبات و عبارات مبارکات

پر عبور کریگا تو اوسکے دلمین یہ اعتقادات صحیحہ راسخ ہوجائینگی اور تفنن تقریرات و تحریرات اہل علم سے اوسکو ایک
طرح کا ملکۂ راسخہ فہم و تبصرہ میسر آئیگا دلائل ان اعتقادات و مسائل کے کتب مطولۂ علم اصول دین مین مضبوط و مرقوم ہین اِس جگہ
اونکو بغرض اختصار و اقتصار نہین لکھا گیا مجرد نقل اقوال و مبانی اہل علم پر اکتفا ہوا براہین و حجج کا حوالہ کتب فن پر کر
علاوہ اون کتب کے رسائل مختصرۂ عقائد مین جو خاص میری تالیف ہین عربی یا اردو یا فارسی کسیقدر ادلہ و نصوص
عقائد مذکور کے ہمراہ تصحیح و تنقید کے مرقوم ہین جیسے رسالۂ انتقاد و رسالۂ قطف الثمر و رسالۂ القائد الی العقائد
یا رسالۂ البغیۃ الرائد یا رسالۂ فتح الباب و غیر ذالک عقائد ائمۂ اربعہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین جو کہ اونکے مقلدین
مذاہب نے لکھی ہین وہ متفق و متحد ہین الا ماشاء اللہ تعالیٰ اسیطرح عقائد صوفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ موافق عقائد اہل حدیث
فقہ کے ہین اصول دین مین کچھ بڑا اختلاف درمیان فقہاء و صوفیہ و اہل حدیث و ظاہریہ کے نہین ہے دس بارہ
مسئلون مین اشعریہ و ماتریدیہ باہم مختلف ہین اور دو چار مسئلون مین حنابلہ کو اونسے خلاف ہے اسیطرح صوفیہ کو
اینسے اور اہل حدیث کو اصولیین مذاہب سے باقی عقائد مین یہ سارے اہلسنت یکسان ہین و للہ الحمد پھر اس اختلاف کا
مرجع اکثر جگہ طرف نزاع لفظی کے ہے اور جس جگہ نفس مسئلہ مین خلاف ہے وہ مسائل اقل قلیل ہین معہذا کثرت
کچھ مؤدی طرف تکفیر و تضلیل کے نہین ہوتے ہین کیونکہ اعتبار اکثر کا ہے اور اکثر کو حکم کل کا ہے ؎

اینجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت ست — در پردہ دار دیدۂ کثرت نمائی را

ہمنے جو فصول ذکر عقائد مقبول مین اس جگہ منعقد کئے ہین اونمین جس کسی کے عقیدہ کو دوسرے فرقہ کے عقیدہ
سے خلاف ہے یا وہ خلاف مخالف ظاہر کتاب و سنت صحیحہ ہے اوسکو ایک فصل علحدہ مین نہایت اختصار کے
ساتھ لکھدیا ہے تاکہ ہر طالب علم حق فرق راجح کا مرجوح سے کرلے اور اپنے اعتقاد کو موافق ظاہر کتاب و واضح سنت کے
رکھے مقلد اشعری یا ماتریدی یا حنبلی کا ہو فقہاء مالکیہ و شافعیہ اصول دین مین طریقۂ عقائد ابوالحسن اشعری رح کے مقلد
ہین اور حنفیہ طریقۂ ابو منصور ماتریدی کے مقلد ہین اور حنابلہ بجائے خود صاحب اصول دین ہین انکی عقائد ظاہر
حدیث کے موافق ہین یہ اور بات ہے کہ کسی جگہ اتفاقاً کسی جانب ضعیف کو اختیار کیا ہو رہے اہل حدیث سو وہ جسطرح
کہ فروع مین مقلد کسی امام خاص کے نہین ہین اسیطرح اصول مین بھی نہ اشعری ہین نہ ماتریدی نہ حنبلی بلکہ جو
کچھ کہ کتاب عزیز مین آیا ہے اور سنت مطہرہ صحیحہ سے ثابت ہوچکا ہے اوسی پر اعتقاد رکھتے ہین خواہ وہ عقیدہ اونکا
موافق اشاعرہ کے ہو یا مطابق ماتریدیہ کے یا حنابلہ کے یا مخالف اونکے۔ اسیطرح حال فرقہ ظاہریہ کا بھی ہے کہ وہ
ظاہر و واضح قرآن و حدیث کے پابند ہین نہ کسی کے اجتہاد و رائے کے مستند یہی طریقہ صوفیہ صافیہ کا بھی ہے کہ

وہ شیوہ اہل حدیث پر ہین اصول و فروع مین اور کسی مذہب خاص کی تقلید کو عقیدۃً و عملاً مین واجب نہین
جانتے ہین بلکہ اتباع سنت کو جملہ طرائق پر مقدم رکہتے ہین انکا اختلاف قلیل ساتہ اہل حدیث کے برابر بعض کشف
و مکاشفہ کے ہے سوا اکابر صوفیہ نے خود یہ تصریح کی ہے کہ کشف کاشف یا رویائے نائم یا الہام ملہم کوئی حجت شرعی نہین ہے
اسلیئے یہ اصول عقائد مین غالباً موافق ہین ساتہ اہل حدیث کے فنعم الوفاق وحبذا الاتفاق کیونکہ صفوۂ امت
و نخبۂ ملت دین اسلام مین یہی دو گروہ ہین ایک اہل حدیث دوسرے صوفیہ رہے فقہاء مذاہب سو غالباً علماء دنیا ہین
نہ علماء آخرت اور مرجع انکے احکام و فتاوی کا یہی معاملات امور دنیویہ ہین پس الامر رحمہ اللہ تعالیٰ بہر حال
حاصل مقال اس محل مین یہ ہے کہ یہ علم اصول دین اشرف علوم اسلام ہے اس علم کا سیکہنا سکہانا ہر مسلمان پر واجب
ہے قیامت کے دن اسی علم کی وجہ سے نجات حاصل ہوگی یہ علم خود ایک عمل صالح فاضل ہے التوحید اس الطاعات و اصل
الحسنات جس شخص کا عقیدہ درست نہین ہوتا ہے اوسکے سارے عمل برباد ہین گو وہ کتنی ہی عبادت بجا لاوے اوس
عبادت کا کچہ نفع اوسکو آخرت مین نہوگا اور جس کسیکا عقیدہ درست ہے اوسکو عمل قلیل بہی نفع دیگا بہتر فرقے اسلام
کے جنکو حدیث مین ناری فرمایا ہے وہ سب اہل قبلہ ہین اور عبادت کرتے ہین نماز روزہ زکوٰۃ حج بجا لاتے ہین مگر
اسی فساد عقیدہ کی وجہ سے دوزخی ٹہیرے اسلیئے یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ عمل سے پہلے عقیدہ کو درست کرے
ورنہ عاملۃ ناصبۃ کا مصداق ہوگا محنت برباد گناہ لازم انکا اہل اصول نے بیان عقائد مین بعض ایسے مسائل بہی لکہدیئے
ہین جنکو نفس الامر مین کچہہ زیادہ تعلق علم عقیدہ سے نہین ہے بلکہ وہ بطور تتمات و مکملات ہین اور بحکم الشئ بالشئ یذکر
امور متصلۃ الباب کا ذکر بہی اثناء کلام مین آجاتا ہے سو وہ کچہہ بیان اصول کے منافی نہین ہے بلکہ ایمان و ایقان
و اذعان کو قوت و طاقت و کمال بخشتا ہے اس رسالہ مین اونہین علماء معتبرین کے اقوال نقل کیئے گئے ہین جنکے
علم و فضل و تقوی و طہارت و تحقیق و تنقیح و تنقید پر کابر اعن کابر اعتماد ہے یا اونکے زلات پر امکان انتقاد ہے ورنہ
رسائل و کتب اس علم کے مطولۃ و مختصرۃ جامع ہر رطب و یابس بہت ہین ناظر غیر مناظر کو منظر کرنے سے ان فصول
و اصول مین یہ بات بہی معلوم ہو جائیگی کہ کس عالم نے کون سی بات بیان مین اپنے عقائد کے زیادہ لکہی ہے اور
کسنے فقط بیان اصول پر قناعت کی ہے یا کسنے مزید کشف کیا ہے اور کسنے اجمال کو منظور رکہا ہے لیکن معہذا مرجع
ان سبکے عقائد کا ایک ہے گو مبانی متفرق ہون ؎

عباراتنا شتی وحسنک واحد ؎ وکل الی ذاک الجمال یشیر

اردو مین ایسا رسالہ جامعہ اب تک تالیف نہوا تہا اللہ کے فضل و کرم سے یہ عجالۂ نافعہ باوجود تشتت حال کر

مدت قلیل مین انجام کو پہنچا ؎

با عقائد حنبلی تر گفتیم   دُر دریائے معرفت سفتیم   گر تو غواص بحر عرفانی   قدر و ریگانہ خود و دانی

هذا فان کنتُ احسنتُ فیما جمعتُ واصبتُ فی الذی صنعتُ فذلک من عمیم منّ اللهِ وجزیل فضلہٖ و عظیم انعمہ علیّ وجلیل طولہ وان انا اساْتُ فیما فعلتُ واخطأتُ اذ وضعتُ فما اجدر الانسان بالاساءۃِ والعیوبِ اذ لم یعصمہ ویحفظہ علام الغیوب ؎ وما أبرّئُ نفسی اننی بشرٌ اسهو واخطی مالم یحمنی قدرٌ ⁂ ولا ترى عذرًا اولی بذی زللٍ ⁂ من ان یقول مقرًّا اننی بشرٌ ⁂ والله اسال ان یجلّی هذا المسطور بالقبول عند الجلّۃ والعلماء کما اعوذ بہ من تطرق ایدی الحسّاد الیہ والجهلاء لا الہ الا هو ولا معبود سواہ وانی اشهد واستودع شهادتی هذہ فی کتابی هذا وفی غیرہ من الکتب التی رقمتها انامل ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شیء قدیر وان محمدًا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم عبدہ ورسولہ وخاتم الانبیاء الکرام وشافع العصاۃ الموحدین اصحاب الآثام فی یوم القیام لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا هو علیہ توکلت وهو رب العرش العظیم

مقدمہ بیان مین فضل علم سلف کے علم خلف پر

اللہ تعالی نے قرآن کریم مین کسی جگہ ذکر علم کا مقام مدح مین کیا ہے اور کسی جگہ مقام ذم مین اوّل علم نافع ہے اور ثانی غیر نافع مقام مدح مین فرمایا ہے قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون اور فرمایا ہو شهد اللہ انہ لا الہ الا هو والملائکۃ واولوا العلم اور فرمایا ہے قل رب زدنی علما اور فرمایا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور آدم ابو البشر کو نام اشیائے کے سکہائے تھے اور قصہ اونکے عرض کرنیکا ملائکہ پر ذکر کیا ہے یہہ علم لغت تہا جو اونکو تعلیم کیا تہا ملائکہ نے کہا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم اور قصہ موسی اور خضر علیهما السلام مین فرمایا ہے هل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا اسو جس علم کا ذکر ان آیتون مین کیا ہے یہ علم نافع ہے اور ایک قوم کی حال سے خبر دی ہو کہ اونکو علم دیا تہا لیکن اونکو علم نے کچہہ نفع اونکو نہ بخشا یہ علم بہی فی نفسہ نافع تہا لیکن صاحب علم نے اوس سے کچہہ نفع نلیا قال تعالی مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوها کمثل الحمار یحمل اسفارا اسجگہ عالم بے عمل کو مثل خر بار بردار کے ٹہیرایا ہو وقال تعالی واتل علیهم نبا الذی آتیناہ آیاتنا فانسلخ منها فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین الی قولہ

واتبع هواه وقال تعالى فخلف من بعدهم خلف ورثوا الكتاب يأخذون عرض هذا الادنى الى قوله ودرسوا ما فيه
وقال تعالى واضله الله على علم تاویل اس آیت کی یہ ہے کہ جسکو اللہ نے گمراہ کر دیا اوسکا علم غیر نافع ہے پھر وہ علم جسکا ذکر
بر وجہ ذم کیا ہے منجملہ اوسکے ایک علم سحر ہے قال تعالى ويتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم ولقد علموا لمن اشتراه ماله في
الآخرة من خلاق وقال تعالى فلما جاءتهم رسلهم بالبينات فرحوا بما عندهم من العلم وحاق بهم ما كانوا به يستهزئون
وقال تعالى يعلمون ظاهرا من الحياة الدنيا وهم عن الآخرة هم غافلون آسیطرح سنت مطہرہ مین علم کو طرف نافع و غیر نافع کے
تقسیم کیا ہے اور علم غیر نافع سے پناہ مانگی ہے اور علم نافع کا سوال کیا ہے حدیث زید بن ارقم مین فرمایا ہے اللهم انی اعوذ
بك من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوة لا يستجاب لها رواه مسلم وخرجه اهل السنن من وجوه
متعددة دفعا وفى بعضها ومن دعاء لا يسمع وفى بعضها من هؤلاء الاربع اور حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم یون کہتے تھے اللهم انی اسألك علما نافعا واعوذ بك من علم لا ينفع خرجه النسائي وابن ماجة ولفظه ان النبي
صلعم قال سلوا الله علما نافعا وتعوذوا بالله من علم لا ينفع اور حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت یون کہتے تہے اللهم
انفعني بما علمتني وعلمني ما ينفعني وزدني علما [illegible] رواه الترمذی اور حدیث انس مین آیا ہے کہ یون دعا
کرتے تہے اللهم انا نسألك ايمانا دائما فرب ايمان غير دائم واسألك علما نافعا فرب علم غير نافع خرجه ابو نعيم
اور حدیث بریدہ مین مرفوعا آیا ہے کہ ان من البيان سحرا وان من العلم جهلا اخرجه ابو داود صعصعہ بن صوحان نے
کہا ہے وہ علم جو جہل ہے یہ ہے کہ ان يتكلف العالم الى علم ما لا يعلم فيجهله ذلك دوسری تفسیر اوسکی یہ ہے کہ جو علم نہ
ضرر دے نہ نفع کرے وہ جہل ہے اوسکا نجاننا بہتر ہے جاننے سے تو جب جہل سا ٹہرا اوسکے بہتر ٹہیرا تو وہ علم
جس سے بھی بدتر ہوا جیسے علم سحر وغیرہ علوم کہ دین یا دنیا مین مضر ہین حضرت سے تفسیر بعض علوم غیر نافع کی مروی
ہے مراسیل ابو داود مین زید بن اسلم سے آیا ہے کہ حضرت سے کہا تہا ما اعلم فلانا یعنی فلان شخص کیا بڑا عالم ہے
فرمایا بمَ یعنی کس علم کا کہا بانساب الناس فرمایا علم لا ينفع وجهل لا يضر اسکو ابو نعیم نے کتاب ریاضة المتعلمين مین حدیث
ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اسمین یہ لفظ بہی ہے کہ اونہون نے کہا تہا اعلم الناس بانساب العرب واعلم
الناس بالشعر وبما اختلفت فيه العرب اسکے آخر مین یہ بہی فرمایا ہے العلم ثلاثة ما خلاهن فهو فضل آية محكمة
او سنة قائمة او فريضة عادلة لیکن یہ اسناد صحیح نہین ہے بقیہ نے اسمین غیر ثقہ سے تدلیس کی ہے مگر آخر حدیث کو
ابو داود وابن ماجہ نے ابن عمرو سے مرفوعا روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ العلم ثلاثة وما سوى ذلك فهو فضل آية
محكمة او سنة قائمة او فريضة عادلة مگر اسکے اسناد مین عبد الرحمن بن زیاد افریقی ہے اوسکا ضعف

مشہور ہے اور تعلم انساب کا حدیث میں امر آیا ہے کیونکہ اوس سے صلۂ ارحام کیا جاتا ہے حدیث ابوہریرہ میں فرمایا
ہے تعلموا من انسابکم ما تصلون به ارحامکم خرجه احمد والترمذی دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے تعلموا من انسابکم
ما تصلون به ارحامکم ثم انتهوا وتعلموا من العربية ما تعرفون به كتاب الله ثم انتهوا وتعلموا من النجوم ما
تهتدون به في ظلمات البر والبحر ثم انتهوا اخرجه ابن زنجويه اسکے اسناد میں ابن لہیعہ ضعیف ہے عمر رضی الله
عنہ نے کہا ہے تعلموا من النجوم ما تهتدون به في بركم وبحركم ثم امسكوا وتعلموا من النسبة ما تصلون به ارحامكم
وتعلموا ما يحل لكم من النساء ويحرم عليكم ثم انتهوا رواه ابن زنجويه من طريق نعيم بن ابي هند دوسرا لفظ عمر کا یہ ہے
تعلموا من النجوم ما تعرفون به القبلة والطريق رواه مسعر عن محمد بن عبيد الله الثقفي نخعی رح تعلم نجوم کو واسطے اہتدار طریق کے
لا باس به کہتے تھے اور تعلیم منازل قمر میں رخصت دیتے تھے رواہ احمد اسحق بن راہویہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے
ويتعلم من اسماء النجوم ما يهتدى به لیکن قتادہ رح تعلم منازل قمر کو مکروہ بتاتے تھے اور ابن عیینہ بھی اوسکی
رخصت نہیں دیتے رواہ حرب طاوس نے کہا ہے بہت سے نظر کرنیوالے نجوم میں اور سیکھنے والے حروف اباجاد
کے ایسے ہیں جنکیلئے کچھ نصیب نزدیک اللہ کے نہیں ہے خرجہ حرب حمید بن زنجویہ من روایۃ طاوس عن
ابن عباس ابن رجب کہتے ہیں یہ محمول ہے تاثیر پر نہ تسییر پر کیونکہ علم تاثیر باطل محرم ہے اور اسیکے حق میں یہ حدیث مرفوع
آئی ہے من اقتبس شعبةً من النجوم فقد اقتبس شعبةً من السحر خرجه ابو داود من حديث ابن عباس مرفوعا
اور حدیث قبیصہ میں فرمایا ہے العيافة والطيرة والطرق من الجبت خرجه ابو داود عیافت کہتے ہیں
زجر طیر کو اور طرق کہتے ہیں خط کو زمین میں اس سے ثابت ہوا کہ علم تاثیر باطل محرم ہے اور عمل کرنا اوسکے
مقتضا پر مثل تقرب کرنے کے ہر طرف نجوم کے اور تقریب قرابین کی واسطے نجوم کے کفر ہے باقی رہا علم تسییر سو
سیکھنا اوسکا بقدر حاجت کے واسطے اہتدار و شناخت قبلہ و طرق کے نزدیک جمہور کے جائز ہے اور جو اس
سے زیادہ ہے وہ محتاج الیہ نہیں بلکہ شاغل کرنیوالا ہے اوس علم سے جو کہ اوس سے زیادہ اہم ہے اور اکثر
تدقیق کرنا اس علم میں مؤدی ہوتا ہے طرف بدگمانی کے بجانب محاریب مسلمین جو اونکے امصار میں بنائی گئے
ہیں چنانچہ اکثر اہل علم نجوم سے قدیماً و حدیثاً یہ بدگمانی واقع ہوئی ہے اور یہ اسارت ظن حق میں نماز صحابہ و تابعین
کے بہت سے شہروں و قصبات و دہات میں طرف اعتقاد خطا کی پہنچاتی ہے اسیلئے یہ امر باطل ہے امام احمد
نے استدلال کرنے کو جدی سے مکروہ رکہا ہے اور کہا ہے کہ روایت تو یون آئی ہے کہ ما بين المشرق والمغرب
قبلة یعنی جدی ونحوہ کا اعتبار نہیں آیا ہے اور ابن مسعود نے کعب پر حسبات کا انکار کیا تہا کہ ان الفلك يدور

اسیطرح امام مالک نے اسکا انکار کیا تہا تعجب ہے کہ زوال بلاد میں مختلف ہوتا ہے اسیپر امام احمد نے انکار
فرمایا تہا وجہ انکے انکار کی یا کسی اور کے انکار کی ایسے اقوال میں یہ ہے کہ حضرت نے اسمین کچھ تکلم نہیں فرمایا ہے
اگرچہ یہ لوگ اسپر یقین رکہتے ہیں تو دوسری شغل ہونا سا تہہ اسکے مؤدی طرف فساد مریض کے ہوتا ہے بعض
عارفین نے اس علم کی حدیث نزول پر انکار کیا تہا اور کہا تہا کہ ثلث لیل کا باختلاف بلدان کے مختلف ہوتا ہے
پہر نزول وقت معین پر کسطرح ہو سکتا ہے حالانکہ قبح اس اعتراض کا دین اسلام سے بالضرورۃ معلوم ہے اگر
حضرت صلعم یا انکے خلفاء راشدین یہ اس اعتراض کو سنتے تو معترض کے ساتہہ مناظرہ نکرتے بلکہ مبادرت طرف
اسکی عقوبت کی کرتے یا اوسکو زمرہ منافقین مکذبین میں ملحق فرماتے اسیطرح کچہہ حاجت توسع کی علم انساب
مین نہیں ہے عمر وغیرہ نے اس سے منع کیا ہے حالانکہ ایک گروہ صحابہ وتابعین کا عارف ومتقنی تہا ساتہہ علم انساب
کے اسیطرح توسع علم عربیت مین لغۃ ونحوا علم اہم سے باز رکہتا ہے اور وقوف ہمراہ اوسکے علم نافع سے محروم
کر دیتا ہے قاسم بن مخیمرہ علم نحو کو مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے اولہ شغل وآخرہ بغی مراد اونکی توسع تہی بس
علم مین اسیطرح امام احمد توسع کو علم لغت مین اور معرفت عربیت مین مکروہ رکہتے تہے چنانچہ ابو عبید پر اسی بابت
انکار کیا تہا اور کہا تہا ھو یشتغل عما ھو اھم منہ اسی جگہ سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ العربیۃ فی الکلام کالملح فی الطعام
یعنی فقط اسقدر نحو حاصل کرے جس سے کہ کلام صحیح صالح کہہ سکے جسطرح کہ ذرا سا نمک کہانیمین بقدر صلاح کے
ڈالتے ہیں اور جب نمک زیادہ ہو جاتا ہے تو کہانا بگڑ جاتا ہے اسیطرح علم حساب ہے کہ اوس کو بقدر حاجت
کے حاصل کرے جس سے تقسیم فرائض ووصایا وغیرہ امور کی قسمت درمیان مستحقین کی ہو سکے اور جو اس مقدار
سے زیادہ ہے وہ علم غیر نافع ہے اوس سے کچہہ کام نہیں نکلتا مگر مجرد ریاضت اذہان وصیقل گری افہام سو اوسکی
کچہہ حاجت نہیں ہے وہ تو علم اہم سے باز رکہتا ہے مین کہتا ہوں مقدار ضروری علوم کا بیان مفصل کتاب
احیاء العلوم سے معلوم کرنا چاہیے پہر احیاء الاحیاء سے پہر لسان العرفان سے پہر وہ علوم جو بعد صحابہ کے حادث
ہوئی ہیں اور زیادہ ہین اون علوم والون نے توسع کیا ہے اور اونکا نام علوم رکہا ہے اور یہ گمان کرتے ہیں کہ
جو شخص اون علوم کا عالم نہیں ہے وہ جاہل یا گمراہ ہے سو وہ سب علوم بدعات ضلالات اور محدثات اور
امور منہی عنہا مین سمجہو انمین ایک وہ علم بہی ہے جسکو معتزلہ نے احداث وایجاد کیا تہا یعنی کلام کرنا قدر وضرب امثال
بسمین حالانکہ خوض کرنیسے قدر مین نہی آئی ہے ابن عباس مرفوعا کہتے ہین لا یزال امر ھذہ الامۃ موافیا او مقاربا
مالم یتکلموا فی الولدان والقدر رواہ ابن حبان والحاکم وقد روی من قول وا درجہ بعضھم وقفہ

اور ابن مسعود نے رفعًا کہا ہے اذا ذکر اصحابی فامسکوا واذا ذکر اصحاب النجوم فامسکوا رواہ البیہقی
وقد روی من وجوہ متعددۃ فی اسانید ہا مقال ابن عباس نے میمون بن مہران سے کہا تھا خبردار جو تو نے
کبھی نجوم مین نظر کی کہ یہ نظر طرف کہانت کے بلاتی ہے اور خبردار جو قدر مین گفتگو کی کہ یہ طرف زندقت کے
بلاتی ہے اور خبردار جو تو نے کسی ایک صحابی حضرت کو برا کہا کہ اللہ تجکو اوندہے منہہ آگ مین ڈالیگا اخرجہ ابو نعیم
من وجوہ عادلا یصح رفعہ تہی خوض کرنے سے قدر مین کئی طرح پر ہوتی ہے ایک یہ کہ بعض کتاب اللہ کو
بعض پر لگا مارے مثبت ایک آیت سے انتزاع اثبات کا کرے اور نافی دوسری آیت سے نفی قدر کی نکالے
پہر باہم مجادلہ چلے یہ صورت عہد حضرت مین واقع ہوئی تہی اوسپر حضرت نے غصہ فرمایا تہا اور منع کیا تہا یہ شکل
منجملہ اختلاف کے قرآن مین ہے اور جہگڑنا ہے اللہ کی کتاب مقدس مین حالانکہ اس سے نہی آئی ہے دوسری
خوض کرنا ہے قدر مین اثباتًا ونفیًا بقیاسات عقلیہ جسطرح قدریہ کہتے ہین لو قدر وقضی ثم عذب کان ظالما
اور جبریہ نے کہا ہے ان اللہ جبر العباد علی افعالہم ونحو ذلک تیسری خوض کرنا ہی راز قدر مین حالانکہ اس سے
علی مرتضی وغیرہ سلف نے منع کیا ہے کیونکہ بندے اسکی حقیقت پر مطلع نہین ہوسکتے ہین پہر منجملہ محدثات امور
کے جسکو معتزلہ اور اونکے ہم آوازون نے احداث کیا ہے کلام کرنا ہی اللہ کی ذات وصفات مین بادلہ عقول
حالانکہ اسکا خطر کلام فی القدر سے بہی بڑہ کر ہے کیونکہ کلام کرنا قدر مین کلام تہا اللہ کے افعال مین اور یہ کلام
ہے اوسکی ذات وصفات مین پہر یہ لوگ دو قسم پر ہوگئے ایک قسم وہ ہی جنہون بہت سے صفات الٰہیہ کی جو کتاب و
سنت مین وارد ہین نفی کی ہے اسلئے کہ اونکے نزدیک وہ صفات مستلزم تشبیہ بالمخلوقین تہی جسطرح کہ
معتزلہ نے کہا ہے لو رؤی لکان جسمًا لانہ لا یری الا فی جہۃ اور یہ کہا کہ لو کان لہ کلام یسمع لکان جسمًا
انہین کے موافق وہ قوم ہے جو نفی استوار رحمن علی العرش کی کرتی ہے وجہ اس نفی کی یہی تشبیہ ہے سو یہ
طریق معتزلہ وجہمیہ کا ہے سلف نے انکی تبدیع وتضلیل پر اتفاق کیا ہے بہت سے لوگ منجملہ منتسبین الی
الحدیث کے انہین کے رستہ پر بعض امور مین چلتے ہین دوسری قسم وہ ہے جسنے قصد اثبات صفات کا ادلہ
عقول سے کیا جنمین کہ کوئی اثر وارد نہ تہا اور نفی والو نپر رد کیا مقاتل بن سلیمان اور اونکا تابعین جیسے نوح بن
ابی مریم وغیرہ کا طریقہ یہی تہا پہر ایک گروہ محدثین قدیم وحدیث کا اونکے تابع ہوگیا یہی مسلک کرامیہ کا بہی تہا
انہین سے بعض نے واسطے اثبات صفات کے جسم ثابت کیا لفظًا یا معنًی اور بعض نے اللہ کے لئے وہ صفات
ثابت کئے جو کتاب وسنت مین نہین آئی ہین جیسے حرکت وغیرہ جو کہ نزدیک انکے لازم صفات ثابتہ ہے سلف نے

مقاتل پر بابت رد کرنے کے جہم پر اور اعقل انکار کیا تہا اور مقاتل پر طعن کرنے مین مبالغہ فرمایا تہا اور بعض نے
اوسکے قتل کو حلال کر دیا تہا منہم مکی بن ابراہیم شیخ البخاری رحمہ الغرض ٹہیک بات یہی ہے کہ جسپر سلف صالح تہے کہ
آیات واحادیث صفات کو جسطرح پر کہ وہ آئی ہین بغیر تفسیر وتکییف وتمثیل کے جاری کرے کسی سلف سے خلاف اسکا
البتہ کچہہ صحت کو نہین پہنچا ہے خصوصا امام احمد رضی اللہ عنہ سے اسطرح خوض کرنا معانی صفات مین اور ضرب
امثال کرنا نچاہیے اگرچہ بعض لوگون نے جو کہ زمانہ امام احمد سے قریب تہے کچہہ ایسا کام باتباع طریقہ مقاتل کیا
ہے لکن اس بارہ مین مقاتل کی پیروی کرنا نچاہیے بلکہ ائمہ اسلام کی اقتدا کرنا واجب ہے جیسے ابن مبارک
وامام مالک وسفیان ثوری واوزاعی وامام احمد واسحق وابو عبید ونحوہم ان سبکی کلام مین کوئی شی جنس سے کلام
متکلمین کے نہین پائی جاتی پہر کلام فلاسفہ کا کیا ذکر ہے کسی مسلمان نے امام احمد کے کلام مین کوئی جرح
وقدح نہین کی ابو زرعہ رازی کہتے ہین جس شخص کے پاس کچہہ علم ہے اور اوسنے صیانت وحفاظت اپنے علم کی
نکی اور نشر میں اوس علم کے محتاج کسی شی کا علم کلام سے ہوا تو وہ طریقہ سلف پر نہین ہے پہر منجملہ محدثات امور کے
ضوابط رائے وقواعد عقل ہین جو کہ فقہاء اہل الرائے نے احداث وایجاد کئے ہین اور فروع فقہ کو طرف انکی رد کیا ہے
خواہ وہ مخالف سنن ہوں یا موافق سنن اون فروع کو اونہین قواعد مقررہ پر جاری کرتے ہین اگرچہ اصل انکی
تاویل ہے نصوص کتاب وسنت پر لکن یہ تاویلات ایسی ہین کہ انکا غیر اونہین مخالف انکے ہے سو اسی بات کا انکار
ائمہ اسلام نے کیا ہے فقہاء اہل رائے پر حجاز وعراق مین اور بہت کچہہ مبالغہ اسکی ذم وانکار مین فرمایا ہے رہے
ائمہ وفقہاء اہل حدیث سو وہ تابع حدیث صحیح ہیں وہ حدیث کہین سے بہی ہاتہ آئی جبکہ معمول بہ ہو نزدیک صحابہ
ومن بعدہم کے یا نزدیک ایک گروہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے پہر جس حدیث کے ترک پر سلف نے اتفاق
کیا ہے اوسپر عمل کرنا جائز نہین ہے کیونکہ اونہون نے جو اوسکو چہوڑا ہے تو کچہہ جان ہی کر ترک کیا ہے کہ وہ
لائق عمل کے نہین ہے عمر بن عبد العزیز کہتے تہے خذوا من الرأی ما یوافق من کان قبلکم فانہم کانوا اعلم منکم
رہی وہ حدیث جو کہ خلاف عمل اہل مدینہ ہے سو امام مالک کا یہ طریقہ تہا کہ وہ عمل اہل مدینہ کو اخذ کرتے تہے اور
اکثر سلف آخذ بالحدیث تہے منجملہ اون چیزون کے جنپر سلف نے انکار کیا تہا ایک علم جدال وخصام ومراء ہے مسائل حلال
وحرام مین کیونکہ ائمہ اسلام کا یہ طریقہ نہ تہا یہ جہگڑا تو بعد اونکے زمانہ کے نکلا ہے اسکو فقہاء عراق نے مسائل خلاف
مین شافعیہ وحنفیہ میں نکالا اور کتب خلاف تالیف کئے اور بحث وجدال کو اون مسائل مین بہت کچہہ وسعت
بخشی ابن رجب کہتے ہین وکل ذلک محدث لا اصل لہ سو یہی فن انکا علم ٹہیر گیا اور اسنے انکو علم نافع سے

روکدیا اسلیئے سلف نے اس فن پر انکار کیا ہے اور حدیث مرفوع مین آیا ہے ماضل قوم بعد هدی کانوا الا اوتوا
الجدل ثم قرء ماضربوه لك الا جدلا بل هم قوم خصمون رواه اهل السنن اور بعض سلف نے کہا ہے اللہ جب
ساتہہ کسی بندی کے ارادہ خیر کا کرتا ہو تو اوسکے لئے دروازہ عمل کا کہولدیتا ہے اور دروازہ جدل کا بند کر دیتا
ہے اور جب ساتہہ کسی بندی کے ارادہ شر کا کرتا ہے تو باب عمل کو بند کر کے باب جدل کو کہولدیتا ہے امام
مالک نے فرمایا ہے ادرکت هذه البلدة وانهم لیکرهون هذا الاکثار الذی فی الناس الیوم مراد اس سے مسائل
خلاف مین امام کثرت کلام اور فتیا کو عیب جانتے تہے اور کہتے تہے یتکلم احدهم کانه جمل مغتلم یقول هکذا هکذا
یهدر فی کلامه اسیطرح جواب دینا کثرت مسائل مین مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے کہ اللہ تعالی نے کہا ہے یسئلونك
عن الروح قل الروح من امر ربی دیکہو اسنے اونکے سوال کا کچھہ جواب نہین دیا کسی نے امام مالک سے
کہا تہا آدمی عالم سنن ہوتا ہے سنن کیطرف سے جدل کرتا ہے کہا جدل کیون کرے سنت کی خبر کر دے اگر
سائل یا سامع قبول کرے بہتر ورنہ خاموش رہے اور کہتے تہے کہ جدال و مراء علم مین نور قلب کو لیجاتا
ہے مراء یعنی جہگڑا علم مین دلکو سخت کر دیتا ہے اور باہم دشمنی پیدا کرتا ہے اکثر مسائل مین جو اونسے پوچہے
جاتے تہے کہدیتے کہ مین نہین جانتا ہون امام احمد اس امر مین اونہین کے رستہ پر چلتے تہے حدیث شریف
مین کثرت مسائل و اغلوطات مسائل سے اور مسائل سے قبل وقوع حوادث کی نہی آئی ہے وفی فتح الباری
ذکره متہذا کلام سلف و ائمہ مین جیسے ہر ستہ مجتہدین اور اسحق بن راہویہ مین تنبیہ ہے ماخذ فقہ و مدارک
احکام پر کلام وجیز مختصر جس سے مقصود کا فہم بغیر طول و اسہاب کے ہوتا ہے اور اونکی کلام مین رد
اقوال مخالفہ سنت بالطف اشارہ و احسن عبارہ موجود ہے جو اوسکو فہم کر لیتا ہے وہ اطالت کلام متکلمین
سے اوس باب مین بعد اونکے بے نیاز ہو جاتا ہے بلکہ اکثر یہ دیکہا گیا ہے کہ وہ کلام طویل اونکا اسقدر
صواب پر متضمن نہین ہوتا ہے جو صواب کہ اس کلام مختصر مین موجود ہوتا ہے سلف امت و ائمہ ملت مین جس
کسینے کثرت خصام و طول جدال سے سکوت کیا تہا وہ کچھہ بسبب جہل و عجز کے نہ تہا بلکہ علم و خشیت خدا کی راہ
سے تہا اور جس کسی نے بعد اونکے تکلم و توسع کیا سو کچھہ اسلیئے نہین کیا کہ وہ مختص تہے ساتہہ اوس علم کو اور
کوئی دوسرا عالم ساتہہ اوسکے نہ تہا بلکہ وہ کلام و توسع اونکا محبت کلام و قلت ورع کی راہ سے تہا کما قال
الحسن وسمع قوما یتجادلون هؤلاء ملوا العبادة وخف علیهم القول وقل ورعهم فتکلموا مہدی بن میمون کہتے
ہین ایک مرد نے محمد بن سیرین کے ساتہہ مراء کیا وہ سمجہہ گئے کہا مین جانتا ہون جو تیرا ارادہ ہے یعنی اگر مین

تیرے ساتھ جھگڑا کرون تو مین عالم با ابواب مراء تمہیر دون دوسری روایت یون ہے انا اعلم بالمراء منک
ولکن لا اماریک ابراہیم نخعی کہتے ہین ما خاصمت قط عبدالکریم جزری نے کہا ہے ما خاصم ذو ورع قط
جعفر بن محمد نے کہا ہے تم بچو خصومات کرنے سے دین مین کہ یہ دلکو مشغول کر دیتی ہین اور نفاق کی مورث
ہوتے ہین عمر بن عبدالعزیز کہتے تھے اذا سمعت المراء فاقصر اور یہ بھی کہتے تھے کہ جو شخص اپنے دین کو نشانہ
خصومات کا بنائیگا وہ کثیر التنقل ہوگا سابقین نے علم کی راہ سے وقوف کیا البصارت کی راہ سے باز رہے
ورنہ وہ تو بحث پر بڑی قوی زور آور تھے اس بارہ مین کلام سلف کا بہت ہے متاخرین فتنہ مین پڑ گئے
اس گمان پر کہ جو شخص مسائل دین مین کثیر الکلام والجدال والخصام ہو وہی بڑا عالم ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے یہ تو
جہل محض ہے اکابر صحابہ وعلماء صحابہ کو دیکھو جیسے شیخین و مرتضی و معاذ و ابن مسعود و زید بن ثابت کہ یہ کسطرح کے لوگ
تھے انکا کلام ابن عباس کے کلام سے کمتر تھا حالانکہ یہ ابن عباس سے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تابعین کا
کلام صحابہ سے اکثر ہے حالانکہ صحابہ اونسے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تبع تابعین کا بنسبت کلام تابعین کے اکثر
تھا حالانکہ تابعین علم مین اونسے زیادہ تر تھے غرضکہ علم نہ کثرت روایت کا نام ہے نہ کثرت مقال کا وہ تو ایک نور
ہے جو اندر دل کے پھینکا جاتا ہے بندہ بسبب اوس چمک کے درمیان حق وباطل کے تمیز کر لیتا ہے پھر اوس
سے بعبارات وجیزہ مختصرہ محیطہ مقاصد تعبیر کرتا ہے حضرت صلعم کو جوامع کلم دی گئی تھی اور کلام مختصر کر کے
عطا ہوا تھا ولہذا کثرت کلام سے اور توسیع کرنے سے قیل وقال مین نہی آئی ہے اور حضرت نے فرمایا ہے ان اللہ
لم یبعث نبیا الا مبلغا وان تشقیق الکلام من الشیطان مطلب یہ کہ پیغمبر اوتنی ہی بات کرتا ہے
جس سے بلاغ حاصل ہو جائے رہی کثرت قول وتشقیق کلام سو وہ مذموم ہے حضرت کا خطبہ قصد یعنی متوسط
ہوتا تھا اور جب بات کرتے تو اگر کوئی شمار کرنیوالا ان کلمات کو شمار کرنا چاہتا تو گن لیتا اور فرمایا کہ بعض البیان
سحر ہوتا ہے یہ ارشاد بطور ذم کے فرمایا ہے نہ بطور مدح کے جسطرح کہ بعض لوگون نے گمان کیا ہے جو شخص
سیاق الفاظ حدیث مین تامل کریگا وہ اس مطلب پر یقین لائیگا ابن عمر رفعا کہتے ہین ان اللہ یبغض
البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل البقرۃ بلسانہا رواہ الترمذی اس باب مین اور بہت سی
حدیثین مرفوع وموقوف آئی ہین عمر وسعد وابن مسعود وعائشہ وغیرہم سے تو اب یہ اعتقاد کرنا واجب ہوا کہ
جو شخص کثیر القول اور واسع الکلام ہے علم مین کچھ اعلم تر نہین ہے اوس شخص سے جو کہ کم سخن ہے ابن رجب
کہتے ہین ہم جاہل مردم کے ساتھ مبتلا ہو گئے جو حق مین متوسع القول کے متاخرین مین سے یہ اعتقاد رکھتے

ہین کہ وہ افضل تر ہے متقدمین سے پہر انمین کسی کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ شخص ہر متقدم سے افضل ہے کیا صحابہ اور
کیا من بعدہم کیونکہ کثیر البیان والمقال ہے اور کوئی شخص انمین یہ کہتا ہے کہ یہ کثیر المقال فقہاء سبعہ مشہورین
متبوعین سے بہی فاضل تر ہے حالانکہ اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ ہر متاخر ساری متقدمین سے بہتر ہو
کیونکہ یہ فقہاء سبعہ بنسبت اون لوگون کے جو انسے پہلے تہے اکثر القول ہین سو جب وہ لوگ جو بعد ان فقہاء کے
آئے ہین بسبب اتساع قول کے انسے عالم تر ٹہیرے تو یہ لوگ اون لوگون سے جو بنسبت انکے اقل القول تہے
جیسے ثوری و اوزاعی و لیث و ابن مبارک اور انکا طبقہ بالاولی اعلم و افضل ہوئے بلکہ اون لوگون سے بہی
بہتر ہوئے جو انسے پہلے تہے جیسے تابعین و صحابہ کیونکہ وہ بنسبت اون لوگون کے جو بعد اونکے آئے ہین اقل الکلام
تہے حالانکہ یہ تنقص عظیم ہے واسطے سلف صالح کے اور اسارت ظن ہے ساتہہ اونکے اور اونکا منسوب کرنا ہے
طرف جہل و قصور علم کی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ابن مسعودنے حق مین صحابہ کے بہت سچی بات کہی ہے
انہم ابر الامۃ قلوبا و اعمقہا علوما و اقلہا تکلفا و روی نحوہ ایضا عن ابن عمر یہ اشارہ ہے طرف
اسکے کہ جو لوگ بعد صحابہ و تابعین کے آئے وہ قلیل العلم کثیر التکلف ہین ابن مسعودنے یہ بہی کہا ہے انکم فی زمان
کثیر علماؤہ قلیل خطباؤہ وسیاتی بعدکم زمان قلیل علماؤہ کثیر خطباؤہ سو جو شخص کثیر العلم قلیل القول ہے وہ
ممدوح ہے اور جو شخص بالعکس اسکے ہے وہ مذموم ہے ابن رجب نے کہا حضرت صلعم نے واسطے اہل یمن کی
شہادت ایمان و فقہ کی دی ہے یہ لوگ سب لوگونمین اقل الکلام اور متوسع فی العلوم ہین انکا علم انکے لوگونمین
علم نافع ہے یہ اپنی زبان مین قدر محتاج الیہ کو علم سے بیان و تعبیر کرتے ہین وہذا ہو الفقہ والعلم النافع
غرضکہ افضل علوم وہ علم ہے جو کہ تفسیر قرآن اور معانی احادیث سید الانام مین ہو اور کلام حلال و حرام مین ہو
ہے جو کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے ماثور ہو کر زمن ائمہ مشہورین اسلام تک پہنچی جنکی دین مین اقتدا
کیجاتی ہے اور جنکے نام ہم اوپر لکہ چکے ہین سو ضبط کرنا اوس شے کا جو اونسے مروی ہے اس باب مین افضل علم
ہے ہمراہ تفہم و تعقل و تفقہ کی اور جو توسع کہ بعد انکے زمانے کے حادث ہوا ہے اوسمین اکثر کچہہ خیر نہین ہے مگر یہ
کہ اونکے کلام کی شرح ہو اور جو برخلاف اونکے کلام کے ہے وہ اکثر باطل ہے اوسمین کچہہ منفعت نہین بلکہ
انہین کے کلام مین کفایت و زیادت ہے انکے بعد جو لوگ ہوئے اونکے کلام مین کوئی حق نہین ملتا ہے
لکن وہ حق کلام مین ان ائمہ کے اوجز لفظ و اخصر عبارت مین موجود ہے اور جو باطل انکے من بعد کے کلام
مین پایا جاتا ہے اوسکا بطلان انکے کلام مین موجود ہے مگر اوس شخص کے لئے جو فہم و تامل رکہتا ہے پہر انکے

کلام مین وہ معانی بدیعہ و مآخذ دقیقہ موجود ہین کہ من بعد ہم کو اوس طرف راہ نہین ملتی اور کوئی اوس تک
نہین پہنچتا پس جو شخص کہ علم کو اونکی کلام سے حاصل نہین کرتا ہے اوس سے یہ خیر کثیر بالکل فوت ہو جاتی ہے
اور وہ بہت سے باطل مین جا گرتا ہے بوجہ متابعت متاخرین کے پھر جو شخص کہ ارادہ انکی کلام کے جمع کرنیکا
رکھتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے معرفت صحیح کا سقیم سے اور یہ بات معرفت جرح و تعدیل و علل سے حاصل
ہوتی ہے جسکو اس امر کی شناخت نہین ہے وہ جو کچھ نقل کرتا ہے اوسپر وثوق نہین ہو سکتا بلکہ خود اوسپر
حق و باطل ملتبس رہتا ہے اور وہ اپنے علم پر واثق نہین ہوتا جسطرح کہ قلیل العلم لوگ روایت حدیث پر یا
مرویات سلف پر بوجہ جہل کے صحیح کو سقیم سے وثوق نہین کرتے ہین بلکہ وہ بسبب اپنے جہل کے یہ بات
تجویز کرتے ہین کہ یہ سب باطل ہے کیونکہ اونکو معرفت ہی حاصل نہین ہے جسکے سبب سے صحیح و
سقیم کو شناخت کر سکین اوزاعی نے کہا ہے علم وہ ہے جو اصحاب محمد صلعم لائے ہین اسکے سوا جو کچھ ہے وہ علم
نہین ہے یہی قول امام احمد رہ کا ہے اور حقین تابعین کے کہا ہے کہ انت مخیر بین کتابته وترکه چنانچہ
زہری کلام تابعین کو لکھتے تھے اور صالح بن کیسان خلاف انکے کرتے پھر ترک کتابت کلام تابعین پر نادم ہوئے
ابن رجب کہتے ہین ہمارے زمانہ مین لکھنا کلام سلف ائمہ اور سلف مقتدی بہم کا تا زمانہ شافعی و احمد و اسحق و ابو عبید
متعین تھا آدمی کو چاہیئے کہ اوس علم سے جو بعد سلف کے حادث ہوا ہے پر حذر رہے اسلیئے کہ بعد انکے حوادث
کثیرہ حادث ہوئے ہین اور ایسے لوگ پیدا ہوئے جو منسوب ہین طرف متابعت حدیث کے جیسے ظاہریہ و
نحوہم کہ اونکے سخت مخالف ہین بسبب شذوذ کے ائمہ سے اور اپنے فہم مین اونسے منفرد ہو گئے ہین اور جس
بات کو ائمہ نے اپنے اگلون سے اخذ کیا تھا اوسکو یہ اخذ کرتے ہین تس کذالک داخل ہونا کلام متکلمین و فلاسفہ مین شر
محض ہے اور یہ بات بہت کم ہے کہ کوئی شخص ان فنون مین داخل ہوا اور ساتھہ لبعض ادناس اہل علوم مذکورہ
کے آلودہ و ملطخ نہوا امام احمد نے فرمایا ہے ناظر فی الکلام اس بات سے خالی نہین رہتا کہ جہمیہ نہوا اسیطرح باقی
ائمہ سلف نے تحذیر کی ہے اہل کلام سے اگرچہ وہ ذب عن السنۃ کیون نکرین اور وہ جو بعضین کلام محدثہ
اور متبعین متکلمین کے کلام مین مذمت اون لوگون کی پائی جاتی ہے جو خصومات و جدال مین توسع نہین کرتے
ہین اور یہ لوگ اونکو منسوب طرف جہل یا حشو یا عدم معرفت باللہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ عارف اپنے اہ
کے نہین ہین سو یہ سب باتین اونکی خطوات شیطان ہین نعوذ باللہ منہ منجملہ محدثات علوم کے ایک کلام
کرنا ہے علوم باطنہ مین ساتھہ مجرد رائے یا ذوق یا کشف کے جیسے معارف و اعمال قلوب بادراک

توابع ہین کہ آمین خطر عظیم ہے اعیان ائمہ نے اس امر پر انکار فرمایا ہے جیسے امام احمد وغیرہ اور ابو سلیمان کہتے تھے مجہہ کو ئی نکتہ نکات قوم سے گزر کرتا ہے مین اوسکو قبول نہین کرتا مگر ہمراہ دو شاہد عدل کے ایک کتاب دوسری سنت اور سید الطائفہ جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے علمنا هذا مقيد في رواية مشتبك على الكتاب والسنة فمن لم يقرء القرآن ولم يكتب الحديث لا يقتدى به في علمنا هذا ابن رجب کہتے ہین رخنہ اس باب کا بہت کشادہ ہوگیا ہے اور اقوام کثیرہ اوسمین داخل ہوکر انواع زندقت ونفاق مین پڑ گئی اور یہ دعوی کرنے لگے کہ اولیاء اللہ افضل ہین انبیاء سے یا وہ مستغنی ہین ان پیغمبرون سے اور جو شرائع اللہ کے رسل لائے تھے اونکا نقص کرنے لگے اور مدعی حلول واتحاد کے ہوگئے اور وحدت وجود وغیر ذلک کے قائل ٹھہرے حالانکہ یہ سب اصول ہین کفر وفسق وعصیان کے مثل دعوی اباحت ومحل محظورات شرائع پھر اس طریق مین بہت ایسی چیزین داخل کردین جو دین مین سے بالکل نہ تھین بعض نے یہ اعتقاد کیا کہ اسنے ترقیق قلوب حاصل ہوتی ہے جیسے غنا ورقص اور کسی نے یہ سمجھا کہ مراد اسنے ریاضت نفوس ہے جیسے عشق صور محرمہ کا اور نظر کرنا طرف حسین شکلون کے ؎

زنکہت سحری شوق یار مخیزد — جنون زسایہ ابر بہار مخیزد

اور بعض نے یہ زعم کیا کہ انین کسر نفوس وتواضع ہے جیسے شہرت لباس وغیر ذلک کہ شریعت مین نہین آئی پھر بعض اشیاء انین ایسی ہین جو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتی ہین جیسے غنا ونظر محرم یہ لوگ اس امر مین مشابہ اون لوگون کے ہوگئے جنہون نے اپنے دین کو لہو ولعب ٹھہرالیا ہے ؎

دانی الغناء فکالحمیر تناهقوا — والله ما رقصوا لاجل الله

ابن رجب فرماتے ہین علم نافع ان سب علمون مین سے یہی ضبط کرنا نصوص کتاب وسنت کا اور سمجھنا اونکے معانی کا اور مقید ہونا ساتھ ماثورات صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے معانی قرآن وحدیث مین ہے اور جو کلام اونسے دربارۂ حلال وحرام وزہد ورقائق ومعارف وغیر ذلک آیا ہے اور اسکے ساتھ مقید ہوا پھر اور تمیز صحیح مین سقیم سے کوشش کرنا پھر جہد کرنا وقوف پر اونکے معانی وتفہم مین وفی ذلك كفاية لمن عقل وشغل بالعلم النافع جو کوئی شخص اسپر وقوف کرکے اخلاص قصد کا اوسمین لوجہ اللہ کرتا ہے اور اللہ سے استعانت چاہتا ہے تو اللہ اوسکی اعانت کرتا ہے اور اوسکو راہ پر لگاکر توفیق تسدید وفہم والہام عطا فرماتا ہے اسوقت علم کا ثمرہ اوسکو حاصل ہوتا ہے وهي خشية الله تعالى كما قال عز وجل انما يخشى الله من عباده العلماء اور ابن مسعود وغیرہ کی

کہا ہے کفی بخشیۃ اللہ علماً وکفی بالاغترار باللہ جہلاً اور بعض سلف نے فرمایا ہے لیس العلم بکثرۃ الروایۃ ولکن
العلم الخشیۃ اور بعض نے کہا ہے من خشی اللہ فہو عالم ومن عصاہ فہو جاہل سلف علماء کا کلام اس باب
میں بہت ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علم دوام مراقبہ کا لازم ہے ایک اللہ کی معرفت پر کہ اللہ کن اسماء حسنیٰ وصفات
علیا وافعال باہرہ کا مستحق ہے یہ شناخت اجلال واعظام وخشیت ومہابت ومحبت ورجاء الٰہی کے مستلزم
ہوتی ہے امر دیگر شناخت اس بات کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اعتقادات واعمال ظاہرہ وباطنہ واقوال میں سے
کون سی شے محبوب وپسندیدہ ہے اور کس چیز سے وہ کراہت وبغض فرماتا ہے سو جس شخص کو اس بات کا علم حاصل
ہو جاتا ہے تو وہ طرف اوس چیز کے شتابی کرتا ہے جسمیں کہ اللہ کی محبت وخوشی ورضا ہوتی ہے اور جس
چیز کو مکروہ ومبغوض وناخوش رکھتا ہے اوس سے یہ شخص دور بھاگتا ہے پس جبکہ علم نے اپنے صاحب کو یہ ثمرہ
عطا کیا تو یہ علم نافع ٹھہرا اور جب نافع ہو کر دلمین اوسنے جگہ وقرار پکڑا تو اب وہ دل اللہ کے لیے خاشع اور
شکستہ اور ساتھ اوسکی ہیبت واجلال وخشیت ومحبت وتعظیم کے ذلیل وخوار ہو جائیگا اور جب دلمین خشوع وذل
وانکسار آگیا تو اب نفس اوسکا ذرا سی حلال بر دنیا سے قانع ہو کر شکم سیر رہیگا یہ قناعت اوسکے لیے موجب زہد
دنیا مین ہو جائیگی تو ان سب کو فانی سمجھیگا مال وجاہ وفضول عیش کا کچھ حظ باقی نہ رہیگا کیونکہ عدم قناعت
سے نزدیک اللہ تعالیٰ کے حظ اسکا نعیم آخرت سے گھٹ جاتا ہے اگرچہ یہ شخص نزدیک اللہ کے کریم ہو ابن عمر
وغیرہ سلف نے اسیطرح کہا ہے اور یہ مرفوعاً بھی مروی ہے یہ بات اسکے موجب ہے کہ درمیان بندہ اور
درمیان رب کے ایک معرفت خاصہ ہو کہ جب وہ اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اوسکو دے اور جب کچھ دعا کرے تو
قبول فرمادے جسطرح کہ حدیث الٰہی یعنی قدسی مین آیا ہے لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ
الی قولہ فلئن سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وفی روایۃ ولئن دعانی لاجیبنہ حضرت نے ابن عباس کو
وصیت کی تھی احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ امامک تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک اللہ
فی الشدۃ الحاصل شناسائی ہو کہ درمیان عبد ورب کے ایک معرفت خاصہ دل سے اسطرح پر ہو کہ
اللہ کو قریب اپنے پاکر خلوت مین ساتھ اوسکے مستانس ہو اور حلاوت ذکر ودعاء ومناجات ولذت خدمت
الٰہی پائے یہ بات اوسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جو اللہ کی اطاعت سر وعلانیہ مین کرتا ہے وہیب بن
ورد سے کہا تھا ہل یجد حلاوۃ الطاعۃ من عصی قال لا ولا من ہمّ پھر جب بندہ اس انس وحلاوت
کو پالیتا ہے تو وہ عارف رب ٹھہرتا ہے درمیان اوسکے اور رب کے ایک شناخت خاص ہو جاتی ہے کہ

جب کچھہ مانگے تو وہ اوسکو ملے اور جب کچھہ چاہے تو ویا جاے جسطرح کہ شعوانہ نے تفصیل سے کہا تہا اَمَا
بینک وبین ربک اذا دعی تہ اجابک اونکو غش آگیا بندہ ہمیشہ شدائد و کرب مین اندر دنیا و برزخ
و موقف کے واقع ہوتا ہے پہر جبکہ درمیان اوسکے اور رب کے ایک خاص شناسائی ہوجاتی ہے تو اللہ ان
سب موکو اوسے کفایت کرتا ہے وصیت ابن عباس مین اسی کی طرف حضرت نے اشارہ کیا ہے تعرف الی اللہ فی
الرخاء یعرفک فی الشدۃ کسی نے معروف رحمہ سے کہا تہا کہ ما الذی ہیجک الی الانقطاع وذکر الموت والقبر
والجنۃ والنار کہا یہ سب کچھہ اوسکے ہاتہ مین ہے جب درمیان تیرے اور اوسکے جان پہچان ہوگئی تو
پہر وہ تجکو ان سب سے کفایت کریگا معلوم ہوا کہ علم نافع وہ ہے جو درمیان عبد و رب کے شناسائی کرادے
اور اوسکی طرف راہ یاب کرے یہانتک کہ وہ نرے رب ہی کو پہچان کر اوسکے ساتہہ مانوس ہوجاے اور اوسکے
قرب سے شرمندہ رہے گویا وہ اسکو دیکہہ رہا ہے ولہذا ایک گروہ صحابہ نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جو علم
لوگون سے اوٹہہ جائیگا خشوع ہے ابن مسعود کہتے ہین کچھہ لوگ قرآن پڑہتے ہین اونکے گلون سے نیچے نہین اوترتا
ولکن جب دل مین واقع ہوکر راسخ ہوجاتا ہے تو نفع دیتا ہے حسن نے کہا علم دو قسم ہے ایک زبان پر یہ اللہ
کی حجت ہے ابن آدم پر دوسرا دل مین یہ علم نافع ہے سلف کہتے تہے علما تین طرح پر ہین ایک عالم باللہ
عالم بامر اللہ دوسرے عالم باللہ اور غیر عالم بامر اللہ تیسرے عالم بامر اللہ غیر عالم باللہ ان سب مین اکمل قسم
اول ہے وہی لوگ اللہ سے ڈرتے ہین اللہ کے احکام کے عارف ہین ساری شان اسی مین ہے کہ بندہ
علم سے اپنے رب پر استدلال کرے اور اوسکو پہچان لے جب رب کو پہچان لیگا تو اوسکو آپ سے قربت
پائیگا اللہ اوس سے نزدیک ہوجائیگا اور اوسکی دعا قبول کریگا جسطرح کہ آثار اسرائیلی مین آیا ہے ابن آدم
اطلبنی تجدنی فان وجدتنی وجدت کل شیٔ وان فتک فاتک کل شیٔ وانا احب الیک من کل شیٔ ؏

لکل شیٔ اذا فارقتہ عوض ولیس للہ ان فارقتہ من عوض

ذوالنون زہرانِ ابیات کو وقت شب تکرار پڑہا کرتے تہے ؏ اطلبوا لانفسکم مثل ما وجدت انا
قد وجدت لی ساکنا لیس فی ہواہ عنا ان بعدت قربنی او قربت منہ دنا
امام احمد نے معروف سے نقل کیا ہے کہ اصل علم اللہ کا ڈر ہے یعنی جڑ علم کی وہ علم ہے جو موجب خشیت و
محبت و قرب خدا ہو اور اللہ سے مانوس کرے اوسکی طرف شوق دلاے اسکے بعد وہ علم ہے جو اللہ کے
احکام کا اور اوس قول یا عمل یا حال یا اعتقاد کا علم ہو جو اللہ کو محبوب ہے اور اللہ اوسکو پسند کرتا ہے

جو شخص ساتہ ان دونون علمونکے متحقق ہوگا اوسکا علم نافع ہے اوسکو علم نافع و قلب خاشع و نفس قانع
و دعا مسموع حاصل ہوئی اور جس شخص سے یہ علم نافع فوت ہوگیا وہ ان چار چیزون مین جا گرا جنسے رسول
خدا صلعم نے پناہ مانگی تہی اور علم اوسکا اوسپر وبال و حجت ہوگیا اور اوسنے اپنے علم سے کچہ نفع نہ پایا کیونکہ نہ اوسکے
دل نے اوسکے رب کے لئے خشوع کیا اور نہ اوسکا نفس دنیا سے سیر ہوا بلکہ اوسکی حرص دنیا پر بڑہ گئی اور
وہ طالب دنیا ہوگیا اور نہ اوسکے دعا سنی گئی کیونکہ اوسنے نہ تو بجا آوری اوامر رب کی کی اور نہ اجتناب اسکے
سخط و مکروہ سے کیا یہ اوسوقت کا حال ہے کہ اوسکا علم اس لایق تہا کہ اوس سے نفع حاصل کرنا ہوسکتا تہا
یعنی مستقی تہا کتاب و سنت سے اور اگر تلقی اوسکی غیر قرآن و حدیث سے کی تہی تو پہر وہ فی نفسہ علم غیر نافع تہا
اوس سے انتفاع لینا ممکن نہین ہے بلکہ اوسکا ضرر اوسکے نفع سے اکثر ہے علامت ایسے علم کی جو نافع نہین
ہوتا ہے یہ ہے کہ صاحب اس علم کا زہو و فخر و خیلا کسب کرے طالب علو و رفعت و منافست فی الدنیا ہو مباہات
علما و مماراۃ سفہا کا خواہان رہے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے حضرت سے مروی ہے کہ جو کوئی علم کو
اسلئے طلب کرتا ہے تو پہر آگ ہے آگ ہے یہ بہی ہوتا ہے کہ ایسے علم والے دعوے معرفت اللہ و طلب خدا
و اعراض ما سواہ کا کیا کرتے ہین حالانکہ اونکی غرض اس سے کچہ نہین مگر یہی طلب جسکا ذکر ہو چکا لوگون
اور بادشاہون کے دلمین اپنی جاہ کے چاہنے والے ہین آپکے لئے اونسے طالب حسن ظن اور کثرت اتباع
کے ہین لوگون مین مخدوم مکرم مطاع معظم ہوا چاہتے ہین علامت اسکی اظہار دعوے ولایت ہے جسطرح
کہ اہل کتاب اس کا ادعا کرتے تہے یا قرامطہ و باطنیہ ونحوہم نے اسیطرح کا دعوے کیا تہا حالانکہ یہ شین
بر خلاف شیوہ سلف صلحا کے ہے کیونکہ وہ تو اپنے نفوس کو محتقر رکہتے تہے اور ظاہر و باطن مین اوسکو عیب
لگاتے تہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص یہ کہے کہ مین عالم ہون تو وہ جاہل ہے اور جو یہ کہے کہ مین مومن
ہون تو وہ کافر ہے اور جو کہے کہ مین جنت مین ہون تو وہ آگ مین ہے اسکی علامت یہ ہے کہ ایسا شخص
حق کو قبول نہین کرتا ہے اور منقاد امر نہین ہوتا اور جہگڑے پر متکبر بنتا ہے خصوصاً جبکہ وہ قائل حق عالمون کی
آنکہ مین اس سے کم درجہ ہو اور باطل پر اصرار رکہتا ہے اس ڈر سے کہ کہین لوگون کے دل اوس سے
جدا و پریشان نہو جائین اسلئے راجع طرف حق کے نہین ہوتا ہے کبہی یہ کرتا ہے کہ اپنے نفس کی مذمت و حقارت
علی رؤس الاشہاد کرنے لگتا ہے تاکہ لوگ اوسکو اپنے نفوس مین متواضع اعتقاد کرکے اوسکی ستایش و
مدح و ثنا کرین حالانکہ یہ خصلت منجملہ دقایق ریا کے ہے چنانچہ تابعین و من بعدہم من العلماء نے اسپر تنبیہ

لی ہے ایسا شخص بسبب قبول و استحلاء مدح کے وہ بات ظاہر کرتا ہے جو منافی صدق و اخلاص کے ہوتی
ہے کیونکہ صادق ہوا پنی جان پر خوف نفاق کا لگا رہتا ہے اور سوء خاتمہ سے ڈرتا ہے تو وہ قبول و استحسان
مدح سے ایک شغل شاغل مین ہوتا ہے ولہذا منجملہ علامات اہل علم نافع کے ایک یہ علامت ہے کہ وہ اپنے نفس
کے لئے کوئی حال و قال نہین دیکھتے اور دل سے تزکیہ و مدح کو مکروہ رکھتے ہین اور کسی شخص پر تکبر نہین کرتے
حسن نے کہا ہے انما الفقیہ الزاہد فی الدنیا والراغب فی الآخرۃ البصیر بدینہ المواظب علی عبادۃ ربہ
دوسری روایت یون ہے الذی لا یحسد من فوقہ ولا یسخر من دونہ ولا یاخذ علی علم علمہ اللہ اس کلام
اخیر کے معنے ابن عمر سے بھی یون مروی ہین کہ اونہون نے کہا ہے اہل العلم النافع کلما ازداد وا من ہذا
العلم ازداد واللہ تواضعا وخشیۃ وانکسارا و ذلا بعض سلف نے کہا ہے عالم کو چاہئیے کہ اپنے سر پر خاک ڈالے
اپنے رب کے لئے خاکساری کرے کیونکہ اوسکا علم جتنا بڑھیگا اوتنی ہی اوسکی معرفت ساتھ اپنے رب کے
زیادہ ہوگی اور خشیت و محبت خدا کی افزائش اور اسکا انکسار و ذل روز افزون ہوگا ؎

درخاک بیلقان برسیدم بعابدے | گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن
گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ | یا ہرچہ خواندۂ ہمہ در زیر خاک کن

ایک علامت اہل علم نافع کی یہ ہے کہ وہ اپنے صاحب کو دلالت کرتا ہے بھاگنے پر دنیا سے سب سے بڑھکر
دنیا یہی ریاست و شہرت و مدح ہے اس سے دور رہنا اور اس سے بچنے مین کوشش کرنا علامت ہے
علم نافع کی پھر اگر کچھ اسمین سے بغیر قصد و اختیار کے واقع ہو تو صاحب علم کو چاہئیے کہ عاقبۃ الامر سے
خوف شدید مین رہے خیال کرے کہ کہین یہ بات میرے ساتھ مکر و استدراج نہو جسطرح کہ امام احمد کا نام
اور آوازہ جب خلق مین مشہور ہوگیا تو وہ اپنے نفس پر نہایت خائف رہتے تھے ایک علامت علم نافع کی یہ ہے
کہ صاحب اس علم کا مدعی علم کا نہین ہوتا ہے اور نہ کسی شخص پر فخر کرتا ہے اور نہ اپنے غیر کو جاہل بتاتا ہے مگر اوس
شخص کو جو مخالف سنت و اہل سنت کرتا ہے کہ اسوقت تکلم اوسکا غضبا للہ ہوتا ہے نہ غضبا للنفسہ اور نہ لقصد
رفعت علی احد اور جس شخص کا علم غیر نافع ہے اوسکو کوئی شغل بجز تکبر بنفسہ اور تشخص کرنے کے لوگون پر اور
اظہار کرنے فضیلت کے خلق پر اور اونکو طرف جہل کے منسوب کرنے اور تنقص کرنے مردم کے واسطے اپنی رفعت
کے اوسپر نہین ہوتا حالانکہ یہ شغل اقبح و اردء خصال ہے بلکہ کبھی اون لوگون کو جو اس سے پہلے گزرے
ہین اور علماء تھے منسوب بجہل و غفلت و سہو کرتا ہے اس سے محبت اپنے نفس کی اور حسن ظن ساتھ اوسکے

اور اسارت ظن ساتھہ سلف کے واجب آتی ہے مین کہتا ہون میرے ایک معاصر نے اپنی ایک رسالہ
میں ایک قصہ رویت امام مالک کا خواب مین لکھکر یہ ذکر کیا ہے کہ مجکو اونکی کتاب موطا پر چند اعتراضات تھے
لکن جنکے اونسے نہین پوچہ سکتا تہا حالانکہ موطا ایک کتاب مبارک قدیم العہد ہے جسکے خوشہ چین سارے ائمہ
حدیث ہین اور مالک امام دار الہجرۃ تہے لکن نہ ہو وغرو خیلاء ایسے خیالات بے ادبانہ پر باعث ہوا کرتا ہے
اللہ تعالے ہمکو اور سب مسلمانون کو توفیق حفظ مراتب و صیانت آداب سلف کی بخشے اور ہمارے دلونکو
طرف سے اہل قرون مشہود لہا بالخیر و اہل صدر اول کے صاف پاک رکہے اللہم امین ابن رجب کہتے ہین اہل
علم نافع اپنے نفوس کے ساتھہ بدگمانی کیا کرتے ہین اور علماء سلف کے ساتھہ حسن ظن رکہتے ہین اور اپنے دل
اور نفس سے اقرار فضل سلف کا کیا کرتے ہین اور معترف اپنے عجز کے ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اونکے درجہ
تک نہیں پہنچ سکتے بلکہ اونکے مرتبہ کے لگ بہگ تک بہی ہماری رسائی نہین ہے امام عالیمقام ابو حنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ سے کسی نے پوچہا تہا کہ علقمہ افضل ہین یا اسود کیا خوب جواب دیا کہ واللہ مانحن باھل ان نذکرھم
فکیف نفضل بینھم ابن مبارک جب ذکر سلف کے اخلاق کا کرتے تو یہ شعر پڑہتے ؎

لا تعرضن لذکرنا فی ذکرھم   لیس الصحیح اذا مشے کالمقعد

اور جس شخص کا علم غیر نافع ہوتا ہے وہ اپنے نفس کو عالم متقدم پر بکثرت مقال و تشقیق کلام مین فاضل
جانتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ میرا نفس علم و درجہ مین نزدیک خدا کے اوس سے افضل تر ہے اسلئے کہ یہہ
فضل میرے ساتھہ مختص ہے جیسے پہلے کسیکو نہ تہا اسلئے عالم متقدم اوسکی نظر مین حقیر معلوم ہوتا ہے اور یہہ
اوسپر عیب قلت علم کا لگاتا ہے اس بیچارہ مسکین کو یہ معلوم نہین ہے کہ قلت کلام کی طرف سے سلف کی ورع
ورع وخشیت الہی تہی وہ اگر ارادہ طول کلام کا کرتے تو ہرگز عاجز نہوتے جسطرح کہ ابن عباس نے ایک
قوم کو دین مین مبارات کرتے ہوئے دیکہکر کہا تہا اما علمتم ان للہ عبادا اسکتتہم خشیۃ اللہ من غیر
عی ولا بکم وانہم لہم العلماء والفصحاء والطلقاء والنبلاء والعلماء بایام اللہ غیر انہم اذا
تذکروا عظمۃ اللہ طاشت لذلک عقولہم وانکسرت قلوبہم وانقطعت السنتہم حتی اذا استفاقوا
من ذلک تسارعوا الی اللہ بالاعمال یعدون انفسہم مع المفرطین وانہم لاکیاس اقویاء
مع الظالمین الخاطئین وانہم لابرار برآء الا انہم لا یستکثرون لہ الکثیر ولا یرضون لہ
بالقلیل ولا یدلون علیہ بالاعمال ہم حیثما لقیتہم مہمومون مشفقون وجلون خائفون خرجہ ابو نعیم وغیرہ

حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق
رواہ احمد والترمذی وحسنہ وخرجہ الحاکم وصححہ دوسرا لفظ ابوہریرہ کا رفعا یہ ہے البیان من اللہ
والعی من الشیطان رواہ ابن حبان سو بیان کچھ کثرت کلام کو نہین کہتے ہین بلکہ بیان نام ہے قول فصل
کا امر حق مین آور نہ عی قلت کلام کو کہتے ہین بلکہ عی نام ہے سفہ حق کا مراسیل محمد بن کعب قرظی مین حضرت
سے آیا ہے تین چیزین ہین جس سے بندہ یہان گھٹ جاتا ہے اور آخرت مین بسبب ونکے ذکر سے زیادہ تر عزت
پاتا ہے رحم وحیا وعی لسان عون بن عبداللہ نے کہا ہے کہ حیا وعفاف وعی لسان نہ عی قلب ورنہ عی
عمل ایمان سے ہے یہ وہ چیزین ہین جو آخرت مین زیادہ ہوجاتی ہین اور دنیا مین ناقص ہوتی ہین سو زیادت
آخرت کی بڑہکر ہے اس نقصان دنیا سے یہ روایت ایک وجہ ضعیف سے بطور مرفوع بہی مروی ہے
بعض سلف نے کہا ہے کوئی شخص پاس ایکقوم کے بیٹھتا ہے وہ قوم خیال کرتی ہے کہ یہ بے زبان وعاجز
ہے حالانکہ وہ عی نہین ہوتا ہے بلکہ فقیہ مسلمان ہوتا ہے سو جو شخص کہ عارف قدر سلف ہے وہ جانتا ہے
کہ سکوت اونکا ضروب کلام وکثرت جدال وخصام وزیادت فی البیان سے قدر حاجت پر کچھ عی وجہل و
قصور کی راہ سے نہ تہا بلکہ ورع وخشیت اللہ سے تہا اور ولا ینفع کو چہوڑکر ینفع مین مشغول تہے ومن حسن اسلام
المرء ترکہ مالا یعنیہ خواہ وہ کلام اونکا اصول دین میں تہا یا فروع مین یا تفسیر قرآن وحدیث وزہد ورقاق
وحکم ومواعظ وغیر ذلک مین جسمین انہون نے کچھ کلام کیا ہے پس جو کوئی اونکی راہ پر چلیگا وہ راہ یاب ہے
اور جو کوئی کسی غیر کی راہ پر سالک ہوگا اور کثرت سوال وبحث وجدال وقیل وقال مین داخل ہوگا اگر انکے
فضل کا اور اپنے نفس کے نقص کا معترف ہے تو وہ قریب الحال ہے ایاس بن معاویہ نے کہا ہے
جو کوئی اپنے نفس کا عیب نہین جانتا پہچانتا وہ احمق ہے کسی نے اونسے کہا بہلا تم مین کیا عیب ہے
کہا یہی کثرت کلام اور اگر واسطے اپنے نفس کے مدعی فضل اور واسطے سلف کے مدعی نقص ہے تو ضلال
مبین اور خسران عظیم مین ہے ابن رجب کہتے ہین فی الجملہ ان زمان فاسدہ مین یا تو انسان اپنے نفس کے
لئے اسبات پر راضی ہو کہ نزدیک اللہ کے وہ عالم ٹہیرے یا راضی نہو مگر اسبات پر کہ نزدیک اہل زمانہ کے
عالم ہو سو اگر پہلی بات پر خوش ہے تو اللہ کے علم پر اپنے بارہ مین کفایت کرے اور جسکے درمیان اور اللہ
کے درمیان جان پہچان ہے اوسکو اللہ ہی کی معرفت پر نسبت اپنی اکتفا کرنا چاہئے آور جو راضی نہین ہے
مگر اسی بات پر کہ نزدیک لوگون کے عالم ہو تو وہ حضرت کے اسقول مین داخل ہے من طلب العلم لیباھی

به العلماء او يماري به السفهاء او يصرف به وجوه الناس اليه فليتبوأ مقعده من النار
وہب بن ورد نے کہا ہے بہت سے عالم ہین جنکو لوگ عالم کہتے ہین اور وہ اللہ کے نزدیک جاہلون
مین معدود ہین صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے رفعاً آیا ہے ان اول ما يسعر به النار ثلاثة احدهم
من قرأ القرآن وتعلم العلم ليقال هو عالم وقارئ فيقال له قد قيل ذلك ثم امر به فسحب على وجهه حتى
القي في النار پہر اگر نفس پر قناعت نکرے بلکہ اوس درجہ تک پہنچے کہ لوگون مین حکم کرنے لگے اسلیے کہ
لوگ اس زمانہ مین تعظیم نہین کرتے ہین مگر اوسی شخص کی جو اسطرح کا ہوتا ہے ورنہ اوسکی طرف ملتفت نہین
ہوتے ہین تو پہر اسنے استبدال ادنے کا اوس شے سے کیا جو اوس ادنے سے بہتر تہی اور درجہ علماء سے
منتقل ہوکر طرف درجہ ظلمہ کے آگیا واسطے بعض سلف کو جب قاضی کرنے لگے تو اونہون نے کہا انما تعلمت
العلم لاحشر به مع الانبياء لا مع الملوك فان العلماء يحشرون مع الانبياء والقضاة يحشرون
مع الملوك مومن کو ضرور ہے کہ تہوڑا سا صبر کرے تاکہ راحت دراز کو پہنچے پہر اگر جزع کرے اور صبر نکرے
تو وہ اوسطرح کا ہے جو کہ ابن مبارک نے کہا ہے من صبر فما اقل ما يصبر ومن جزع فما اقل
ما يتمتع ؎ صبر ست علاج دل بیمار تو واقف   افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست
امام شافعی یہہ شعر پڑہا کرتے تہے ؎

يا نفس ما هي الا صبر ايام	كأن مدتها اضغاث احلام
يا نفس جوزي عن الدنيا مبادرة	وخل عنها فان العيش قدام

نسأل الله علما نافعا ونعوذ به من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن
دعاء لا يسمع اللهم انا نعوذ بك من هؤلاء الاربع ف اس جگہہ تامل کرنا چاہیے کہ اسنے اہل کتاب کو
کتاب دی تہی اونہون نے اللہ کی آیات کا مشاہدہ کیا تہا جیسے زندہ ہوجانا قتیل کا ضرب بعض اعضاء
بقرہ سے پہر اونکے دل کسطرح مدام کے لیے سخت ہوگئے اللہ نے اونکو قاسی القلوب کر دیا ہمکو اونکے ساتہہ
مشابہت پیدا کرنے سے منع کر دیا الم يأن للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق
الی قولہ فاسقون اور بہت مواضع مین سبب اونکے قاسی القلب ہونیکا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے
فبما نقضهم ميثاقهم لعناهم وجعلنا قلوبهم قاسية یعنی یہ قسوت قلوب عقوبت تہی اونکے نقض میثاق
پر وہ عہد شکنی یہ تہی کہ مخالفت امر کی وارتکاب نہی کا کیا حالانکہ پہلے اس سے مواثیق وعہود اللہ سے

کرچکے تہے کہ ہم یہ نقض ہرگز نکرینگے پہر فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا
بہ یعنی سختی دل کیوجہ سے دو خصلتین مذموم اونمین آگئین ایک تحریف کلم کی مواضع کلم سے دوسرے نسیان
حظ کا تذکیر سے مراد یہ ہے کہ اونہون نے اوس حکمت وموعظت حسنہ کو جو اونہین یاد دلائے گئے تہے
ترک کردیا اور اپنا نصیب وحصہ اوس سے نلیا بلکہ اہمال عمل کیا سو یہ دونون امر اون علماء مین موجود ہین
جو فاسد ہوگئے ہین بسبب مشابہت اہل کتاب کے ایک تحریف کلم ہے کہ جو شخص تفقہ واسطے غیر عمل کے کرتا
ہے اوسکا دل سخت ہوجاتا ہے وہ مشغول عمل مین نہین ہوتا بلکہ کلم کو مواضع کلم سے محرف کرکے الفاظ
کتاب وسنت کو اونکی جگہون سے پہیر دیتا ہے اور انواع حیل لطیفہ کے ساتہہ تلطف کرتا ہے کبہی حمل انکا
مجازات مستبعدہ لغت ونحو وذلک پر کرتا ہے اور کبہی الفاظ سنن مین طعن سے پیش آتا ہے اسلئے کہ الفاظ کتاب
مین طعن کرنا ممکن نہین ہے اور جو شخص نصوص کو معانی مفہومہ پر جاری کرتا ہے یہ لوگ اوسکی مذمت کرتے
ہین اور اوسکا نام جاہل رکہتے ہین یا حشوی یہ بات اون لوگون مین موجود ہے جو اصول و دیانات مین کلام کرتے
ہین اور فقہاء برای ہین یا صوفیہ فلاسفہ ومتکلمین ہین دوسرے نسیان ہے علم نافع کا جسکی تذکیر اونکو ہوچکی
ہے اب انکے دل اوس سے متعظ نہین ہوتے بلکہ جو شخص ایسی بات سیکہتا ہے جس سے رونا آئے یا اوسکا
دل نرم پڑے تو اوسکی مذمت کرتے ہین اور اوسکا نام قاص رکہتے ہین اہل رائے نے اپنی کتابون مین
اپنے بعض شیوخ سے نقل کیا ہے ان ثمرات العلوم تدل علی شرفہا فمن اشتغل بالتفسیر فغایتہ
ان یقص علی الناس ویذکرہم ومن اشتغل برایہم وعلمہم فانہ یفتی ویقضی ویحکم ویدرس فہو لاءہم
نصیبہم من الذین یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون انکو حامل سعایت پر شدت محبت
وعلو دنیا ہے یہ اگر دنیا مین زاہد آخرت مین راغب اور اپنے نفس اور عباد اللہ کے ناصح ہوتے تو اوس
چیز کے ساتہہ تمسک کرتے جو اللہ نے رسول پر اوتاری ہے اور لوگون کے لئے لازم کی ہے اکثر لوگ
تقوے سے باہر ہونے لگے حالانکہ اونکو نصوص کتاب وسنت کفایت کرسکتی تہی اور ایسے لوگ انہین جو
قرآن وحدیث سے باہر نکل تہوڑے ہین اسلئے اللہ اون لوگون سے جنکو فہم معانی نصوص کا ہے کچہہ
ایسے لوگ مقرر فرماتا ہے جو خارج عن القرآن والحدیث کو طرف کتاب وسنت کے پہیر لاتے ہین اور وہ
اون فروع باطلہ وحیل محرمہ سے جو بسبب فتح ابواب ربا مین بے نیاز ہوتے ہین اونکو کچہہ پروا محرمات وتحلیل
محارم خدا کے ساتہہ اون نے حیلون کے نہین ہوتی ہے جسطرح کہ اہل کتاب کی چال ڈہال تہی وہذا

الله الذین امنوا لما اختلفوا فیه من الحق باذنه والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

تمام ہوا ترجمہ عبارت ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ عبارت انکی بطور ایک رسالہ مختصر کے تھی اور جس میں
بعد حمد و نعت کے یہ کلمات تھے ہذہ کلمات مختصرات فی معنی العلم وانقسامه الی علم نافع
وعلم غیر نافع والتنبیه علی فضل علم السلف علی علم الخلف فنقول وبالله المستعان وعلیه
التکلان ولا حول ولا قوة الا بالله سے بیان علم نافع وغیر نافع کا قبل اسکے کتاب حیاۃ وغیرہ سے بقدر
رسالہ شموس الشمس میں لکھا ہے اور علوم شریعت کی گنتی رسالہ الغفسا الذریعہ میں ضبط کی ہے
لکن چونکہ یہ تحریر ابن رجب کی نہایت پاکیزہ و مختصرانہ تھی اسلئے اس عبارت کو مقدمہ اس رسالہ کا
مقرر کیا گیا وللہ الحمد

فصل بیان میں مذاہب اہل امصار کی

بعد زمانہ حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے سارے عرب و عجم اہل شرک اور بت پرست عابد تیر
سے تھے مگر بقایائے اہل کتاب اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف سارے جہان
اور کافہ مردم کے رسول بنا کر بھیجا جب قریش نے انکی بات نہ سنی اور وہ ہجرت کرکے مدینہ میں آئے
تو ہر وقت لوگ انکو گھیرے رہتے تھے حالانکہ وہ لوگ نہایت تہیدست تنگ عیش مفلس تھے کوئی بازار
میں حرفہ کرتا تھا کوئی کھجور کے باغ رکھتا تھا کسی کو طلب قوت سے بہت ہی کم فرصت ملتی تھی اسلئے جو
شخص جس وقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا وہ آپکے ارشادات سنکر یاد رکھتا اور جو اس وقت غائب
ہوتا اسکو ان ارشادات کا علم نہ ہوتا جو اسکی غیبت میں صادر ہوئے تھے اسلئے بعض بات کسیکو اور
کوئی بات کسیکو معلوم ہوتی اور کسیکو معلوم نہ ہوتی بلکہ جو بات بعض اعراب کو معلوم ہوتی وہ بعض اکابر صحابہ
پر مخفی رہتی حضرت کے زمانہ میں خلفاء اربعہ وغیرہم فتوے دیتے تھے بعد انتقال نبوی کے جب ابوبکر رضی
اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو اکثر صحابہ مدینہ سے واسطے قتال اہل ردت و اہل شام و عراق کے نکل گئے تھوڑے سے
مدینہ میں باقی رہے وقت پیش آنے مسئلہ کے خلیفہ اول کتاب یا سنت سے جواب دیتے اگر قرآن یا حدیث
میں وہ مسئلہ نملتا صحابہ حاضرین سے دریافت کرتے اگر انکے پاس بھی علم اوسکا نہوتا تو خود اجتہاد کرتے

یہی طرز فتوے زمانہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ مین رہا اسوقت مین اور بھی رہے سہے صحابہ متفرق
ہوگئے کبھی یہ ہوتا کہ ایک مسئلہ مین حدیث موجود ہوتی لیکن بسبب تفرق صحابہ اوسکا علم مفتی کو نہوتا
وہ چارناچار اجتہاد کرتا پھر جو صحابی جس شہر مین رہ پڑا اوسجگہ کے لوگون نے اوسیکے علم پر اقتصار کیا ایک
شہر کے لوگون کو دوسرے شہر کے علم کی خبر نہوئی کوئی مکہ مین تہا کوئی کوفہ مین کوئی بصرہ مین
کوئی شام مین کوئی مصر مین حال اہل اسلام کا امصار مین بابت احکام شریعت اسیطرح پر ایکزمانہ
تک جاری رہا جب رحلت کی کثرت ہوئی اور لوگ واسطے جمع حدیث نبوی کے اوٹھہ کھڑے ہوئے
اور ہر جگہ سے اس علم کو جمع کرکے ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہنچایا اور جسکو یہ علم پہنچا اوسپر حجت قایم
ہوگئی اور صحیح کو سقیم سے جدا کیا گیا بازار اجتہاد کا جس سے مخالفت حضرت کے کلام کی ہوتی تہی سرد پڑ گیا اور
عذر ترک عمل بالحدیث کا جاتا رہا کیونکہ سنن پہنچ گئے اور حجت قائم ہوگئی صحابہ اور اکثر تابعین اسی طریق
پر تہے ایک حدیث کے لئے سفر مدت دراز و مسافت دراز کا کرتے تہے جب زمانہ ہارون رشید کا آیا
اور ابو یوسف رح سنہ مین والی قضا ہوئے تو بلاد عراق و خراسان و شام مین وہی شخص قاضی ہوتا
تہا جسکی طرف وہ اشارہ کرتے اسیطرح جب منتصر حاکم اندلس ہوئے تو سنہ مین جسکو یحیی بن یحیے
اشارہ کرتے وہی شخص سائر بلاد و اعمال اندلس مین قاضی مقرر ہوتا ابو یوسف حنفی تہے یحیی مالکی
تہے افریقیہ مین غلبہ سنن و آثار کا تہا پھر ابو محمد فارسی نے وہان رواج مذہب حنفی کا دیا پھر جب سحنون
قاضی ہوئے تو مذہب مالک نے رواج پایا مصر مین مذہب مالک کا عبد الرحیم بن خالد لائے یہ سنہ ۱۶۳ مین
تہے ورنہ پہلے مصر مین کوئی مذہب مالک کو پہچانتا بہی نہ تہا یہانتک کہ امام شافعی رح مصر مین آئے تب سے
مذہب شافعی نے انتشار پایا ارجون نے سنہ ۲۹۳ مین جہر بالبسملہ سے روکا اہل مصر اسی مذہب مالک و شافعی
پر تہے پھر سنہ ۳۵۸ مین قائد جوہر نے مذہب شیعہ کا رواج دیا اصل اس مذہب کی عبد اللہ بن سبا یہودی
سے ہے سنہ ۵۶۴ مین بزمانہ ملک ناصر صلاح الدین مصر مین مدارس مالکیہ و شافعیہ بنے مذہب شیعہ کا استیصال
کلی ہوگیا یہانتک کہ سرزمین مصر مین کسی جگہ بہی باقی نرہا پھر محمود زنگی نے تعصب کرکے مذہب حنفی کو
کو رائج کیا مصر و شام مین کثرت سے حنفی ہوگئے تب سے اس مذہب نے خوب رواج پایا ہذا احوال
المذاہب من اولہا الی آخرہا **ف** اب عقائد کا حال سنو کہ سلطان صلاح الدین نے تمام لوگون کو عقیدہ
شیخ ابو الحسن اشعری پر لگایا اور اوقاف دیار مصر مین اس عقیدہ کو شرط کیا یہ عقائد دیار مصر و شام

دارمن حجاز و یمن و بلاد مغرب مین مستمر الحال ہوگئے جو کوئی خلاف اوسکے کہتا اوسکی گردن ماری جاتی
اب تک یہی حال ہے تو دولت ایوبیہ مین مذہب ابو حنیفہ و امام احمد کا کچھ بہت چرچا نہ تھا پھر آخر دولت
مین ان دونون مذہب کا ذکر نکلا زمانہ ملک ظاہر بیبرس مین چارون مذہب کے قاضی مقرر ہوئے
۶۶۵ سے یہ طریقہ چل نکلا یہانتک کہ مجموع امصار اسلام مین کوئی مذہب و عقیدہ باقی نرہا مگر یہی مذاہب
اربعہ و عقیدہ اشعری اور انہی لوگون کے لئے مدارس و خوانق و زوایا و ربط سائر ممالک اسلام مین بنگئے جو
اس مذہب و عقیدہ پر نہوتا اوسپر انکار کیا جاتا وہ دشمن ٹھیرتا اوسکو عہدہ قضا نملتا نہ اوسکی گواہی قبول
ہوتی نہ اوسکو خطابت امامت تدریس ملتی جب تک کہ وہ مقلد کسی ایک مذہب کا ان مذاہب مین سے نہوتا
مقریزی کہتے ہین وافتی فقہاء ہذہ الامصار فی طول ہذہ المدۃ بوجوب اتباع ہذہ المذاہب
وتحریم ما عداہا والعمل علی ہذا الی الیوم انتہی مین کہتا ہون کہ یہ ایجاب و تحریم ٹھیک نہین تھا اسپر کوئی نص
جلی اور دلیل قوی قائم نہین ہے بیشک حق درمیان ان مذاہب اربعہ کے دائر سائر ہے لیکن منحصر نہین ہے
مگر اس نظر سے کہ مذہب اہل حدیث و ظاہریہ بھی امداد ان مذاہب کے موجود ہے اگر یہ بات کہین کہ اختیار
کرنا ان مذاہب کا بعد عرض کے کتاب و سنت پر لا باس بہ ہے تو ہو سکتا ہے یہ محل اسکی تفصیل کا نہین ہے
ف جب حال مذاہب کا زمانہ وفات نبوی سے تا استقرار مذاہب اربعہ معلوم ہوچکا تو اب حال فرق
و اختلاف عقائد خلیقہ کا بھی اجمالاً معلوم کرنا ضرور ہے تفصیل اسکی رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ مین
مرقوم ہوچکی ہے جن لوگون نے اصول دیانات مین کلام کیا ہے وہ دو قسم ہین ایک مخالف ملت اسلام
دوسرے مقر اسلام مخالفین ملت اسلام دس گروہ ہین ایک دہریہ دوسرے اصحاب عناصر تیسرے ثنویہ
یعنی مجوس چوتھے طبائعیین پانچویں صابئہ چھٹی یہود ساتوین نصاریٰ آٹھوین اہل ہند نوین زنادقہ انہین
مین قرامطہ بھی داخل ہین دسوین فلاسفہ فلسفہ حکمت کو کہتے ہین اور فیلسوف محب حکمت کو انکا علم چار
نوع مین منحصر ہے طبیعی مدنی ریاضی الہی دوسری قسم فرق اہل اسلام ہین جو حدیث ستفترق امتی
ثلاثا و سبعین فرقۃ ثنتان و سبعون ہالکۃ وواحدۃ ناجیۃ رواہ اہل السنن الا النسائی من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
سے مراد ہین دوسرا لفظ اسکا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے افترقت الیہود علی احدی و سبعین
او اثنتین و سبعین فرقۃ و تفرقت النصاری علی احدی و سبعین او اثنتین و سبعین فرقۃ و تفترق
امتی علی ثلاث و سبعین فرقۃ رواہ البیہقی و قال حسن صحیح و اخرجہ الحاکم و ابن حبان فی صحیحہ

بنحوہ فاخرجہ الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ وقال ھذا حدیث کبیر القدر فی الاصول وقد روی عن سعد بن ابی وقاص وابن
عمرو وعوف بن مالک مرفوعا بمثلہ مسلمانون کے فرقے پانچ ہین ایک اہل سنت دوسرے مرجیہ تیسرے
معتزلہ چوتھے شیعہ پانچوین خوارج انمین سے ہر فرقہ مین فرق کثیرہ ہین اور اکثر افتراق اہل سنت کا قضیا
مین ہے اور تہوڑا سا اعتقادات مین تہے چار فرقے باقی سوا انمین کسیکا ساتہ اہل سنت کے خلاف بعید
ہے اور کسیکا خلاف قریب اقرب فرق مرجیہ وہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایمان نام ہے تصدیق دل وزبان کا
معا فقط اور اعمال فقط فرائض وشرایع ایمان ہین اور ابعد انمین اصحاب جہم بن صفوان ومحمد بن کرام
ہین اسیطرح اقرب فرق معتزلہ اصحاب حسین نجار وبشر بن غیاث مریسی ہین اور ابعد انمین اصحاب ابو ہذیل
ہین علاف اسیطرح مذاہب شیعہ مین اقرب اصحاب حسن بن صالح ہین اور ابعد امامیہ تہے غالیہ سو وہ سرے
سے مسلمان ہی نہین ہین بلکہ اہل ردت وشرک ہین اور اقرب فرق خوارج اصحاب عبد اللہ بن یزید
اباضی ہین اور ابعد انمین ازارقہ تہے بیہسیہ وجاحد بعض قرآن یا مفارق اجماع جیسے عجاردہ وغیرہم
سو وہ باجماع امت کفار ہین الغرض فرق ہالکہ دس گروہ مین منحصر ہین ایک معتزلہ یہ نفی صفات الہیہ
مین غلو کرتے ہین قائل عدل وتوحید کے ہین سارے معارف کو عقلیہ بتاتے ہین حصولا ووجوبا قبل و
بعد شرع کے اور اکثر یہ کہتے ہین کہ امامت اختیار سے ہوتی ہے یہ بیس فرقے ہین دوسرے مشبہہ
انکو اثبات صفات مین غلو ہے یہ ضد معتزلہ ہین اور انکے سات فرقے ہین تیسرے قدریہ انکو اثبات کرنے
مین قدرت عبد کے اور اثبات خلق وایجاد مین غلو ہے کہتے ہین کہ ان امور مین کچہہ حاجت معاونت
کی طرف سے اللہ تعالے کے نہین ہے چوتھے مجبرہ انکو غلو ہے نفی استطاعت عبد من قبل وبعد فعل
ومع فعل کے یہ اختیار عبد کی نفی کرتے ہین اور کسب کے بہی نافی ہین یہ دونو فرقے باہم متضاد ہین
مجبرہ مین تین فرقے ہین پانچوین مرجیہ انکو یہ امید ہے کہ اصحاب معاصی کو طرف سے اللہ کے ثواب ملیگا
ونہذا یہ بات کہتے ہین کہ لا یضر مع الایمان معصیۃ کما انہ لا ینفع مع الکفر طاعۃ یا حکم اصحاب
کبائر کو آخرت تک تاخیر کرتے ہین حقیقت انکی یہ ہے کہ انکو اثبات وعد ورجا ونفی وعید وخوف مین اہل
ایمان سے غلو ہے انکے فرقے تین ہین چہٹے حروریہ انکو اثبات وعید وخوف مین بحق مومنین اور تخلید
فے النار مین باوجود ایمان کے غلو ہے یہ ایک قوم ہے نواصب خوارج کی یہ ضد ہین مرجیہ کے
نفی واثبات وعد ووعید مین یہ مرتکب کبیرہ کو مشرک بتاتے ہین اور عامۂ خوارج اوسکو کافر کہتے ہین نہ

شرک اور بعض کا قول یہ ہے کہ ایسا شخص منافق ہے درک اسفل نار مین ہوگا انکا اثبات پر اتفاق
ہے کہ ایمان نام ہے اجتناب کا ہر معصیت سے ساتوین نجاریہ اتباع حسن بن نجار رحانک یہ منجملہ مجبرہ کے
تہا انکے تین فرقے ہین آٹھوین جہمیہ اتباع جہم بن صفوان یہ مسئلہ قضا وقدر مین باوجود قدر سے میل خاطر
کے طرف جبر کے موافق اہل سنت ہین مگر رویت وصفات کی نفی کرتے ہین قائل ہین خلق قرآن کے یہ فرقہ
بہت بڑا گروہ ہے انکا شمار معطلہ مجبرہ مین ہے نوین روافض انکو حب علی مرتضی و بغض شیخین و عثمان و
عائشہ و معاویہ وغیرہ صحابہ مین غلو ہے زید بن علی علیہما السلام نے انکا نام رافضہ رکہا تہا انکے تین سو فرقے
ہین منجملہ اونکے بیس فرقے مشہور ہین دسوین خوارج انکو نواصب بہی کہتے ہین اور حروریہ بہی اسلئے کہ موضع
حرورا نام مین انکا جماؤ واسطے قتال علی مرتضی کے ہوا تہا انکو حب ابوبکر وعمر و بغض علی مین غلو ہے منتزلیا
نے کہا ہے ولا ابھل منہم فانہم الفاسطون المارقون یہ سب بیس فرقے ہین ان فرق
دوگانہ کے فروع کا بیان مع اونکے اقوال باطل کے رسالہ کشف الغمہ مین ہوچکا ہے **ف** حقیقت حال
عقائد اہل اسلام اسد اہلت اسلامیہ تا انتشار مذہب اشعریہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت صلعم کو طرف
سارے لوگون کے رسول بنا کر بہیجا حضرت نے جو وصف رب سبحانہ کا قرآن مین آیا تہا اور جو وحی سے
معلوم کیا تہا وہ بیان کیا کسی شخص نے عرب مین سے خواہ وہ شہری تہا یا دہاتی کسی شے کے معنے آپ
سے نہ پوچہے جسطرح کہ نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ امر و نہی کا سوال آپ سے کرتے تہے یا احوال قیامت
وجنت ونار کو پوچہتے تہے کیونکہ اگر کوئی شخص یہی صفات آلہیہ کا سوال کرتا تو ضرور ہم تک منقول ہوتا
جسطرح پر کہ احادیث احکام حلال وحرام وترغیب وترہیب واحوال قیامت وملاحم وفتن کے منقول ہوئے
ہین اور دواوین احادیث وآثار سلفیہ مین موجود ہین حالانکہ کسی طریق صحیح یا سقیم سے کسی ایک صحابی
سے باوجود اختلاف طبقات وکثرت عدد یہ بات وارد ومروی وماثور نہین ہے کہ اوسنے حضرت سے
معنے کسی وصف کے صفات آلہیہ مین سے جو قرآن کریم یا لسان نبی رحیم پر آئی ہین سوال کیا ہو بلکہ
سب صحابہ نے معنے اونکے سمجہ کر کلام کرنے سے سکوت کیا تہا اور نہ کسی صحابی نے یہ فرق نکالا کہ یہ
صفت ذات ہے اور وہ صفت فعل بلکہ فقط اللہ کے لئے اثبات صفات ازلیہ کا علم وقدرت وحیاۃ و
ارادہ وسمع وبصر وکلام وجلال واکرام وجود وانعام وعز وعظمت سے کیا اور کلام کو ایک ہی طریق
پر ہانکا اسیطرح اون الفاظ کا اثبات کیا ہے جنکو اللہ تعالے نے اپنے نفس کریم پر اطلاق کیا ہے

جیسے وجہ و ید و نحو ذلک بہ نفی مماثلت مخلوقین کی غرضکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ اثبات بلا تشبیہ کے کیا ہے
اور تنزیہ بلا تعطیل کے اختیار کی تہی مگر ان کسی ایک نے کسی ایک صفت کی تاویل سے تعرض نہین کیا بلکہ
سبنے بالاتفاق یہ عقیدہ رکہا کہ صفات کو جسطرح پر وہ آئی ہین جاری کرین اونمین سے کسی کے پاس کوئی
چیز ایسی نہ تہی جس سے اللہ کی وحدانیت اور حضرت کی اثبات نبوت پر استدلال کرین سوائے کتاب اللہ
کے اور نہ کسی ایک صحابی نے کبہی کوئی شے طرق کلامیہ و مسائل فلسفیہ سے پہچانی عصر صحابہ اسی نہج پر
گذر گیا یہانتک کہ اونکے زمانہ مین قول بالقدر حادث ہوا اور امر کو انف کہا یعنی اللہ نے اپنی خلق پر کسی
شے کو اوس حال سے جسپر خلق ہے مقدر نہین فرمایا **ف** سب سے پہلے جسنے اسلام مین قول بالقدر نکالا
معبد بن خالد جہنی ہے ابن عمر نے اوسکا حال سنکر اوس سے اپنی بیزاری ظاہر کی اور سلف نے قدریہ سے
تحذیر بلیغ فرمائی یہ معبد جلیس حسن بصری تہا حسن نے کہا کذاب حال د ا للہ اسیطرح حدوث مذہب خوارج
کا بہی زمن صحابہ مین ہوا ابن عباس نے اونسے مناظرہ کیا گروہ راجع الی الحق ہوئے علی مرتضی نے
ایک جماعت کو اونمین سے قتل کیا حدوث مذہب تشیع کا بہی زمن صحابہ مین ہوا تہا علی نے غلاۃ شیعہ کو
آگ مین جلا دیا پہر بعد زمن صحابہ کے مذہب جہم بن صفوان نکلا بلاد مشرق مین ایک فتنہ عظیم بسبب اوسکے
برپا ہوا اہل اسلام نے اوسکی بدعت کو اکبر سمجہکر انکار کیا جہمیہ کی تضلیل فرمائی اسی اثنا مین مذہب اعتزال حادث
ہوا بعد دو صد سال ہجری کے ائمہ اسلام نے انکے مذہب سے نہی کی اور علم کلام کی مذمت فرمائی پہر مذہب
تجسیم نکلا یہ مضاد مذہب اعتزال تہا اسکا حدوث بہی بعد دو صد سال ہجرت کے ہوا پہر حدوث مذہب قرامطہ
کا ہوا اسکی ابتدا سنہ ٢٦٤ سے ہے کوفہ سے نکل کر عراق تک پہنچا بحرین مین آیا موجد اسکا حمدان اشعث معروف
بقرمط تہا قرمط قصیر القامت قصیر الرجلین متقارب الخطوہ کو کہتے ہین وہ اسیطرح کا تہا اس مذہب نے بڑا
شدید ع پکڑا **ف** مامون خلیفہ ہفتم بغداد نے کتب قدیمہ بلاد روم سے طلب کر کے عربی مین ترجمہ کرائین کچہ
اوپر سنہ ٢٠٠ ہجری سے انتشار مذہب فلاسفہ کا ہوا معتزلہ و قرامطہ و جہمیہ و غیرہم کہب پڑے مقریزی کہتے ہین
فانجر علی الاسلام واھلہ من علوم الفلاسفۃ مالا یوصف من البلاء والمحنۃ فی الدین و عظم
بالفلسفۃ ضلال اھل البدع وزادتھم کفرا الی کفرھم سنہ ٣٣٤ مین جب دولت بنی بویہ قائم ہوئی اور سنہ ٤٤٧
تک وہ حکمران رہے مذہب تشیع لیے خوب قوت پائی عراق و خراسان و ما وراء النہر مین مذہب اعتزال پہیل
گیا مشاہیر فقہا بہی اوسکی طرف مائل ہو گئے ادہر افریقیہ و بلاد مغرب مین تجاہر مذہب اسمعیلیہ کا ہو گیا سنہ ٣٥٥

ہین انکی سعی سے مذہب رفضہ خاصۃً بلادِ مغرب و مصر و شام و دیار بکر و کوفہ و بصرہ و بغداد و جمیع عراق و بلاد خراسان
و ماوراء النہر و بلاد حجاز و یمن و بحرین مین شایع ہوگیا درمیان انکی اور اہلِ سنت کے فتن و حروب و مقاتلات
ہے پہر مذاہب قدریہ و جہمیہ و معتزلہ و کرامیہ و خوارج و روافض و قرامطہ و باطنیہ نے شہرت پکڑی ساری
زمین انہین لوگون سے بہر گئی کوئی شہر و قطرہ بچا جہان یہ مذاہب نہون یہ لوگ فلسفہ مین نظر کرتے تہی ابو الحسن
اشعری نے مذہب اعتزال چہوڑکر طریق سنت اختیار کیا سالک طریق بین النفی والاثبات ہوئے یعنی نفی اعتزال
واثبات اہل تجسیم ایک جماعت اہل علم نے انکی رائے پر اعتماد کیا جیسے ابو بکر باقلانی مالکی ابن فورک ابو اسحق اسفرائنی
ابراہیم شیرازی امام غزالی ابو الفتح شہرستانی فخر الدین رازی وغیرہم نشئہ سے یہ عقیدہ عراق مین پہلا پہر
شام مین آیا پہر مصر مین پہر مغرب مین پہر ایسا انتشار ہوا کہ سوا اس عقیدہ کے کوئی عقیدہ باقی نرہا اگلے عقائد
فراموش ہوگئے مقریزی کہتے ہین حتی لم یبق الیوم مذہب یخالفہ الا ان یکون مذہب الحنابلۃ اتباع
الامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فانہم کانوا علی ما کان علیہ السلف لا یرون تاویل ما ورد
من الصفات یہانتک کہ بعد سنہ سات سو ہجری کے دمشق و اعمال دمشق مین شہرت تقی الدین ابو العباس
احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ حرانی رہکے ہوئی وہ واسطے انتصار مذہب سلف کے متصدی ہوئے
اور رد کرنے مین مذہب اشعری پر مبالغہ کیا اور کہلم کہلا انکار روافض و صوفیہ پر انکار فرمایا لوگ انکے حق مین دو
فریق ہوگئے ایک فریق نے انکی اقتدا کی اور انکے اقوال پر اعتماد کیا اور انکی رائے کو عامل ہوتے اور انکو شیخ
الاسلام جانا اور اجل حفاظ اہل ملت اسلامیہ سمجہا دوسرے گروہ نے تبدیع و تضلیل کی اور بابت اثبات صفات
کے عیب لگایا اور چند مسائل پر انتقاد کیا جنہین انکے لئے سلف موجود تہا اور بعض مین انکو خارق اجماع سمجہا
جنہین کہ سلف نہ تہا وکانت لہ ولہم خطوب کثیرۃ وحسابہ وحسابہم علی اللہ الذی لا یخفی علیہ شیء
فی الارض ولا فی السماء انکے اتباع اتبک شام مین بہت اور مصر مین کم ہین انتہے کلامہ ف درمیان اشاعرہ
و ماتریدیہ اتباع ابی منصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی کے جو خلاف بابت عقائد کے ہے وہ بجائے خود مشہور
ہے فرقہ ماتریدیہ مقلد امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد ہے مقریزی کہتے ہین تتبع سے یہ مسائل خلافیہ
کچہ اوپر دس نکلے ہوتے ہین اول امر مین بسبب انکے کچہ تباین و تنافر تہا ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے
کے عقیدے مین قدح کرتا تہا انجام کو چشم پوشی ہوگئی ولہ الحمد فہذا اعزک اللہ بیان ما کانت علیہ
عقائد الامۃ من ابتداء الامر الی وقتنا ہذا فقد وصل ذلک الیک صفواً ولک عفواً بلا تکلف

مشقۃ ولا ببذل مجہود ولکن اللہ یمن علی من یشاء من عبادہ انتہی حاصلہ
مین کہتا ہون امام ابو الحسن اسمٰعیل بن اسحق بن سالم اشعری اولاد ابو موسیٰ اشعری بصری رح سے ہین
سنہ ۲۶۰ یا ۲۷۰ مین پیدا ہوئے سنہ ۳۲۴ بلکہ بغداد مین وفات پائی ف اللہ تعالےٰ نے خلق سے اپنی
شناخت چاہی ہے لقولہ تعالیٰ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ابن عباس وغیرہ نے کہا یعبدون بمعنے یعرفون
ہے اللہ نے خلق کو پیدا کر کے زبان شرایع پر آپکو پہنچوایا جسکے نصیب مین تہا اوسنے مطابق تعریف خدا کی
معرفت خدا کی حاصل کی بعثت انبیاء وانزال شرایع سے پہلے علم خلق کا ساتہہ اللہ تعالےٰ کے اس طریق
سے تہا کہ اللہ کی تنزیہ سمات حدوث اور ترکیب وافتقار سے کرتے تہے اور اوسکو باقتدار مطلق وصف کرتی
تہے یہی تنزیہ عقلا مشہور ہے عقل ہرگز اس سے آگے تجاوز نہین کرتی جب اللہ تعالےٰ نے اپنی شریعت محمدیہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتاری اور اوسکے دین کو کامل کیا تو رستہ اللہ کی شناخت کا یہ ٹہیرا کہ
عارف باللہ کو دو معرفتون کا جامع ہونا چاہیئے ایک وہ معرفت جسکو ادلۂ عقلیہ مقتضی ہین دوسرے وہ معرفت
جسکو اخبارات الٰہیہ لائی ہین پہر اس علم کو طرف خدا کے پہیرے اور جو کچہ شریعت حقہ لائی ہے اوسپر ایمان
موافق ارادہ الٰہی کے بغیر تاویل فکر وتحکم رائے کے لائے کیونکہ اللہ نے شرایع اسی لیئے اوتارے ہین کہ عقول
بشریہ ادراک حقائق اشیاء مین جون کے تون جسطرح کہ اللہ کے علم مین ہین مستقل نہین ہین اور اونکو یہ
استقلال کہان ہو سکتا ہے حالانکہ متقید ہین ساتہہ اوس اطلاق کے جو اونکے پاس ہے پس اگر اللہ تعالیٰ اون
عقول کو علم مطابق اپنی مراد کے اور ضیاع شرعیہ سے عطا کرے اور اپنی حکمتون پر اس باب مین اطلاع
دے تو یہ اوسکا فضل ہے عارف کو نچاہیئے کہ اس سنت کو طرف اپنے فکر کے نسبت کرے کیونکہ وہ تنزیہ
جو کہ عارف اپنے فکر سے کرتا ہے واجب ہے کہ وہ مطابق کتاب منزل وسنت مطہرہ کے ہو ورنہ اللہ تعالےٰ
تنزیہ عقول بشریہ سے جنکے افکار متقید باوطار مین منزہ ہے اسیطرح تنزیہ عقول کی مقید ہے ساتہہ موافقت
قرآن وحدیث کے کہ بموجب احکام وآثار شرع کے ہو اور جب یہ معرفت ہونے سے خالی ہوتی ہے تو اوسدم
اللہ تعالےٰ بصائر سے کشف عطا فرما کر راہ حق دکہاتا ہے اور بصائر کی تنزیہ ساتہہ افکار عادیہ کے تنزیہات عرفیہ
سے کرتا ہے ف سارے مسلمانون کا قاطبۃً اجماع ہے کہ جو احادیث دربارہ صفات آئی ہین اونکی روایت
کرنا اور اونکا نقل کرنا اور اونکا پہچانتا جائز ہے اسمین کسیکا خلاف نہین ہے پہر اہل حق نے اجماع کیا ہے اسبات
پر کہ یہ احادیث احتمال مشابہت خلق سے مصروف ہین لقول اللہ تعالےٰ لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر

وقول الله تعالیٰ قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد اس سورت کا نام
سورہ اخلاص ہے حضرت صلعم نے اسکی تعلیم شان فرمائی ہے اور امت کو اسکی تلاوت مین رغبت دلائی ہے
یہانتک کہ اسکو ثلث قرآن فرمایا ہے یہ اسلئے کہ یہ سورت گواہ ہے اسکی تنزیہ و عدم تشبیہ و تمثیل پر اسکا نام
سورہ اخلاص اسی لئے ہوا کہ یہ مشتمل ہے اخلاص توحید الٰہی پر اسمین کوئی شائبہ تشبیہ کا ساتھ مخلوق کے نہین ہے
لیس کمثلہ کا کاف زائد ہے حرف کاف و کلمہ مثل کلام عرب مین واسطے تشبیہ کے آتے مین اللہ تعالیٰ نے
دونون کو جمع فرما کر نفی کی سو جبکہ سارے مسلمانون کا اجماع جواز روایت پر ان حدیثون کے اور جواز نقل
پر ان اخبار کے ہمراہ اجماع کے صرف عن التشبیہ پر ثابت ہے تو اللہ کی تعظیم مین اس سورت کے ذکر کرنے
سے کچھ باقی نرہا مگر یہی تعطیل کیونکہ رسولون کے دشمنون نے اپنے رب کے ایسے نام رکھے ہیں جنمین صفات
علیا کی نفی ہوتی ہے چنانچہ الحقوم کفار نے کہا رب طبیعت ہے تو دوسرون نے کہا علت ہے اصطلاح کا الحاد
اسمار الٰہی میں اونہوں نے بہت کیا ہے اور پیغمبر حضرت نے یہ حدیثین جو مشتمل ہین صفات علیا پر ارشاد فرمائین
اور اصحاب ابرار نے اون اخبار کو حضرت سے نقل کیا پھر ائمہ تابعین نے صحابہ سے اونکو روایت کیا یہانتک
کہ وہ احادیث ہم تک پہنچیں اور ہر شخص نے اون حدیثون کو جون کا تون روایت کیا اور کسی شے کی انکی خبر
سے تاویل نکی حالانکہ ہم جانتے ہین کہ اونکا عقیدہ یہ تھا ان اللہ لیس کمثلہ شیء وهو السمیع البصیر
اس سے ہماری سمجھ میں یہ بات آگئی کہ مراد اللہ تعالیٰ کی ان حدیثون سے جنکے ساتھ حضرت نے نطق
وتکلم ولفظ کیا ہے اور صحابہ نے اونکو تناول وتداول فرمایا اور امت کو پہنچایا یہ ہے کہ کافرون کے حلق
میں غصہ ہو اور ذکر ان صفات کا ولمین ہر گمراہ معطل مبتدع کی ایک نکایت ہو کیونکہ یہ لوگ اہل طبایع و
علل وغیرہ مقدرہ کے آثار کے مقتضی ہین اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس کریمہ کا وصف اپنی کتاب مین کیا
ہے اور حضرت نے اللہ کا وصف ارشاد کیا جو کہ احادیث صحیحہ میں ثابت ہے یہ دلیل ہے اثبات پر کہ جب
کسی مومن نے یہ اعتقاد کر لیا کہ لیس کمثلہ شیء وهو السمیع العلیم وانہ احد صمد لم یلد ولم یولد
ولم یکن لہ کفوا احد تو ذکر کرنا اوسکا ان حدیثون کو تمکین اثبات ہے اور ایک شعبہ ہے حلوق مین معظم
کے امام شافعی رح نے فرمایا ہے الانباب امسکن اسکو خطابی نے امام موصوف سے نقل کیا
ہے ہمکو یہ بات کسی ایک صحابی یا تابعی یا تبع تابعی سے نہین پہنچی کہ اونہون نے ان حدیثون کی تاویل
کی ہو اللہ تعالیٰ کا اجلال اسمات سے مانع ہے کہ اوسکی تاویل کیجائے یا اوسکے لئے کوئی کہاوت بیان کیجائے

اور جب کہ قرآن عظیم ساتھہ کسی ایک صفت کے منجملہ صفات علیا کے نازل ہوا جیسے ید اللہ فوق
ایدیھم. تعالی کے نفس تلاوت سے ہر سامع سے مراد کو سمجھہ جاتا ہے اسیطرح یہ قول خدا تعالے کا
بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء یہود اللہ پاک کیطرف نسبت بخل کی کرتے تھے اوسپر اللہ
نے یہ آیت اوتاری نفس تلاوت کرنا اس آیت کو معنے مقصود کا مبین ہے ان آیتون کی تاویل
محتاج ضرب مثل ہے جیسے کہ قول اونکا نحو قولہ تعالے الرحمن علی العرش استوی ہے مین کہ استوا
اسجگہ بمعنے استیلاء ہے حالانکہ اس سے تشبیہ باریتعالے کی ساتھہ بشر کے لازم آتی ہے اور اہل اثبات
اللہ تعالے کے جلال کی اس بات سے تنزیہ کرتے ہین کہ اوسکو مشابہ اجسام کہین نہ حقیقۃً نہ مجازاً کیونکہ وہ یہ بات
جانتے ہین کہ یہ نطق مشتمل ہے اون کلمات پر جو کہ درمیان خالق وخلق کے متداول ہین اور اس
بات کے کہنے سے کہ شرک مین تحرج کرتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالے کا کوئی شریک نہین ہے ولہذا
سلف نے کسی حدیث کی منجملہ ان احادیث صفات کے تاویل نہین کی ہے حالانکہ ہمین قطعاً معلوم ہے
کہ احادیث نزدیک اونکے مصروف ہین اون ظنون جہال سے جو سبقت کرتے ہین طرف ان حدیثونکے
یعنی مشابہت صفات مخلوقین سے ذرا سا تامل کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالے نے جب
ذکر اوس مخلوقات کا جو کہ متوالد ہے ذکر واثر سے اس آیت مین کیا خلق لکم من انفسکم ازواجاً ومن
الانعام ازواجا یذرؤکم فیہ تو اللہ پاک نے جان لیا تہا کہ خلائق کے دلو نمین کیا خطرہ ہوگا اوسپر یہ فرمایا
لیس کمثلہ شئ وھو السمیع العلیم **ف** اکثر طوائف جو دیانت اسلام سے خارج ہوئی سبب اسکا
یہ ہے کہ فرس کا ملک بہت وسیع تہا اونکا ہاتھہ ساری امم کے اوپر تہا وہ لوگ اپنے نفس مین نہایت درجہ
کے جلیل الخطر عظیم القدر تھے اسیلئے آپ کو احرار وانسیا اور سب لوگون کو اپنا غلام سمجھتے تھے جب انپر
محنت زوال دولت کی ہاتھہ پر عرب کے آئی اور وہ عرب کو سب سے زیادہ کم حقیقت جانتے تھے تو
یہ امر اونپر نہایت گران گزرا اور ایک سخت مصیبت اونکے سر پر آن پڑی تو چاہا کہ اسلام کے ساتھہ چال کید ومکر کی
چلین اسلئے اوقات مختلفہ مین محاربہ کرتے رہے لیکن ہر جگہ ہر لڑائی مین اللہ نے عرب وحق ہی کو غلبہ دیا ہے
سردار فرس کے جو اس کام کے ساتھہ قائم تھے مثلاً دو اشنیس ومقنع وبابک وغیرہم ہین انسے
پہلے قصد اس کید کا عمار ملقب بخداش وابو مسلم سروح نے کیا تہا پھر یہ صلاح ٹہیری کہ لڑنے سے کچہ کام
نکلیگا بلکہ مکر وحیلہ سے مدعا نکلیگا اسلئے اکثر قوم فرس نے اظہار اسلام کا کر کے اہل تشیع کو اپنے ساتھ

ہمولر کیا محبت اہل بیت کا اظہار کرنے لگے اور علی بن ابی طالب کو معصوم ٹہیراکر استباع ظلم کیا تہر طرح طرح
کی راہین ایجاد کین جنکی وجہ سے اونکو راہ ہدایت سے گمراہ کردیا ایک قوم شیعہ کے گلے مین یہ بات اتار دی کہ ایک
مرد کا انتظار ہے جسکو مہدی کہتے ہین دین کی حقیقت اوسیکے پاس ہے اور کفار سے دین کا اخذ کرنا روا نہین
ہے یہ اصحاب رضی اللہ عنہم کو منسوب طرف کفر کے کرتے تہے دوسری قوم کو اسپر لگادیا کہ وہ مدعی نبوت کے
واسطے لوگون کے ہوئے اونکے نام مقرر کردیئے تیسری قوم کو قائل حلول بنادیا اور شرایع کو ساقط ٹہیرادیا
چوتہی قوم کے ساتہہ یہ تلاعب کیا کہ ہر دن رات مین پچاس نمازین واجب کین پانچوین قوم کو یہ سکہادیا کہ سترہ
نمازین فرض ہین ہر نماز مین پندرہ رکعت ہین عبداللہ بن عمرو بن الحارث کندی قبل خارجی صفری ہونے
کے اسی کا قائل تہا پہر عبداللہ بن سبا حمیری یہودی نے اظہار اسلام کا واسطے فریب مین لانے اہل اسلام
کے کیا اصل مین پہڑکانیوالا لوگون کا قتل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر یہی شخص تہا علی مرتضی نے چند
طوائف کو اوسکے گروہ میں سے آگ مین جلادیا اسلئے کہ وہ کہلم کہلا انکی الوہیت کا اعلان کرتے تہے انہین
اصول سے حدوث فرقہ اسمعیلیہ و قرامطہ کا ہوا مقریزی کہتے ہین حق جسمین ذرا شک نہین ہے یہ ہے
کہ اسکا دین ظاہر ہے اسمین کوئی باطن نہین ہے اور جوہر ہے اوسکے نیچے کوئی راز نہین ہے یہی دین
ہر کسیکو لازم ہے اسمین مسامحت نہین حضرت نے شریعت مین سے کوئی شے نہین چہپائی نہ کوئی کلمہ
اور نہ کسی شخص اخص کو زوجہ یا ولد عم سے کسی شے پر شریعت سے اطلاع دی جسکو کسی لال یا کالی چرٹی
والے سے چہپایا تہا یا بکری چرانیوالون سے پوشیدہ رکہا تہا اور نہ حضرت کے پاس کوئی ستر یا رمز یا باطن تہا
سوا اوسکے جسکی طرف سارے لوگون کو بلاتے تہے اگر وہ کچہہ بہی چہپاتے تو اللہ کے امر کی تبلیغ نہولی جو شخص
اس بات کا قائل ہے کہ اونہون نے کچہہ چہپا رکہا وہ باجماع امت کافر ہے **ف** مقریزی کہتے ہین اصل
ہر بدعت کی دین مین تعمق ہے کلام سلف سے اور انحراف کرنا ہے اعتقاد صدر اول سے یہانتک کہ قدری
نے قدر مین مبالغہ کرکے عبد کو خالق اوسکے افعال کا ٹہیرادیا اور جبری نے مقابلہ قدری مین بالکل فعل چہینکر
عبد کو سلب کرلیا معطل نے تنزیہ مین اتنا مبالغہ کیا کہ اللہ سے اوسکے صفات جلال و نعوت کمال کو مسلوب ٹہیرادیا
مشبہ نے بمقابلہ معطل کے ایسا مبالغہ کیا کہ اللہ پاک کو مثل ایک بشر کے بنادیا اور ابوالسمر مرجی نے سلب عقاب
کے اندر مبالغہ کیا معتزلی نے تخسید عذاب مین مبالغہ فرمایا ناصبی کا مبالغہ دفع علی مرتضی مین امامت سے
ہوا غلاۃ نے علی کو خدا ٹہیرادیا سنی نے تقدیم ابی بکر مین مبالغہ کیا رافضی کا مبالغہ تاخیر ابوبکر مین یہانتک

ہوا الی اللہ کو معاذ اللہ کا فر کہدیا غرضکہ میدان گمان کا بہت کشادہ ہے اور حکم وہم کا غالب ظنون کا تعارض ہوا اوہام کی کثرت ہوئی ہر فریق نے شروعنا دو بغی وفسا دمین اقصی غایت اور ابعد نہایت تک مبالغہ کیا باہم تباغض وتلاعن ہوا ہوا سوال کو حلال سمجھ لیا دماء کو مباح ٹھیرالیا دولتون سے استنصار کیا ملوک سے استعانت لی فلو کان احدہم اذا بالغ فی امر نازع الاخر فی القریب منه فان الظن لا یبعد عن الظن کثیرا ولا یستحی فی منازعة الی الطرف الاخر من طرفی المقابل لکنہم ابوا الا ما ذہبنا ذکرہ من التدابر والتقاطع ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک انتہی کلام المقریزی

فصل سانپ میں ان فرقون کے جو راہ سنت سے گمراہ ہو گئے ہیں

شیخ جیلی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے کہ اصل اس باب میں حدیث مرفوع عمرو بن عوف سے لتسلکن سنن من قبلکم حذ و النعل ولتاخذن مثل اخذہم ان شبرا فشبرا وان ذراعا فذراعا وان باعا فباعا حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتم فیہ الا ان بنی اسرائیل افترقت علی موسی باحدی وسبعین فرقة کلہا ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتہم ثم انہا افترقت علی عیسی بن مریم باثنتین وسبعین فرقة کلہا ضالة الا واحدة الاسلام وجماعتہم ثم انکم تکونون علی ثلاثة وسبعین فرقة کلہا ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتہم دوسری حدیث عوف بن مالک اشجعی کی ہے رفعا تفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة اعظمہا فتنة علی امتی الذین یقیسون الامور برأیہم یحرمون الحلال ویحللون الحرام تیسری حدیث ابن عمر کی ہے مرفوعا ان بنی اسرائیل افترقوا علی احدی وسبعین فرقة کلہا فی النار الا واحدة وستفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة کلہا فی النار الا واحدة

قالوا وما تلک الواحدة قال صلعم من کان علی مثل ما انا علیہ واصحابی

ان احادیث سے افتراق امم سابقہ کا اور افتراق اس امت کا ثابت ہے مگر حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے تخریج ان حدیثون کی ذکر نہین فرمائی اصل ان احادیث کی سنن مین ثابت ہے اگرچہ الفاظ کا اختلاف ہے لیکن معانی سبکے متقارب ہین تین کتابون ترمذی نے اس حدیث کو ابن عمر سے رفعا یون روایت کیا ہے

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ
قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی وفی روایۃ احمد وابی داؤد عن معاویہ ثنتان وسبعون
فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وہی الجماعۃ یعنی فرمایا ہے کہ یہ افتراق جسکا ذکر حضرت نے کیا،
حضرت کے زمانہ میں نہ تہا اور نہ زمانہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی میں رضی اللہ عنہم یہ افتراق تو جب ہوا کہ سالہا
سال زمانہ نبوت کو گزر گئے اور صحابہ وتابعین وفقہاء سبعہ وفقہاء مدینہ وعلماء امصار قرناً بعد قرن فوت
ہو گئے اور انکے مرنے سے علم مفقود ہو گیا مگر تہوڑے سے قلیل گروہ کہ وہ فرقہ ناجیہ ہے اسنے اس گروہ کو سب
سے دین کو محفوظ رکہا چنانچہ حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے ان اللہ لا ینزع العلم من صدور الرجال
بعد ان یعطیہم ولکن یذہب بالعلماء فکلما ذہب عالم ذہب بما معہ من العلم حتی یبقی من
لا یعلم فیضلون ویضلون، وسند اکا مرفوعاً یہ ہے ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا من الناس
ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا
بغیر علم فضلوا واضلوا میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور حدیث عوف میں مرفوعاً آیا ہے ان الدین بدأ
غریبا وسیعود غریبا فطوبی للغرباء قیل ومن الغرباء قال الذین یصلحون ما افسد الناس
من بعدی من سنتی میں کہتا ہوں اس حدیث کو ترمذی نے عمرو بن عوف سے روایت کیا ہے ابن عباس
نے کہا ہے لا یاتی علی الناس زمان الا اماتوا فیہ سنۃ واحیوا بدعۃ حدیث عرباض بن
ساریہ میں فرمایا ہے فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا
وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ اصل تہتر فرقوں کی
دس فرقے ہیں اہل سنت و خوارج و شیعہ و معتزلہ و مرجئہ و مشبہہ و جہمیہ و ضراریہ و نجاریہ و کلابیہ
اہل سنت ایک گروہ ہے اور خوارج پندرہ فرقے اور معتزلہ بیس فرقے اور مرجئہ بارہ فرقے اور شیعہ بتیس
فرقے اور جہمیہ ونجاریہ وضراریہ وکلابیہ ایک ایک فرقہ اور مشبہہ تین فرقے یہ سب تہتر فرقے ہوئے بموجب
اس حدیث اسمیں فرقہ ناجیہ یہی گروہ اہل سنت وجماعت کا ہے بیان انکے مذہب واعتقاد کا آگے آتا ہے
فرقہ ناجیہ کا نام قدریہ ومعتزلہ نے مجبرہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ فرقہ اس بات کا قائل ہے کہ ساری مخلوقات
اللہ کی مشیت وقدرت وارادہ وخلق سے ہے اور مرجیہ نے اسکا نام شکاکیہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ اپنا ایمان
میں استثناء کرتا ہے اور ہر ایک اسمیں کا یہ کہتا ہے انا مؤمن ان شاء اللہ تعالی اور رافضہ نے اسکا

نام ناصبیہ کہا ہے اسلئے کہ یہ قائل ہے اختیار و نصب امام کا ساتھ عقد بیعت کے اور جہمیہ و نجاریہ نے اسکا
نام مشبہہ رکہا ہے بسبب اثبات صفات باریتعالے کے جیسے علم و قدرت و حیات وغیرہ صفات اور باطنیہ
نے اسکا نام حشویہ رکہا ہے اسلئے کہ یہ قائل اخبار اور متعلق بالآثار ہے حالانکہ اسکا کچہ نام نہین ہے مگر
اصحاب حدیث و اہل سنت اسیطرح خوارج وغیرہم کے متعدد القاب و اسامی ہین حضرت صلعم نے انکو
مارقین من الدین فرمایا ہے یہ لوگ اکثر جزیرہ و عمان و موصل و حضرموت و نواحی عرب مین ہین شیخ رح
نے ہر ایک فرقہ کے عقائد و القاب و اسامی ذکر کئے ہین اس باب مین رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ
کافی ہے پہر منجملہ فرق مرجیہ کے حنفیہ کا نام لیا ہے اور کہا ہے انکا نام مرجیہ اسلئے ہوا کہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ
ان الواحد من المکلفین اذا قال لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و فعل بعد ذلک سائر المعاصی لم یدخل
النار اصلا و ان الایمان قول بلا عمل و الاعمال الشرائع و الایمان قول مجرد و الناس لا یتفاضلون
فی الایمان و ان ایمانہم و ایمان الملائکۃ و الانبیاء واحد لا یزید و لا ینقص و لا یستثنی فیہ
فمن اقر بلسانہ و لم یعمل فہو مؤمن پہر فرمایا ہے و اما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان
ابن ثابت زعموا ان الایمان ہو المعرفۃ و الاقرار باللہ و رسولہ و بما جاء من عندہ جملۃ علی ما
ذکرہ البرہوتی فی کتاب الشجرۃ انتہے التقریض داخل ہونا دوزخ مین بسبب کفر کے ہوتا ہے اور تضاعف عذاب کا اور
قسمت درکات کی اعمال سیئہ و اخلاق سیئہ سے ہوتی ہے اور داخل ہونا جنت مین بسبب ایمان کے
ہوتا ہے اور تضاعف نعیم کا اور قسمت درجات کی بسبب اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ کے ہوتی ہے اللہ نے
جنت کو پیدا کرکے بطور ثواب نعیم سے پر کردیا ہے اور نار کو بنا کر بطور عقاب عذاب سے بہر دیا ہے اور دنیا کو
پیدا کرکے آفات و نعیم سے بطور محنت و آرام کے پر کیا ہے پہر خلق و جنت و نار کو غیب مین پیدا کیا ہے جسکو
اونہون نے نہین دیکہا یہ نعیم و آفات جو دنیا مین ہین نمونہ و ذوق ہے آخرت کا پہر دنیا مین عبید و ملوک
پیدا کئے یہ نمونہ و مثال ہے تدبیر ملک و نفاذ امر کا اور فرمایا تلک الامثال نضربہا للناس و ما یعقلہا الا
العالمون ان امثال کو علما ربانی اسرار سے تفہیم کرتے ہین فلیس فی الدنیا نعمۃ و لا شہوۃ الا و ہے
انموذج الجنۃ و ذوقہا و لیس فیہا آفۃ و لا نقمۃ الا و ہی انموذج النار و ذوقہا مین کہتا ہون اکثر
فرق منجملہ بہتر فرقون کے منقرض ہوگئے مگر خوارج و روافض کہ اب تک دنیا مین موجود ہین اسلئے حصول
امتیاز کے حق و باطل مین لیمیز اللہ الخبیث من الطیب مسلمان کو لازم ہے کہ مذہب و اعتقاد فرقہ ناجیہ

کو بخوبی دریافت کرے اور دین حق پر مستقیم رہے کیونکہ اکثر لوگ بسبب جہل کے بعض عقائد میں مولف فرماتا
تلف ہو جاتے ہیں اور انکو خبر بھی نہیں ہوتی اور وہ انکو حق پر گمان کرتے ہیں حالانکہ وہ باطل پر ہیں
جب آنکھ بند ہوگی تب انکو معلوم ہوجائیگا کہ ہم کس عقیدۂ باطل پر مرتے ہیں ؎

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت | کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور
ستعلم لیلیٰ ای دین تداینت | وای غریم فی التقاضی غریمها

ف امام علامہ عمر بن محمد اشبیلی اشعری نے کتاب لحن العوام میں لکھا ہے ولیحذر من العمل بمواضع
من کتاب الاحیاء للغزالی وفی کتاب النفخ والتسویة له وغیر ذلک من توالیفه فانها اما مدسوسة
علیه او وضعها اوائل امره ثم رجع عنها کما ذکره فی کتابه المنقذ من الضلال وکذلک یحذر من مواضع
فی کتاب قوت القلوب لابی طالب المکی نحو قوله الله تعالی قوت العالم ومن مواضع فی تفسیر مکی ومن
مواضع کثیرة فی کلام ابن میسرة الحنبلی وقد صنف الناس فی الرد علیه ولیحذر من مطالعة کلام
منذر بن سعید البلوطی فانه مخلط بکلام اهل الاعتزال لما عاشرهم حین رحل الی بلاد المشرق
ومن مطالعة کتب ابن برجان وکذلک مواضع فی تفسیر الزمخشری وبعضها کفر صراح وکذلک یحذر
من مطالعة کتاب اخوان الصفا وهو مشتمل علی اثنین وخمسین رسالة وهو تالیف المجریطی
وقد ذکر انه کان من الملحدین المجانبین لطریق الاسلام وکذلک یحذر من مطالعة کلام ابراهیم
النظام وابن الراوندی ومعمر بن المثنی ومن مطالعة قصیدة عبد الکریم الجیلی التی رد بها
العینیة المنسوبة ومن جملتها ؎ قطعت الوری من نفس ذاتک قطعة ÷ وما انت مقطوع ولا انت قاطع
فانه لفظ لا یجوز اطلاقه علی الله تعالی مطلقا ومن مطالعة کتاب خلع النعلین لابن قسی لعلو
مراقیه عن الفهم وکذلک تائیة سیدی محمد وفا ویحذر کل الحذر من مطالعة کتب محمد بن حزم الظاهری
الابعد التضلع من علوم الشریعة لاسیما ما فیها مما یتعلق باصول الدین وقواعد العقائد والمعانی
والحقائق لانه لم یکن له ید فی هذه العلوم وانما اخذها بالفهم فلم یحسن کلامه فیها وکذلک
ینبغی ان یحذر من مطالعة کلام المقبل بن رشد لان غالب کلامه فی المعتقد فاسد ولیحذر ایضا
من مطالعة کتب الشیخ محی الدین بن عربی رضی الله عنه لعلو مراقیها ولما فیها من الکلام
المدسوس علی الشیخ لاسیما الفصوص والفتوحات المکیة فقد اخبرنی الشیخ ابو الطاهر

عن شيخه عن الشيخ بدر الدين بن جماعة انه كان يقول جميع ما فى كتب الشيخ محى الدين
من الامور المخالفة لكلام العلماء فهو مدسوس عليه وكذلك كان يقول الشيخ مجد الدين
صاحب القاموس فى اللغة وليحذر ايضا من مطالعة كتب عبد الحق بن سبعين لما فيها
مما يوهم الحلول والاتحاد والتشبيه واقوال الملحدين ومنع بعضهم من سماع كلام
سيدى عمر بن الفارض فى التائية والجمهور على جوازه لك مع التاويل انتهى ؛
مین کہتا ہون تحذیر ان کتب سے واسطے صیانت ظاہر شریعت کے ہے یہ کتابین کچہ من اولہا الی آخرہا لائق احتراز
کے نہین ہین بلکہ کسی کتاب کے بعض مواضع اور کسی کتاب کے اکثر مواضع لائق احتراز ہین شیخ الاسلام ابن
تیمیہ رح نے فرمایا ہے کہ احیاء العلوم مین چار مادۂ فاسد ہین فلسفت و احادیث موضوعہ و مسائل کلامیہ ونحوہا
لکن شیخ محمد تستری رح نے احیاء کو اون مواد فاسدہ سے پاک کر کے احیاء الاحیاء نام خلاصۂ کتاب سرایجہم مین
بہت خوب لکہی ہے اور محمد بن حزم ظاہری امام علم و عمل تھے نسبت اونکی کتابو نکے جو کچہ کہا ہے وہ محتاج نظر
ہے مقلدین مذاہب اکثر اونکو بسبب ترک تقلید و ایثار اتباع کے مجروح کرتے ہین حالانکہ نفس الامر مین یہ بات
نہین ہے ولا یضاح ذلک موضع آخر اسکے بعد شعرانی رح فرماتے ہین فهذه هذه نصائح وتحذيرات
فاعمل يا اخى بها وعليك بمطالعة كتب الشريعة من حديث وتفسير وفقه والاقتداء بائمة الدين
من الصحابة والتابعين وتبع التابعين ومقلديهم من الفقهاء والمتكلمين رضى الله عنهم
اجمعين واياك والاجتماع بهؤلاء الجماعة الذين تظاهروا بطريق القوم فى النصف الثانى من
القرن العاشر من غير احكام قواعد الشريعة فانهم ضلوا واضلوا بمطالعتهم كتب توحيد القوم من غير
معرفة مرادهم وقد دخل على منهم شخص وانا مريض ولم يكن عندى احد من الناس فقلت له من تكون
قال انا الله فقلت له كذبت فقال انا محمد رسول الله فقلت له كذبت فقال انا الشيطان وانا
اليهودى فقلت له صدقت فوالله لو كان عندى احد يشهد عليه لرفعته الى العلماء فضربوا عنقه
فالحمد لله الذى عافانا واخواننا من مثل ذلك فالله تعالى يوفق
الاخوان ويبق لاهم انتهى مین کہتا ہون یہ ارشاد شعرانی کا کہ ائمہ دین کی اقتدا کرنا واجب
ہے بہت درست ہے جو کوئی صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے علوم پر واقف ہوگا اور اونکے اعمال کا متقفی
رہیگا یا جو لوگ اونکی سیرت پر تہے اونکی راہ پر چلیگا وہ انشاء اللہ تعالے ناجی ہوگا مراد فقہاء سے اسجگہ فقہاء اہل

سنت ہین نہ اہل رائے اور مراد متکلمین سے علماء زاہدین عن الشریعۃ ہین نہ اہل کلام مصطلح اور صوفیہ اہل
اتحاد سے بعد ۹۰۰ کے منع کیا ہے یہی صحیح ہے اسلئے کہ یہ بلا وحدت وجود کے اسی سنہ سے زیادہ شائع
ہوئی ہے اور ہر جولاہا اسکو صاحب معراج اعتقاد کرتا ہے پھر مین بعد ہم کا تازیانہ حالی کیا ذکرے اسیطرح ہر
ہر مسلمان کو مطالعہ سے اون کتب و رسائل کے احتراز لازم ہے جسکو اہل بدع ہند نے تالیف کیا ہے
اونمین علاوہ قلت علم و فقد فہم و انعدام طریقہ استدلال و کیفیت استنباط کی استعمال سب و شتم کا بھی اکابر
دین کثرت سے ہے اسیطرح اون مولفات سے بچنا چاہیئے جو کرامات اولیا میں مریدین جاہلین نے بنائی ہین
یا دہریہ مسلم نے واسطے ایقاع شکوک و شبہات کے عقائد اسلام مین رواج دئے ہین یا اہل طبائع نے پیرایہ
اسلام مین ظاہر کئے ہین یا مصنفین ملوک نے واسطے تحصیل دنیا کے تیار کئے ہین اس قسم کے رسائل اردو
فی الحال جا بجا اس ملک مین استعمال عوام و خواص ہو رہے ہین وکان ذلک فی الکتب مسطورا اسی نام
کے ذیل مین شعرانی رحمہ نے ذکر بعض کلمات کفریہ کا بھی کیا ہے جسکو زیادہ تعلق شطحیات صوفیہ سے ہے ہم
اون کلمات کو خاتمہ مین اس رسالہ کے نقل کرینگے تاکہ مومن خوش عقیدہ استعمال سے اون الفاظ و عبارات
کے احتراز کرے اور مسائل سے عقائد حقہ کی بیش بہا و خاطر عاطر رکھے واللہ الہادی مطلبہ اعتمادی والیہ استنادی

فصل بیان مین فقہ اکبر کے جو منسوب ہے طرف امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ کے

اصل توحید جس سے اعتقاد ہوتا ہے یہ ہے کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یون کہے کہ مین ایمان لایا اللہ اور ملائکہ
اور کتب و رسل و یوم آخر و بعث بعد الموت اور خیر اور شر قدر پر اور حساب و میزان و جنت و نار حق ہے اللہ تعالیٰ
ایک ہے لیکن نہ بطریق عدد بلکہ اس طریق سے کہ اوسکا کوئی شریک نہین ہے اوس نے نہ کسیکو جنا اور نہ وہ
کسی سے جاگیا اور اوسکا ہمسر کوئی نہین ہے وہ کسی شے سے مشابہ نہین ہے اور نہ کوئی شے خلق مین سے
اوسکی مشابہ ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا مع اپنے ناموں اور صفتوں ذاتیہ و فعلیہ کے صفات ذاتیہ
اوسکی یہ ہین حیاۃ قدرت علم کلام سمع بصر ارادہ صفات فعلیہ یہ ہین تخلیق ترزیق انشاء ابداع
تصنیع وغیر ذلک کوئی صفت اوسکی حادث نہین ہے اور نہ کوئی نام اوسکا نو پیدا ہے وہ ہمیشہ سے عالم ہے
علم ایک صفت ازلی اوسکی ہے ہمیشہ سے قادر ہے قدرت ایک صفت ازلی اوسکی ہے خالق ہے تخلیق ایک

صفت ازلی اوسکی ہے فاعل ہے فعل ایک صفت ازلی اوسکی ہے غرضکہ اللہ فاعل ہے اور مخلوق مفعول
ہے اللہ کا فعل مخلوق نہین ہے اوسکی صفتین ازل مین نہ محدث ہین نہ مخلوق اور جو کوئی اونکو مخلوق
یا محدث کہے یا اونمین توقف و شک کرے وہ کافر باللہ ہے ۲ قرآن اللہ کا کلام ہے مصاحف مین لکہا
ہوا ہے دلونمین محفوظ ہے زبانون سے پڑہا جاتا ہے اور حضرت صلعم پر اوترا ہے اور تلفظ ہمارا ساتھہ قرآن
کے مخلوق ہے اسیطرح لکہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور پڑہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور وہ جو قرآن مین
اللہ نے موسیٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام اور فرعون و ابلیس سے نقل کیا ہے وہ سب اوسیکا کلام ہے ہمکو
اوسکی خبر دی ہے اللہ کا کلام مخلوق نہین ہے موسیٰ علیہ السلام وغیرہ کا کلام مخلوق ہے قرآن اللہ کا کلام ہے
نہ ان لوگون کا کلام موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کا کلام سُنا جسطرح فرمایا ہے وکلم اللہ موسیٰ تکلیما
اللہ متکلم تہا اوس حال مین بہی جبتک کہ موسیٰ سے بات نکی تہی اور خالق تہا ازل مین جب تک کہ خلق پیدا
نکی تہی پہر جب موسیٰ سے بات کی تو اوسی کلام کے ساتھہ کی جو اوسکی صفت ازلی تہی اللہ کی ساری صفتین
برخلاف صفات مخلوقین کے ہین وہ عالم ہے مگر نہ ہماری سے علم کے ساتھہ اور قادر ہے نہ ہماری سی قدرت
کے ساتھہ اور دیکہتا ہے نہ ہمارا سا دیکہنا اور بولتا ہے نہ ہمارا سا بولنا اور سُنتا ہے نہ ہمارا سا سُننا ہم بات
کرتے ہین آلات و حروف سے وہ بلا آلہ و حرف کلام کرتا ہے حروف مخلوق ہین اور اللہ کا کلام غیر مخلوق
اللہ ایک شے ہے لیکن نہ اشیاء کی طرح شے کے یہ معنے ہین کہ وہ موجود ہے مگر بلا جسم و جوہر و عرض اوسکیلئے نہ حد
ہے نہ ضد نہ ند نہ مثل اوسکیلئے ہاتہہ منہہ نفس ثابت ہے جسطرح کہ اوسنے قرآن مین ذکر کیا ہے یہ صفات
بلا کیف ہین کوئی یہ کہے کہ مراد ہاتہہ سے قدرت یا نعمت ہے کیونکہ اسمین اوسکی صفت کا باطل کرنا ہے یہ قول
تو اہل قدر و اعتزال کا ہے بلکہ ید اوسکی صفت ہے بلا کیف اسیطرح غضب و رضا بہی اوسکی دو صفتین بلا
کیف ہین اللہ تعالےٰ نے اشیاء کو پیدا کیا مگر نہ کسی شے سے وہ ازل مین عالم بالاشیاء تہا قبل تکون اشیا
کے اوسی نے ساری اشیاء کو مقدر و مقضی کیا ہے دنیا و آخرت مین کوئی شے نہین ہوتی مگر اوسکی مشیت
و علم و قضا و قدر سے اوسنے ہر شے کو لوح محفوظ مین لکہہ رکہا ہے مگر یہ لکہنا بالوصف ہے نہ بالحکم ۳ قضا و قدر
و مشیت اوسکی صفتین ازلی بلا کیف ہین وہ عالم ہے معدوم کا حال عدم مین اور جانتا ہے کہ اگر وہ شے وجود
مین آئیگی تو کیسی ہوگی جبکہ اوسکو ایجاد کریگا اسیطرح عالم ہے موجود کا حال وجود مین اور جانتا ہے کہ کیونکر وہ فنا ہوگی
اور قایم کو حال قیام مین اور قاعد کو حال قعود مین جانتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکا علم متغیر ہو یا کوئی علم واسطے

اوسکے حادث ہو لیکن یہ تغیر واختلاف مخلوقات میں حادث ہوتا ہے اللہ نے خلق کو کفر و ایمان سے سلیم
پیدا کیا تہا پہر اونکو حق طلب کیا امر کیا نہی کی کافر نے اپنے اختیار وانکار و کفر جانی سے ناتا اللہ نے اوسکو مخذول
کردیا مومن نے اپنے اختیار و اقرار و تصدیق سے مانا اللہ نے اوسکو توفیق و نصرت بخشی ہم آدم کی ذریت
کو اونکی پشت سے نکالکر عاقل بنایا خطاب امر و نہی کیا اونہوں نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا یہی انکا
ایمان ہے اسی فطرت پر پیدا ہوتے ہیں اور جسنے بعد اسکے انکار کیا اوسنے فطرت کو بدل ڈالا اور جو ایماندار
و مصدق رہا وہ اپنے اقرار پر ثابت رہا اللہ نے کسی شخص کو اپنی خلق میں سے کفر پر مجبور نہیں کیا ہے
اور نہ ایمان پر اور نہ اونکو مومن و کافر بنایا ہے ولیکن اونکو شخص شخص پیدا کیا ہے ایمان و کفر عباد کا فعل ہے
اللہ تعالی کافر کو حال کفر میں جانتا ہے اور جب وہ ایمان لے آتا ہے تو پہر اوسکو حال ایمان میں بہی جانتا
ہے اور دوست رکہتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکے علم و صفت میں کچہ تغیر آئے ۵ سارے افعال عباد جیسے حرکت
و سکون حقیقت میں کسب عباد ہیں اور اللہ تعالی اونکا خالق ہے اور یہ سب افعال اوسکی مشیت و علم و قضا
و قدر سے ہوتے ہیں جتنی طاعات ہیں تہوڑی ہوں یا بہت وہ سب اللہ کے امر اور اوسکی محبت اور رضا
اور مشیت و قدر و قضا سے ہوتی ہیں جتنے معاصی ہیں وہ سب ہی اوسکی قضا و قدر و مشیت سے ہوتی
ہیں نہ اوسکی محبت و رضا سے اور نہ اوسکے حکم سے ۶ سارے انبیاء علیہم السلام پاک صاف ہیں صغائر و
کفر و قبائح سے ہاں اونسے زلات و خطیات ہوتے حضرت محمد صلعم اوسکے حبیب و بندے اور رسول اور
نبی اور برگزیدہ اور پاک ہیں اونہوں نے کبہی بت پرستی اور شرک باللہ ایک پلک مارنے تک بہی نہیں کیا
اور نہ کبہی مرتکب کسی صغیرہ و کبیرہ کے ہوئے ۷ سب آدمیوں سے بہتر بعد حضرت کے ابوبکر صدیق ہیں
پہر عمر پہر عثمان پہر علی یہ سب عابد علی الحق اور مع الحق تہے ہم ان سبکو دوست رکہتے ہیں اور کسی ایک
کا ذکر اصحاب نبوی میں سے نہیں کرتے مگر ساتہہ خیر کے اور کسی مسلمان کو کسی گناہ کے سبب سے کافر نہیں کہتے
اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کیوں نہو جب کہ وہ اوسکو حلال نہیں جانتا ہے اور ہم اوس سے نام ایمان کا دور نہیں کرتے
بلکہ اوسکو حقیقۃً مومن کہتے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ مومن فاسق ہو نہ کافر ۸ مسح کرنا موزوں پر سنت ہے اور
نماز پڑہنا پیچہے ہر نیک و بد مسلمان کی جائز ہے ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ مومن کو گناہ ضرر نہیں کرتا اور نہ یہ کہتے ہیں
کہ وہ آگ میں نجائیگا اور نہ یہ کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ آگ میں رہیگا اگرچہ فاسق ہو بعد اسکے کہ وہ دنیا سے
مسلمان اوٹہہ گیا ہے اور نہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری نیکیاں مقبول ہیں اور ہمارے گناہ معاف جسطرح مرجیہ

کہتے ہین بلکہ ہمتو یہ کہتے ہین کہ جو کوئی نیک کام اوسکی ساری شرطون کے ساتھہ خالی عیوب مفسدہ سے
کریگا اور اوسکو باطل نکریگا یہانتک کہ دنیا سے ایمان پر اوٹھہ جائے تو اسہ اوسکی نیکیونکو برباد نکریگا بلکہ قبول
کریگا اور اوسپر ثواب دیگا اور جو گناہ شرک و کفر سے چھوٹا ہوگا اور گنہگار نے اوس سے توبہ نکی ہوگی یہانتک
کہ وہ مشیت خدا مین مومن مرگیا تو اسہ تعالی کو اختیار ہے چاہے اوسکو عذاب کرے چاہے اوسے معاف کردے لکن ہلام اوسکو
آگ کا عذاب نکریگا ۹ ریا جب کسی عمل مین لگتی ہے تو اوسکا اجر باطل کردیتی ہے اسی طرح عُجُب پیغمبرون
کے معجزے ولیونکی کرامات حق ہے اور جو کام اعدا خدا سے ہوتے ہین جیسے ابلیس و فرعون و دجال چنانچہ خبار
مین آیا ہے کہ ایسے کام ہوے اور ہونگے اونکو ہم آیات یعنی معجزات و کرامات نہین کہتے بلکہ اونکا نام ہم قضاء
حاجات رکہتے ہین اسلیئے کہ اسہ تعالے اپنے دشمنون کی حاجتونکو بھی بطور استدراج یعنی فریب دہی کے اور
بطور عقوبت کے واسطے اونکے آخرت مین پورا کرتا ہے تو وہ اس فریب مین آکر اور زیادہ طغیان و کفر
کرنے لگتے ہین سو یہ سب ممکن و جائز ہے ۱۰ اسہ تعالے قبل تخلیق و ترزیق کے خالق و رازق تہا آخرت
مین اوسکی رویت ہوگی مومن اوسکو جنت مین اپنی سر کی آنکھونسے بلا تشبیہ و کیفیت دیکھین گے و درمیان
اوسکے اور درمیان خلق کے کوئی مسافت نہوگی ۱۱ ایمان اقرار کرنا ہے اور سچا جاننا ایمان آسمان و زمین
والون کا زیادہ و کم نہین ہوتا ہے سارے ایماندار ایمان و توحید مین برابر ہین و اعمال مین کم و بیش اسلام
کہتے ہین اسہ کے اوامر ان لینے اور بجالانے کو سو لغت کی رو سے تو درمیان ایمان و اسلام کے فرق ہے
ولکن ایمان بے اسلام کے نہین ہوتا اور نہ اسلام بے ایمان کے پایا جاتا ہے یہ دونون مثل پشت کے ہمراہ
شکم کے ہین اور دین ایک ایسا نام ہے جو ایمان و اسلام و سارے شرائع پر بولا جاتا ہے ۱۲ ہم اللہ کو جیسا
چاہیے ویسا پہچانتے ہین جسطرح کہ اوسنے اپنے نفس کو اپنی کتاب مین مع جمیع صفات کے بیان کیا ہے ہان یہ
قدرت کسی شخص کو نہین ہے کہ اوسکی عبادت جیسی کچہہ کہ چاہیے ویسی کر سکے ولکن بندہ کو جسطرح حکم دیا ہے وہ
اوسطرح اوسکی عبادت کرتا ہے ہمارے مومن معرفت و یقین و توکل و محبت و رضا و خوف و رجاء و ایمان
لانے مین ان سب امور پر یکسان ہین اگر فرق ہے تو سوائے ایمان کے ان سب چیزون مین ہے ۱۳ اسہ
اپنے بندونپر مہربان ہے عادل ہے کبھی اتنا ثواب دیتا ہے جو بندے کے حق سے چوگنا ہوتا ہے یہ اوسکی مہربانی ہے
کبھی گناہ پر عقاب کرتا ہے یہ اوسکا انصاف ہے کبھی براہ فضل معاف فرما دیتا ہے ۱۴ شفاعت انبیا کی حق
ہے اور شفاعت ہمارے حضرت کی واسطے گنہگار مومنون و اہل کبائر کے جو کہ مستوجب عقاب ہونگے حق ہے

اسیطرح وزن اعمال کا ترازو مین دن قیامت کے حق ہے اور حوض حضرت کا حق ہے ۱۳ اللہ بدلا جہگڑنے
والونمین نیکیون کے ساتھ دن قیامت کے حق ہے اگر نیکیان نہونگی تو برائیون کا اونپر ڈالنا حق ہے ۱۴ بہشت
و دوزخ آجکے دن موجود مین کبہی اونکو فنا نہوگی اور نہ حورعین کو موت آئیگی اور نہ کبہی اللہ کا ثواب و عقاب
فنا ہوگا ۱۵ اللہ جسکو چاہے ہدایت دے براہ فضل اور جسکو چاہے گمراہ کرے براہ عدل اللہ کا گمراہ کرنا یہی ہے
کہ اوسکو مخذول کر دیتا ہے تفسیر خذلان کی یہ ہے کہ بندہ کو توفیق اوس چیز کی نہین دیتا جسمین اوسکی رضا
ہے سو یہ اوسکا عدل ہے ایسے ہی عقوبت کرنا مخذول کو معصیت پر اوسکا عدل ہے ۱۶ یہ نہ کہنا چاہیے
کہ شیطان بین مومن سے جبراً و قہراً ایمان کو سلب کرلیتا ہے بلکہ اگر کہے تو یون کہے کہ بندہ ایمان کو چہوڑ دیتا
ہے تب شیطان اوس سے ایمان کو سلب کرلیتا ہے ۱۷ سوال منکر نکیر کا حق ہے یہ سوال قبر مین ہونیوالا ہے
اور اعادہ روح کا طرف جسم کے قبر مین حق ہے اسیطرح ضغطہ قبر کا اور عذاب قبر کا حق ہے یہ عذاب سارے
کفار اور بعض مومنین گنہگار کو ہوگا ۱۸ ہر شے جسکو علما نے فارسی مین ذکر کیا ہے منجملہ صفات اللہ عزاسمہ
کے اوسکا بولنا جائز ہے سوائے ید کے فارسی مین اللہ یہ کہنا جائز ہے بروئے خدا عزوجل بلاتشبیہ وبلاکیفیت
اللہ کا قرب و بعد براہ طول و قصر مسافت کے نہین ہے ولکن کرامت و اہانت کے معنے پر ہے مطیع اللہ
سے قریب ہے بلاکیف اور عاصی اوس سے بعید ہے بلاکیف قرب و بعد و اقبال کا وقوع مناجات
کرنیوالے پر ہے اسیطرح ہمسائگی اللہ کی جنت مین اور کہڑا ہونا سامنے اوسکے بلاکیف ہے ۱۹ قرآن اللہ
کے رسول پر اوترا ہے مصاحف مین مکتوب ہے سب آیات قرآن کی معنے کلام مین بابت فضیلت عظمت
کے برابر ہین مگر بعض آیات کے لئے فضیلت ذکر کی اور فضیلت مذکور کی ہے جیسے آیۃ الکرسی کہ اسمین اللہ
کے جلال و عظمت و صفات کا ذکر ہے تو اسمین دو فضیلتین جمع ہوگئین ایک فضیلت ذکر کی تو دوسری فضیلت
مذکور کی اور بعض آیات کے لئے فقط فضیلت ذکر کی ہے مثل قصہ کفار اونمین مذکور کیلئے کوئی فضیلت
نہین ہے کیونکہ وہ لوگ کافر ہین اسیطرح سارے اسماء و صفات علم فضیلت مین یکسان ہین درمیان
اونکے کچہ تفاوت نہین ہے ۲۰ حضرت کے والدین کفر پر مرے اور آپکے چچا ابوطالب کافر مرے اور
قاسم و طاہر و ابراہیم حضرت کے فرزند تہے اور فاطمہ و رقیہ و زینب و ام کلثوم آپکی بیٹیان تہین ف انسان
پر جب کوئی شے دقائق علم توحید مین سے مشکل ہو تو اوسکو یہ چاہیئے کہ فی الحال وہ اوس بات کو جو کہ
نزدیک اللہ کے صواب ہے اعتقاد کرے یہانتک کہ اوسکو کوئی عالم ملے اور اوس سے پوچہے لکن اوسکو

آخیر طلب کرنا جائز نہین ہے اور نہ وہ توقف کر نہین معذور ہے بلکہ توقف کرنے سے کافر ہو جاتا ہے ۲۱ خبر معراج کی حق ہے اور رد کرنیوالا اوسکا مبتدع ہے اور نکلنا دجال و یاجوج ماجوج کا اور طلوع آفتاب کا مغرب سے اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور سائر علامات یوم القیامہ کی جسطرح کہ اخبار صحیحہ مین آئی ہین حق ہین اور ضرور ہونگی واللہ تعالیٰ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم تمام ہوا ترجمہ فقہ اکبر کا آگے بعد امام اعظم رحمہ نے اپنے اصحاب کی وصیت مین وقت مرض کے یہ لکہا تہا کہ مذہب اہل سنت و جماعت مین بارہ خصلتین ہین جو کوئی اون خصال پر مستقیم رہیگا وہ مبتدع اور صاحب ہوا نہوگا سو تم اونپر جمے رہو کہ حضرت دن قیامت کے تمہاری شفاعت کرین ا ایک ایمان ہے یہ اقرار کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے اور نرا اقرار ایمان نہین ہوتا ہے اسلئے کہ اگر یہ ایمان ہوتا تو سارے منافق مومن ہوتے اسیطرح نری معرفت ایمان نہین ہے اسلئے کہ اگر ایمان ہوتی تو سارے اہل کتاب مومن ہوتے اللہ تعالیٰ نے حق مین منافقین کے فرمایا ہے واللہ یشهد ان المنافقین لکاذبون اور حق مین اہل کتاب کے کہا ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءهم ایمان نہ بڑہے نہ گہٹے کیونکہ زیادتی ایمان کی بغیر نقصان کفر کے متصور نہین ہوسکتی ہے اور نہ نقصان ایمان بغیر زیادت کفر کے متصور ہے پہر کسطرح ہوسکتا ہے کہ ایک شخص ایک حالت مین مومن و کافر ہوگا مومن کے ایمان مین کچہ شک نہین ہے جسطرح کہ کفر کافر مین کچہ شک نہین ہوتا ہے لقولہ تعالیٰ اولئك هم المؤمنون حقا واولئك هم الکافرون حقا عاصیان امت حضرت سب سچے مومن ہین کافر نہین ہین ۲ عمل غیر ایمان ہے اور ایمان غیر عمل اس دلیل سے کہ اکثر اوقات عمل مومن سے مرتفع ہو جاتا ہے اور یہ کہنا جائز نہین ہے کہ ایمان اوس سے مرتفع ہوگیا کیونکہ حائض سے نماز مرتفع ہو جاتی ہے اور نہین کہہ سکتے کہ اوس سے ایمان اوٹھ گیا یا اوسکے لئے تاخیر نماز کی گئی بسبب ترک ایمان کے حالانکہ شرع نے اوس سے یہ کہا ہے دعی الصوم ثم اقضیہ اور یہ کہنا جائز نہین ہے دعی الایمان ثم اقضیہ اور یہ کہہ سکتے ہین کہ فقیر پر زکوٰۃ واجب نہین ہے اور یہ نہین کہہ سکتے کہ فقیر پر ایمان لانا واجب نہین ہے اور اگر کوئی یون کہے کہ تقدیر خیر و شر کی طرف سے غیر خدا کے ہے تو وہ کافر باللہ ہو جائیگا اور اوسکی توحید باطل ہو جائیگی اگر ہوگی تو ۳ ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اعمال تین طرح پر ہین ایک فریضہ دوسری فضیلت تیسری معصیت سو فریضہ اللہ کے امر و مشیت و محبت و رضا و قضا و تقدیر و ارادہ و توفیق

وتخلیق وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہوتا ہے اور فضیلت اگرچہ امر الٰہی سے نہین ہے لیکن اوسکی
مشیت ومحبت ورضا وقضا والتقدیر وتوفیق وتخلیق وارادہ وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہے اور
معصیت بہی اللہ کے امر سے نہیں ہے لیکن اوسکی مشیت محبت وقضا سے ہے نہ اوسکی رضا سے اور اوسکی
تقدیر سے ہے نہ توفیق سے اور اوسکی خذلان سے ہے اور اوسپر کچہ ہرگز ہوتی ہے اسلئے کہ وہ اللہ کے
علم مین ہے اور لوح محفوظ کے اندر لکھی ہوئی ہے ۴ ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالے عرش پر
مستوی ہے بغیر اسکے کہ اللہ کو کوئی حاجت اور استقرار اوسپر ہو بلکہ خود اللہ حافظ عرش وغیر عرش ہے
اگر محتاج ہوتا تو اوسکو قدرت ایجاد وتدبیر عالم پر مثل مخلوق کے نہوتی اور اگر محتاج جلوس قرار کا ہوتا
تو قبل خلق عرش کے وہ کہان تہا وہ تو اس سے نہایت درجہ منزہ وعالی ہے ۵ ہم اقرار کرتے ہین کہ اللہ
کا کلام اور اوسکی وحی وتنزیل اور اوسکی صفت نہ عین ہے نہ غیر بلکہ ایک صفت ہے علی التحقیق مصاحف
مین لکھی ہوئی ہے زبانون سے پڑہی جاتی ہے دلونین محفوظ ہے کہ اونمین حال نہیں ہے اور حروف
وسیاہی وکاغذ وکتاب سب مخلوق ہین کیونکہ یہ افعال ہین عباد کے اور اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے اسلئے کہ
یہ کتابت وحروف وکلمات وآیات سب آلات قرآن ہین بسبب حاجت عباد کے اور اللہ کا کلام اوسکی
ذات کے ساتہہ قائم ہے اور معنے اوسکے مفہوم ہین ان سب چیزون سے جو کوئی یہ کہے کہ اللہ کا کلام
مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتہہ اللہ عظیم کے اور اللہ تعالے معبود ہے ہمیشہ سے جیسا وہ پہلے سے تہا اوسکا
کلام مقرو اور مکتوب ومحفوظ ہے بغیر زوال کے اوسکی ذات سے ۶ ہم اقرار کرتے ہین کہ افضل اس امت کے
بعد حضرت کے ابوبکر پہر عمر پہر عثمان پہر علی ہین لقولہ تعا والسابقون السابقون اولئك المقربون
فی جنات النعیم سو ہر سابق افضل ہے اونکو ہر مومن تقی دوست رکہتا ہے اور ہر منافق شقی دشمن
رکہتا ہے ۷ ہمکو اقرار ہے اس بات کا کہ بندے مع اپنے اعمال واقرار ومعرفت کے مخلوق ہین سو جب وہ
مع افعال خود مخلوق ٹہیرے تو بالاولی وہ خود بہی مخلوق ہین اونکو کچہ طاقت نہیں اسلئے کہ وہ ضعفا وعاجزین
ہین اور اللہ تعالے اونکا خالق رازق ہے لقولہ تعالے واللہ خلقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم اور علم کی کمائی
حلال ہے اور جمع کرنا مال حلال کا حلال ہے اور جمع کرنا مال حرام کا حرام ہے خلق تین قسم پر ہے ایک
مومن جو اپنے ایمان مین مخلص ہے دوسرے کافر جو اپنے کفر مین جاحد ہے تیسرے منافق جو اپنے نفاق
مین مداہن ہے اللہ تعالے نے عمل کو مومن پر اور ایمان کو کافر پر اور اخلاص کو منافق پر فرض کیا ہے

لقوله تعالے یا ایها الناس اعبدوا ربکم اسکے یہ معنے ہوئے کہ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور
اے کافرو ایمان لاؤ اور اے منافقو اخلاص کرو ۸ ہم اثبات کے مقر ہین کہ استطاعت ہمراہ فعل کے
ہوتی ہے نہ قبل فعل کے اور نہ بعد فعل کے اسلئے کہ اگر قبل فعل کے ہوتی تو بندہ اللہ سے وقت فعل
کے مستغنی ہوتا اور یہ خلاف نص ہے لقوله تعالے واللہ الغنی وانتم الفقراء اور اگر
بعد فعل کے ہوتی تو حصول فعل کا بلا استطاعت کے محال ہوتا ۹ ہمکو اقرار ہی اثبات کا کہ مسح کرنا خفین
پر واجب ہے مقیم کے لئے ایک رات دن اور مسافر کیلئے تین رات دن اسلئے کہ حدیث اسی طرح آئی ہے اور اسکے
منکر پر خوف کفر کا ہے کیونکہ یہ خبر متواتر سے ثابت ہے اور قصر و افطار رخصت ہے سفر مین بنص کتاب لقوله
تعالے واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ اور افطار مین فرمایا
ہے فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر ۱۰ ہم اقرار کرتے ہین اثبات کا کہ اللہ نے قلم کو
حکم کیا کہ لکھ قلم نے کہا مین کیا لکھون اے میرے رب فرمایا لکھ جو ہونیوالا ہے قیامت کے دن تک لقوله
تعالے وکل شیء فعلوه فی الزبر وکل صغیر وکبیر مستطر ۱۱ ہمکو اقرار ہے کہ عذاب قبر ضرور ہونیوالا ہے اور سوال
منکر نکیر کا حق ہے اسلئے کہ احادیث مین آچکا ہے جنت و نار حق ہین اور وہ دونون مخلوق و موجود ہین انکو
فنا نہین لقوله تعالے اعدت للمتقین واعدت للکافرین پہلی آیت حقمین جنت کے ہے اور
دوسری آیت حق مین جہنم کے اللہ نے بہشت و دوزخ کو واسطے ثواب و عقاب کے پیدا کیا ہے میزان حق ہے
لقوله تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ الآیۃ اور پڑھنا عملنامہ کا حق ہے لقوله تعالی اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا
۱۲ ہمکو اقرار ہے کہ اللہ تعالے ان نفوس کو بعد موت کے زندہ کرکے اٹھائیگا وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا واسطے جزا و ثواب کے اور
ادا حقوق کے لقوله تعالے وان اللہ یبعث من فی القبور اور خدا کا دیدار ہونا واسطے اہل
جنت کے بلا کیف و تشبیہ و جہت اور شفاعت کرنا حضرت کا حق ہے واسطے ہر اوس شخص کے
جوکہ اہل جنت ہوگا اگرچہ صاحب کبیرہ ہو عائشہ سارے جہان کی عورتون سے بعد خدیجہ علیہا السلام
کے افضل اور مادر مومنین اور زنا سے پاک ہین جنتی جنت مین دوزخی دوزخ مین ہمیشہ رہینگے لقوله
تعالی فی حق المؤمنین اولئک اصحاب الجنۃ هم فیها خالدون وفی حق الکفار اولئک
اصحاب النار هم فیها خالدون انتہی بعض الفاظ پر ان عقائد کے قدرے بحث باقی ہے کما سیجیٔ اور
نیز اس امر مین بحث ہے کہ فقہ اکبر تالیف امام اعظم رح سے ہے یا نہین واللہ اعلم

فصل بیان میں عقیدہ ابو الحسن اشعری رضی اللہ عنہ کی مطابق کتاب المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار للمقریزی

اللہ تعالیٰ عالم بعلم قادر بقدرت حی بحیاۃ مرید بارادہ متکلم بکلام سمیع بسمع بصیر ببصر ہے اوسکی صفات ازلی
قائم بذاتہ ہیں نہ کہا جاتا ہے کہ عین ہیں اور نہ یہ کہ غیر ہیں وہ نہ یہ کہ وہ عین نہیں ہیں اور غیر بھی نہیں ہیں اوسکا
علم ایک ہے متعلق ہے ساتھ ساری معلومات کے اوسکی قدرت ایک ہے متعلق ہے ساتھ تمام اوس
چیز کے جسکا وجود صحیح ہے اوسکا ارادہ ایک ہے متعلق ہے ساتھ جملہ اوس چیز کے جو قابل اختصاص ہے
اوسکا کلام ایک ہے امر ہے نہی ہے خبر ہے استخبار ہے وعد ہے وعید ہے یہ سب جو وجوہ عبارات
کلام خدا کے پہرتی ہیں نہ طرف نفس کلام کے اور وہ الفاظ جو زبان ملائکہ پر طرف انبیاء علیہم السلام کے
نازل ہوئے ہیں دلالات ہیں کلام ازلی پر سو مدلول یعنی قرآن مقروہ قدیم ازلی ہے اور دلالت یعنی عبارات
جسکو قرات کہتی ہیں مخلوق محدث ہے قرات و مقروہ میں اور تلاوت و متلو میں فرق ہے جسطرح کہ درمیان ذکر و
مذکور کے فرق ہے کلام ایک معنے قائم بالنفس ہے عبارت دلیل ہے اوسپر جو کہ اندر نفس کے ہے عبارت
کو کلام مجازاً کہتے ہیں اللہ نے ارادہ ساری کائنات کا کیا خیر ہو یا شر نفع ہو یا ضر انکا میل خاطر اینکے
کلام میں طرف جواز تکلیف ما لا یطاق کے ہے کیونکہ اشعری نے یوں کہا ہے کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے
اور انسان قبل فعل کے مکلف ہے حالانکہ وہ فعل سے پہلے انکے مذہب پر مستطیع نہیں ہے ساری افعال
عباد کے مخلوق ہیں اللہ نے اونکو ابداع کیا ہے بندے نے اونکو کسب کیا ہے کسب عبارت ہے فعل قائم
بالمحل سے محل سے مراد قدرت عبد ہے خالق حقیقۃً خدا ہی ہے خلق میں کوئی غیر اوسکا شریک نہیں ہے
اخص وصف خدا قدرت و اختراع ہے یہ تفسیر ہے اوسکے نام باری کی ہر موجود کا مرئی ہونا صحیح ہے
سو اللہ تعالیٰ موجود ہے اوسکی رویت بھی صحیح ہے دلیل سمعی سے ثابت ہے کہ مومنین اوسکو دار آخرت
میں دیکھیں گے یہ دلیل کتاب و سنت میں موجود ہے ہاں یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مکان یا صورت
یا مقابلہ و اتصال شعاع سے دکہائی دے کہ یہ سب محال ہے ماہیت رویت میں دو رائیں ہیں ایک یہ
یہ ایک علم مخصوص ہے جسکا تعلق وجود ہے نہ عدم سے دوسری یہ کہ یہ ایک ادراک ہے ماورا علم کے سمع و بصر
دو صفتیں ازلی ہیں دو ادراک ہیں ماورا علم کے یدین و وجہ صفات خبریہ ہیں دلیل سمع ساتھ اونکے

وارد ہے اعتراف کرنا ساتھہ انکے واجب ہے معتزلہ نے وعدہ وعید وسمع وعقل مین ہر وجہ سے اختلاف کیا ہو
ایمان کہتے ہین کہ تصدیق دل و زبان کے قول کو عمل کرنا ارکان سے فروع ایمان ہے جسنے دل سے تصدیق
کی یعنی وحدانیت الٰہی کا اقرار کیا رسل کا سچے دل سے اعتراف کیا کہ جو کچہ وہ لائے مین حق ہے تو وہ مومن ہے
صاحب کبیرہ جب دنیا سے بغیر توبہ کے نکل جاتا ہے تو اوسکا حکم طرف اللہ کے ہے چاہے اوسکو اپنی رحمت سے
بخشدے یا رسول خدا صلعم اوسکی شفاعت کرین ورچاہے اوسکو اپنے عدل سے عذاب دے پہر اپنی رحمت
سے جنت مین لیجائے مومن آگ مین مخلد نہوگا ہم یہ نہین کہتے کہ اللہ پر توبہ کا قبول کرنا بحکم عقل واجب ہے
اسلئے کہ موجب تو خود اللہ ہی ہے اوسپر اصلا کوئی شئے واجب نہین ہے ان دلیل سمع آئی ہے کہ اللہ توبہ تائبین
کی قبول کرتا ہے اور دعا مضطرین کو اجابت کرتا ہے وہ اپنی خلق کا مالک ہے جو چاہے سو کرے اور جو چاہے
وہ حکم دے اگر ساری خلق کو باجمعہم آگ مین داخل کرے تو کچہ جور نہوگا اور اگر سبکو جنت مین لیجائے تو کچہ حیف
نہوگا اوس سے ہرگز ظلم متصور نہین ہے اور نہ جور کی نسبت طرف اوسکے ہوسکتی ہے کیونکہ وہ مالک مطلق ہے اور سارا
واجبات سمعی ہین عقل سے کوئی شئے واجب نہین ہوسکتی ہے اور عقل مقتضا تحسین وتقبیح نہین کرتی اللہ کی
شناخت اور منعم کا شکر اور طائع کی اثابت اور عاصی کا عقاب یہ سب بسبب سمع ہے نہ بعقل اللہ پر کوئی شئے
واجب نہین ہے نہ صلاح نہ اصلح نہ لطف بلکہ ثواب وصلاح ولطف سب اوسکا تفضل ہے ع بندہ ذ حذ
دعوئے کند حکم خداوند راست ۔ اللہ کی طرف نکوئی نفع پہرے اور نہ نقصان اسلیے کسی شاکر کے شکر سے اوسکو
کچہ انتفاع ہو اور نہ کسی کافر کے کفر سے کچہ تضرر بلکہ وہ تو اس سے کہین متعالی ومقدس ہے رسل کا بہیجنا جائز
ہے نہ واجب اور نہ محال سوجب اللہ نے رسول بہیجا اور معجزہ خارقہ عادت سے اوسکی تائید کی اور تحدی
فرمائی اور لوگون کو طرف اوسکے بلایا تو اب اوسکی بات سننا اور اوسکا حکم ماننا اور اوسکی نہی سے باز رہنا واجب
ہوا کرامات اولیا کی حق ہے ایمان لانا سارے قرآن وسنت پر اور اخبار امور غیبیہ پر جیسے لوح وقلم وعرش
وکرسی وجنت ونار حق وصدق ہے اسیطرح وہ اخبار آئین جو آخرت مین واقع ہونگی جیسے سوال قبر
وثواب وعقاب وحشر ومعاد ومیزان وصراط وانقسام فرق طرف فریق جنت وفریق نار کے صدق
وحق ہے انپر ایمان لانا انکے ساتہہ اقرار کرنا واجب ہے امامت اتفاق واختیار کرنے سے ثابت ہوتی
ہے نہ نص وتعیین واحد معین سے ترتیب ائمہ کی فضل مین مطابق ترتیب امامت کے ہے ہمارا قول حق مین
عائشہ وطلحہ وزبیر کے یہی ہے کہ اونہون نے خطا سے رجوع کیا ہم طلحہ وزبیر کو عشرہ مبشرہ مین سے کہتے ہین

ہمارا قول یہ ہے کہ معاویہ و عمرو بن عاص نے امام حق علی بن ابی طالب پر بغی کی تھی سو انکے ساتھ ویسا ہی معاملہ کیا جیسے اہل بغی کے ساتھ کیا جاتا ہے ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اہل نہروان جنکو شراۃ کہا جاتا ہے وہ مارق ہیں دین سے علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے سب حال میں اور حق ہمراہ علی کے تھا جدھر وہ جاتے تھے سفرینی کہتے ہیں کہ یہ ایک جملہ ہے اصول عقیدہ کا جسپر جاتے ہیں اہل سنت سارے اسلامیہ ہیں وہ جسنے کلام کیا اہل اس عقیدہ کے کہا اوسکا خون بہایا گیا اشاعرہ کو صفاتیہ بھی کہتے ہیں اسلئے کہ یہ مثبت صفات قدیمہ الٰہیہ ہیں پھر اون الفاظ میں جو کتاب و سنت وارد ہیں جیسے استوا و نزول و اصبع و ید و قدم و صورت و جنب و تجلی متفرق ہیں ایک فرقہ ان سب الفاظ کی تاویل کرتا ہے وجوہ محتملہ لفظ پر اور دوسرا فرقہ متعرض تاویل کا نہیں ہوتا اور نہ طرف تشبیہ کے جاتا ہے انکو اثریہ کہتے ہیں اس بارہ میں مسلمانوں کے پانچ قول ہیں ایک اعتقاد کرنا اوس چیز کا جو شامل ہے اوسکو لغت سے سمجھا جاتا ہے دوسرے مطلق سکوت کرنا تیسرے سکوت کرنا بعد نفی ارادہ ظاہر کے چوتھے حمل کرنا مجاز پر پانچویں حمل کرنا اشتراک پر ہر فریق کے دلائل و حجتیں ہیں جنپر کتب اصول دین متضمن ہیں ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم واللہ یحکم بینہم یوم القیامۃ فیما کانوا فیہ یختلفون میں کہتا ہوں اشاعرہ و ماتریدیہ و حنابلہ سب سے خوب تر ہیں لیکن صواب و مذہب و حق خالص و صدق صرف یہی ہے کہ مومن اپنے اعتقاد کو تابع ظاہر کتاب عزیز و سنت مطہرہ کے رکھے اور جسکا قول سو ہو اوسکے برخلاف ہوا وسکو اپنا عقیدہ نہ ٹھہرائے

فصل بیان میں اعتقاد امام احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کے

اس کتاب میں ہر عقیدہ کے لئے ایک تحریر مستقل بذکر دلائل لکھی ہے اسجگہ دلائل کو چھوڑکر نفس مسائل اعتقاد پر اقتصار کیا جاتا ہے واسطے دریافت دلائل کے طرف ہماری کتاب حسنات الفعلی من نفحات العلی والتجلی کے مراجعت کرنا چاہیئے واللہ المستعان سب سے پہلے جو بات بندہ پر واجب ہے بعد کہ جانا اور ساتھ اوسکے وجوب وجود کے اقرار کرنا ہے قال تعالیٰ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے مقاتلہ اسی قول کے عدم اقرار پر کیا ہا یہ کلمہ جس شخص کا آخر کلام وقت موت کے ہوتا ہے اوسکیلئے وعدہ دخول جنت کا ہے بلکہ اگر کسی عارض کیوجہ سے مرتے وقت منہ سے بھی یہ کلمہ نہ نکلے گر

وہ اس کلمہ کو دل سے جانتا اور مانتا ہو تو وہی جنتی ہوتا ہے و الحمد للہ ۳ عالم حادث ہے نہ قدیم اور محدث
مدبر سارے جہان کا اللہ واحد قدیم لا شریک لہ ہے منکر حدوث عالم اور صانع عالم کا فر ہوتا ہے ۴ اللہ
تعالیٰ کیلئے اسماء حسنیٰ با عتبار ذات حسنیٰ ثابت ہین یہ تقسیم ہین طرف صفت ذات اور صفت فعل کے اسماء ذات
کو اسماء فعل پر فضل حاصل ہے صفت ذات وہ ہے جسکا مستحق وہ ازل مین تھا اور ابد تک ساتھ اوسکے اتصاف
رکھتا ہے جیسے یہ کہ وہ موجود و قدیم ہے یہ سارا ملک اوسیکا ہے قدوس جلیل عظیم عزیز متکبر ہے اس قسم مین
اسم و مسمیٰ ایک ہوتا ہے دوسری قسم وہ صفات ہین جو اوسکی ذات پاک کیساتھ قائم ہین جیسے حی عالم قادر
مرید سمیع بصیر متکلم باقی اس قسم مین اسم کو نہ عین مسمیٰ کہتے ہین اور نہ غیر مسمیٰ رہی وہ صفات جو کتاب و سنت
سے واسطے اوسکے بطور سمع ثابت ہین جیسے وجہ و یدین و عینین و نحوہا سو یہ بھی اوسکی ذات سے قائم ہین انہیں
بھی اسم کو مسمیٰ یا غیر مسمیٰ نہین کہسکتے ہین اسجگہ تکییف تمثیل تشبیہ تعطیل اہمال جائز نہین ہے بلکہ جسطرح پر یہ صفات
آئی ہین اوسیطرح پر انکو اونکے ظاہر پر بلا تاویل اجراء و امرار کرنا چاہیے اور یہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالیٰ شبہ
مخلوقات سے منزہ ہے اور تشبیہ کا علاج اس کلمہ اجمالیہ سے بخوبی ہوسکتا ہے لیس کمثلہ شیء ولم یکن لہ کفوا
احد سلف امت و ائمہ ملت اسی عقیدہ پر گزر رہے ہین خلف نے واسطے فرار کے لزوم تشبیہ سے تاویل اختیار
کی ہے وہ کچھ ٹھیک بات نہین ہے اسلئے کہ اللہ نے ہمپر تاویل کرنا اونکا واجب نہین کیا ہے باقی رہی صفات
فعل سو وہ مشتق ہین اوسکے افعال سے جیسے خالق رازق محیی ممیت منعم مفضل اسجگہ اگر یہ تسمیہ طرف اللہ کے
ہے تو یہ صفت قائم ہے ساتھ اوسکی ذات کے یہان گنجائش مسمیٰ غیر مسمیٰ کی نہین ہے اور اگر یہ تسمیہ طرف
مخلوق کے ہے تو یہ صفت فعل ہے کلام متقدمین اسی پر دلیل ہے ۵ اللہ نے اپنی ذات کے نام آپ قرآن
مین ذکر کیے ہین اور حدیثون مین بھی آئے ہین جیسے علی عظیم کبیر غنی حمید اول آخر ظاہر باطن احد صمد حق مبین
مجید واحد قہار نصیر ملک قدوس سلام مومن مہیمن عزیز جبار متکبر ذو الجلال و الاکرام و نحوہا ان صفات کمال کا
ثابت کرنا واسطے اللہ تعالیٰ کے واجب ہے اور ہر نقصان کو اوسکی ذات سے دور کرے ۶ آیات و احادیث
مین صفات زائدہ بھی آئی ہین جو اوسکی ذات کیساتھ قائم ہین جیسے ھو الحی القیوم اس سے ثبوت حیات کا
ہوا اور جیسے قدرت اور علم اور قوت اور ارادہ و مشیت اور سمع و بصر اور کلام اور بقاء ۷ قرآن و حدیث مین
صفت وجہ و یدین و عینین و نحوہا کو ثابت کیا ہے یہ صفات قریب چونسٹھ وصف کے ہین جو رسالہ القائل لی
العقائد اور اوسکے ترجمہ سائق العباد مین لکھے ہین اور دلیل ہر صفت کی آیت یا حدیث سے کتاب

الجوانب والصلاة مین مذکور ہے یہ سب صفتیں ہین اوسکی ذات کی جو بلا تشبیہ کتاب عزیز و سنت مطہرہ سے
ثابت ہین سب پر بلا تکییف و تاویل ایمان لانا فرض ہے منکران صفات کا کافر اور تاویل مخطی ہے ۷ خلق ایک
صفت فعل ہے ۸ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین جو اوسکو مثل معتزلہ کے مخلوق کہے وہ کافر ہے ۹ استوا
رحمن کا عرش پر قرآن و حدیث دونوں سے بخوبی ثابت ہے آیات و احادیث اثبات صفت استوار کی محکمات ہین
نہ متشابہات ۱۰ رؤیت اللہ عز و جل کی آخرت مین آنکھ سے ثابت ہے قرآن و حدیث دونوں اسپر دلیل تام
ہین منکر رؤیت کا کافر ہے حدیث رؤیت کی صحیحین و سنن مین آئی ہے ۱۱ ایمان لانا قدر پر واجب ہے یعنی
جو کچھ عالم مین اب تک ہوا اور ابد تک ہوگا خیر و شر نفع و ضر وہ سب اللہ کی تقدیر سے ہے قدریہ منکرین
قدر کے سلف نے اونکی تکفیر کی ہے ۱۲ سارے افعال عباد و غیرہم کا خالق اللہ تعالے ہے خواہ وہ فعل
خیر ہو یا شر یا اور کچھ جو کوئی اسکا منکر ہے اوسکو ایمان سے کچھ حصہ نہین ہے ۱۳ ہادی و مضل عباد کا خالق
عباد ہے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے ۱۴ بندونکے سارے افعال اللہ
کی مشیت سے واقع ہوتے ہیں اچھے ہون یا برے کوئی شخص اپنے نفع و ضر کا مالک نہین ہے اعلام صحابہ
و تابعین و فقہاء سلف و صدر اول اسی عقیدہ پر گزرے ہیں کہ وقوع اعمال کا اللہ کے ارادہ سے ہوتا ہے
۱۵ اطفال فطرت پر پیدا ہوتے ہین یعنی توحید خالص پر پھر ماں باپ یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے
ہیں یہ بات کہ وہ آخرت مین جنتی ہیں یا دوزخی قطعی طور پر معلوم نہین ہے بعض دلائل سے نکلتا ہے کہ ذریات
مومنین کی ملحق بمومنین ہونگی انشاء اللہ تعالے ۱۶ ہر کسی کی اجل جس وقت پر مقدر ہو چکی ہے نہ بڑھے نہ گھٹے
اور ہر شخص اپنا رزق پورا کر لیتا ہے حلال و حرام دونون رزق ہین اگرچہ ایک جائز اور دوسرا ناجائز ہوتا ہے
حلال کا حساب حرام پر عذاب ہے یہ عتاب ہوگا ۱۷ ایمان مین کمی و بیشی ہوئی رہتی ہے قرآن و حدیث
دونون سے یہ بات ثابت ہے ایمان نام ہے تصدیق جنان اقرار باللسان عمل بالارکان کا یہی قول راجح
و صحیح و قوی ہے انشاء اللہ تعالے کہنا ایمان مین واسطے تبرک کے ہے نہ واسطے شک کے ۱۸
گناہ کبیرہ ہو جانے سے کوئی مومن ایمان سے باہر نہین ہوتا ہے نہ مخلد فی النار اسی عقیدہ پر سارے
صحابہ و تابعین اور اونکے اتباع اور ائمہ مجتہدین اور تمام اہل سنت و جماعت گزرے ہین گناہ کبیرہ توبہ سے
بخشا جاتا ہے جبکہ شرائط اوسکے بروجہ کمال ادا ہوتے ہیں اور اگر اللہ چاہے تو بے توبہ بھی بطریق خرق
عادت کے کسیکو بخشدے خلود نار خاص ہے ساتھ شرک و کفر کے حضرت اہل کبائر کی شفاعت کرینگے

باطن کے کبائر سا تہہ ہین اور ظاہر کے چار سوا ایک اللهم احفظنا عنها بمنك وكرمك ۱۹ شفاعت حضرت کی
واسطے مرتکبین کبائر کے قرآن وحدیث دونون سے ثابت ہے مقام محمود اسی مرتبہ سے عبارت ہے یہ قول
کہ مومنین مخلد فی النار ہونگے باطل محض ہے ہان اگر ہمراہ ایمان کے استعمال شرک کا کیا ہوگا تو خلود بوجہ
اوس شرک کے ہوگا نہ بوجہ کسی گناہ کبیرہ کے قال تعالے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون ۲۰ ایمان
لانا ملائکہ اور کتب ورسل وبعث بعد الموت وحساب ومیزان وجنت ونار وحوض واشراط ساعت پر قبل قیام
ساعت کے واجب ہے جنت ونار اس دم موجود ومخلوق ہین ۲۱ عذاب قبر وعذاب دوزخ حق ہین انپر
ایمان لانا واجب ہے نعیم مقیم جنان وعذاب الیم میزان ونعمت وزحمت برزخ قرآن وحدیث دونون سے
ثابت ہے منکر انکا ایمان سے بے نصیب ہے ۲۲ اعتصام بسنت واجتناب از بدعت فرض ہے شرک
کے بعد بدتر ہین اور چیونٹی کی چال سے شب تیرہ وتاریک مین سنگ سیاہ پر قعر زمین مین بھی مخفی تر ہین اور بدعت
بہتیرے ہین سنت کا رستہ ایک ہے قال تعالی ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ تقسیم بدعت کی طرف حسنہ وسیئہ کے
خلاف ظاہر حدیث صحیح ہے حضرت نے مجالست ومکالمت اہل بدع سے منع فرمایا ہے اور قدریہ ومرجیہ کو زبان انبیاء علیہم السلام پر ملعون
ٹہیرایا ہے ۲۳ والی پر مراعات امر رعیت کی واجب ہے کبیر کی تعظیم صغیر پر رحم کرے عالم کی توقیر بجالاوے
ضعیف کا قوی سے انصاف کرے ۲۴ والیان ملک اسلام کی اطاعت کرنا اور جماعت اہل سنت کا لازم
پکڑنا امر منکر پر ہاتہہ یا زبان سے یا دل سے انکار کرنا اور جور سلطان پر صبر کرنا واجب ہے ۲۵ جو فرائض
عبادات کتاب وسنت سے ثابت ہین جیسے نماز پنجگانہ وروزہ رمضان وزکوۃ اموال وحج بیت اللہ ونحوہا اونکا
بجالانا مطابق کیفیت وآداب وارکان ورود کے فرض ہے تارک اونکا عمداً بلا عذر کافر ہو جاتا ہے یہ سب فرائض
ادا وترک مین باوجود استطاعت کے متساوی الاقدام ہین تفرقہ کرنا درمیان انکے خلاف سنت ہے ۲۶ حضرت
صلعم کی نبوت بظہور معجزات بطریق تواتر ونحوہا ثابت ہے دلائل نبوت کے بہت ہین اس بارہ مین کتب مستقلہ
تالیف ہو چکی ہین بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جو تا قیام قیامت باقی رہیگا اوسکے ساتہہ تحدی کی گئی ثقلین اسکو
معارضہ سے عاجز نکلے کتاب حصول التجلی مین اس مقام کو بسط کے ساتہہ لکہا ہے منکر حضرت کی
نبوت ورسالت وخاتمیت کا باجماع امت کافر ہے ۲۷ کرامات اولیاء کی قرآن وحدیث واقوال علماء سے
بخوبی ثابت ہین لیکن صدور اوسکا اختیار مین اولیاء کے نہین ہے اللہ کی مشیت وارادہ پر موقوف ہے
پھر اکثر وہ لوگ جنسے کرامت نہین ہوئی یا کم ہوئی جیسے اکثر صحابہ وتابعین وتبع تابعین افضل ہین اون اولیاء سے

عنہ صدور کرامات کا ہوا ہے ۲۸ فضائل صحابہ کرام کے کتاب وسنت سے بتواتر صوری ومعنوی بحد ثبوت
ثابت ہیں حفظ اونکے مرتبہ کا ساری امت پر واجب ہے کیا مہاجرین اور کیا انصار اور کیا سائر صحابہ کبار و
صغار جو اونکو دوست رکھتا ہے وہ اللہ کا دوست ہے جو اونکو دشمن رکھتا ہے اللہ اوسکا دشمن ہے جس کسیکو صحابہ
پر غصہ آتا ہے اوسمیں ایک علامت کفر کی ہے قال تعالیٰ لیغیظ بہم الکفار اسیطرح انکے تابعین بالاحسان
اور اتباع تابعین سے محبت رکھنا واجب ہے حضرت نے ان قرنوں کیلئے شہادت خیر دی ہے بغض انکا رفض
واجب کر دیتا ہے عیاذاً باللہ ولہذا ایک جماعت اہل علم نے تکفیر روافض پر اتفاق کیا ہے ۲۹ اہل بیت رسول
خدا صلعم خواہ ازواج مطہرات ہوں یا عترت امجاد ہوں ساتھ محبت رکھنا اور انکا حق تعظیم و خدمت بجالانا واجب
ہے آیات کتاب وسنت اسپر دلائل واضحہ ہیں انکے اعداء کلاب نار ہونگے ولہذا علماء نے خوارج کو کافر ٹھیرایا
ہے ۳۰ دس صحابی کیلئے حضرت نے شہادت جنت کی دی ہے خلفاء اربعہ اور طلحہ و زبیر و عبدالرحمن
ابن عوف و سعد بن مالک و سعید بن زید و ابو عبیدہ بن الجراح انکو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں اسلیئے کہ ایک ہی
سیاق حدیث میں انکو بلفظ فلان فی الجنۃ ذکر کیا ہے ورنہ انکے سوا بھی ایک جماعت کو بشارت جنت کی
دی ہے جیسے اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان وغیرہم ۳۱ حضرت نے فرمایا تہا کہ خلافت بعد میرے تیس برس
رہیگی پہر ملک ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلافت مرتضی پر وہ تیس ۳۰ برس تمام ہوگئے ابوبکر دو برس چار ماہ
دس رات کم خلیفہ رہے عمر دس برس چھہ ماہ چار دن خلیفہ رہے عثمان بارہ ۱۲ برس بارہ دن کم خلیفہ رہے
علی مرتضی پانچ برس خلیفہ رہے دو یا تین ماہ کم وفات ابوبکر کی بائیس ۲۲ جمادی الآخرہ روز دوشنبہ ۱۳ھ کو
ہوئی شہادت عمر کی دن چہارشنبہ کو چھبیس ۲۶ ذیحجہ ۲۳ھ میں ہوئی عثمان اٹھارہ ۱۸ ذیحجہ ۳۵ھ کو مارے گئے مرتضی کی
شہادت سترہ رمضان روز جمعہ ۴۰ھ کو ہوئی تفضیل خلفاء اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت کے یہی مذہب
ہے امام شافعی و امام احمد و سائر اہل سنت کا کتاب و سنت شاہد ہیں انسبکی صحت خلافت پر باشارۃ النص یا دلالۃ
النص مسلمین نے ہر ایک کی خلافت پر وقت عقد بیعت کے اجماع واتفاق کیا تہا اوس وقت مہاجرین و انصار سب موجود
تھے وللہ الحمد یہی عقیدہ حق ہے اسکے سوا میں خوض کرنا اور دوسری شاخیں نکالنا موجب خرابی ایمان کا ہے امام حسن چھہ
ماہ خلیفہ رہکر دست بردار ہوگئے انکی علیحدگی پر تیس ۳۰ برس زمانہ خلافت کے پورے ہوئے بلا کم وکاست ۳۲ جنہنے
اہل شام وغیرہم میں سے علی مرتضی پر خروج کیا وہ مصیب نہیں ہیں بلکہ مخطی ہیں لیکن باغی کو حکم کفر کا نہیں ہے
تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت انتہی یہ خلاصہ ہے کتاب حضرت التجلی کا [illegible]

سے کتاب الاعتقاد والہدایۃ الی سبیل الرشاد سے بیہقی نے اس کتاب میں کہا ہے ھذا الذی اودعناہ
ھذا الکتاب اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ واقوالھم وقد افردنا کل باب منھا بکتاب یشتمل
علی شرحہ من دلائلہ وحججہ واقتصرنا فی ھذا الکتاب علی ذکر اصولہ والاشارۃ
الی اطراف ادلتہ ارادۃ انتفاع من نظر فیہ اللہ تعالی یوفقنا لمتابعۃ السنۃ واجتناب البدعۃ انتھی
اگرچہ اس کتاب الاعتقاد میں بھی اور اکثر نقول نصوص کتاب و براہین احادیث سے لکھی ہیں لیکن جس کتاب شرح
کا حوالہ دیا ہے وہ کتاب میری نظر سے نہیں گزری اللہ تعالی مجکو مطالعہ اس کتاب کا بھی قبل ممات کے
نصیب کرے کیونکہ یہ وہ عقائد صحیحہ ہیں جنمیں کسی مسئلہ پر انتقاد نہیں کیا گیا ہے وللہ الحمد

فصل بیان میں عقیدۂ امام غزالی رح کی مطابق کتاب احیاء العلوم بحسب تلخیص امام محمد مکی رح کے

عقیدہ اہل سنت کا بابت ہر دو کلمہ شہادت یہ ہے کہ کلمہ اولی میں اللہ تعالی نے اپنے بندونکو یہ بات بتائی
ہے کہ اللہ سبحانہ واحد ہے کوئی اوسکا شریک نہیں فرد ہے کوئی اوسکا مثل نہیں صمد ہے کوئی اوسکا مضاد
نہیں منفرد ہے کوئی اوسکا ند نہیں قدیم ہے اوسکے لیے اول نہیں ازلی ہے اوسکے لئے بدایت نہیں مستمر الوجود
ہے اوسکے لئے آخر نہیں ابدی ہے اوسکے لئے نہایت نہیں قیوم ہے اوسکے لئے انقطاع نہیں دائم ہے
اوسکیلئے انصرام نہیں ہمیشہ سے ہمیشہ تک کو موصوف ہے ساتھ نعوت جلال کے اوسپر حکم انقضا و تغیر و زوال
کا جاری نہیں ہوسکتا ہے وہی اول ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور وہی باطن تنزیہ وہ جسم نہیں
اور نہ مانند اجسام کے ہے اور نہ جوہر اور نہ عرض ہے اور نہ مانند کسی موجود کے ہے اور نہ کوئی موجود مانند اوسکے ہے
نہ مقدار سے محدود ہوسکے نہ امکنہ وجہات و اقطار اوسکو حاوی ہوسکیں وہ مستوی ہے عرش پر جسطرح کہ
اوسکو لائق ہے عرش اوسکو نہیں اوٹھاتا بلکہ اوسکی قدرت عرش اور حاملان عرش کو اوٹھائے ہوتے ہے وہ فوق
ہر شے سے ہے بفوقیت مکانت نہ مکانیت اور وہ ہر موجود سے قریب ہے اور ہر شے پر شہید کسی چیز میں
حلول نہیں کرتا اور نہ کوئی شے اوسمین حلول کرے وہ تو قبل زمان و مکان کے تھا اور اسوقت بھی اوسی حال
ہے جسپر کہ پہلے تھا وہ جدا ہے اپنی خلق سے ساتھ اپنی صفات کے نہیں ہے اوسکی ذات میں سوا اوسکے اور نہ اوسکے
سوا میں ذات اوسکی ہیں نہیں آتے اوسکو حوادث وہ بے نیاز ہے استکمال اور زیادت فی الکمال سے وہ اپنی

ذات مین معلوم الوجود ہے ساتھ عقول کے اور مرئی الذات ہے ساتھ ابصار کے دارالقرار مین قل دلت
اسمٰحق و قادر و جبار و قاہر ہے کسی شے سے عاجز نہیں نہ سوتا ہے نہ فنا ہوگا نہ اوسکو موت آئیگی ملک و ملکوت
و سلطان و امر و خلق سب کچھ اوسیکا ہے ساری موجودات اوسکے قبضہ مین مقہور ہے وہ سب کا موجد اور مقدر
ارزاق و آجال ہے اوسکے مقدورات شمار مین نہین آسکتے علم وہ عالم ہے جمیع معلومات کا کوئی شے اوسکے
علم سے غائب نہین ہے نہ آسمانون مین نہ زمین مین اوسکو ظاہر اور باطن پر اطلاع ہے ساتھ علم قدیم ازلی
کے وہ ازل سے متصف ہے ساتھ اس علم کے نہ ساتھ علم تجددی کہ جو کہ بواسطہ حلول و انتقال اوسکو حاصل ہوا
ہو ارادہ وہ مرید و مدبر ہے ساری کائنات کا کوئی چیز ملک و ملکوت میں جاری نہین ہوتی مگر اوسیکی قضاء
قدر و حکم و مشیت سے آدمیننے جو چاہا وہ ہوا جو نچاہا وہ نہین ہوا اوسکا ارادہ قائم ہے ساتھ اوسکی ذات کے جملہ صفات
مین وہ ہمیشہ سے اسیطرح موصوف بالارادہ ہے ازل مین وجود اشیا کو اوسنے اوقات اشیا مین مقدر کیا تہا
جسطرح کہ ازل مین موافق اپنے علم کے ارادہ کیا تہا اوسیطرح ہر وہ اشیا پائی گئین تو وہ سارے امور کا مدبر ہے
لکن نہ ساتھ فکر و زمان کے اسلئے کوئی شان اوسکو کسی شان سے مشغول نہین کرتی ہے سمع و بصر وہ
سمیع و بصیر ہے کوئی مسموع اوسکی سمع سے غائب نہین ہوتا اگرچہ بعید و خفی ہو اور نہ کوئی مرئی اوسکی رویت سے
مخفی رہتا ہے اگرچہ باریک ہو وہ محتاج سوراخ گوش اور خود گوش کا نہین ہے اور نہ حاجت حدقہ و پلک
کی رکہتا ہے بغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتھ کے پکڑتا ہے بغیر آلہ کے پیدا کرتا ہے کلام اللہ تعالیٰ متکلم
آمر ناہی واعد متوعد ہے ساتھ کلام ازلی کے جو قائم ہے ساتھ اوسکی ذات کے نہ ایسی آواز کے ساتھ جو انسلال ہو
ہوا یا ملکنا اجرام سے محدث ہوا ہو نہ ساتھ ایسے حرف کے جو ہونٹون کے ملنے اور زبان کے ہلانے سے منقطع
ہو قرآن و توریت و انجیل و زبور اوسکی کتابین ہین جو اوسنے اوتاری ہین قرآن قدیم ہے اور قائم ہے اوسکی ذات
سے نہ اوس سے جدا ہو نہ بل گئے اور ورق کیطرف منتقل ہو معہذا زبان سے مقرو مصحف مین مکتوب دلمین محفوظ
ہے موسیٰ علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر صوت و حرف سنا جسطرح کہ اوسکی ذات بغیر جوہر و عرض کہا تی
دیگی آتعالٰی اللہ کے سوا جو کوئی موجود ہے اوسکو اللہ ہی نے اکمل وجوہ پر ایجاد کیا ہے پہلے وہ کچھ چیز نہ تہا
اللہ اپنے افعال مین حکیم اپنے قضیہ مین عادل ہے اوس سے ظلم متصور نہین اسلئے کہ غیر کی کچھ ملک نہین ہے
کہ اوسمین تصرف کرنے سے ظلم ہو جس کسی چیز کو اوسنے ایجاد کیا ہے واسطے اظہار قدرت و تحقیق ارادہ کے
ایجاد کیا ہے نہ اسلئے کہ وہ اوسکی طرف مفتقر تہا اور یہ ایجاد اوسکا تفضل ہے نہ اوسپر واجب تفضل و احسان

اوسیکے لئے ہے کیونکہ باوجود قدرت کے تعذیب عباد و پر عباد کو معذب نکیا اور کرتا تو بیا اوسکا عدل تہا طاعت
پر ثواب دیتا ہے اپنے کرم سے نہ بطور لزوم و استحقاق کیونکہ اوسپر کسیکا کچہ حق واجب نہین ہے بلکہ اوسیکا
حق طاعت مین خلق پر واجب ہے کہ اوسنے زبان انبیاء علیہم السلام پر وحی بہیجی کلمۂ ثانیہ سے بندون کو اسبات کی
خبر دی ہے کہ اوسنے نبی امی قرشی محمد صلعم کو رسالت دیکر طرف کافۂ خلق کے مبعوث کیا اونکی شرع سے
ساری شرایع منسوخ کر دئے سارے انبیاء پر اونکو فضیلت دی سید بشر کیا اور ایمان و توحید کے کمال کو
جبتک کہ حضرت پر ایمان نلائے رد کردیا اور آپکی تصدیق کو ہر خبر مین بعد موت کے جیسے سوال منکر و نکیر و
عذاب قبر و وزن اعمال و صراط ہے واجب ٹہیرایا میزان مین اعمال کا وزن ہوگا پل صراط تلوار سے تیز بال سے
زیادہ باریک ہے حوض مورود ہے جو کوئی ایکبار پانی پئیگا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا اوسدن بندون کا
حساب لیا جائیگا جو موحد آگ مین گئے ہونگے وہ بعد انتقام اور شفاعت انبیاء پہر علماء پہر شہداء پہر مومنین
کے دوزخ سے باہر نکالے جائینگے اور جسکا کوئی شفیع نہوگا وہ اللہ کے فضل سے نجات پائیگا مخلد فی النار مشرک ہوگا
اصحاب حضرت کے فضل کا اور اونکی ترتیب کا جسطرح پر کہ آئی ہے معتقد رہے اور اون سبکے ساتہ نیک
گمان ہو اور اونپر ثنا کرے فمن اعتقد هذا کله کما ذکرنا فهو من اهل السنة **ف** ارشاد مین تدریج کرکے
پہلے یاد کرا دینا ان عقائد کا طفل کو واجب ہے پہر اوسکو معنے انکی بڑی عمر مین بتدریج واضح ہوجائینگے سو
پہلے حفظ ہے پہر فہم پہر تصدیق پہر اعتقاد یہ بات طفل کو بلا برہان کے بفضل خدا حاصل ہوجاتی ہے جسکا
کہ دل واسطے ایمان کے منشرح ہوتا ہے کیونکہ مبادی عقائد اسلام کی واسطے عوام کے تلقین و تعلیم محض ہے
ہاں کبہی اعتقاد تقلیدی کا ضعیف ہوتا ہے نقیض سے ازالہ کو قبول کرلیتا ہے جبکہ اوس نقیض کا اوسپر
القا کرتے ہین اسلئے تقویت اوسکی واجب ہے تاکہ ترشح ہو رہے سو طریقہ اِس تلقین کا یہ نہین ہے کہ
صناعت جدل و کلام کا سیکہے بلکہ تلاوت قرآن و تفسیر و قرارت حدیث و معاینہ سنن و وظائف عبادات
مین مشغول ہو اِس اشتغال سے اوسکا اعتقاد رسوخ مین بڑہتا رہیگا کیونکہ اوسکے کان مین ادلۂ قرآن و شواہد
حدیث آئینگے اور انوار عبادات سانح ہونگے اور مشاہدہ صالحین سے اونکا حال سمین سرایت کریگا جدل
و کلام سے حراست سمع کرے کہ فساد اونکا نسبت صلاح کے اکثر ہے عقیدۂ عوام صالحین کو عقیدۂ متکلمین سے
قیاس کرے عوام کا اعتقاد ثابت ہوگا کوئی شے اوسکو متغیر نہین کرتی اعتقاد اہل کلام کا ویسا ہوگا ادنی شبہ
اوسکو زائل کر دیگا مگر ہان جو کوئی اونمین مقلد دلیل اعتقاد کا ہے تو وہ قسم اول مین ہے کیونکہ اسدم کجہ فرق

درمیان تعقب دلیل وتقلید دلیل اور درمیان تعقب مدلول وتقلید مدلول کے نہیں ہے نتیجا جب اس عقیدہ پر
ثابت ہوا اور پہر وہ مشغول بدنیا ہوگا تو اوسکو سوائے اوس عقیدہ کے اور کچہ منتفع نہوگا اور وہ آخرت مین سلامت
رہیگا کیونکہ شرع عوام سے طالب نہین ہے مگر اسی تصدیق جازم کو ساتہ ان عقائد کے نہ بحث ونظم ادلہ کو پہر
اگر وہ بہی سالک طریق آخرت وملازم تقوی وریاضت ہوکر ہوائے نفس سے مجتنب رہیگا تو ابواب ہدایت اسکو
کہل جاوینگے اور حقایق ان عقائد کے بسبب اجتہاد و استعداد اوسکی نور الٰہی سے مکشوف ہونے لگین گے ف
اللہ بن جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا امام شافعی ومالک واحمد وسفیان وسلف محدثین کا مذہب یہی ہے کہ علم
جدل وکلام بدعت وحرام ہے اگر یہ علم امر دین مین سے ہوتا تو حضرتؐ اوسکا امر کرتے لوگون کو سکہا جانے اس
علم والونپر بنا فرماتے جسطرح کہ فقہ کی بنا کی ہے صحابہ بڑے اعرف بالحقایق تہے اور ترتیب الفاظ مین افصح تہے سبب نہ پو
چہنے کے لیکن ان لوگون نے کسیکو اس علم کا سوال نکیا کیونکہ وہ جانتے تہے کہ اس علم سے شر متولد ہوتا ہے اور بعض نے فرض
کفایہ وفرض عین کہا لیکن ٹہیک بات یہ ہے کہ ذم وحمد اس علم کی مطلقا خطا ہے اسجگہ تفصیل کا ہونا ضرور ہے
لکڑا ضرور یہی ہے کہ اوسمین مزید خوض کرے اور جدل باطل سے بچے تجادل احسن پر کفایت ہو کیونکہ تولد ساری بدع
کا اسی علم سے ہوا ہے یہانتک کہ بہتر فرقے اہل بدعت ہو گئے **ف** جسنے یہ کہا کہ اہل تاویل ظاہر شریعت
سے تو وہ قریب تر ہے کفر سے بنسبت قرب الی الایمان کے لوگ اس مقام مین تین طرح پر ہین ایک مفرط جو ساری
شرعیات وارده ولسان الحال کو تاویل کرتے ہین جیسے قوله تعالے تكلمنا ايديهم وتشهد ارجلهم یا جیسے
خطاب منکر ونکیر ومخاطبت اہل نار واشباہا کو دوسرے مفرط جو اصلا کسی شے کی تاویل نہین کرتے تاکہ یہ دروازہ
بند رہے اور امر دین ضبط سے خارج نہو جیسے امام احمد بن حنبل الکا نعم یہ ہے کہ خطاب کن فیکون ساتہ حرف وصوت
کے ہے اور یہ تاویل سے منع کرتے ہین مگر تین جگہ ایک الحجر الاسود یمین اللہ فی الارض دوسرے قلب
المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن تیسرے انی لاجد نفس الرحمن من قبل اليمين سوا اس زجر
کا کچہ در نہین تیسرے مقتصد کہ جو چیز متعلق بالمبدء ہے اوسکی تاویل کرتا ہے اور جو چیز کہ متعلق بآخرت ہے اوسکو ترک
کرتا ہے وهم الاشاعرة رہے معتزلہ سو اونہون نے رویت وسمع وبصر ومعراج جسمانی وعذاب قبر ومیزان صراط
کی تاویل کی ہے اور حشر اجساد اور وجود جنت کا مع ماکولات ومحسوسہ جنت اقرار کرتے ہین ومعرفة الفصل في امثال
هذه الاشياء دقيق لا يطلع عليه الا من في يده رسوخ الامور بنور الهى وهو من علم المكاشفة
فلا نخوض فيه **ف** الحاصل کلمہ شہادتین باوجود اس ایجاز کے متضمن ہے اثبات اللہ وصفات وافعال اور تصدیق

رسول صلعم کو ایمان کی بنیاد انھین چار رکن پر ہے ایک معرفت ذات اسکا مدار دس اصل پر ہے اصل اول معرفت
وجود واجب الوجود ہے اسپر عقل و نقل دونون دلیل ہین منجملہ نقل کے ایک یہ آیت ہے ان فی خلق السموات والارض
واختلاف اللیل والنہار والفلک التی تجری فی البحر الی قولہ لآیات لقوم یعقلون اور جسکو ذرا سی
بھی عقل ہے وہ جانتا ہے کہ یہ جہان جو کہ اس ترتیب محکم پر واقع ہے اوسکے لئے ضرور کوئی صانع مدبر ہے اسیطرح
عقل دلیل ہے اسپر کہ یہ جہان حادث ہے اور ہر حادث اپنے حدوث مین سبب سے مستغنی نہین ہوتا ہے تو عالم
بھی سبب سے بے نیاز نہین ہے اصل دوم قدم حق تعالی ہے کیونکہ اگر حادث ہوتا تو مفتقر ہوتا طرف کسی محدث کے اور وہ
محدث کسی اور محدث کا محتاج ہوتا تو پھر تسلسل رہتا یا منتہی ہوتا طرف کسی قدیم کے ہوتا تو وہی قدیم صانع عالم ہے
اصل سوم بقا حق تعالی ہے کیونکہ اگر منعدم ہوتا تو بنفسہ ہوتا یا کسی معدم سے اول باطل ہے اسیطرح ثانی اصل
چہارم یہ ہے کہ اللہ تعالے جوہر متحیز نہین ہے اصل پنجم یہ ہے کہ وہ جسم مولف من الجواہر نہین ہے چھٹی یہ کہ عرض
نہین ہے ساتوین یہ کہ مختص بجہات نہین ہے کیونکہ جہات مخلوق ہین آٹھوین یہ کہ وہ مستوی ہے عرش پر جس معنے
سے کہ مراد اوسکی ہے اور یہ کچھ منافی وصف کبریا کے نہین ہے نوین یہ کہ وہ دن قیامت کو آنکھ سے نظر آئیگا
لقولہ تعالے وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ اجرا رویت کا ظاہر پر مستحیل نہین ہے اسلئے کہ رویت ایک
کشف اتم ہے علم سے دسوین یہ کہ وہ واحد ہے قال تعالے لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا **ف** امر کے
صفات کے دس رکن ہین ایک قدرت ہر شئے پر دوسرے علم ساری موجودات کا وھو بکل شئ علیم وقال تعالے الا
یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر تیسرے حیات کیونکہ قادر عالم کا حی ہونا لا محالہ ہے اور جو کوئی اسمین شک
کرے اوسکو چاہئے کہ وہ حیات سائر حیوانات مین بھی متشکک ہو چوتھی ارادہ کہ جو موجود ہے وہ اوسکے ارادہ سے صادر
ہے پانچوین سمیع و بصیر کہ کوئی شے اوسکی سمع و بصر سے غائب نہین ہے اگرچہ کیسی ہی باریک کیون نہو چھٹے یہ کہ وہ
متکلم ہے اور کلام ایک صفت ہے جو اوسکی ذات کے ساتھ قائم ہے نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے ساتوین
یہ کہ اوسکا کلام قدیم ہے آٹھوین یہ کہ اوسکا علم قدیم ہے وہ اپنی ذات و صفات اور ساری محدثات کا دائما عالم ہے نوین
یہ کہ اوسکا ارادہ قدیم ہے قدم ہی مین ساتھ ہر حادث کے جسوقت کہ وہ حادث ہوتا ہے متعلق ہو چکا ہے موافق
سبق علم کے دسوین یہ کہ وہ عالم بالعلم حی بحیاۃ ہے اسیطرح سارے صفات کا حال ہے **ف** اللہ کے
افعال کے دس رکن ہین ایک یہ کہ ہر حادث اوسیکا فعل و اختراع ہے سارے افعال عباد اوسکی مخلوق ہین قال
تعالے واللہ خلقکم وما تعملون اوسکی قدرت تام ہے اوسمین کوئی قصور نہین ہے دوسرے یہ کہ وہ مختص ہے

سبب افعال عباد کا اس سے یہ بات لازم نہین ہوتی ہے کہ وہ افعال مقدور بشر باکتساب نہون بلکہ خالق قدرت
و مقدور و اختیار و مختار کا وہی اللہ ہے یہ قدرت رب کا وصف اور بندہ کا کسب ہے اور حرکت اللہ کی مخلوق
اور بندہ کا وصف و کسب ہے یہ کچھ اوس فرق ضروریہ کا نہین ہے جو کہ درمیان حرکت مقدورہ اور رعشہ
ضروریہ کے ہے تیسرے یہ کہ فعل بندہ کا اگرچہ اوسکا کسب ہے لیکن اللہ کے ارادت سے ہے کوئی شے بغیر اوسکی
قضا و قدر و ارادہ و مشیت کے جاری نہیں ہوتی خیر ہو یا شر اسلام ہو یا کفر غوایت ہو یا رشد طاعت ہو یا
عصیان اسیطرح سائر متقابلات یضل من یشاء ویہدی من یشاء چوتھے یہ کہ اللہ تعالی اس ایجاد و تکلیف
مین متفضل ہے اوسپر کوئی چیز واجب نہیں ہے پانچوین یہ کہ تکلیف ما لا یطاق دینا جائز ہے اگر جائز نہوتی تو
سوال دفع کا کسلئے کیا جاتا قال تعالی ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به چھٹے یہ کہ تعذیب کرنا عباد کو بغیر جرم سابق
و ثواب لاحق کے جائز ہے بخلاف معتزلہ کیونکہ یہ تصرف ہے اپنے ملک مین اور ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف
کرنے کو لا مالک لغیرہ اسکے جواز پر وجود اسکا دلیل ہے ذبح بہائم مین ایلام بغیر جرم ہے ساتوین یہ کہ وہ
جو چاہے سو اپنے بندون کے ساتھ کرے اوسپر رعایت اصلح للعباد کی کچھ واجب نہین ہے آٹھوین یہ کہ شناخت
اسکی اور اوسکی طاعت کی شرعاً واجب ہے نہ عقلاً نوین یہ کہ بعثت انبیا کچھ مستحیل نہین ہے خلافاً للبراہمہ
کیونکہ عقل طرف امور مفیدہ نجات آخرت کے راہ نہیں پاتی ہے جسطرح کہ عقل دوائے مفید صحت کو نہین پاتی
ہے سو جسطرح لوگ طبیب مصدق بالتجربہ کے محتاج ہوتے ہین اسیطرح طرف نبی مصدق بالمعجزہ کے بھی
محتاج ہین دسوین یہ کہ محمد صلعم خاتم النبیین ہین اور اونکی شریعت ناسخ جملہ شرائع متقدمہ ہے اللہ نے
اونکی تائید معجزات ظاہرہ سے کی ہے جیسے انشقاق قمر و تسبیح حصے و غیر ذلک اور اگر اونکا کوئی معجزہ نہوتا مگر یہی
تنزیل مجید تو کافی تہا کیونکہ اونہون نے اسکے ساتھ تحدی کی اون لوگونسے جو کہ منابع فصاحت و بلاغت
تہے اور وہ سب اوسکے معارضہ سے عاجز نکلے حتی کہ اوسمین اخبار غیوب و تواریخ اولین ہے حالانکہ وہ خود
امی غیر دارس کتب تہے اور معجزہ کا صدق صاحب معجزہ پر دلیل ہونا واضح ہے محتاج بیان کثیر کا نہین ہے
ف حضرت نے جو امور آخرت کی خبر دی ہے وہ سب حق ہین اور اوسکی دس مثالین ہین ایک حشر
و نشر یعنی اعادہ بعد فنا کے اور یہ عقلاً بھی ممکن ہے اور اللہ کے مقدور مین ہے جیسے کہ ابتدا انشا اوسکے مقدور
میں تہی اذ الاعادة ابتداء ثان فیمکن کالابتداء الاول قال تعالی قل یحییها الذی انشاها اول مرة
دوسرے سوال منکر نکیر کا یہ بہی ممکن ہے اسلئے کہ اسی اعادہ حیات کو کسی جزو مین اجزاء سے مستدعی ہے

اور یہ ممکن ہے اور موقوف علی الممکن ممکن ہوتا ہے اور ہمارا نہ دیکھنا اوسکو اور سکون اجزاء میت کا اسکو دفع نہیں
کرسکتا ہے نائم ظاہر مین ساکن ہوتا ہے اور باطن مین ادراک آلام ولذات کرتا ہے حضرت جبریل علیہ السلام
کو دیکھتے اور اونکی بات سنتے تھے ولا یحیطون بشیٔ من علمه الا بما شاء تیسرے عذاب قبر ہے حضرت سے
اور سلف سے مشہور ہے کہ اونہون نے عذاب گور سے استعاذہ کیا ہے اور یہ ممکن ہے تفرق اجزاء میت کچہ اسکا
دافع نہین ہے کیونکہ مدرک اس عذاب کا ایک جزء یا اجزاء مخصوصہ ہوتے ہین اور اللہ تعالی اعادہ ادراک پر قادر ہے
چوتہے میزان اسکا ذکر تنزیل مین آیا ہے اللہ تعالے صحائف اعمال مین بحسب درجات اعمال احداث وزن واسطے
اظہار عدل کے عقاب مین اور واسطے اظہار فضل کے عفو وتضعیف ثواب مین کریگا پانچوین صراط اسکا ذکر بہی شرع
مین وارد ہے اور یہ ممکن ہے جسکو یہ قدرت ہے کہ پرندہ کو ہوا مین اوڑاتا ہے اوسکو یہ قدرت بہی ہے کہ انسانکو
ایسی چیز پر چلائے جو بال سے زیادہ باریک ہے اور تلوار سے زیادہ تیز چہٹے جنت ونار یہ دونون پیدا ہوچکی ہین
لقوله تعالی اعدت للمتقین واعدت للکافرین یہ کہنا کہ قبل یوم الجزاء کے پیدا کرنے مین ان دونون کے کیا فائدہ
ہے بیفائدہ ہے اسلئے کہ لا یسئل عما یفعل ساتوین یہ کہ امام حق بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر ہین پہر عمر پہر عثمان
پہر علی حضرت نے کسی امام پر نص نہین فرمائی ورنہ ہم تک منقول ہوکر آتی اور اگر غیر ابی بکر پر نص فرماتے تو سارے
صحابہ کو مخالفت رسول خدا صلعم لازم آتی اسکو کوئی منصف لبیب جائز نہین رکہیگا اور معاویہ نے علی مرتضی سے بمقدمہ
امامت نزاع نہین کیا بلکہ اونکی بات کی بنیاد اجتہاد پر تہی علی نے یہ گمان کیا کہ قاتلان عثمان کے سپرد کرنیکا انجام
اضطراب امر امامت ہوگا کیونکہ اونکے عشائر وقبائل اور اونکا اختلاط ساتہ لشکر کے بہت تہا اور معاویہ نے یہ گمان کیا
کہ تاخیر کرنا اونکے امر مین باوجود عظم جنایت کے موجب جرأت امت دار ائمہ پر ہوگا وکل مجتہد مصیب وان کان
المصیب واحدا فهو علی بالاجماع آٹہوین یہ کہ فضل صحابہ کا بحسب ترتیب خلافت ہے اسلئے کہ شاہدین
وحی نے اونکے فضل کو معلوم کرکے یہ ترتیب رکہی ہے نوین یہ کہ شرائط امامت کے بعد اسلام وتکلیف کے پانچ
امر ہین ذکورت ورع علم کفایہ نسب قریش اور اگر ان اوصاف کے لوگ متعدد ہون تو جس سے اکثر لوگ
بیعت کرین وہی امام ہے اور مخالف اونکا باغی ہے دسوین یہ کہ اگر امام متصف ساتہ ان صفات کے نہو اور اوسکے
صرف مین اثارت فتنہ لا یطاق ہو تو امامت اوسکی واسطے دفع ضرر فتنہ کے منعقد ہوجاتی ہے فهذه هی الارکان
الاربعة والاصول الاربعون فمن اعتقدها کان من اهل السنة ومن لم فمن رهط البدعة
عصمنا الله منها انتهی حاصلا مین کہتا ہون ان اصول کے بعض الفاظ مین بحث باقی ہے بیان اوسکا علیحدہ

اس رسالہ میں آئیگا **ف** ایمان و اسلام میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ اسلام ایمان ہے یا اور کچھ اسمیں اہل علم کا
اختلاف ہے بعض نے کہا ایک شے ہے بعض نے کہا متغایر متلازم ہیں بعض نے کہا متباین ہیں امام نے کہا الفتاح حق
اسمیں یہ بحث ہے ایک یہ کہ ایمان لغت میں بمعنے تصدیق ہے اور اسلام بمعنے تسلیم و اذعان و انقیاد و ترک
تمرد و انکار سو تصدیق مخصوص ہے ساتھ دل کے اور زبان ترجمان دل ہے اور تسلیم عام ہے دل و زبان و
جوارح سے پس ہر تصدیق قلبی تسلیم و ترک انکار و جحود ہے اور ہر تسلیم تصدیق نہیں ہے سو اسلام اعم ہے اور ایمان اشرف
اجزاء اسلام ہے دوسرے یہ کہ شرع میں دونوں مترادف و مختلف و متداخل آئے ہیں ہر ایک قول پر دلیل
حدیث سے موجود ہے سلف نے جو عمل کو ایمان میں گنا ہے سو اسیلئے کہ ایمان مکمل و متمم اسلام ہے تیسرے یہ کہ
ایمان بڑھتا گھٹتا ہے یا نہیں سو سلف کا قول یہ ہے کہ طاعت سے بڑھتا معصیت سے گھٹتا ہے **ف** سلف
یوں کہتے تھے انا مؤمن ان شاء اللہ تعالی یہ استثناء صحیح ہے تین وجہ سے ایک اسلیئے کہ تزکیۂ النفس کا خوف
ہے قال تعالی فلا تزکوا انفسکم ایک حکیم سے پوچھا تہا صدق قبیح کیا ہے کہا اپنی ثنا آپ کرنا دوسرے یہ کہ ادب
ہے ساتھ ذکر خدا کے ہر حال میں اور حوالہ کرنا سارے امور کا طرف مشیت خدا کے قال تعالی ولا تقولن لشیء انی
فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ حضرت جب مقابر میں جاتے کہتے وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون
اگرچہ انکو اس لحوق میں کچھ شک نہ تہا اور عرف میں استعمال اسکا بمعنے اظہار رغبت و تمنی آتا ہے جسطرح کوئی
کہتا ہے کہ فلاں مریگا یا آئیگا تو کہتے ہیں ان شاء اللہ تیسرے یہ کہ مراد یہ ہے انا مؤمن حقا ان شاء اللہ تعالی
قال تعالی اولئک ہم المؤمنون حقا استثناء میں شک کمال ایمان میں ہے نہ اصل ایمان میں اور یہ کچھ کفر نہیں بلکہ جو شک ہے وہ بعید ہے
یہ کہ ایمان عمل طاعات سے کامل ہوتا ہے حصول وجود اسکے علی الکمال معلوم نہیں ہوتا دوسرے یہ کہ نفاق مزیل
کمال ایمان ہے اور وہ ایک مرض خفی ہے اور اس سے برات کا ہونا متحقق نہیں ہوتا ہے حدیث میں آیا ہے اکثر
منافقی هذه الامة قراؤها اور فرمایا ہے الشرک اخفی من دبیب النملة تیسرے یہ کہ خوف خاتمہ کو
لگا ہوا ہے معلوم نہیں کہ ایمان وقت موت کے سلامت رہیگا یا نہیں اگر خاتمہ کفر پر ہوا ایمان سابق حبط ہوگیا
کیونکہ سلامت آخرت پر موقوف ہے واللہ اعلم تمام ہوا کلام احیاء العلوم کا وللہ الحمد **ف** شیخ ابن الہمام
نے مسایرہ میں عقائد رسالہ قدسیہ امام غزالی رح کو ہمراہ زیادت بیان و ایضاح کلام انکے جمع کیا ہے اور اسکی ترتیب
کو محفوظ رکہا ہے اور ایک خاتمہ بذکر ایمان و اسلام و ما یتصل بہما کی بحث کی ہے اور دیباچہ میں کہا ہے ان بعض
المتعلمین من الاخوان کان قد شرع فی قراءة الرسالة القدسیة للامام الحجة ابی حامد الغزالی رح فلما توسط

احببت ان اختصرها واحببت ذلك فشرعت علی هذا القصد فلم استمر علیه الا نحو ورقتين وعرض لي خاطر استحسان زيادات ارانی اللہ به ينبغی ان ذکرها اتم وانه تتميم لطالب الغرض فلم يزل يزداد حتی خرج عن القصد الاول فلم يبق الا کتابا مستقلا غير انه يسايرها فی تراجمه وزدت عليها خاتمة ومقدمة الی قوله وبالغت فی توضيحه وتسهيله اذ لم اضعه الا ليسهل علی الاوساط والمبتدئين وسميته کتاب المسايرة فی العقائد المنجية فی الآخرة انتهی شارح سايره کہتے ہیں المسايرة فی الاصل مفاعلة من السير وهی ان يسير راکبان متحاذيين اطلق هنا مجازا علی محاذاة کتابه لکتاب الامام الغزالی فی تراجمه انتهی یہ متن وشرح نزدیک میرے موجود ہے اسمین ایک مقدمہ چار رکن ایک خاتمہ ہے امام غزالی رح شافعی تھے ابن ہمام حنفی ہین انہون نے بیان عقائد کا طریقہ ماتریدیہ پر کیا ہے جو کہ روایات عقائد حنفیہ کی چند کتب علماء حنفیہ سے خصوصا فقہ اکبر امام اعظم رح سے اسجگہ نقل کی گئی ہین اسلئے کچھ ضرورت ترجمہ مسایرہ کی اسجگہ معلوم نہین ہوئی

فصل بیان مین عقیدۂ امام ابو عثمان اسمٰعیل بن عبد الرحمن صابونی رح کے

علماء حدیث اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ اللہ تعالے ایک ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور حضرت محمد صلعم اوسکے رسول ہین یہ لوگ اللہ کو اون صفات سے پہچانتے ہین جو قرآن مین اللہ نے خود فرمائی ہین یا صحیح حدیثون مین حضرت سے آئی ہین اور معتبر لوگون نے اونکو نقل کیا ہے یہ اونکو ثابت کرتے ہین اور مانند صفات مخلوقین کے نہین کہتے بلکہ ایسکے قائل ہین کہ اللہ نے آدم کو اپنی ہاتھ سے بنایا ہے کما فی القرآن خلقت بيدي اور کیفیت و تشبیہ وتحریف اور تعطیل وتمثیل سے بچتے ہین اور کہتے ہین ليس كمثله شئ وهو السميع العليم قائل ہین سمع وبصر وعین ووجہ وعلم وقوت وقدرت وعزت وعظمت وارادہ ومشیت وکلام ورضا وغضب اور دوستی ودشمنی وخوشی وضحک وغیرہ صفات کے بلا تشبیہ وتاویل اور کہتے ہین کہ اسکی تاویل کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب منزل و وحی ہے مخلوق نہین یہ کلام اوسکی صفت ہے قائل خلق قرآن کا کافر ہے جبرئیل اوسکو حضرت کے پاس لائے عربی زبان مین بشیر ونذیر ہے سینون مین محفوظ زبانون پر مقروء مصاحف مین مکتوب ہے جو اوسکو مخلوق کہے اوسکی گواہی نادرست اوسکی عیادت بیماری مین ناجائز ہے اگر مرجائے نماز جنازہ اوسپر نہ پڑہین مسلمانون کے مقابر مین اوسکو دفن نکرین اگر توبہ کرے بہتر ورنہ گردن

اور ابن خزیمہ و شیخ ابوبکر اسمٰعیل کا قول یہی ہے اور اس عہد میں بھی اسیطرف گئے ہیں یہ مصاحب تھے ابوالحسن اشعری کے
لفظ قرآن کو بھی مخلوق کہنا کفر ہے یہی قول ہے ابوعمر بستی اور ابن جریر طبری و امام احمد کا ۴ اللہ آسمانون
آسمانون سبکے اوپر عرش پر ہے جسطرح اوسنے قرآن مین فرمایا ہے کیفیت اسکی حوالہ علم الٰہی ہے امام سلمہ نے کہا
استوا معلوم ہے کیفیت اوسکی عقل مین نہین آتی اقرار استوا کا ایمان ہے انکار اوسکا کفر ہے امام مالک نے
اسنا اور کہا کہ سوال کرنا کیفیت سے بدعت ہے حسین بن فضل و ابن مبارک کا یہی قول ہے ابن خزیمہ بھی
اسیطرف گئے ہیں ۴ اللہ تعالٰی ہر رات آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے بلا تشبیہ و کیفیت و تعطیل و تاویل ۵
مرکر قبرون سے اوٹھنا احوال حشر و نشر کا ہونا نامہ اعمال کا ہاتون مین ملنا پل صراط سے گزرنا اعمال کا ترازو
مین تلنا حق ہے ۶ حضرت کا مومنین کے لئے شفاعت کرنا جنکے گناہ کبیرہ ہونگے حق ہے ۷ مومنین
کو ترو حساب و کتاب کا ہونا اور ایک جماعت مسلمین کا بیحساب جنت مین جانا اور عصاة کا نار مین داخل ہونا
حق ہے مگر عصاة مخلد فی النار نہونگے ۸ اللہ پاک کو مومنین کا دیکھنا مثل ماہ نیم ماہ کے حق ہے انہین آنکھون سے
اوسکو دیکھین گے ۹ جنت و دوزخ پیدا ہوچکی ہین وہ باقی رہینگی اونکو فنا نہوگی موت ذبح کردی جائیگی
جنتی جنت مین دوزخی دوزخ مین ہمیشہ کے لئے باقی رہینگے ۱۰ ایمان زبان سے اقرار کرنا دل سے یقین
لانا ہے اور بڑہتا گھٹتا ہے عبادت سے زیادہ گناہ سے ناقص ہوجاتا ہے اعمال داخل ہین ایمان مین ۱۱ مومن
سے کیسے ہی گناہ ہون کبیرہ یا صغیرہ وہ کافر نہین ہوتا اور اگر بے توبہ کے توحید و اخلاص پر مرگیا تو اللہ تعالٰی کو
اختیار ہے معاف کرکے جنت مین لیجائے بدون کسی آفت کے چاہے عذاب دے بقدر گناہ کے پھر بخشدے سہل
بن محمد رحمہ کہتے ہین گنہگار مومن کو اگرچہ عذاب ہوگا لیکن کافرون کیطرح نار مین ڈالا نجائیگا نہ کفار کیطرح اسمین
رہیگا اور نہ اونکی سی سختی و بدبختی اوسکو ہوگی ۱۲ مسلمان فرض نماز کے عمداً ترک کرنیسے نزدیک امام احمد اور
ایک جماعت سلف کے کافر ہوجاتا ہے اور اسلام سے باہر ہوجاتا ہے اور نزدیک امام شافعی اور ایک جماعت سلف
کے کافر نہین ہوتا اگر نماز کو فرض جانتا ہے اور آپکو عاصی پہچانتا ہے لیکن مثل مرتد کے لایق قتل ہے ۱۳
افعال عباد کے مخلوق خدا ہین منکر اسکا گمراہ ہے آدمی و فعل اللہ ہے اور عادل ہے ایک فریق جنت مین
جائے گا اور ایک جہنم مین سعادت و شقاوت ماں کے پیٹ مین لکھدی جاتی ہے پہر دنیا مین وہ قسمت کا لکھا
پورا ہوتا ہے ۱۴ بھلا برا نفع نقصان سب اللہ کی تقدیر سے ہے نافع و ضار وہی ہے نہ اور کوئی مگر اللہ
کیطرف نسبت برائی کی کرنی نچاہیئے والشر لیس الیک ۱۵ بندون کے سب کام اللہ کے ارادہ

دشیت سے ہوتے ہین کوئی ایمان نہین لایا اور نہ کافر ہوا اگر اوسکے ارادہ سے وہ چاہتا توسب لوگون کو ایک
مذہب پر کر دیتا اور اگر یہہ چاہتا کہ کوئی گناہ نکرے تو شیطان کو پیدا نکرتا مومن کا ایمان کافر کا کفر اوسکی قضا و قدر
سے ہے ۱۶ بندون کا خاتمہ کسیکو معلوم نہین ہے کوئی نہین جانتا کہ خاتمہ اچھا ہوگا یا برا انکسی شخص معین کو جہنمی کہہ
سکتے ہین ہان یہہ کہین گے کہ جسکی موت دین پر ہوگی اوسکا انجام جنت ہے اور عصاۃ چندروز جہنم مین رہکر
اور گناہون کی سزا پاکر جنت مین جاوینگے ہمیشہ اوسمین رہینگے مگر جن صحابہ کے لئے حضرت نے گواہی جنت کی
دی ہے اونکو ہم بہی جنتی کہتے ہین جیسے عشرہ مبشرہ اور ثابت بن قیس وغیرہ ۱۷ اللہ نے جو بات غیب کی
چاہی وہ پیغمبر کو بتلا دے ورنہ پیغمبر کو علم غیب نہین ہوتا ہے پہر کسی اور کا کیا ذکر ہے ولی اللہ ہو یا عالم ہا ہسہ
۱۸ اصحاب مین سب سے افضل خلفاء اربعہ ہین بترتیب خلافت خلافت بعد حضرت کے تیس برس رہی پہر سلطنت کا
زمانہ آگیا ابوہریرہ نے قسم کہا کر کہا کہ اگر ابوبکر نہوتے تو اللہ کی عبادت موقوف ہوجاتی یعنی دین اسلام
مٹ جاتا اور شرک شائع ہوجاتا عمر رضہ کی خلافت مین روم ایران اور بڑے بڑے ملک فتح ہوئے دس ہزار
مسجدین بنین سارے صحابہ واجب التعظیم والمحبۃ ہین جیسا فرمایا ہے من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم
فببغضی ابغضہم ۱۹ نماز پیچہے ہر حاکم نیک وبد کے پڑہنا اور اوسکے ساتہہ ہوکر جہاد کرنا اور ائمہ کے لئے دعا
کرنا حق ہے اور بغاوت کرنا نادرست اور باغی سے لڑنا یہانتک کہ رجوع کرے جائز ۲۰ صحابہ مین جو جہگڑے
ہوئے اوسسے اپنی زبان کو روکے رکہے اور کوئی بات ایسی نکہے جسمین اونکا عیب نکلے اور سبکے لئے مع ازواج
مطہرات طالب رحمت ہو اوسکی عظمت و حرمت نگاہ رکہے اور اونکے لئے دعا کرے وہ بی بیان سارے مسلمانون
کی مائین ہین ۲۱ جنت کو کسی شخص نکے لئے واجب نکہے اگرچہ اوسکے اعمال نیک ہون جبتک کہ اللہ اوسکو اپنے
فضل و رحمت سے جنت مین داخل نکرے ۲۲ اللہ نے ہر ایک مخلوق کی ایک اجل مقرر کردی ہے جبتک وہ
وقت نہین آتا کوئی مر نہین سکتا پہر جب وقت آجاتا ہے تو ایک دم کم زیادہ نہین ہوتا اور جو شخص مرگیا یا مارا
گیا اوسکی اجل پوری ہوچکی تہی اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ ۲۳ اللہ نے شیطانون
کو پیدا کیا ہے وہ لوگون کو بہکاتے ہین اور اونکو سیدہی راہ پر چلنے سے مانع ہوتے ہین مگر اللہ کے خاص بندون
پر اوسکا زور نہین چلتا اوسکا زور تو اوسکے دوستون پر اور جو اللہ کے ساتہہ شرک کرتے ہین چلتا ہے ۲۴ دنیا
مین جادو اور جادوگر ہین لیکن وہ کسیکو کچہہ نقصان نہین پہنچا سکتے بغیر حکم خدا کے جو اوسکو نافع یا ضار سمجہے وہ کافر باللہ
ہے ساحر سے توبہ کرائی جائے اگر نہ کرے گردن ماراجائے قائل حلت سحر واجب القتل ہوجاتا ہے ۲۵ ہر شراب

نوش کرے یا انگور کی شراب انگور کی یا شہد کی یا جوار کی یا کسی اور چیز کی تھوڑی ہو یا بہت پاک و
ناپاک حرام ہے دیکھئے پیچھے سے مدآئی ہے ۲۶ آیہ کا اول وقت میں پڑھنا افضل ہے دیر کرنے سے ادا ہو
سکے تب سورہ و لا یحمد پر بیا سے اور رکوع و سجدے کا پورا ادا کرنا اور ضرورت انکو انگلیاں ... کیجیے
میں ... سے قلم ... نصیحت کرتے ہیں تہجد کے بعد سونے کی اور ...
اطعام طعام اور ضیافت سادات کی اور ... کرنے کی فقراء و مساکین و یتامی پر اور مسلمانوں کا ...
پر اور کھانے پینے و تمام ... میں ... سے بچنے کی اور ... کاموں کو ... کرنے کی اور ...
شکر کرنے کی اور ... سے منع کرنے کی اور نیکی کی طرف جلدی کرنے کی اور ... لوگ محبت رکھتے ہیں ...
... دشمنی رکھنے میں ... اور اللہ کی ذات و صفات میں جھگڑنے سے پرہیز کرنے میں ...
و ... سے جدا ... دشمن رکھنے میں ... میں سلف صالحین کی پیروی
کرنے میں ۲۷ آیہ کی ... میں ... حدیث ... رکھئے میں
... میں ... کبھی ... اور کبھی ... دیکھتے ہیں کہ حضرت کی قدم
... کبھی ... علم ... حالات ...
کا ... ان لوگوں ... اور جس کو ... ذلیل کرے اسکو
کون عزت دے ... حدیث ... دشمنی رکھا ہو
پھر جو کوئی ... کا ... آنحضرت سلام علیہ کہتے تھے ...
... حدیث کو ... اصحاب ...
بیان کرتے ہیں ... سامنے سے اور پھر
کبھی ... پہلی ... میں ... شیخ ... کتاب ... ۱۲۰۳
میں ... امام المسلمین و شیخ الاسلام کہا ہے امام ... کہا ہے ...
... رسول خدا صلعم کو خواب میں دیکھا فرمایا ... کرانہی ... کہتے ہیں یہ
... و محدث ... و صوفی و شیخ ... ثقات ... تھے اللہ تعالی اوسے رحمت ...
انتقال ۱۲۰۹ ہجری میں ہوا چہارم محرم روز جمعہ کو قرآن شریف کی ... ایسی تاثیر ہوئی کہ ...
... مضطرب رہکر انتقال کر گئے انا للہ و انا الیہ راجعون ... کیا ہے ...

کتاب و سنت مین موجود ہین جو چیز ہے ایک کتاب حاوی انکی علاوہ ان عقائد کے بیان اصول دین مین مع ادلہ
اور مذہب اہل سنت و جماعت میسر نہین آتی اس رسالہ مین بھی انہون نے ذکر بعض دلائل کا اور حوالہ ائمہ و سلف کا کیا مگر
اکثر جگہ باختصار ترک کئے وہ اوراق حذف کر دیئے گئے ہین اردو ترجمہ عقائد صابونی کا علیحدہ طبع ہو چکا ہے جزاہم
اللہ تعالی عنا خیرا

فصل بیان مین عقائد کے

عقائد

اہل حق نے کہا ہے کہ حقائق اشیا کے ثابت ہین اور علم ساتھ ان حقائق کے متحقق ہے بخلاف سوفسطائیہ اور اسباب
علم کے واسطے خلق کے تین ہین ایک حواس سلیمہ دوسرے خبر صادق تیسرے عقل سو حواس پانچ ہین ایک سننا دوسرے
دیکھنا تیسرے سونگھنا چوتھے چکھنا پانچوین چھونا خبر صادق دو طرح پر ہے ایک خبر متواتر جو ایسی قوم کی زبان
سے ثابت ہوئی جنکا اتفاق کرنا دروغ پر غیر متصور ہے اس خبر سے علم ضروری حاصل ہوتا ہے جیسے علم
پادشاہان گذشتہ کا زمانہائے گذشتہ مین اور علم دور کے شہرون کا دوسری خبر رسول موید بمعجزہ سے
اس سے علم استدلالی حاصل ہوتا ہے اور جو علم کہ اس سے ثابت ہوتا ہے وہ مانند اس علم کے ہے جو بالضرورۃ
ثابت ہے حصول یقین و ثبات مین یہی علم بمعنے اعتقاد مطابق جازم کے ثابت ہے اگر یہ بات ہو تو پھر ظن یا جہل
یا تقلید ٹھیرے گی عقل بھی ایک سبب ہے علم کا اور جو بات اوس سے بالبداہت ثابت ہوئی ہے وہ ضروری ہے
جیسے یہ علم کہ کل شے کا اعظم ہوتا ہے اوسکے جزو سے اور جو علم استدلال سے ثابت ہوتا ہے وہ اکتسابی ہے رہا
الہام سو وہ کچھ اسباب معرفت صحت شے سے نزدیک اہل حق کے نہین ہے عالم مع اپنے تمام اجزا کے
محدث ہے کیونکہ عین و عرض ہے عین وہ ہے جو بذات خود قائم ہو پھر اگر مرکب ہے تو جسم ہے اور غیر مرکب
ہے تو جوہر ہے اسکو جزو لایتجزی کہتے ہین عرض وہ ہے جو خود قائم نہو بلکہ جسم و جوہر مین پیدا ہو جیسے طرح طرح
کے رنگ والوان اور ہر طرح کے اکوان جیسے حرکت و سکون و اجتماع و افتراق اور ہر طرح کے مزے اور ہر قسم کی
بو سو یہ عالم قابل فنا ہے کل شیء ھالک الا وجھہ ۲ محدث اس عالم کا اللہ تعالی ہے اوسکی ذات
واحد قدیم حی قادر علیم سمیع بصیر شائی مرید ہے نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود نہ متبعض
نہ متجزی نہ مترکب ان دونون سے نہ متناہی نہ موصوف بماہیت و کیفیت نہ متمکن اندر کسی مکان کے نہ اوسپر

کوئی زمانہ جاری ہو اور نہ کوئی شے اوسکے مشابہ ہوسکتا اوسکے علم وقدرت سے کوئی شے باہر نہیں ہے ۲
اسکی صفات ازلیہ ساتھ ذات خدا کے قائم ہیں عین ہیں نہ غیر وہ یہ صفتیں ہیں علم حیاۃ سمع بصر ارادہ مشیت
فعل تخلیق وترزیق وکلام ہم ۳ اسکا کلام اسکی صفت ازلی ہے حرف وصوت کی جنس سے نہیں ہے
یہ صفت منافی ہے سکوت وآفت کے اسہ تعالی متکلم آمر ناہی مخبر ہے قرآن اوسکا کلام غیر مخلوق ہے مصاحف
مین لکھا ہوا ہے دلوں مین محفوظ ہے زبان پر پڑھا جاتا ہے کانوں سے سنے مین آتا ہے لیکن اوسنے ان سب
مین کچھ حلول نہین کیا ہے ۵ تکوین ایک صفت ازلی ہے اسکی اسہ تعالی نے اس جہان کو مع اوسکے تمام
اجزاء کے پیدا کیا ہے سو تکوین ازل مین تھی اور مکون اپنے وقت پر حادث ہوا یہ تکوین ہمارے نزدیک الگ
چیز ہے اور مکون الگ چیز ہے کیونکہ فعل مغایر مفعول کے ہوا کرتا ہے ۶ ارادہ ایک صفت ازلی ہے خدا کی
اوسکی ذات کیساتھ قائم ہے اسہ پاک کا کوئی مثل شبہ وضد وند ونظیر ومعین نہین ہے اور نہ اسہ اپنے غیر کے
ساتھ متحد ہوتا ہے اور نہ غیر مین حلول کرتا ہے وہ تو متصف ہے ساتھ جمیع صفات کمال کے اور منزہ ہے ہمارے
سمات نقص وزوال سے ۷ دیکھنا اسہ کو آنکھ سے نزدیک عقل کے جائز اور نقل سے واجب ہے دلیل
سمعی نے رویت مومنین کو دار آخرت مین واجب بتلایا ہے سو اسہ تعالی اوسدن نظر آئیگا لیکن نہ کسی مکان
اور جہت مین بطور مقابلہ واتصال شعاع یا ثبوت مسافت درمیان رائی اور درمیان خدا کے مسلمان اسہ
کو دن قیامت کے دیکھین گے ۸ خالق افعال عباد کا اسہ ہی ہے کفر ہو یا ایمان طاعت ہو یا عصیان
یہ سب کچھ اسہ ہی کے ارادہ ومشیت وحکم وقضیت وتقدیر سے ہوتا ہے ۹ بندونکے افعال اختیاری پر اگر
طاعت ہے تو ثواب اور اگر معصیت ہے تو عقاب کیا جاتا ہے عمل خوب اسہ کی رضا سے ہے اور زشت اسکو ناپسند
ہے وہ جسے چاہے ہدایت دے جسے چاہے گمراہ کرے ۱۰ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے یہی استطاعت حقیقتہ
اوس قدرت کی جس سے فعل ہوا کرتا ہے بنام سلامت اسباب وآلات وجوارح پر بولا جاتا ہے اور اعتماد صحت
تکلیف کا اسی استطاعت پر ہے جو چیز بندہ کی وسع مین نہین ہے اوسکی تکلیف بندہ کو نہین دیجاتی ہے ۱۱
الم کہ بعد جو درد ہوتا ہے اور توڑنے کے بعد جو شکستگی شیشہ مین پائی جاتی ہے یہ سب مخلوق خدا ہی
بندہ کو اسکے پیدا کرنے مین کچھ دستکاری نہین ہے ۱۲ مقتول اپنی اجل سے مرتا ہے موت جو ساتھ میت کے
قائم ہے یہ بھی اوسکی مخلوق ہے بدلیل خلق الموت والحیوۃ مرگ ومدت مرگ ایک ہی شے ہے ۱۳
حرام رزق ہے اسہ جسکو چاہے ہدایت پر لگائے جسکو چاہے گمراہ کر دے ۱۴ واجبات ضمین بندہ کے صلح و

مفید تر ہے وہ کچھ اللہ پر واجب نہین ہے اللہ کا فعل کسی غرض سے نہین ہوتا ہے اوسکے سوا کوئی
حاکم نہین ہے عقل کو حسن و قبح اشیاء مین کچھ دخل نہین ۵ عذاب قبر کا واسطے کفار کے اور واسطے بعض
مومنین گنہگار کے اور آرام قبر کا واسطے اہل طاعت کے مطابق علم الٰہی کے ثابت ہے اسیطرح سوال منکر
نکیر کا اور اوٹھنا بعد مرنیکے حق ہے اور وزن اعمال کا اور ملنا کتاب اعمال کا اور لیا جانا حساب کا اور ہونا سوال
کا اور وجود حوض و صراط و جنت و نار کا حق ہے یہ دونوں سدا مخلوق موجود ہین اور باقی رہینگی انکے
لوگ فنا نہونگے ۶ گناہ کبیرہ مومن کو ایمان سے خارج نہین کرتا ہے اور نہ کفر مین اسکو داخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ
شرک کو نہین بخشتا جو شرک سے کم ہے جیسے صغائر کبائر اونکو جسکے لئے چاہتا ہے بخشدیتا ہے جائز ہے کہ اللہ
صغیرہ پر عقاب کرے اور کبیرہ کو معاف کر دے جبکہ کسی حرام کو حلال نہ ٹہیرایا ہو استحلال کبیرہ کا کفر ہے
۷ شفاعت کرنا رسولون اور نیک لوگونکا حق مین اہل کبائر کے باحادیث مستفیضہ ثابت ہے اہل کبائر
منجملہ مومنین کے مخلد فی النار نہونگے اگرچہ بے توبہ کئے ہوئے مرگئے ہون ۱۸ ایمان یہ ہے کہ جو کچھ پاس سے
اللہ کے آیا ہے اوسکو سچ جانے یعنی دلسے اور زبانسے اوسکا اقرار کرے رہے اعمال سو وہ بڑہتے رہتے
ہین اور ایمان نہ بڑہتا نہ گہٹتا ایمان و اسلام ایک چیز ہے بندہ سے جب تصدیق و اقرار پایا گیا تو اب یہ کہہ سکتا
ہے کہ مین سچ مچ مومن ہون یون کہنا نہ چاہیئے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ مین مومن ہون ایمان یاس کیوقت
کا مقبول نہین ہوتا ہے ۱۹ سعید شقی ہوجاتا ہے اور شقی سعید بنجاتا ہے یہ تغیر سعادت و شقاوت پر
واقع ہوتا ہے نہ اسعاد و اشقا پر کہ یہ دونوں اللہ کی صفتین ہین اللہ کی ذات اور صفات پر تغیر نہین آتا ۲۰
ارسال رسل مین حکمت ہی اسیلئے اللہ نے رسول جنس بشر سے طرف بشر کے بشارت و نذارت دیکر بھیجے انہون
نے اون امور دنیا و دین کو جنکی محتاج سارے لوگ تھے بیان کیا پہر ان رسولونکو معجزات ناقضات عادت
سے موئید فرمایا ۲۱ اول نبی آدم ابوالبشر ہین اور آخر انبیاء محمد صلعم بعض احادیث مین پیغمبرونکی گنتی آئی ہے
لکن اولیٰ یہ ہے کہ عدد و تسمیہ پر اقتصار نکرے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے منہم من قصصنا علیک ومنہم من
لم نقصص علیک ذکر عدد مین اس بات سے امن حاصل نہین ہے کہ غیر نبی انبیاء مین داخل ہوجائے یا کوئی
نبی انبیاء مین سے خارج ٹہیر جائے یہ سارے پیغمبر صادق ناصح معصوم غیر معزول تھے ۲۲ افضل
انبیاء محمد صلعم ہین ملائکہ اللہ کے بندے ہین جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی کام کرتے ہین نہ ذکر ہین نہ انثی ۲۳ اللہ
نے پیغمبرون پر اپنی کتابین اوتارین انمین امر و نہی و وعد و عید کو بیان کیا اللہ کے نام توقیفی ہین ۲۴

حضرت کی معراج بیداری میں مع بدن کے آسمان پر جہانتک کہ اللہ نے چاہا ثابت ہو میں ثبوت آپکی امت بہتر سب
امتوں سے اور آپکی شریعت اکمل شرایع اور آپکا دین ناسخ جملہ ادیان اور آپکے اصحاب خیار امت ہیں ۲۵ کرامات
اولیا کی حق ہے ظہور اس کرامت کا بطریق نقض عادت کے واسطے ولی کے ہوتا ہے جیسے قطع مسافت دراز مدت
قلیل میں اور چلنا پانی اور ہوا میں اور بات کرنا جماد و حیوانات کا اور دفع کرنا بلا متوجہ کو اور کفایت کرنا اہم اعداء کو
وغیرہ ذالک من الاشیاء یہ کرامت ہوا کرتی کسی شخص کے امتیوں سے ظاہر ہوتی ہے درحقیقت معجزہ ہے رسول اللہ
صلعم کا کیونکہ اس کرامت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ شخص اسکا ولی ہے اور ولی نہیں ہوتا مگر وہی شخص جو اپنی
دیانت میں محق ہو اور دیانت یہ ہے کہ حضرت کی رسالت کا مقر ہو ۲۶ افضل بشر بعد نبی صلعم کے ابوبکر صدیق پھر عمر فاروق
پھر عثمان ذوالنورین پھر علی مرتضی ہیں خلافت کی اسی ترتیب پر ہوئی ہے خلافت کا زمانہ تیس برس ہے پھر ملک امارت
ہے مسلمانوں کے لیے ضرور ہے کہ ایک امام ہو جو احکام جاری کرے حدود قائم رکھے سرحد ملک کو روکے فوج کو طیار
کرے صدقات اخذ کرے متغلب رہزن اور چوروں کو مغلوب کرے اور اعیاد کو قائم کرے جو منازعات درمیان عباد
کے واقع ہوں انکو منقطع کرے جو گواہی حقوق پر قائم ہوں انکو قبول فرمائے صغیر و صغار بے اولیا کو بیاہ دے
غنیمت کو تقسیم کرے اور امام ایسا ہو کہ ظاہر ہو مخفی اور منتظر نہ ہو قریش میں سے ہو کسی اور قوم میں سے نہ گرچہ امامت مختص بنی
ہاشم یا اولاد علی مرتضی کے نہیں ہے امام کا معصوم ہونا کچھ شرط نہیں ہے اور نہ یہ شرط ہے کہ وہ اہل زمان سے
افضل ہو ورنہ کہ صاحب ولایت کاملہ مطلقہ ہونا کافی ہے کہ سیاست کرنے والا ہو تنفیذ احکام و حفظ حدود اسلام
اور انصاف مظلوم پر ظالم سے قادر ہو امام فسق و جور کے سبب سے معزول نہیں ہو سکتا ہے ۲۷ نماز پیچھے ہر نیک
و بد کے شرعا درست ہے اسیطرح جنازہ ہر نیک و بد کے ۲۸ ہم ذکر صحابہ سے باز رہتے ہیں مگر ساتھ خیر کے نہیں
سمجھتے کیلئے گواہی جنت کی دینے میں مگر انکے لیے جنکے اہل جنت ہونیکی رسول نے دی ہے ۲۹ ہم مستقد ہیں مسح کو
موزہ پر سفر و حضر میں اور نبیذ خرما کو حرام نہیں کہتے ۳۰ کوئی ولی درجہ انبیا کو نہیں پہنچا اور نہ کوئی بندہ
اس درجہ کو کہ اوس سے تکلیف امر و نہی کی ساقط ہو جائے ۳۱ نصوص اپنے ظواہر پر محمول ہیں جن معانی کا دعوی
اہل باطن و الحاد کرتے ہیں اوس طرف پھرنا چاہیئے نصوص کا رد کرنا کفر ہے اور استحلال معصیت کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہے
اسیطرح استہانت معصیت کی اور استہزا شریعت پر کفر ہے اور ہر لفظ کفر پر تصدیق کو کفر کا لفظ نہیں ہی الحکم کہنا
ہم کسب کو کافر نہیں کہتے اس میں ہونا اللہ سے اور نا امید ہونا اس سے دونوں کفر ہیں اور کاہن کی تصدیق کرنا
جسمیں کفر ہے معدوم کوئی شے نہیں ہے ۳۲ زندوں کی دعا و صدقہ واسطے مردوں کے نافع ہے تحقیق دعوت قاضی الحاجات ہے

ایمان درمیان خوف ورجا کے ہوتا ہے ۲۳ جو خبر حضرت نے دی ہے اشراط ساعت اور خروج دجال اور دابۃ الارض
اور یاجوج ماجوج و نزول عیسی علیہ السلام کی آسمان سے زمین پر اور طلوع آفتاب کی جانب مغرب سے وغیرہ
سے وہ سب حق ہے ۲۴ مجتہد سے خطا وصواب دونوں ہوتے ہیں اصابت پر دو اجر اور خطا پر ایک اجر
ملتا ہے ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے ہیں اگرچہ اوسنے بعض کلمات سے کفر لازم آتا ہے ولیکن جب تک وہ انہدام
اسلام کا ملتزم نہ ہو یا وہ ملزم ثابت نہ ہو تب تک ہم تکفیر اونکی نہیں کرینگے ۲۵ رسل بشر افضل ہیں رسل ملائکہ سے
اور رسل ملائکہ افضل ہیں عامہ بشر سے اور عامہ بشر افضل ہیں عامہ ملائکہ سے انتہی کلام النسفی انہیں سے
ہر عقیدہ کی دلیل میری کتاب بغیۃ الرائد فی شرح العقائد میں مذکور ہے ان میں بعض عقائد پر انتقاد
بھی کیا گیا ہے فارجع الیہ وعوّل علیہ وباللہ التوفیق

فصل بیان میں عقائد حنابلہ کی منقول از کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح لحافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ کے

اہل حدیث کا عقیدہ وہ یہ ہے کہ انسان اقرار کرے اللہ اور اوسکے فرشتوں اور رسولوں کا اور اوس چیز کا جو اللہ
کے پاس سے آئی ہے اور اوس چیز کا جسکو معتبر لوگوں نے حضرت سے روایت کیا ہے یہ لوگ اوس میں سے کچھ رد
نہیں کرتے اور جانتے ہیں کہ بیشک اللہ معبود ایک اکیلا بے نیاز ہے نہ اوسکے بی بی ہے نہ اوسکے اولاد اور
محمد صلعم بیشک اوسکے بندے اور رسول ہیں ایمان قول وعمل ہے اور شک کرنا ساتھ سنت کے یہ ایمان کم و بیش
ہوتا ہے ایمان میں ان شاء اللہ تعالیٰ کہتے ہیں لیکن نہ شک کے راہ سے بلکہ یہ ایک طریقہ ہے جو درمیان علما
کے جاری ہے جب کوئی پوچھے کہ کیا تو مومن ہے تو کہے میں مومن ہوں ان شاء اللہ تعالیٰ یا یوں کہے کہ امید
رکھتا ہوں کہ میں مومن ہوں میں ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے ملائکہ و رسل پر جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان ایک
قول ہے بلا عمل تو وہ مرجی ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان صرف اقرار باللسان ہے اعمال نرے شرایع ہیں
تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان کیا کہ میرا ایمان مثل ایمان جبریل و ملائکہ کے ہے تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان
کیا کہ معرفت دل میں پڑتی ہے گو منہ سے نکہے تو وہ بھی مرجی ہے تقدیر کی نیکی بدی اور تھوڑا اور بہت ظاہر
اور باطن اور شیرین و تلخ اور محبوب و مکروہ اور خوب اور زشت اول و آخر سب طرف سے اللہ کے ہے اوسکا
ایک حکم ہے جو سب بندوں پر جاری ہے اوسکی ایک قدر ہے جسکو اونپر مقدر کیا ہے کوئی نفس اوسکی مشیت [illegible]

سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سارے لوگ وہی کام کرتے ہین جسکے لئے اوسنے اونکو پیدا کیا ہے جو کچہہ اونکی تقدیر
مین لکہا ہے اوسمین گرفتار ہوتے ہین یہ اوسکا عدل ہے زنا چوری شراب خواری قتل نفس مال حرام کا کہانا
شرک اور سارے گناہ کرنا اللہ کی قضا و قدر سے ہے ایسے کہ کسی مخلوق کو اللہ پر کچہہ حجت ہو بلکہ اوسکی حجت
بالغہ ہے اوس سے کوئی کچہہ نہین پوچہہ سکتا ہی پوچہے جاتے ہین اوسکا سلم خلق مین موافق اوسکی مشیت کے
جاری ہے وہ ابلیس وغیرہ کی معصیت کو جب ہی سے جانتا تہا کہ اوسنے وہ معصیت کی ہے اور جب تک قیامت
قائم ہوگی اوسنے عاصیونکو معصیت کیلئے پیدا کیا ہے اور اہل طاعت سے طاعت کو معلوم کر لیا ہے سو ہر
کوئی وہی کام کرتا ہے جس کام کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے وہ اسی کے علم کی طرف پہرتا ہے اللہ کی مشیت و تقدیر سے
کوئی تجاوز نہین کرتا اللہ ہی جو چاہے سو کرے جو کوئی یہ گمان کرے کہ اللہ نے تو یہ چاہا تہا کہ عاصی لوگ خیر
و طاعت کرین لیکن بندون نے اپنے لئے شر و معصیت چاہی اور اپنی خواہش کے موافق کام کیا تو وہ
شخص یہ گمان کہتا ہے کہ بندونکی خواہش اللہ کی خواہش پر گویا غالب ہے اس سے بڑہکر اور کیا افترا اللہ تعالی پر ہوگا جسنے
یہ گمان کیا کہ زنا تقدیر سے نہین ہے اوسکو یہ کہنا چاہیئے کہ بہلا یہ عورت جو زنا سے حاملہ ہوئی ہے اور اوس سے
بچہ جنا ہے اللہ نے اپنے علم مین اس بچے کا پیدا کرنا چاہا تہا یا نہین اگر کہے کہ نہین تو اوسنے یہ گمان کیا کہ اللہ کیساتہ
کوئی اور خالق بہی ہے اور یہ کہلا شرک ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ زنا و چوری و بادہ نوشی اور اکل مال حرام
قضا و قدر سے نہین ہے تو اوسنے یہ گمان کیا کہ آدمی قادر ہے اسبات پر کہ کسی دوسرے کا رزق کہا جائے
سو یہ صاف قول مجوس کا ہے بلکہ اوسنے تو اپنا ہی رزق کہایا ہے جو اللہ نے اوسکیلئے مقدر کیا تہا اور اسیطرح
کہایا جسطرح کہ اوسکی تقدیر مین تہا جسنے یہ گمان کیا کہ قتل نفس اللہ کی تقدیر سے نہین ہے تو اوسنے یہ گمان کیا کہ
مقتول بے موت کے مرگیا ہے اس سے بڑہکر اور کیا کفر ہوگا بلکہ یہ کام اللہ ہی کے حکم سے ہوئے ہے یہ اوسکا عدل ہے
اوسکی خلق پر اوسکی تدبیر ہے اوسکی خلق مین موافق اوسکے علم کے وہ سچا عادل ہے جو کچہہ اوسنے کیا معرفت علم خدا کو
لازم ہے کہ مقر ہو اللہ کی قدر و مشیت کا **ف** گواہی نہ دے کوئی آدمی کسی شخص پر اہل قبلہ مین سے کہ وہ
دوزخ مین ہے بسبب کسی گناہ کے جو اوسنے کیا ہے یا بسبب کسی کبیرہ کے جسکا وہ مرتکب ہوا ہے مگر یہ کہ کسی نص
یا حدیث میں آیا ہو اسیطرح گواہی نہ دے واسطے کسی کے بہشت کی بسبب کسی نیک کام کے جو اوسنے کیا ہے یا بسبب کسی
خیر کے جو اوس سے ہوئی ہے مگر یہ کہ کسی حدیث مین آیا ہو **ف** خلافت و سلطنت قریش مین ہے جب تک کہ
دو آدمی بہی اونمین باقی رہین کسی شخص کو نہین پہنچتا کہ جہگڑا کرے قریش سے بادشاہی مین یا خروج

کرے اوسپر یا اقرار کرے خلافت کا واسطے غیر قریش کے ف حکم جہاد کا تا قیام قیامت جاری ہے جہاد قائم
ہے ساتھ ہر امام کے نیک ہو یا بد باطل نہین کرتا اوسکو جور جائر کا اور نہ عدل عادل کا جمعہ و ہر دو عید و حج
ہمراہ پادشاہ کے ہوتا ہے اگرچہ نیک عدل متقی نہون صدقات خیرات عشر خراج فی غنیمت پادشاہ کو دے
دے اوسمین خواہ عدل کرے یا ظلم جسکو خدا نے والی مرکیا ہے اوسکی اطاعت کرے یاتہ کو اوسکی طاعت سے نہ کھینچے
اوسپر تلوار لیکر خروج نکرے یہانتک کہ اللہ کوئی راہ نکالے سمع و طاعت کرے پادشاہ کی اوسکی بیعت کو نہ توڑے
جو کوئی ایسا نکریگا وہ مبتدع مخالف سنت مفارق جماعت ہے پادشاہ اگر ایسے کام کا حکم دے جسمین خدا کی نافرمانی ہو
ہے تو اوسمین اطاعت پادشاہ کی نہین ہے پادشاہ پر خروج کرنا اور اوسکے حق کا روکنا نہین پہنچتا ف
فتنہ مین گہر جانا ایک سنت ماضیہ ہے اس سنت کا لازم پکڑنا واجب ہے پہر اگر مبتلا ہو جائے تو اپنی جان
کو آگے کرے نہ اپنے دین کو فتنہ کی مدد نکرے نہ ہاتہ سے نہ زبان سے ہان اوسکو ہاتہ و زبان سے روکے اللہ مددگار
ہوگا ف اہل قبلہ سے رک جائے اونکو بسبب کسی عمل کے اسلام سے خارج نکرے کافر نکہے مگر یہ کہ حدیث مین
آیا ہو تو اوسکی تصدیق کرے اور حدیث کو مانے جیسے ترک نماز یا بادہ نوشی و نحو ذلک یا ایسی بدعت ہو کہ
فاعل اوسکا منسوب ہو طرف کفر یا خروج عن الاسلام کے تو اوسکو کافر کہے مگر لفظ حدیث سے تجاوز نکرے ف
کانا دجال بیشک نکلنے والا ہے وہ بڑا جہوٹا ہے سب جہوٹون مین قیامت آنیوالی ہے اسمین کچھ شک نہین ہے
اللہ تعالی اموات کو قبور سے اوٹہائیگا عذاب قبر کا حق ہے بندہ سے پوچھا جاتا ہے دین و رب و نبی سے منکر نکیر حق
ہین یہ دونون دو فتان ہین قبر کے ہم اللہ سے سوال تثبیت کرتے ہین جنت و دوزخ حق ہین حضرت کا
حوض حق ہے آپکی امت اوسپر آئے گی اور اوسکا پانی پیئے گی پلصراط حق ہے یہ پل جہنم کی پشت پر رکہا جائیگا
اوسپر سے سب آدمی گزر کرینگے بہشت صراط کے ورے ہوگی ترازو حق ہے اوسمین نیکیان بدیان جسطرح اللہ تعالی نے
چاہیگا تولی جائینگی صور حق ہے اسرافیل علیہ السلام اوسکو پہونکین گے ساری خلق مر جائیگی پہر دوسری بار
پہونکین گے تو سب لوگ اوٹہ کہڑے ہونگے اور طرف رب العالمین کے آئینگے حساب کا ہونا کتاب کا ملنا ثواب عقاب
کا ہونا حق ہے افعال بندونکی لوح محفوظ مین لکہی جاتے ہین جسطرح کہ اللہ نے قضا و قدر کیا ہے قلم حق ہے اللہ نے
اوس سے ہر چیز کی تقدیر کو شمار کر کے اپنی یاد مین لکہہ کہا ہے ف شفاعت کا دن قیامت کو ہونا حق ہے حضرت
صلعم اوسدن شفیع ہونگے ایک قوم اونکی شفاعت سے دوزخ مین نجاتیگی ایکقوم ہمیشہ دوزخ مین رہیگی وہ قوم
مشرک کافر منکر مکذب خدا ہوگی موت کو اوسدن درمیان دوزخ و بہشت کے ذبح کرینگے بہشت و دوزخ مع

ماننا پیدا ہو چکی ہے اور اللہ نے ان دونوں گہروں کے لئے لوگ بنائے ہیں جنت و نار کو فنا نہیں ہے اور نہ اُن اشیاء کو جو
ان دونوں کے اندر ہیں اگر کوئی بدعتی مخالف یا کوئی زندیق یہ دلیل لائے کہ كل شيء هالك الا وجهه
یا مثل اسکے کوئی اور آیت یا حدیث متشابہ پیش کرے تو اُس سے یہ کہا جائیگا کہ جس چیز پر اللہ نے ہلاک و فنا کو لکھدیا
ہے وہ ہالک ہے مگر جنت و نار کو اوسنے واسطے بقا کے پیدا کیا ہے نہ واسطے فنا و ہلاک کے یہ دونوں منجملہ آخرت کے ہیں
نہ منجملہ امور دنیا کے وقت نفخ صور اور قیام قیامت کے حورین نہیں مرینگی اور نہ کبھی آوینگی اسلئے کہ اللہ نے انکو واسطے بقا
کے بنایا ہے نہ واسطے فنا کے اُنپر اُسنے موت کو نہیں لکھا سو جو کوئی خلاف اسکے کہیگا وہ بدعتی مخالف ہے راہ مستقیم سے
گمراہ ہے **ف** اللہ تعالے کا ایک تخت ہے تخت کے اوٹھانے والے ہیں اور اُس تخت کے اوپر ہے اور اسکے لئے کوئی
حد نہیں ہے اور اسکے دو ہاتھ ہیں بلا کیف جسطرح فرمایا ہے خلقت بيدي اور فرمایا ہے بل يداه مبسوطتان یعنی دونوں ہاتھ
داہنے ہیں وكلتا يديه يمين اُسکی دو آنکھیں ہیں بلا کیف جسطرح فرمایا ہے تجري باعيننا اُسکا ایک منہ ہے جسطرح
فرمایا ہے ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام **ف** اللہ کے نامون میں نہ یہ کہیں کہ وہ غیر اللہ ہیں جسطرح کہ معتزلہ و خوارج
نے کہا ہے نہ یہ کہیں کہ عین ہیں اللہ عالم ہے سب اشیاء کا جسطرح فرمایا انزله بعلمه اور کہا وما تحمل من انثى ولا
تضع الا بعلمه اسیطرح وہ سمیع و بصیر ہے نہ جسطرح کہ معتزلہ نے ان دونوں صفت کی نفی کی ہے اللہ تعالے صاحب قوت
ہے جسطرح فرمایا هو اشد منهم قوة زمین میں کوئی بدی نیکی نہیں ہوتی مگر اوسکے ارادہ و مشیت سے سب باتیں
اوسکی خواہش سے ہوتی ہیں جسطرح فرمایا وما تشاؤن الا ان يشاء الله رب العالمين مسلمان کہتے ہیں کہ اللہ
نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہ ہوا کوئی کچھ کام کرنے سے پہلے نہیں کرسکتا اور نہ اللہ کے علم سے باہر ہوسکتا ہے
جسکو اللہ نے جانا کہ یہ کام وہ نہ کریگا اسکو کوئی نہیں کرسکتا اللہ کے سوا کوئی خالق نہیں ہے بندونکے سب کام اللہ کے
پیدا کئے ہوئے ہیں بندے کسی چیز کو پیدا نہیں کرسکتے اللہ ہی نے مومنوں کو توفیق اطاعت کی دی ہے کافروں کو مخذول کیا
ہے ایمان والوں پر وہ مہربان ہے انکی طرف نظر رحمت سے دیکھا ہے انکو درست کیا اور ہدایت فرمائی کافروں پر مہربان
نہوا انکی اصلاح کی نہ انکو راہ دکہائی اگر وہ انکو سنوارتا تو وہ سب صالح ہو جاتے اگر راہ دکہاتا انکو تو وہ سب راہ پا
کامیاب ہو جاتے اللہ تعالے قادر ہے اسبات پر کہ سب کفار کو سنوار دے انپر مہربانی کرے یہانتک کہ وہ سب ایماندار
ہو جائیں جسطرح فرمایا ولو شاء الله لجمعهم على الهدى لکن اُسنے یہی چاہا کہ یہ کافر رہیں جسطرح کہ اسکے علم میں تہا اسلئے انکو مخذول کیا
گمراہ کیا انکے دلونپر مہر لگائی **ف** اہل حدیث اسبات پر ایمان لائے ہیں کہ لوگ اپنے نفس کے نفع و ضرر کے مالک نہیں
ہیں مگر جو چاہے اللہ اپنے سب کاموں کو اللہ ہی کے حوالہ کرتے ہیں ہر وقت اپنی حاجت اللہ کی طرف ثابت کرتے ہیں ہر حال

مین اُسکے وزر کے فقیر ہین اللہ تعالی سنتا ہے شک نہین کرتا دیکھتا ہے شک نہین کرتا علیم ہے بے جہل کے جواد ہے بے
بخل کے حفیظ ہے بے نسیان وسہو کے قریب ہے بے غفلت کے بولتا ہے نظر کرتا ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے دوست
رکہتا ہے مکروہ رکہتا ہے دشمن رکہتا ہے راضی ہوتا ہے خفا ہوتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے معاف فرماتا ہے دیتا ہے
روکتا ہے اوترتا ہے ہر رات کو طرف آسمان دنیا کے جسطرح چاہتا ہے اوسکی جیسی کوئی چیز نہین وہ سمیع و بصیر ہے بندے کے
دل درمیان اُسکے دو انگلیون کے ہین وہ انکو لوٹتا پلٹتا ہے جسطرح چاہتا ہے اُسنے آدم کو اپنے ہاتھ سے
بنایا اپنی صورت پر آسمان و زمین دن قیامت کو اُسکی مٹھی مین ہونگی وہ اپنا قدم آگ مین رکھدیگا تب اجزاء
آگ آپس مین لپٹ سمٹ جاوینگے ایک قوم کو اپنے ہاتھ سے آگ مین سے نکالیگا بہشت والے اُسکے منہ کیطرف دیکھین گے
وہ انکی آؤ بھگت کریگا انکے لئے تجلی فرمایگا بیشک اللہ آنکھون سے نظر آئیگا جسطرح ماہ نیم ماہ دکھائی دیتا ہے اوسکو
سب مومن دیکھین گے نہ کافر کیونکہ اللہ کفار سے اوٹ مین ہوگا کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون بیشک موسے
علیہ السلام نے اللہ سے سوال رویت کا کیا تہا دنیا مین اللہ نے پہاڑ پر تجلی کی وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا پھر موسے کو
یہ بات جتلائی کہ اللہ دنیا مین دکھائی نہین دیتا ہے بلکہ آخرت مین نظر آئیگا **ف** قیامت کے دن بندے اللہ
پر پیش کئے جاوینگے خود اپنی ذات پاک سے متولی انکے حساب کا ہوگا کوئی دوسرا محاسب نہوگا قرآن کریم اللہ کا
کلام ہے اللہ نے اُسکے ساتھ تکلم کیا ہے مخلوق نہین ہے جسنے گمان کیا کہ وہ مخلوق ہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جسنے
کلام کا اقرار کر کے مخلوق نہونے مین توقف کیا وہ اول سے بہی زیادہ اخبث ہے جسنے یہ گمان کیا کہ کلام تو اللہ
ہی کا ہے مگر ہماری تلاوت و قرارت مخلوق ہے تو وہ جہمی ہے اللہ نے خود موسے علیہ السلام سے باتین کین اور اپنے
ہاتھ سے انکو توریت دی اور اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے **ف** خواب طرف سے خدا کے سچی وحی ہوتی ہے جبکہ صاحب خواب
اپنے خواب غیر پریشان مین کچھ دیکھے اور عالم سے کہے اور وہ عالم اوسکو سچا سمجھے اوسکی تاویل و تعبیر بیان کرے
صحیح طور پر بغیر تحریف کئے آپسے خواب کی تعبیر سچی ہوتی ہے پیغمبرونکے خواب وحی تھے جو خواب پر طعن کرتا ہے اور
اُسکا یہ گمان ہے کہ خواب کچھ چیز نہین ہے تو اس سے زیادہ اور کون جاہل ہوگا خواب کا ذکر اور اوسکی تاویل
خود قرآن مین آئی ہے اور سنت صحیحہ سے ثابت ہے جو منکر خواب کا ہے وہ اسبات کا بہی معتقد نہین ہے کہ احتلام
سے غسل کرنا واجب آتا ہے حضرت سے مروی ہے کہ خواب مومن کا ایک کلام ہے جو اُسکے رب نے اپنے بندے سے
کیا ہے کیونکہ خواب صادق اللہ ہی کیطرف سے ہوتا ہے **ف** اہل حدیث ایمان رکھتے ہین اسبات پر کہ جو چیز
چوک گئی وہ پہونچنے والی نہ تھی اور جو پہونچی وہ چوکنے والی نہ تھی اسلام یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دے اسلام

نزدیک اہل حدیث کے غیر ایمان ہے اور ایمان غیر احسان جسطرح حدیث جبرئیل علیہ السلام مین آچکا ہے انکو اسبات
کا اقرار ہے کہ اللہ مقلب القلوب ہے حضرت اپنی اُمت کے اہل کبائر کی شفاعت کرینگے آور مرنا بعد مر نیکے حق ہے ہر
محاسبہ کا ہونا طرف سے اللہ کے واسطے بندون کے حق ہے کہڑا ہونا سامنے اللہ کے حق ہے یہہ مقر ہین کہ ایمان
نام ہے قول وعمل کا نہین کہتے ہین کہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق ہان یہہ کہتے ہین کہ اسمار الٰہی مین الٰہی ہین کسی
مرتکب کبیرہ کو دوزخی نہین بتاتے نہ کسی موحد کو جنتی یہانتک کہ اللہ تعالے جہان چاہے اُسکو داخل کرے کہ
اختیار اونکا اللہ کو ہے چاہے عذاب کرے چاہے بخشے اسبات پر بہی ایمان رکہتے ہین کہ اللہ تعالی المقوم موحدین کو دوزخ
سے باہر نکالیگا جسطرح کہ حضرت سے اس بارہ مین روایات آئی ہین ف اہل حدیث مسئلہ مین جدل کے دین مین
خصومت کی قدر مین جنہین یہہ اہل جدل مناظرہ کیا کرتے ہین ان صحیح روایتون کو مانتے ہین اور راون آثار کو جو ثقات
سے آتے ہین اور ایک عدل نے دوسرے عدل سے اونکو روایت کیا ہے قبول کرتے ہیں یہانتک کہ وہ سلسلہ
روایت کا حضرت تک جا پہنچے کیونکر اور کسلیئے نہین کہتے کیونکہ یہہ کہنا بدعت ہے ہان یہ کہتے ہین کہ اللہ نے بدی کا حکم
نہین دیا ہے بلکہ بدی سے منع کیا ہے اور بہلائی کا حکم دیا ہے اللہ شرک سے راضی نہین ہے اگرچہ اوسکے ارادہ سے ہے
جو حدیثیں حضرت سے آئی ہین اونکی تصدیق کرتے ہین جیسے یہہ حدیث کہ بیشک اللہ ہر رات طرف آسمان دنیا کے آخر
شب مین نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے ہے کوئی استغفار کرنیوالا کہ مین اوسکو بخشدون الحدیث ہر اختلاف ونزاع
مین قرآن حدیث سے تمسک کرتے ہین جسطرح فرمایا ہے فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول
ائمہ دین وسلف صالحین کے اتباع کو مانتے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ جس چیز کا خدا نے اذن نہین
دیا ہے اوسکا ابتداع اپنے دین مین نکرین اللہ کے آنیکا دن قیامت کو اقرار کرتے ہین جسطرح فرمایا وجاء ربک
والملک صفا صفا اللہ اپنی خلق سے جسطرح چاہتا ہے نزدیک ہوتا ہے کما قال ونحن اقرب الیہ من حبل
الورید عید وجمعہ وجماعت کو پیچہے ہر امام نیک و بد کے ثابت کرتے ہین مسح کو موزہ پر سفر حضر مین اور فرضیت
جہاد کو ہمراہ مشرکین کے جب سے کہ حضرت مبعوث ہوئے اور جب تک کہ ایک جماعت مسلمین کی دجال سے لڑی اور
اور بعد اوسکے تا قیام قیامت ف معتقد ہین اسبات کے کہ مسلمانون کے لئے دعاء صلاح کیجائے اور اونپر تلوار
لیکر خروج نکرین اور فتنہ مین نظر ہین دجال کا نکلنا حق جانین عیسے بن مریم علیہ السلام اوسکو آکر قتل کرینگے
معراج کا ہونا اور خواب کا ہونا سوتے مین حق ہے اور جو دعا واسطے اموات مسلمین کے کیجاتی ہے اور جو صدقہ اونکی
طرف سے دیا جاتا ہے وہ اونکو پہونچتا ہے دنیا مین جادوگرون کا ہونا حق ہے مگر جادوگر کافر ہے جسطرح اللہ نے فرمایا

وما کفر سلیمان ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر پہہ جادو دنیا مین موجود ہے ہر میت اہل قبلہ پر مومن ہو یا فاجر نماز جنازہ پڑہنا درست ہے رزق اللہ کیطرف سے ملتا ہے خواہ حلال ہو یا حرام شیطان وسوسہ ڈالکر انسان کو مشکک ومخبط کر دیتا ہے **ف** یہ امر جائز ہے کہ اللہ تعالی نیک بندون کو ساتہ اپنی نشانیون کے جو اونسے ظاہر ہوتی ہین خاص کرے قرآن شریف سے حدیث منسوخ نہین ہوتی ہے اختیار اطفال کا اللہ کو ہے چاہے عذاب کرے یا ہے وہ کرے جو چاہے اللہ جانتا ہے جو کچہ بندے کرتے ہین اوسنے لکہہ رکہا ہے کہ یون ہوگا اور بندہ یون کریگا معتقد ہین اسباب کے کہ لازم ہے بندہ کو صبر کرنا اللہ کے حکم پر پکڑنا اوسکی حکم کا باز رہنا اوسکی نہی سے خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ کے خیر خواہی کرنا مسلمانون کی عبادت کرنا اللہ کی نہ غیر کی نصیحت کرنا جماعت اسلام کو بچنا کبائر سے جیسے زنا قول زور فخر وکبر وحسد وغیرہ ذلک لوگون کی عیب جوئی نکرنا عجب وگہمنڈ سے دور رہنا ہر داعی بدعت سے بہاگنا تلاوت قرآن وکتابت احادیث کرنا فقہ حدیث مین عاجزی کی ساتہہ نظر کرنا نیکی کو صرف کرنا ایذا اوسکی سے روکنا غیبت وچغل خوری وسعایت وجستجوئی عیوب کا ترک کرنا کسب معاش کرنا حقوق سلف کا پہچاننا جیسے صحابہ وتابعین وتبع تابعین اونکے فضائل کا پکڑنا اونکی لڑائی بہڑائی کی باتون سے جو اونکی آپسمین ہوتی تہین باز رہنا بڑی بات ہو یا چہوٹی اونکی خوبیون کا بیان کرنا اونکے برائیون کے ذکر سے رکنا جو کوئی سب صحابہ یا بعض کو اونمین سے گالی دیگا یا تنقیص کریگا یا اونپر طاعن ہوگا یا کوئی عیب اونکو لگائیگا تو وہ مبتدع رافضی خبیث مخالف سنت ہے اللہ ایسے شخص کی عبادت فرض ونفل کچہہ نہین قبول کرتا بلکہ سنت یہ ہے کہ صحابہ سے محبت رکہے اونکے لئے دعا کرے کہ یہہ قربت ہے اونکی اقتدا کرے کہ یہ ایک وسیلہ ہے اونکے آثار کے ساتہ تمسک کرنا فضیلت ہے **ف** بہترین امت بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی اور بعض نے عثمان پر توقف کیا یہ سب خلفاء راشدین مہدیین تہے پہر بقیہ اصحاب بعد اونکے افاضل امت ہین کسی کو یہ جائز نہین ہے کہ اونکو برائی کے ساتہہ یاد کرے یا اونپر طعن کرے یا کوئی عیب ونقصان لگائے پہر جو کوئی ایسا کرے تو بادشاہ پر واجب ہے کہ اوسکی تادیب وعقوبت کرے اور عفو نکرے بلکہ سزا دے اور توبہ چاہے اگر توبہ کرے بہتر ورنہ قید کرے یہانتک کہ رجوع لائے یا مرجائے اور عرب کا فضل وسابقہ پہچانے اور اونکو دوست رکہے اسلئے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ حب عرب ایمان ہے اور بغض عرب نفاق اور جو بات رذیل موالی یا شعوبیہ کہتے ہین وہ نکہے جو لوگ عرب کو دوست نہین رکہتے ہین اور اونکی بزرگی کا اقرار نہین کرتے وہ اہل بدعت ہین مین کہتا ہون مراد عرب سے وہ لوگ ہین جنکا نسب عرب مین جاکر ملتا ہے گو کسی شہر عجم مین رہتے ہون نہ وہ لوگ عجم کے جو کہ فقط ملک عرب مین جاکر بس گئے ہین۔

اور اصل مین عمل نہین ہین **ف** جس شخص نے کسب یا تجارت یا مال پاک کو جو کہ وجہ حلال سے حاصل ہوا ہے حرام کہا اُسنے جہل و خطا کی کیونکر سامنے مکاسب اپنے طور پر حلال ہین اسد و رسول نے آدمی کو یہ بات درست کر دی ہے کہ وہ اپنی جان اور اپنے عیال کے لئے سعی کرے اور اسد کے فضل کی جستجو مین رہے جو کوئی تارک کسب ہے اسلئے کہ حلت کسب کا معتقد نہین ہے تو وہ مخالف سنت ہے **ف** دین نہین ہے مگر ہی خدا کی کتاب یا آثار سنن اور روایات صحیحہ جو کہ ستمد لوگون سے مروی ہین اور صحت و قوت اُنکی معروف ثابت ہے اور سند مرفوع اُنکی حضرت تک پہونچتی ہے اور اُنکو اصحاب و تابعین و تبع تابعین تک متصل ہوتی ہے یا اون ائمہ معتقد تک جو کہ متمسک بسنت متعلق باثار ہے اور ساتہ کسی بدعت یا طعن کے مشہور نہین ہین اور بہ نام بدر وغگوئی تھے یہ ہین مذاہب اہل سنت و جماعت کے جو کہ اصحاب روایت و آثار و حامل سنت و خبر گذرے ہین انہین عقائد کے ساتہ تمسک کرنا اور انکا سیکہنا سکہانا چاہئے انتہی کلامہ رح اسکے بعد حافظ ابن القیم نے کہا ہے کہ یہ مذہب ہے اُن اشخاص کا جو کہ مستحق ہیں بشارت جنت کے قولاً و عملاً و اعتقاداً و باللہ التوفیق

فصل بیان مین عقائد مذہب کتاب التعرف التصوف کے

از انجملہ نفس مسائل عقائد صوفیہ صافیہ رحمہم اسد تعالے کا ذکر باستقرار الفاظ کیا جاتا ہے عبارت زائد ہر عقیدہ کو چہوڑ دیا گیا ہے اسکے مولف شیخ امام ابو بکر بن اسحق بن محمد کلاباذی بخاری رحمہ اسد تعالی ہین سنہ تین سو اسی یا چوراسی یا پچاسی ہجری مین انتقال کیا بعض مشایخ نے کہا ہے لولا التعرف لما عرفنا التصوف ۱ صوفیہ ثابت ہین مجتمع ہین کہ اسد تعالی واحد احد فرد صمد قدیم عالم قادر حی سمیع البصیر عزیز عظیم جلیل کبیر جواد رؤف متکبر جبار باقی اول آخر السید مالک رب رحمن رحیم مرید علیم خالق رازق متکلم ہے جن صفات سے اوسنے اپنے نفس کا وصف کیا ہے اور جو نام اپنے نفس کے اُسنے رکہے ہین اُن سب صفات کے ساتہ متصف اور اُن سب نامونکے ساتہ مسمی ہے وہ ازل سے مع اپنے اسماء و صفات کے قدیم ہے کسی وجہ سے مشابہ خلق کا نہین ہے نہ اُسکی ذات مشابہ ذوات ہے اور نہ اُسکی صفت مشابہ صفات اُسپر کوئی شے سمات مخلوقین سے جسکو دلالت اُنکی حدوث پر ہے جاری نہین ہوتی وہ ہمیشہ سے بقا مین ازل سے سابق محدثات سے متقدم ہر شے سے پہلے موجود تہا اُسکے سوا کوئی قدیم نہین ہے اور نہ کوئی سوا اُسکے الہ یعنے معبود ہے وہ نہ جسم ہے نہ شبح نہ صورت نہ شخص نہ جوہر نہ عرض اُسکے لئے نہ

اجتماع ہے نہ افتراق نہ حرکت نہ سکون نہ نقص نہ زیادت نہ وہ صاحب ابعاض و اجزاء و جوارح و اعضاء ہے نہ صاحب جہات و اماکن
نہ اوسپر جریان اوقات کا ہو نہ اوسمین آفات حلول کرین نہ اوسکو اونگھ و نیند آسکے نہ وہ تداول اوقات مین آسکے اور
نہ اشارات اُسکو معین کرین اور نہ کوی مکان اُسکا حاوی ہو اور نہ زمان اُسپر جاری نہ مماست اُسپر جائز ہے اور نہ
عزلت نہ وہ اماکن مین حلول کرے اور نہ افکار اوسکو احاطہ کر سکین اور نہ اُستار اوسکو حجاب مین لے سکین اور
نہ ابصار اُسکو پا سکین بعض کبراء نے کہا ہے قبل اُسکو سابق نہین ہوا اور نہ بعد اوسکو قطع کرے اور نہ من
اوسکو مصادر ہو اور نہ عن موافق اور نہ الی اوسکو ملاصق ہے اور نہ فی اوسمین حلول کرے اور نہ اذا اوسکی
توقیت کرے اور نہ ان اوسکو موامر ہو نہ فوق اُسپر سایہ گستر ہو اور نہ تحت اوسکو اوٹھائے نہ حذاء اُسکو مقابل ہو
اور نہ عند اوسکو مزاحم نہ خلف اُسکو پکڑے نہ امام اوسکو محدود کرے نہ قبل اُسکو ظاہر کرے اور نہ بعد اُسکو فنا کرے اور نہ کل اُسکو
فراہم کرے اور نہ کان اوسکا موجد ہو اور نہ لیس اوسکا فاقد نہ خفا اُسکو مستور رکھے اوسکا قدم حدث پر متقدم ہے
اُسکا وجود عدم سے پیشتر ہے اگر تو متی کہے تو اُسکا ہونا وقت پر سابق ہو چکا ہے اور اگر تو قبل کہے تو قبل اُسکے بعد ہے
اور اگر تو ہو کہے تو ہا و و او اُسکی مخلوق ہے اور اگر کیف کہے تو اوسکی ذات وصف سے حجاب مین ہے اور اگر
این کہے تو وجود اوسکا مکان پر متقدم ہے اور اگر ما ہو کہے تو اوسکی ماہیت ساری اشیاء سے بائن ہے اجتماع
دو صفت کا ایک وقت مین اوسکے غیر کے لئے نہین ہے اور نہ ہو گا بطریق تضاد اسلیئے وہ اپنے ظہور مین باطن
اور اپنے استتار مین ظاہر ہے تو غرضکہ ظاہر باطن قریب بعید ہے یہ اسلیئے کہ یہ بات ممتنع ہے کہ وہ خلق سے مشابہ
ہو فعل اوسکا بغیر مباشرت کے ہوتا ہے اور تفہیم اوسکا بغیر ملاقات کے اور ہدایت اوسکی بغیر ایماء کے نہ ہمتین اُس
سے منازعت کرین اور نہ افکار اوسکو مخالط ہون نہ اُسکی ذات کے لئے تکییف ہے اور نہ اوسکے فعل کے لئے تکلیف
اسپر اجماع ہے کہ آنکھین ادراک اوسکا نہین کر سکتی ہین اور نہ ظنون اُسپر ہجوم لا سکتے ہین اور نہ اوسکی صفات
متغیر ہون اور نہ اوسکے اسماء متبدل وہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہے اور ایسا ہی رہیگا هو الاول والآخر والظاهر
والباطن وهو بكل شیء عليم ليس كمثله شیء وهو السميع البصير یہ بیان توحید کا تھا ۲ اسپر اجماع
ہے کہ اللہ کی صفتین صحیح ہین وہ اُنکے ساتھ موصوف ہے جیسے علم و قدرت و قوت و عز و حلم و حکمت و کبریا و جبروت
و حیات و قدم و ارادہ و مشیت و کلام یہ صفات نہ اجسام ہین نہ اعراض و جواہر جسطرح کہ اُسکی ذات نہ جسم و
عرض و جوہر نہین ہے وہ سمیع بسمع و بصیر ببصر و جہ و ید رکھتا ہے لکن وہ مثل اسماع و ابصار و ایدی و وجوہ کے
نہین ہین یہ سب اللہ کی صفتین ہین نہ جوارح و اعضاء و اجزاء اور یہ ساری صفات نہ عین ذات ہین اور نہ غیر ذات

اثبات صفات کے کچھ یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ انکا محتاج ہے یا اشیا کو انکے ذریعہ سے کرتا ہے ولیکن معنی اسکے یہ
ہیں کہ ان صفات کے اضداد اوس سے منفی ہیں اور یہ صفات فی نفسہا ثابت ہیں اور اوسکی ذات کے ساتھ قائم
ہیں تعنی علم کے کچھ فقط نفی جہل کے نہیں ہیں اور معنی قوت کے فقط نفی عجز کے بلکہ اثبات علم وقدرت کو ہیں اور
اگر نفی جہل سے عالم اور نفی عجز سے قوی ہوتا تو جمادات بسبب نفی جہل و عجز کے عالم و قادر ہوتے یہی حال اور
صفات کا ہے ہمارا وصف کرنا اللہ کو ساتھ ان صفات کے کچھ اللہ کا وصف نہیں ہے بلکہ یہ وصف ہمارا خود ہماری
صفت ہے اور ایک حکایت ہے اوس صفت کی جو اوسکی ذات کیساتھ قائم ہے اور جو شخص اپنے وصف کرنیکو اللہ کی صفت
ٹھیراتا ہے بغیر اسکے کہ سچ مچ اللہ کیلئے کوئی صفت ثابت کرے تو وہ اللہ پر درحقیقت جھوٹ باندھتا ہے اور اللہ
کا ذکر بغیر اوسکے وصف کے کرتا ہے اللہ کی صفتوں میں تغایر نہیں ہوتا ہے سو اوسکا علم نہ قدرت ہے اور نہ غیر قدرت
یہی حال سارے صفات سمع و بصیر و وجہ و ید کا ہے کہ نہ اوسکی سمع بصر ہے اور نہ غیر بصر جسطرح کہ یہ سارے صفات
نہ عین ذات ہیں اور نہ غیر ذات آتیان مجی و نزول میں اختلاف ہے جمہور حنفیہ نے کہا ہے کہ یہ اوسکی صفتیں ہیں
جسطرح پر کہ لائق اوسکے ہیں اور انکے تعبیر زیادہ اس سے نہیں کرتے کہ تلاوت و روایت انکی کریں اور انکے بیان اور تفسیر
اور انسے بحث کرنا کچھ واجب نہیں ہے محمد بن موسیٰ واسطی کہتے ہیں کہ جسطرح ذات اللہ کی معلول نہیں ہے اسیطرح
اوسکی صفتیں بھی معلول نہیں ہیں اظہار صمدیت کا نا امیدی ہے مطالعہ سے حقائق صفات یا لطائف ذات کے
اور بعض نے انکی تاویل کی ہے مثلاً اتیان کے معنی مراد کو پہنچانا اور نزول کے معنی متوجہ ہونا اور قریب کے
معنے کرامت اور بعد کے معنے اہانت ہیں یہی حال سارے صفات متشابہ کا ہے اللہ تعالیٰ ازل میں خالق باری
مصور غفور رحیم شکور رہا یہی حکم سارے اون صفات کا ہے جنکے ساتھ اوسنے اپنے نفس کو وصف کیا ہے یہ لوگ
صفت فعل اور غیر فعل میں تفرقہ نہیں کرتے ہیں اور فعل کو غیر مفعول بتاتے ہیں اسما میں اختلاف ہے کہ عین اسم ہیں یا غیر اسم
بعض نے کہا کہ عین ہیں جو قرآن کو علی الحقیقۃ بالاجماع اللہ کا کلام کہتے ہیں اور مخلوق و محدث و حادث نہیں جانتے
زبان پر متلو اور مصحف میں مکتوب اور صدور میں محفوظ ہے حال نہیں جسطرح کہ اللہ ہمارے دلوں میں معلوم ہمارے
زبانوں پر مذکور ہمارے مسجدوں میں معبود ہے اور انمیں حال نہیں ہے ہم اسپر بھی اجماع ہے کہ اللہ نہ جسم
ہے نہ جوہر نہ عرض اکثر کا یہ قول ہے کہ کلام اللہ کی صفت ذاتی ہے وہ ازل سے متکلم ہے اوسکا کلام مشابہ کلام
مخلوقین کی نہیں ہے کسیطرح پر بھی اوسکی کوئی مائیت نہیں جسطرح کہ اوسکی ذات کی مائیت نہیں ہے مگر اسی حجت
اشباہ سے بعض نے کہا ہے اللہ کا کلام امر و نہی و خبر و وعد وعید ہے وہ ہمیشہ سے آمر ناہی مخبر واعد موعد ہے

قائم ہے تم جب پیدا ہوا ور ایک زمانہ تمپر گزر جائے اور تم بالغ عاقل ہو تو تم کذا وکذا کرو اور تم اپنے معاصی پر
نادم ہو اور اپنے طاعات پر مثاب ہو جبکہ تم پیدا ہو گے لقولہ تعالی لانذرکم بہ ومن بلغ جسطرح کہ ہم مامور ومخاطب
ہین ساتہ قرآن منزل علی الرسول کے حالانکہ ہم ہنوز مخلوق نہین ہوے اور نہ ہم موجود تہے جمہور صوفیہ کا اسپر
بہی اجماع ہے کہ اللہ کا کلام حرف وصوت وہجا نہین ہے بلکہ حروف واصوات آلات ہین کلام پر اور یہ آلات ہین
جوارح لہوات وشفاہ والسنہ کے اور اللہ تعالی نہ صاحب جارحہ ہے نہ محتاج کسی آلہ کا اسلئے اوسکا کلام حرف
وصوت نہین ہے اور ایک گروہ صوفیہ کا اسبات کا قائل ہے کہ اللہ کا کلام حرف وصوت ہے اور اونکا یہ اعتقاد
ہے کہ شناخت کلام کی اسیطرح پر ہوتی ہے حالانکہ وہ اسکے مقر ہین کہ کلام اسکی ایک صفت ذاتی ہے اور غیر مخلوق
ہے وھذا قول حارث المحاسبی ومن المتاخرین ابن سالم ۴ اسپر اجماع ہے کہ اللہ تعالے
آخرت مین ابصار سے مرئی ہوگا مومن اسکو دیکہین گے نہ کافر یہ اللہ کیطرف سے کرامت ہے لقولہ تعالی لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ اس رویت کو عقلا جائز اور سمعا واجب کہتے ہین اس بارہ مین اخبار مشہور ومتواتر آئی ہین اسلئے
اسکا قائل ہونا اور اوسپر ایمان لانا اور اوسکی تصدیق کرنا واجب ہے ۵ اسپر بہی اجماع ہے کہ اللہ تعالی دنیا
مین ان ابصار اور قلوب سے مرئی نہین ہوتا ہے مگر ایقان کی راہ سے اسلئے کہ غایت کرامت وافضل نعم ہے اجائز
نہین کہ وہ مرئی ہو مگر افضل مکان مین ورنہ پہر دنیائے فانی اور آخرت باقی مین کیا فرق رہیگا اللہ تعالی نے
یہ خبر دی ہے کہ رویت آخرت مین ہوگی اور یہ خبر نہین دی کہ دنیا مین ہوگی اسلئے جتنی اوسنے خبر دی ہے
اوسی تک منتہی ہونا چاہیئے رہی یہ بات کہ حضرت نے اللہ پاک کو شب اسرار مین دیکہا یا نہین جمہور اور کبار صوفیہ
کہتے ہین کہ اس آنکہ سے نہین دیکہا جنید ونوری وابو سعید خراز کا یہی قول ہے اور بعض نے کہا دیکہا اور کسینے کہا
کہ دل سے دیکہا جن صوفیہ نے یہ کہا کہ ہمنے اوسکو دنیا مین دیکہا جملہ مشائخ نے انکی تضلیل کی اور اونکے دعوے
کی تکذیب فرمائی خراز نے ایک کتاب اسکے انکار مین اور جنید نے چند رسالہ اسکی تکذیب مین لکہے ۶ ساری صوفیہ
کا اجماع ہے کہ اللہ عزوجل خالق افعال عباد ہے بندے جو کچہہ خیر وشر کرتے ہین وہ سب اسکی قضا وقدر ومشیت ارادہ
سے ہوتا ہے اگر یہ نہو تو پہر وہ بندے کب ہونگے اور مربوب مخلوق کسطرح ٹہیرینگے ۷ استطاعت کے بارہ
مین قول صوفیہ کا یہ ہے کہ بندہ کوئی سانس نہین لیتا اور نہ کوئی پلک مارتا ہے اور نہ کوئی حرکت کرتا ہے مگر ساتہہ
قوت کے جسکو اللہ اوسمین حادث کرتا ہے اور ساتہہ استطاعت کے جسکو اللہ اونکے لئے پیدا کر دیتا ہے مع
اونکے افعال کے نہ متقدم ہون نہ متاخر اور فعل اسی استطاعت سے پایا جاتا ہے اگر یہ بات نہو تو وہ اللہ کی

صفت پر ہون کہ جو چاہیں سو کریں جو چاہیں حکم دیں اور اللہ تعالی عزیز قدیر ہے حکیم ہے بعضے تفسیر کے
تمہ تعالی یفعل ما یشاء ۵ اسپر بھی دیکھا چاہیے کہ بندون کے افعال کتاب سے منح جو مسیر و ثواب یا
معاقب ہوتے ہیں اسیوجہ سے اونپر مرمنی آتی اور وعد وعید وارد ہوئی کتاب کے یہی معنی ہین کہ فعل کرتے قوت
محدثہ کرتے مین اپنے فعل پر اسلئے جو منفعت یا ضرر حضرت کے ہوتا ہے بقولہ تعالی لها ما کسبت وعلیہا
ما اکتسبت ۵ بلستہ اپنے کتاب مین مختار ہو مرمین نہ محض مجبور ہر کہ مؤمن نے ایمان کو اختیار کیا اور ثواب
دیا جاتا تا آپ اراوے اوسکو کفر پر اختیار کیا کفر کو ہر کہ وہ مستحق جانا اوسکو اختیار بخشا ہو قال تعالی حبب الیکم
الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اوسکا فرنے کفر کو اختیار کیا اور دوست یا
اور دیکھا جاتا اور اوسکا ایمان پر اختیار کیا ایمان کو جو من وقبیح رکھا قال تعالی ذکر الذین یالکذا صلعم اپیر صونکہ تا آخر القول
صوفیہ کا درارہ صلح ملتا ہے کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے وہ اپنے بندون کے ساتھ کرتا ہے اور اپنے ارادہ کے
موافق اونہیں حکم دیتا ہے خواہ بیا ونکیلئے صلح ہو یا نہو کیونکہ وہ اوسکی خلق ہے اوسیکا امر ہے اگر یہ بات نہوتی تو دنیا
مین وہ عیب کے کچھ فرق نہوتا اللہ نے جو کچھ احسان ورحمت وسلامت وہدایت ولطف ساتھ بندون کے کیا ہے یہ
اوسکا تفضل ہے اگر یہ نکرتا تو بھی جائز تہا اللہ پر کوئی چیز واجب نہین ہے اگر ایسا ہوتا تو وہ مستحق حمد وشکر کا نہ ہوتا
یہین مجمع علیہ ہے اسیطرح اسپر بھی اجماع ہے کہ ترتب عقاب کچھ استحقاق کی رو سے نہین ہے بلکہ مشیت وفضل و
عدل کی راہ سے ہے کیونکہ وہ جرائم منقطعہ پر مستحق عقاب دائم ہین ہے افعال معدودہ پر مستحق ثواب دائم غیر معدود
بلا اگر وہ سارے آسمان زمین والونکو عذاب کرے تب بھی ظالم نہین ہے اور اگر سارے کفار کو جنت مین بہیجا دے
تب بھی یہ کچھ محال نہیں ہے لان الخلق خلقہ والامر امرہ ۵ لیکن اوسنے یہ خبر دی ہے کہ وہ مؤمنین کو
آرام دیگا اور کفار کو عذاب کریگا سو وہ اپنی باتین سچا ہے اور اوسکی خبر سچی ہے اسلئے واجب ہے کہ وہ اونکے
ساتھ یہی کام کرے اسکے سوا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالی جھوٹ نہین بولتا ہے ۱۱ اسپر اجماع ہے کہ وہ فاعل اشیاء
ہے بلا علت اگر کوئی علت ہوتی تو اوس علت کے لئے بھی کوئی اور علت درکار ہوتی الی غیر النہایہ اور یہ باطل ہے
اللہ پر کوئی کام لازم نہ ہو ورنہ کوئی شئے اوس سے قبیح ہے قبح حسن اشیاء کا اوسیکی طرف سے ہے ۱۲ اور کتاب
ہے اسپر کہ وعید مطلق حقمیں کفار کے ہے اور وعد مطلق حقمیں محسنین کے بعض نے کہا غفران صغائر بعد
اجتناب کبائر کے واجب ہے اور بعض نے کہا صغائر جائز عقوبت مین مثل کبائر کے ہیں اور غفران کبائر
کو مشیت وشفاعت پر رکھا ہے اور دخل صلوۃ کا خروج امر سے واجب بتاتے ہیں کہتے ہین معنی اس آیت کے

ان تجتنبوا کبائر ماتنهون عنه الآیه مین که کفر و شرک سے بچے اسکی انواع بہت ہین اور اطلاق اسم جمع کا اونپر جائز ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ خطاب جمع کو آیا ہے کبیرہ ہر جمع واحد کا اونمین سے علی الجمع کبائر مین کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک به و یغفر مادون ذلک لمن یشاء مین مشیت کو مادون شرک مین شرط کیا ہے قول اجمالی انکا یہ ہے کہ مومن درمیان خوف و رجا کے ہے غفران کبائر کی امید رکہتا ہے اللہ کے فضل سے اور عقوبت صغائر مین اللہ کے عدل سے ڈرتا ہے کیونکہ مغفرت مضمون مشیت ہے اور ہمراہ شیت کے شرط صغیرہ و کبیرہ کی نہین آئی ہے اور جسنے شرائط توبہ و ارتکاب صغائر مین تشدید و تغلیظ کی ہے سو کچہہ ایجاب وعید کی راہ سے نہین کی ہے بلکہ وجوب حق آلہی مین بابت باز رہنے کے نہی سے گناہ کو عظیم سمجہا ہے اور گناہ مین کسی گناہ کو صغیرہ نہین ٹہیرایا اگر بطور نسبت و اضافت انکا ذرا تنا زیادہ ہوا کہ گویا وعید انہین کے حق مین آئی ہے اور وعد انکے غیر کیلئے

ف وعید اللہ کا حق ہے بندون پر اور وعد بندون کا حق ہے اللہ پر جسکو اوسنے اپنی جان پر واجب کیا ہے سو اگر اوسنے استیفا اپنے حق کا اور ادا انکا حق وفا نفرمائے تو یہ بات لائق اوسکے فضل کے نہین ہے حالانکہ وہ اوٹسے غنی ہے اور یہ اوسکے محتاج ہین بلکہ لائق فضل یہ ہے کہ اونکے حقوق پورے دیکر اپنے فضل سے اور کچہہ زیادہ انکو دے

ع یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے اور اودہر سے دیکہئے کیا ملے — بلکہ اپنے حق کو ہبہ کردے چنانچہ اسی بات کی خبر اپنی طرف سے دی ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرة وان تک حسنة یضاعفها و یؤت من لدنه اجرا عظیما لفظ من لدنه دلیل ہے اسپر کہ یہ اوسکا تفضل ہے نہ جزا ۱۳ اسپر اجماع ہے کہ جو کچہہ اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور جو کچہہ روایات مین حضرت سے آیا ہے دربارہ شفاعت وغیرہ اوس سب کا اقرار کرنا حق ہے پلصراط ایک پل ہے جو پشت جہنم پر ہوگا اعمال بندون کے ترازو مین تولے جائینگے اگرچہ کیفیت اوسکی معلوم نہین ہے حضرت کی مراد پر ایمان لانا چاہئے جسکے دلمین برابر ایک ذرہ کے ایمان ہوگا وہ بموجب حدیث آگ سے باہر نکلیگا جنت نار ابدی امر موجود ہین ابدالآباد تک باقی رہینگی اونکو فنا نہین ہے اہل جنت و نار بہی خالد و مخلد و متنعم و معذب رہینگے نہ نعیم ختم ہو نہ عذاب منقطع عامہ مومنین اپنے ظاہر امور مین ایمان رکہتے ہین سرائر اونکے اللہ کے سپرد ہین ۱۴ دار دار ایمان و اسلام ہے اہل دار مومن و مسلمان ہین اہل کبائر بہی مسلمان ہین کیونکہ ایمان و اسلام رکہتے ہین اگرچہ بسبب فسق کے فاسق ہین اہل قبلہ پر نماز جنازہ پڑہنا چاہئے اور نماز پیچہے ہر نیک و بد کے پڑہنا جائز ہے اور جمعہ و جماعات و اعیاد واجب ہین ہر مسلمان بے عذر پر ہمراہ ہر امام نیک و بد کے اسیطرح جہاد و حج ہمراہ اوسکے خلافت حق ہے اور یہ قریش مین چاہئے خلفاء اربعہ متقدم ہین سب پر اور صحابہ و سلف صالح کی اقتدا کرنا چاہئے

اور اولیا کی مشاجرت میں سکوت بہتر ہے یہ تشاجر کچھ اونکے سبقت حسنی میں قادح نہیں ہے جنکے لئے حضرت نے
گواہی جنت کی دی ہے وہ جنت میں جائیگا اوسکو عذاب نار نہوگا ولاۃ اگرچہ ظالم ہوں اونپر تلوار لیکر نکلنا بیجا ہے
امر ہی واجب ہے جس سے ہوسکے مگر ہمراہ شفقت و رافت و رفق و لطف و رحمت قول لین کے عذاب قبر و سوال منکر
و نکیر حق ہے حضرت کا معراج میں آسمان ہفتم تک جانا پھر الی ماشاءاللہ تعالی وقت شب کے حالت بیداری میں
ساتھ بدن کے حق ہے رویا حق ہے مومنین کیلئے بشارت و انذار و توفیق ہوتی ہے جو کوئی مارا گیا وہ اپنی
اجل سے فنا ہوا یہ بات نہیں ہے کہ آجال نے اوسکا اخترام کیا ہو جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہیں اطفال مومنین ہمراہ
اپنے آباء کے جنت میں ہونگے اطفال مشرکین میں اختلاف ہے مسح کرنا خفین پر حق ہے حرام رزق ہے
جدال مراء دین میں اور خصومت قدریہ اور تناسخ کرنا درست نہیں ہے الہم و ما علیہم میں مشغول ہونا
اولی تر ہے خصومات فی الدین سے علم کا طلب کرنا افضل اعمال سے ہے مراد علم وقت ہے جو ظاہرا و باطنا اونپر واجب
ہوتا ہے یہ لوگ اللہ کی خلق پر نصیح ہوں یا عمر سب سے زیادہ مہربان و شفیق ہوتے ہیں اور بہ نسبت باذل مال کے
زاہد و معرض دنیا سے اور بہت زیادہ طلب کرنیوالے سنت و آثار کے اور شر سے حریص اتباع سنن پر اتحاد اجماع
ہے اسپر کہ جو کچھ اللہ و رسول نے کتاب و سنت میں ذکر کیا ہے وہ فرض واجب و حتم لازم ہے عقلمند کی تعبیر
کے اوس سے تخلف کو ناجائز ہیں کسیطرح اوسمیں تعدیہ کرنیکی گنجایش ہے کسی شخص کو بھی دوست ہو یا دشمن یا
عارف اگرچہ وہ اقصی مراتب اعلی درجات و اشرف مقامات و ارفع منازل کو کیوں نہ پہنچ گیا ہو بندہ کیلئے ایسا
کوئی مقام نہیں ہے کہ اوسمیں آداب شریعت اوس سے ساقط ہو جائیں محظور کو مباح حرام کو حلال کر سمجھے
یا کسی حلال کو حرام یا کسی فرض کو بغیر عذر و علت کے ساقط سمجھے عذر و علت وہی ہے جسپر مسلمین نے اجماع
کیا ہے اور احکام شریعت ساتھ اوسکے آئے ہیں اور جو شخص اصفی تر و اعلی رتبہ و اشرف مقام ہوتا ہے وہی
اجتہاد میں شدید تر اور عمل میں مخلص تر اور کثیر التوقی ہوا کرتا ہے ۱۵ اسپر اجماع ہے کہ افعال سبب
سعادت میں سبب شقاوت سعادت و شقاوت ونکی بمشیت الہی سابق ہو چکی ہے اور پہلے سے لکھی گئی
جسطرح کہ حدیث ابن عمر میں آیا ہے ہذا کتاب رب العالمین فیہ اسماء اہل الجنۃ و اسماء آبائہم و قبائلہم ثم اجمل
علی آخرہم فلا یزاد فیہم و لا ینقص منہم ابدا اسیطرح حقیقین اہل نار کے فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے
السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ یا اعمال کچھ من حیث الاستحقاق موجب ثواب
و عقاب کے نہیں ہیں بلکہ عدل کی راہ سے ہیں اور اللہ کا فضل ایجاب کی راہ سے ہے ۱۶ النعیم جنت اونکیلئے

ہے جسکے لئے اسکی طرف سے جنت بغیر علت کے سابق ہو چکی ہے اور عذاب نار اوسکے لئے ہے جسکے لئے اسکی طرف سے شقاوت بغیر علت کے سبقت کر چکی ہے کما قال هؤلاء فی الجنة ولا ابالی هؤلاء فی النار ولا ابالی اعمال عباد علامات ہیں ارادت میں اوس سابق پر کما قال صلعم اعملوا فکل میسر لما خلق له ۱۶ کل صوفیہ مجمع ہیں اسبات پر کہ اللہ تعالیٰ اعمال پر ثواب دیتا او عقاب کرتا ہے کیونکہ اوسنے عمل صالح پر وعدہ اور عمل بد پر وعید فرمائی ہے وعدہ کو پورا کرتا ہے اور وعید کو محقق لانه صادق وخبره صدق ۱۷ انکا اجماع ہے اسبات پر کہ دلیل اللہ پر خود اکیلا اللہ ہے رہی عقل سو وہ ایسی بات ہے کہ عاقل اپنی حاجت میں طرف دلیل کے راہ نکالتا ہے کیونکہ وہ محدث ہے اور محدث دلیل نہیں ہوتا مگر اپنی مثل پر ابن عطا نے کہا ہے عامہ نے اللہ کو اوسکی خلق سے پہچانا افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت خاصہ نے اوسکو اوسکے کلام و صفات سے پہچانا افلا یتدبرون القرآن ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها انبیاء نے خود اوسکو اوسکی ذات سے پہچانا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا ہاں اللہ کو نہیں پہچانتا ہے مگر عقل والا اسلئے کہ عقل ایک آلہ ہے واسطے بندے کے جس سے وہ شناخت اشیاء کی کیا کرتا ہے رہی یہ بات کہ معرفت کیا چیز ہے سو جنید رح نے کہا ہے هی وجود جهلك عند قیام علمه معلوم ہوا کہ معرفت و علم میں فرق ہے ۱۸ جنید رح فرماتے ہیں کہ روح ایک ایسی شے ہے جسکے علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ مختص ہے اوسنے کسی شخص کو اپنی خلق میں سے اوسپر آگاہ نہیں کیا اور بجز سکے کہ اوسکو موجود کہیں اور کوئی عبارت بولنا جائز نہیں ہے لقوله تعالیٰ قل الروح من امر ربی صحیح یہی ہے کہ روح مثل جسد کے مخلوق ہے ابن عطا کہتے ہیں اللہ نے ارواح کو قبل اجساد کے بنایا بدلیل قوله تعالیٰ خلقناکم یعنی الارواح ثم صورناکم یعنی الاجساد ۱۹ جمہور صوفیہ تفضیل رسل سے ملائکہ پر اور تفضیل ملائکہ سے رسل پر ساکت ہیں کہتے ہیں فضل اوسکو ہے جسکو اللہ نے فضیلت دی ہے یہ کچھ جوہر و عمل سے نہیں ہے عقل و خبر کی راہ سے احد الامرین کو واجب نہیں جانتے اور بعض نے رسل کو اور بعض نے ملائکہ کو فضیلت دی اور محمد بن فضل نے کہا کہ سارے ملائکہ افضل ہیں سارے مومنین سے اور مومنین میں ایسے بھی ہیں جو ملائکہ سے افضل ہیں یعنی انبیاء علیہم السلام ۲۰ اسپر انکا اجماع ہے کہ درمیان رسل کے تفاضل ہے لقوله تعالیٰ ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض لیکن فاضل و مفضول متعین نہیں ہیں لقوله صلعم لا تخیروا بین الانبیاء لیکن حضرت کا افضل ہونا بموجب حدیث انا سید ولد آدم ولا فخر واجب کہتے ہیں ۲۱ انبیاء باجماع جمیع صوفیہ افضل البشر ہیں اور بشر میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ فضل میں برابر انبیاء کے ہو نہ صدیق نہ ولی نہ اور کوئی گو کتنا ہی

جلیل القدر عظیم الخطر کیون نہو انبیاء سے زلات کا ہونا ثابت ہے خواہ وہ بطریق تاویل وخطا ہون یا سہو وغفلت لیکن
وہ صغائر مقرون بتوبہ ہوتے ہین نہ کبائر کہ وہ سب کبائر سے معصوم ہین ۲۱ اولیاء سے کرامات ہونی برحق بات
قرآن حدیث دونون سے ثابت ہے حضرت کے عہد مین اور بعد آپکے عہد کے بھی ظہور اسکا ہوا اولیاء سے جب
کوئی کرامت صادر ہوتی ہے تو اونکا تذلل وخضوع وخشیت وہ محکمات شدہ جاتا ہے وہ اللہ کا شکر بجا لاتے ہین استدراج
اور زیادہ کرتا ہے غرضکہ انبیاء کیلئے معجزات ہوتے ہین اولیاء کے لئے کرامات عدا کیلئے خوارقات اولیاء کو علم اپنی کرامت
کا نہین ہوتا ہے انبیاء کو معجزہ کا علم پہلے سے ہوتا ہے کیونکہ اولیاء غیر معصوم ہین اور انبیاء معصوم ہین بعض نے کہا ولی
کو اپنا ولی ہونا معلوم نہین ہو سکتا ہے اور بعض نے کہا جاتا ہے کہ وہ اس امر کا سننا ساجد اعلام ولایت کا کچھ
طرف سے حلیہ ظاہر اور خروج من العادة کے نہین ہوتا ہے بلکہ یہ اعلام سرائر مین ہوتا ہے جو اللہ کو معلوم ہے
۲۲ ایمان نزدیک جمہور صوفیہ کے قول عمل نیت ہے تحقیق کے معنی تصدیق مین اصل ایمان یہی اقرار زبان ہمراہ
تصدیق قلب کے ہے اور فرع اوسکی عمل بالارکان ہے ایمان ظاہر و باطن مین ایک شئے ہے اور وہ دل ہے اور ظاہر
مین اشیاء متعددہ ہین اسپر اجماع ہے کہ وجوب ایمان کا ظاہر شامل ہوسکے وجوب کے باطن سے اور وہ اقرار ہے کہتے
ہین کہ ایمان بڑھتا گھٹتا ہے جنید وسہل نے کہا کہ تصدیق بڑھتی گھٹتی نہین ہے اگر گھٹتی تو پھر بندہ ایمان سے نکل
جائے کیونکہ وہ تصدیق ہے اللہ کے اخبار ومواعید کی اسمین ادنی شک کفر ہوتا ہے اور زیادتی ایمان کی طرف سے
قوت ویقین کے ہوتی ہے ان زبان کا اقرار نہ بڑھی نہ گھٹی اور عمل بالارکان زائد وناقص ہوتا ہے **ف**
بعض نے کہا جسمین سے اقرار کیا تصدیق کی فرائض بجا لایا منہیات سے باز رہا وہ اللہ کے نزدیک مومن ہے
ہے اور جسنے یہ کچھ کیا وہ منعدم الانوار ہے [illegible] اوجود اقرار وتصدیق کے اعمال مین تقصیر کی جائز ہے کہ وہ
مذہب غیر مخلد ہو [illegible] لکن مذہب [illegible] نہین [illegible] ناقص غیر کامل [illegible]
اوسکا [illegible] یہ بات ثبیری کہ نقصان [illegible] سبب نقصان ایمان کا ہوا [illegible] تمام اسی سبب تمام ایمان کی [illegible] حضرت
نے حق مین قاصری الواجب کے کہا ہے کہ وہ ضعیف الایمان ہے چنانچہ دربارہ انکار منکر بالقلب کے فرمایا ہے کہ
ذلک اضعف الایمان معلوم ہوا کہ ایمان باطن کا بدون ایمان ظاہر کے ضعیف ہوتا ہے اور کسی جگہ ایمان کو
کامل ٹھیرایا ہے جیسے اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا اخلاق ظاہر و باطن دونون مین ہوتے ہین سو جسکو علم
ہے اوسکو وصف بالکمال کیا ہے اور جسکو علم نہین ہے اوسکو وصف بالضعف کیا ہے اور بعض نے کہا کم وبیشی
ایمان کی کچھ طرف سے [illegible] کے نہین ہے بلکہ جہت کی طرف سے ہے جودت وحسن وقوت سے زیادت ہوتی ہے اور

انکی کمی سے نقصان ہوتا ہے حضرت نے فرمایا مردون مین بہت کامل ہوئے اور عورتون مین فقط چار ہی عورتین کامل
ہوئین سو کچھ ساری عورتین عیان کی راہ سے ناقص نہین ہین بلکہ صفت کی طرف سے حضرت نے نسا رکو ناقص العقل
والدین فرمایا ہے بعض کبرا نے کہا ہے ایمان طرف سے اللہ کے ہے نہ زیادہ ہو نہ کم اور طرف سے انبیار کے زیادہ ہوتا ہے
نہ کم اور طرف سے غیر انبیار کے زیادہ اور کم دونون ہوتا ہے ۲۴ ارکان ایمان کے چار ہین توحید بلا حد اور ذکر
بلا بت یعنی قطع اور حال بلا نعت اور وجد بلا وقت حال بلا نعت کے یہ معنی ہین کہ جس حال رفیع کو بیان کرے اسکے
ساتہ موصوف ہو اور وجد بلا وقت کے یہ معنی ہین کہ ہر وقت مین مشاہدہ حق کرے نہ یہ کہ ایک وقت مین مشاہد ہو اور
دوسرے وقت مین مشاہد نہو ہم ۲ اسلام عام ہے اور ایمان خاص اور بعض نے کہا دونون ایک ہین کسی نے کہا اسلام
ظاہر ہے ایمان باطن ہے بعض نے کہا اسلام تحقیق ایمان ہے اور ایمان تصدیق اسلام بعض نے کہا ایمان تحقیق و تحقیقا
ہے اور اسلام خضوع و انقیاد انتہی مین کہتا ہون حدیث صحیح مین وصف اسلام و ایمان و احسان کا جدا جدا آیا ہے
وہی ٹھیک ہے جس بات کا تفرقہ و فیصلہ خود شارع نے کر دیا ہے ہمکو اسمین حرف زائد کرنا کچھ ضرور نہین ہے ۲۵
قول صوفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا درباره مذاہب شریعت یہ ہے کہ اپنے لئے احوط و اوثق کو امر مختلف فیہ فقہا مین
اخذ کرتے ہین و رہیا امکان اجماع فریقین پر چلتے ہین اور اختلاف فقہار کو صواب جانتے ہین اور کوئی انمین سے دوسرے پر
اعتراض نہین کرتا انکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے اور جس شخص نے ایک مذہب کا شرع مین اعتقاد کیا ہے اور وہ انکے
نزدیک اسکی صحیح ہوا دستور پر کہ شامل اسکا بدلالت کتاب و سنت صحیح ہوتا ہے اور وہ شخص اہل استنباط بھی ہے تو
تو وہ اعتقاد مذکور مین مصیب ہے اور جو شخص کہ اہل اجتہاد سے نہین ہے تو وہ قول مفتی کا اخذ کرے جس کسی فقیہ
کو اسکا اہل علم جانتا ہو تو یہ قول مفتی کا اسکے لئے حجت ہے انتہی مگر اسمین تامل ہے ۲۶ انکا اجماع ہے اس
بات پر کہ تعجیل نماز کی ہمراہ یقین کے وقت پر افضل ہے اور جمیع مفروضات کو وقت وجوب عجالۃً ادا کرے تقصیر و
تاخیر و تفریط روا نرکہے مگر عذر سے اور سفر مین نماز کو قصر کرے اور جو شخص ہمیشہ سفر مین رہے اور اسکا کوئی
مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑہا کرے اور افطار کرنا روزہ کا سفر مین اور روزہ رکہنا دونون جائز ہین استطاعت
حج کی نزدیک انکے امکان ہے کسی وجہ سے کیون نہو یہ لوگ فقط زاد و راحلہ کو شرط نہین کرتے ابن عطا نے
کہا ہے استطاعت دو طرح پر ہے حال و مال فمن لم یکن لہ حال تقلہ فمال یبلغہ ۲۷ اباحت مکاسب پر
حرف و تجارات و حرث وغیر ذلک سے جسکو شریعت نے مباح کیا ہے انکا اجماع ہے لیکن ساتہ تیقظ و تثبت و تحرز
کے شبہات سے اور یہ حرفہ اسلئے کرے کہ عمل پر مدد ملے طمع کا مادہ قطع ہو اور غیر کو فائدہ پہنچے ہمسایہ پر

مہربانی کرتے ہیں پس کرنا نزدیک ایک اوس شخص کیلئے اچھا ہے جسکا قرض لقمہ کے ساتھ ملا ہوا ہے جیسے کہ تو
ہین کسب ایک عمل متصل الی الغیر ہے سو جتنا نوافل مین مشغول ہونا مندوب ہے اوتنا ہی اسمین مشغول کرے یہ بھی حال
کہ جلب رزق و جز شغل اسی مین ہے پس بس آور ہر مرد آدمی کیلئے کسب کرنا مباح ہے کچھ سپرد واجب نہین
ہے آور نہ قادح توکل ہے جو عارج ہے دین مین مگر اشتغال ساتھ وظائف حق کے اولی واحق ہے اور اعراض
اوس سے وقت صحت توکل ثقت باللہ کے اوجب ہے سہل نے کہا توکل والے محض اتباع سنت کیلئے کسب
کرتے ہیں اور غیر متوکل واسطے تعاون کے صاحب تعرف فرماتے ہین هذا ما حققناه وهو عندنا من
مذاهب القوم من اقاويلهم في كتبهم وما سمعناه من الثقات ممن عرفت اصول مذهبهم وتحقق في
مذاهبهم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم انتهى حاصله

فصل بیان مین عقیدۂ شیخ محی الدین ابن عربی رح کی مطابق کتاب فتوحات اور عقیدۂ شیخ عبدالوہاب شعرانی

ہر مومن کو لائق ہے کہ اپنے عقیدہ کی تصریح کرے اور سبکے سامنے پکار کر کہدے کہ میرا اعتقاد یہ ہے اگر وہ اعتقاد
صحیح ہوگا تو وہ لوگ پاس اللہ کے اوس اعتقاد کی گواہی واسطے اسکے دینگے اور اگر اعتقاد اور طرح پر ہوگا تو اوسکا
فساد ظاہر کر دینگے تاکہ وہ اوس سے توبہ کرے دیکھو ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اپنا گواہ مقرر کیا تھا حالانکہ
وہ لوگ مشرک تھے اونکو اپنی حال پر اپنی برات کا شرک اللہ سے اور اپنے اقرار بالوحدانیۃ کا گواہ ٹہیرایا تہا اسلئے
کہ اونکو یہ بات معلوم تھی کہ اللہ تعالے جہان والون کو اپنے سامنے کہڑا کرکے اوس موقف عظیم ہولناک مین ایسے
سوال کریگا اور ہر گواہ کو گواہی ادا کرنا پڑیگا اور ہر امین کو امانت ادا کرنی ہوگی اور مومنون کیلئے ہر سامع اونکی
گواہی دیگا یہانتک کہ کفار بہی گواہی دینگے اور شیطان وقت سماع اذان کے پشت پہیر کر گوز کرتا ہوا بہاگتا ہے
تاکہ اذان مومن کو سننے اور ایسکے لئے گواہی دینا نہ پڑے اور منجملہ اون لوگون کے تو ٹہیرے جو سامع اوسکی
سعادت مین ہین پس شیطان لعنہ اللہ باوجود دشمنی اور عداوت محض ہے وہ کب ہماری بہلائی و بہتری چاہتا
ہے تو جب دشمن کو چارہ اس بات سے نہین ہے کہ جس بات پر تونے اوسکو گواہ ٹہیرایا ہے تو وہ اوسکی گواہی
دے کیونکہ اوس مشہد حق مین یہ بات سچ مچ ہوگی تو پہر گواہی دینا تیرے یار و دوست کا جو تیرا ہم مذہب اور
اچھا آدمی ہے تجکو چاہئے کہ تو اوسکو اس دار دنیا مین اپنے نفس پر وحدانیت و ایمان کا گواہ کر لے سوا ہے

میرے اخوان و احباب مین تمکو گواہ کرتا ہون اسبات پر کہ بیشک اللہ تعالے نے اور ملائکہ اور انبیا کو اور ان و حاملین
کو جو اسدم حاضر ہین یا جو کوئی اسوقت میری بات کو سنتا ہے گواہ کیا ہے اسبات پر کہ مین بطور جزم اپنے
دل سے یہ کہتا ہون کہ اللہ تعالی واحد ہے کوئی اوسکا ثانی نہین ہے وہ منزہ ہے صاحبہ و ولد سے مالک
ہے کوئی اوسکا شریک نہین ہے ملک ہے کوئی اوسکا وزیر نہین ہے صانع ہے کوئی مدبر اوسکے ہمراہ
نہین ہے اپنی ذات سے موجود ہے کسی موجد کا جو اوسکو ایجاد کرے محتاج نہین ہے بلکہ ہر موجود جو اوسکے
سوا ہے وہ اپنے وجود مین اوسکا محتاج ہے غرضکہ سارا جہان اللہ کے سبب سے موجود ہے اور اللہ تعالی اپنی
ذات سے موجود ہے اللہ کے وجود کا آغاز ہے نہ اوسکی بقا کا انجام بلکہ اوسکی ہستی استمراری دائمی مطلق ہے
وہ اپنے نفس سے قائم ہے نہ جوہر متحیز ہے کہ اوسکے لئے اندازہ مکان کا کیا جائے نہ عرض ہے کہ بقا اوسپر
محال ٹہیرے نہ جسم ہے کہ اوسکے لئے جہت در مقابلہ ہو وہ تو مقدس ہے جہات و اقطار سے مرئی ہے
دلون اور ابصار سے یعنی دنیا و آخرت مین عرش پر مستوی ہے جسطرح کہ اوسنے فرمایا ہے اور جس معنی
کا اوسنے ارادہ کیا ہے جسطرح کہ عرش اور جسکو وہ حاوی ہے سا اوسکے مستوی ہے آخرت و اولی اوسکے
لئے ہے اوسکے لئے نہ مثل معقول ہے اور نہ عقول اوسپر دلیل ہین زمانہ اوسکو محدود نہین کرسکتا اور نہ
مکان اوسکو اپنے اندر لے سکتا ہے بلکہ وہ تہا اور مکان نتہا وھو الآن علی ما علیہ کان یعنی اب بہی ویسا ہی
ہے جیسا تہا کون کا تون ہے اوسی نے تمکن و مکان پیدا کیا زمان کو بنایا اور کہا مین وہ واحد حی ہون جسکو حفظ مخلوقات
نہین تہکاتا اور نہ اوسکیطرف کوئی ایسی صفت مخلوقات جسپر وہ نہ تہا رجوع کرتی ہے وہ اس سے برتر ہے
کہ حوادث اوسمین حلول کرین یا وہ حوادث مین حال ہو یا حوادث اوس سے پہلے ہون یا وہ بعد حوادث کے
ہو بلکہ وہ تہا اور کوئی شے نتہی کیونکہ قبل بعد صیغے ہین زمان کے جسکو اوسنے ابداع کیا ہے وہ ایسا قیوم ہے
کہ سوتا نہین ہے اور ایسا قہار ہے کہ اوسکا کوئی کچہہ نہین کرسکتا لیس کمثلہ شیئ و ھو السمیع البصیر
عرش کو پیدا کر کے استوا کی ایک حد ٹہیرائی اور کرسی بنا کر اوسکو آسمان و زمین کی سعت دی لوح محفوظ و
قلم اعلی کو اختراع کیا اور اوسکو جاری کر کے مطابق اپنے علم کے حقمین خلق کے فصل و قضا کے دن تک کاتب
بنایا سارے جہان کو بغیر مثال سابق کے اختراع کیا خلق کو پیدا کیا اوسکو خلیفہ ٹہیرایا روح انکو اندر بدن انسان
کے اوتارا امانت دار کیا ہیراون بدنون کو جنمین یہ روحین اوتاری گئی مین زمین کا خلیفہ مقرر کیا اور جو کچہہ
آسمانون اور زمین مین ہے اوس سبکو مسخر اون خلفا کا ٹہیرایا یہ سب اوسیکی طرف سے ہے وہ قائم

ہے ایک ذرہ حرکت نہین کرسکتا مگر اوسکے حکم سے کل خلق کو بنا یا بغیر اسکے کہ اوسکو کچھہ حاجت خلق کی تہی
یا کسی نے اوسکا پیدا کرنا اوسپر واجب کیا ہو لیکن اوسکا علم سابق تہا تو اوس معلوم کو پیدا کرنا ضرور
تہیرا فہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو علی کل شئ قدیر اوسکا علم ہر شے کو محیط ہے اور ہر عدد
کا مُحصی ہے وہ عالم ہے ہر راز اور امر پوشیدہ تر کا آنکہ کے اشارہ کو اور جی کے اندر کی بات کو جانتا ہے
اور کیونکر وہ اوس شے کو جسے اوسنے پیدا کیا ہے نجانیگا الا یعلم من خلق وہو اللطیف الخبیر اشیاء
نہ تہی مگر اوسکو علم اون کا حاصل تہا پہر اوسی علم کے بموجب اونکو ایجاد کیا غرضکہ وہ ہمیشہ سے عالم اشیا رہا
پہلے اشیاء کے موجود ہونے پر کوئی علم جدید اوسکو نہین لگا ساری اشیاء کا اتقان احکام اور اونپر حکمرانی
کرنا اوسکے علم سے ہے جسکو چاہا اوسکو اونپر حاکم کیا جسطرح کہ وہ عالم کلیات علی الاطلاق ہے اسیطرح وہ
عالم جزئیات بہی ہے باجماع اہل النظر صحیح و ہی عالم غیب و شہادت ہے فتعالی اللہ عما یشرکون فعال لما
یرید ارادہ کرنیوالا کائنات کا عالم غیب شہادت مین بہی ہے اوسکی قدرت کسی شے کے ایجاد کو متعلق
نہین ہوئی جب تک کہ اوسنے ارادہ ہیکجا جسطرح کہ اوسنے ارادہ نہین کیا جبتک کہ اوسکو جان نہین لیا کیونکہ
عقل مین یہ بات محال ہے کہ جس چیز کو نجانے اوسکا ارادہ کرے یا مختار ترک فعل ہو مرید نہو غیر مراد کا
قائل ہو جسطرح کہ یہ بات محال ہے کہ یہ حقائق بغیر حی قیوم کے پائی جائین یا یہ صفات بغیر ایک ذات کے جو
موصوف بالمذکور ہے قائم رہسکین وجود مین کوئی طاعت یا معصیت ربح یا نقصان عبد یا حُر برد یا حر
حیات یا موت حصول یا فوت نہار یا لیل اعتدال یا میل بر یا بحر شفع یا وتر جوہر یا عرض صحت
یا مرض فرح یا ترح روح یا شبح ظلام یا ضیاء ارض یا سماء ترکیب یا تحلیل کثیر یا قلیل غداۃ یا اصیل بیاض
یا سواد سہار یا رقاد ظاہر یا باطن متحرک یا ساکن یابس یا رطب قشر یا لب نہین ہے اسیطرح نہ کوئی شے
متضاد یا مختلف یا متماثل ہے لیکن وہ مراد حق تعالے ہے اور کیونکر وہ اوسکی مراد نہو حالانکہ اوسی نے
اوسکو ایجاد کیا ہے کہین یہ ہوسکتا ہے کہ جو مراد نہو وہ مختار پایا جائے لا راد لامرہ ولا معقب لحکمہ یوتی
الملک من یشاء وینزع الملک ممن یشاء ویعز من یشاء ویذل من یشاء ویہدی من یشاء
ویضل من یشاء ما شاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن اگر ساری خلائق مجتمع ہو کہ کسی شے کا ارادہ کرے جو
مراد حدا میں ہے تو نہین کرسکتے یا کوئی ایسی شے کرے کہ جسکے ایجاد کا اللہ نے ارادہ نہین کیا ہے یا نعاف
مراد حدا کے کچھہ کرنا ہے تو ہرگز نہین کرسکتے اور کو یہ استطاعت نہین ہے اور نہ اللہ نے اوسکو اسی

امرکی قدرت دی ہے کفر و ایمان و طاعت و عصیان سب اوسکی مشیت و حکم و ارادہ سے ہے اللہ تعالیٰ
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتھ اس ارادہ کے اور عالم تہا معدوم کا پہر اوسنے عالم کو بلا تفکر و تدبر ایجاد کیا
وہ جاہل نہ تہا کہ تدبر و تفکر سے اوسکو علم مجہول حاصل ہوتا جل و علا عن ذٰلک بلکہ اوسنے اوسی علم سابق
کی بنیاد اور تعیین ارادہ منزہ ازلیہ پر عالم کو مع زمان و مکان و اکوان و الوان کے ایجاد کیا سو علی التحقیق وجود
مین کوئی موجود سوا اس ذات پاک کے موجود نہین ہے کیونکہ قائل اس قول کا وما تشاؤن الا ان یشاء
اللہ وہی ہے اللہ نے جسطرح جانا حکم کیا جو ارادہ کیا خاص کیا مقدر کر کے ایجاد کیا وہ سنتا دیکہتا ہر
ہر متحرک و ساکن و ناطق کو جو کہ عالم اسفل سے لیکر تا عالم اعلیٰ ہے نہ بُعد اوسکی سمع کو حاجب ہو کیونکہ وہ قریب ہے
اور نہ قرب اوسکی بصر کو محجوب کرے کیونکہ وہ بعید ہے تجی کی بات جی ہی کے اندر سنتا ہے اور وقت لمس
کے صوت مماست خفیہ کو سماعت کرتا ہے سیاہی کو اندہیرے مین پانی کو اندر پانی کے دیکہتا ہے نہ امتزاج
اوسکو حاجب ہو اور نہ ظلمات اور نہ انوار مانع و تہی ہے سنتا دیکہتا اوسنے تکلم کیا لکن نہ خاموشی متقدم
سے اور نہ سکوت متوہم سے یہ کلام اوسکا قدیم ازلی ہے مثل سائر صفات علم و ارادہ و قدرت کے موسیٰ
علیہ السلام وغیرہم سے بات کی اوسکا نام تنزیل زبور و توریت انجیل فرقان رکہا بغیر کسی تشبیہ و تکییف کے
اوسکا کلام بغیر لہات و لسان ہے جسطرح کہ اوسکا سمع بغیر صمخہ آذان ہے یا جسطرح کہ بصر اوسکی بغیر حدقہ و جفان
ہے یا جیسے کہ ارادہ اوسکا بغیر قلب جنان ہے یا جیسے کہ علم اوسکا بغیر اضطرار و نظر کرنے کے برہان مین ہے
یا جیسے حیات اوسکی بغیر بخار تجویف قلب کے ہے جو کہ امتزاج ارکان سے حادث ہوتا ہے اوسکی ذات نہ
زیادت کو قبول کرے نہ نقصان کو وہ پاک ذات عظیم السلطان عمیم الاحسان جسیم الامتنان ہے جو کچھ اوسکے
سوا ہے وہ اوسکے وجود سے فائض ہوا ہے اوسکا فضل و عدل باسط و قابض ہے جب جہان کو ایجاد
و اختراع کیا تو اوسکی صنع کو کامل و بدیع بنایا اوسکا کوئی شریک اوسکے ملک مین یا مدبر اوسکے امر مین نہین
ہے اگر انعام کرے اور نعمت دے تو یہ اوسکا فضل ہے اور اگر ستانے اور عذاب کرے تو یہ اوسکا عدل ہے
اوسکے ملک مین کسی غیر کا کچہہ تصرف نہین ہے کہ اوسکو طرف جور و حیف کے منسوب کرین نہ سوا اوسکے کسی اور
کا اوسپر حکم چلتا ہے کہ وہ متصف بجزع و خوف ٹہیرے جو کچہہ اوسکے سوا ہے وہ زیر سلطان قہر خدا ہے اسکے
ارادہ و امر سے متصرف ہے نفوس مکلفین مین الہام تقویٰ و فجور کا کرنیوالا وہی ہے پہر جسکی سیئات سے
چاہے درگزر فرمائے اور جسکو چاہے پکڑ لے خواہ یہان خواہ دن نشور کے اوسکا عدل نہ اوسکے فضل مین

حکم کرسکتا اور سارا اوسکا فضل ہو سکے بدل میں حکمراں ہو تم کو دو وقت میں علاوہ امداد نیکی کیلئے دوسرا حکم
فرمایا فلله الحمد ولا ادری ما ولا الله الساد ولا الی کسی متبرس شاد یعنہ وہاں کہا او اس نے کیا کیونکہ
اوسوقت اس کوئی موجود نہ تہا وہی خود موجود تہا سو حسبیہ تعریفیں اسکے لائق ہیں کہ ہیں ایک قصہ بہ
ہے کہ دوسرا قصہ ہر ایسا بالا ہے آسمہ ایک گرجا ہتا کہ سارا جہاں سعادتمند ہو تو ایسا ہی ہوتا اور اگر چاہتا
کہ تمام عالم بدبخت ہو تو ویسا ہی ہوتا یہ سارا اوسکی شان تہی لیکن اسنے اسطرح پر چاہا کہ خلق پیدا کر
اسے چاہا کہ کوئی شقی ہو اور کوئی سعید ہوا اور سعادت میں ایک کوئی رستہ طرف بیٹا اوسکے حکم کے
نہیں ہے چنانچہ فرمایا کہ یہ پانچ عمارتیں بیج پچاس نماز ملکے ہیں و ما یبدل القول لدی وما انا بظلام
للعبید کیونکہ ملک میں ایسا ہی تصرف ہے اور میری ہی مشیت جاری ہے اسکی حقیقت سمجھنی
ہر ایک دل کی اسمیں ہی انکار و صائر کا اوسپر کہیں نہیں ہوتا مگر لطور روحانیت اور حوادث روحانی کے
حق ہمیں پر اوسکی عنایت ہوتی ہے اور حضرت شہادت میں دیکہتے تھے یہ امر سابق ہو چکا ہے اوسکو
روحانیت میں ہے جسوقت الوہیت نے یہ تقسیم کی تہی اوسکو معلوم تہا یہ دقائق قدیم ہیں اوسکے سوا
کوئی فاعل نہیں ہے اور نہ کوئی موجود ذات موجود ہے مگر وہی ایک اسی نے تمکو اور تمہارے اعمال کو
پیدا کیا اوس سے سوال اوسکے فعل کا نہیں کیا جاتا بلکہ مسئول یہی خلق ہے تحت بالعداوت کے نیچے ہے
وہ چاہے تو تم سب کو راہ پر لگاوے **ف** یعنے جسطرح الله اور ملائکہ اور اوسکی ساری خلق کو اور تمکو بہی
بس پر اپنی توحید کا گواہ ٹہیرایا ہے اسیطرح میں الله اور ملائکہ اور ساری خلق کو اور تمکو اپنے نفس پر ایسی
توحید اور ایمان لانیکا اسکے مصطفے و مختار مجتبی پر گواہ کرتا ہوں وہ ہمارے سید و مولی محمد صلعم ہیں
حکو اسنے سب لوگوں کیطرف بشیر و نذیر اور داعی الی الله اپنے اذن سے اور سراج منیر کر کے بہیجا ہے
حضرت پر جو کچہ الله کیطرف سے اترا تہا وہ اونہوں نے پہنچا دیا امانت ادا کر دی امت کی خیر خواہی کی
حجۃ الوداع میں کہڑے ہو کر سارے اتباع حاضرین کو خطبہ سنایا تذکیر فرمائی تحذیر کی وعدہ وعید پہنچائے
استطاعت وار عادہ کیا آپ تذکیر کے ساتھ کسیکو خاص نہیں کیا یہ تذکیر اول الله سے ہی پہر کہا الا ہل بلغت
سب نے کہا ہاں فرمایا اللہم اشہد اللہ میں ایمان لایا اوسپر جو حضرت لائے ہیں جو مجہے وہ معلوم ہے یا نہیں معلوم
اوسکے جو حضرت لائے ایک یہ بات ہے کہ موت ایک اجل مسمی ہے ہر ایک جاندار کے حق آتی ہے تو دیر نہیں
کرتی سو مجکو ایسا ایمان ہے اسمیں کچہ شک شبہ نہیں ہے جسطرح کہ میں سب بات پر ہی ایمان لایا ہوں

اور ہمنے اقرار کیا ہے کہ سوال فتانان قبر کا حق ہے اور عذاب قبر حق ہے اور بعث اجساد کا قبور سے حق
ہے اور عرض ہونا اسپر حق ہے اور جنت حق ہے اور نار حق ہے اور میزان حق ہے اور حوض حق ہے
اور اوڑنا صحائف اعمال کا حق ہے اور صراط حق ہے اور ایک فریق کا جنت مین اور ایک فریق کا دوزخ مین
جانا حق ہے اور کرب وسدن کا ایک گروہ پر حق ہے اور ایک گروہ کو حزن مین نڈالنا فزع اکبر کا حق ہے
اور شفاعت ملائکہ وانبیاء ومومنین شفاعت ارحم الراحمین کی حق ہے ایک جماعت مومنین کی اہل کبائر سے
جہنم مین جائیگی پہر شفاعت سے باہر آئیگی یہ سب حق ہے اور ہمیشہ رہنا مومنون کا نعیم مقیم مین اور ہمیشہ
کفار کی اور اہل نفاق کی عذاب الیم مین حق ہے اور جو کچھ کتب مین آیا ہے اور رسل لائے ہین علم ہوا جہل
وہ حق ہے یہ شہادت ہمیری ہیں ہے نفس پر امانت ہے پاس ہر اوس شخص کے جسکے پاس پہنچی ہے
وہ اس امانت کو وقت سوال کے ادا کرے جہان کہین ہو اللہ تعالی ہمکو اور تمکو اس ایمان سے نفع دے
اور ہمکو اسپر وقت انتقال کے طرف دار حیوان کے ثابت رکہے اور کرامت و رضوان کے گہر مین ہمکو داخل
کرے اور درمیان ہمارے اور اوس گہر کے حائل ہو جن گہر والون کے سرابیل قطران ہونگے
اور ہمکو اوس عصابہ مین کرے جسنے کتب آلہیہ کو ایمان کے ساتھہ لیا ہے اور وہ حوض سے سیراب ہوکر
پہر آیا ہے اور اوسکی ترازو بہاری ہوگئی ہے اور اوسکے پاؤن صراط پر جمے رہے وہی ہے منعم محسان انتہی
اسکے بعد شعرانی رح نے ہر جملہ عقیدہ دلائل سمعیہ شرعیہ سے ساتہہ بسط لایق و تقریر فائق کے ثابت
کیا ہے اور علماء و اولیاء کے اقوال اوسکی تائید مین نقل کئے ہین آن عقائد مین و مسائل اتحاد وغیرہ جنپر انتقاد
کیا گیا ہے مذکور نہین ہوے اسلئے کہ شعرانی رح نے اونکو کتاب فتوحات مین طرف سے حساد شیخ کے
مدسوس بتایا ہے بنیاد تکفیر کی انہین مسائل پر ہے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت شیخ امام ولی اللہ تہی
کسی مسلمان کو اونکی تکفیر کرنا نہین پہنچتا اور جس کسی عالم باللہ نے اونکی تکفیر کی ہے وہ تکفیر درحقیقت
اونکی نہین ہے بلکہ مرجع اوسکا وہ کلمات ہین جنکہ بظاہر شرع سے مخالفت رکھتے ہین سو تفوہ و تکلم کرنا شیخ
کا ساتہ اون کلمات کے سخت مستبعد ہے اگرچہ حالت سکر ہی مین کیون نہو یا وہ عبارات ماؤل ہین اور ہر
شخص کو قدرت تاویل کی حاصل نہین ہوتی ہے ہمارے شیخ امام محمد بن علی شوکانی رح پہلے حق مین شیخ
کے منکر تہے پہر چالیس برس کے بعد رجوع کیا اور کہا کہ اونکے بعض الفاظ محتمل و ماؤل ہین اور تکفیر کو ترک
کیا وللہ الحمد **ف** شیخ نے فتوحات مکیہ مین لکہا ہے اجماع المحققین علی ان من شرط الکامل

ان لایکون عنده شطح عن ظاهر الشریعة ابدا بل یری ان من الواجب علیه ان یحق الحق و یبطل الباطل ویعمل علی الخروج من خلاف العلماء ما امکن انتہی بلفظہ شعرانی رحمہ نے فرمایا کہ بعض حیاسد نے ومن ناقد و فہمه عرف ان جمیع المواضع التی فیہا شطح فی کتبه مدسوسة علیه لاسیما کتاب الفتوحات المکیة فانه وضعه فی حال کماله بیقین وقد فرغ منه قبل موته بنحو ثلث سنین وبقرینة ما قاله فی الفتوحات المکیة فی مواضع کثیرة من ان الشطح کل رعونة نفس لایصدر قط من محقق وبقرینة قوله ایضا فی مواضع من اراد ان لایضل فلا یرم میزان الشریعة من یده طرفة عین بل یستصحبها لیلا ونهارا عند کل قول و فعل واعتقاد انتہی میں کہتا ہوں مجدد الف ثانی شیخ احمد سہرندی رحمہ نے مکتوب حقاد میں کئی جگہ شیخ ابن عربی پر انتقاد کیا ہے کما سیاتی معلوم ہوتا ہے کہ شیخ مجدد کو اطلاع کلام شعرانی رحمہ پر نہیں ہوئی ورنہ وہ اون عقائد کو جنپر انتقاد کیا ہے مدسوس سمجھ لیتے واللہ اعلم اسکے بعد شعرانی فرماتے ہیں وبالجملة فلا یحل مطالعة کتبه الا للخاص الالعالم کامل ومن سلك طریق القوم واما من لم یکن واحدا من هذین الرجلین فلا ینبغی له مطالعة شیء من ذلك خوفا علیه من ادخال الشبه التی لایجد الفطن یخرج منها فضلا عن غیر الفطن ولکن من شان النفس کثرة الفضول ومحبة الخوض فیما لا یعنیها وقد اجمع اهل الحق علی وجوب تاویل احادیث الصفات کحدیث ینزل ربنا الی سماء الدنیا وخالف فی ذلك الکرامیة المجسمة والحشویة المشبهة فمنعوا تاویلها وحملوها علی الوجه المستحیل فی حقه تعالی من التشبیه والتکییف حتی ان بعضهم کان علی المنبر فنزل درجا منه وقال ینزل ربکم عن کرسیه الی سماء الدنیا کنزولی من منبری هذا ومن اجهل ممن فوق جهله کل هؤلاء محجوجون بالکتاب والسنة ودلائل العقول واذا تعددت وجوه الحمل لآیات الصفات وجب الاخذ بالوجه الراجح عند الشیخ ابی الحسن الاشعری لقوله تعالی فاعتبروا یا اولی الابصار ولقوله تعالی فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه وذهب سفیان الثوری والاوزاعی وغیرهما الی انه یطرح التشبیه والتکییف ونقف عن تعیین وجه من وجوه التاویل انتہی میں کہتا ہوں کہ مراد شعرانی رحمہ کی وجوب تاویل سے نفی تشبیہ و تکییف ہے نہ اور کچھ چنانچہ قول کرامیہ وحشویہ کا ذکر کرنا قرینہ صحیح ہے اس مراد پر اور مذہب سلف درباره صفات وہی ہے جو سفیان وغیرہ سے اسکو نقل کیا ہے سارے اہل حدیث اسی طریق پر گزرے ہیں اور قول اشعری مرجوح ہے اور اہل بدع جو کبھی

اہل سنت کو حشویہ کہدیتے ہین یہ اونکی ضلالت ہے اہل حق پر پہر شعرانی رح نے فرمایا ہے
قلت وقد اختصرت الفتوحات المکیۃ وحذفت منہا کل ما یخالف ظاہر الشریعۃ فلما اخبرت
بانہم دسوا فی کتب الشیخ ما یوہم الحلول والاتحاد وورد علے الشیخ شمس الدین المدنی بنسخۃ
فی الفتوحات التی قابلہا علے خط الشیخ بقونیۃ فلم اجد فیہا شیئا من ذلک
الذی حذفتہ ففرحت بذلک غایۃ الفرح فالحمد للہ علی ذلک
انتہی مین کہتا ہون مینے مطالعہ کتاب فتوحات مکیہ کا کیا مواضع بسیار مین تحریض اتباع سنت و ترک تقلید
پر پائی اور اعتقاد مین مطابقت اہل حدیث کی معلوم پائی یہ دلیل واضح ہے اسبات پر کہ مسائل اتحاد و حلول
وغیرہا مدسوس ہین کتاب مذکور مین ورنہ پہر حث علی الاتباع کیون ہے -

فصل بیان مین مذہب و عقائد اہل سنت کے مطابق کتاب غنیۃ الطالبین

معرفت صانع عزوجل کی مطابق آیات و دلالات کے بر وجہ اختصار یہ ہے کہ انسان یہ بات جانے اور یقین
کرے کہ صانع عالم واحد احد فرد صمد ہے لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد لیس کمثلہ
شیٔ وہو السمیع البصیر ٥ نہ کوئی اوسکا شبیہ و نظیر ہے اور نہ کوئی عون و شریک اور نہ کوئی
ظہیر و وزیر اور نہ کوئی ند و مشیر وہ نہ جسم محسوس ہے اور نہ جوہر محسوس اور نہ عرض اور نہ ذی ترکیب اور نہ
ذی آلہ و تالیف و ماہیت و تحدید وہی رافع سما اور واضع ارض ہے نہ کوئی طبیعت ہے طبائع مین سے
اور نہ کوئی طالع ہے طوالع مین سے نہ ظلمت ہے کہ ظاہر ہو نہ نور ہے کہ باہر ہو حاضر اشیاء ہے علم سے
اور شاہد کائنات ہے بغیر مماست کے عزیز قاہر حاکم راحم غافر ساتر معز ناصر رؤف خالق فاطر اول آخر ظاہر
باطن فرد معبود حی لا یموت ازلی لا یفوت ابدی الملکوت سرمدی الجبروت ہے قیوم ہے سوتا نہین عزیز
ہے اوسپر کوئی جور نہین کرتا منیع ہے اوسکا کوئی قصد نہین کرسکتا اوسکے لئے اسماء عظام مواہب کرام
ہین اوسنے ساری خلق پر حکم فنا کا کیا ہے اور فرمایا ہے کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال
والاکرام وہ جہت علو مین مستوی ہے عرش پر محتوی ہے ملک پر اوسکا علم محیط اشیاء ہے کلم طیب و
عمل صالح طرف اوسکے صاعد و مرفوع ہوتے ہین تدبیر ہر کام کی آسمان کے اوپر سے زمین کیطرف

کرتا ہے پہر وہ کام اوسیکی طرف چڑہ جاتا ہے بیچ ایسے دنمین جسکا مقدار برابر ہزار سال کے ہے ہماری گنتی
سے اوسنے خلائق اور افعال خلق کو پیدا کیا ہے اونکی روزی اور اجل مقرر کی ہے کوئی مقدم واسطے موخر
کے اور موخر واسطے مقدم کے نہین ہے عالم اور جو کچہ اہل عالم کرتے ہین اوسکا ارادہ ہے اگر وہ اونکی
معصیت کرتا تو ہرگز خلاف اوسکے نکرتے اور اگر یہ چاہتا کہ سب اوسکی اطاعت کرین تو سب کے سب اوسکے
مطیع ہوتے وہ عالم سر و اخفی اور علیم ذات الصدور ہے الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر محرک ساکن
سب ہی ہے نہ اوہام اوسکو تصور کرسکتے ہین ورنہ اوہان تقدیر اوسکا قیاس لوگون پر نہین ہوسکتا مطلق
تر ہے اس سے کہ کسی مصنوع سے متشابہ ہوسکے یا طرف کسی اختراع یا ابتداع کے مضاف ہو انفاس کا محصی ہے
ہر نفس پر مع اوسکے کسب کے قائم ہے لقد احصٰھم وعدھم عدا وکلھم اٰتیه یوم القیٰمة فردا الیوم تجزٰی کل
نفس بما تسعٰی لیجزی الذین اساؤا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنٰی خلق سے غنی ہے بریت کا
رازق ہے کہاتا ہے کہاتا نہین دیتا ہے لیتا نہین مجبر ہے مجار علیہ نہین ساری خلق اوسکی محتاج ہے اوسنے خلق کو
کچہ واسطے جلب نفع یا دفع ضر کے نہین پیدا کیا ہے اور نہ کسی داعی کی دعوت سے بنایا ہے اور نہ کسی خاطر
وفکر سے جو اوسکو حادث ہوئی ہو خلق کیا ہے بلکہ یہ سر اوسکا ارادہ ہے اور وہ اصدق قائلین ہے اور صاحب
عرش مجید اور فاعل ما یرید متفرد ہے ساتہہ قدرت کے اختراع اعیان وکشف ضر وبلوی وتقلیب اعیان
وتغییر احوال پر کل یوم ھو فی شان جو بات مقدر ہو وقت کی ہے اوسکو اوسی وقت پر کرتا ہے وہ زندہ جاوید
ہے ساتہ حیات کے عالم ہے ساتہ علم کے قادر ہے ساتہ قدرت کے مرید ہے ساتہ ارادہ کے سمیع ہے ساتہ
سمع کے بصیر ہے ساتہ بصر کے مدرک ہے ساتہ ادراک کے متکلم ہے ساتہ کلام کے آمر ہے ساتہ امر کے ناہی
ہے ساتہ نہی کے مخبر ہے ساتہ خبر کے اپنے حکم وقضا مین عادل ہے اپنے عطائے انعام مین محسن متفضل ہے سیدی
سید حیی ممیت محدث موجد مثیب معاقب ہے جواد ہے بخل نہین کرتا حلیم ہے عجلت نہین فرماتا حفیظ ہے
ہولتا نہین بیدار ہے سہو نہین کرتا جاگتا ہے غافل نہین ہوتا قابض ہے باسط ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے
محبوب مکروہ رکہتا ہے ناخوش اور راضی ہوتا ہے غضب وسخط فرماتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے دیتا ہے
منع کرتا ہے اوسکے دو ہاتہ ہین دونون دست راست ہین قال جل وعلا والسمٰوٰت مطویٰت بیمینه ابن
عباس نے کہا وہ زمینون اور آسمانون کو اپنی مٹہی مین لے لیگا کوئی طرفا ونکی اوسکے قبضہ سے باہر نظر
نآئیگی اور حضرت نے فرمایا ہے کلتا یدیه یمین اوسنے آدم ابو البشر کو اپنے ہاتہ سے بنایا جنت عدن

کو اپنے ہاتھ سے لگایا درخت طوبیٰ کو اپنے ہاتھ سے بویا توریت کو اپنے ہاتھ سے لکھکر دست بدست موسیٰ علیہ السلام
کو دیا اور اوسنے بغیر واسطہ وبغیر ترجمان بات چیت کی بندون کے دل درمیان دو انگشت رحمن کے ہین
جسطرح چاہتا ہے اونکو الٹ پلٹ کرتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ اونکو یاد کرا دیتا ہے سارے آسمان زمین ن
قیامت کے ویسکے کف دست مین ہونگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے وہ اپنا قدم جہنم مین رکہدیگا جہنم کے بعض
اطراف طرف بعض کے سمٹ جاینگے اور وہ کہے گی بس بس پہر ایک قوم جہنم سے باہر آنے کی جنت والے اسکو
منہہ کو نظر کرینگے اور اوسکو دیکہین گے کچہہ شک وشبہ وسکی رویت مین نکرینگے جسطرح حدیث مین آیا ہے
یتجلی لھم ویعطیھم ما یتمنون وقال تعالی للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ حسنے سے مراد جنت ہے زیادہ سے
مراد نظر ہے طرف اوسکے وجہ کریم کے وقال تعالی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ بندے دن
فضل کے اوسپر عرض کئے جاینگے خود متولی اونکے حساب کا ہوگا کسی غیر کو متولی نکریگا اللہ نے سات آسمان
بنائے ایک کے اوپر ایک ورسات زمینین بنائین ایک کے نیچے ایک زمین علیا سے آسمان دنیا تک پانسو برس
کا رستہ ہے اسیطرح ہر آسمان کے درمیان دوسرے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے ساتوین آسمان ہفتم
پر ہے رحمن کا عرش پانی پر ہے اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے وسے اوسکے ستر ہزار پردے نور وظلمت کے
ہین اور جو کچہہ کہ اوسکو معلوم ہے عرش کے اوٹہانیوالے ہین جو اوسکو اوٹہائے ہوئے ہین قال تعالی الذین
یحملون العرش ومن حولہ الآیۃ عرش کی ایک حد ہے جو اللہ ہی کو معلوم ہے وتری الملئکۃ حافین حول
العرش یہ عرش یاقوت سرخ کا ہے اوسکی سعت مثل سعت سموٰت وارضین کے ہے کرسی پاس عرش
کے ہے جیسے ایک حلقہ کسی زمین بیابان مین پڑا ہو اوسکو علم ہے ہر اوس چیز کا جو درمیان آسمانونکے اور
اونکے نیچے ہے اور جو کچہہ مینون مین اور اونکے درمیان ہے اور جو کچہہ تحت الثری اور دریاؤن کی تہ مین ہے
اور ہر بال کی جڑ مین ہے ہر درخت اور ہر زرع نابت کو جانتا ہے اور ہر پتے گرنیکو اور اونکی گنتی اور
سنگریزہ وریت اور وزن پہاڑون کا اور قول دریاؤن کی اور اعمال بندون کے اور اونکے اسرار والفاس
وکلام ہو معلوم رکہتا ہے وہ عالم ہے ہر شے کا اوسپر کوئی شے مخفی نہین ہے وہ پاک ہے مشابہت خلق
سے اوسکے علم سے کوئی جگہ خالی نہین ہے اوسکا وصف اسطرح پر کرنا کہ وہ ہر جگہ ہے جائز نہین ہے بلکہ
یون کہنا چاہیے کہ وہ آسمان مین بالائے عرش ہے جسطرح خود فرمایا ہے الرحمن علی العرش استوی
وقولہ ثم استوی علی العرش الرحمن وقولہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اور حضرت نے اوس

کنیز کے مسلمان ہونے کا حکم دیا جس سے کہا تہا کہ اللہ کہان ہے اور اوسنے طرف آسمان کے اشارہ کیا
تہا اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے لما خلق اللہ الخلق کتب کتابا علی نفسہ و ہو عندہ
فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی تو اب اطلاق لفظ استوار کا بغیر تاویل کے چاہیے یہ استوار ذات کا
عرش پر ہے نہ بمعنی قعود و مماست جسطرح کہ مجسمہ و کرامیہ کہتے ہین اور نہ بمعنے علو و رفعت جسطرح کہ اشعریہ کہتے
ہین اور نہ بمعنے استیلاء و غلبہ جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہین کیونکہ یہ معنے شرع مین نہین آئے ہین اور نہ کسی شخص
سے منجملہ صحابہ و تابعین و سلف صالح و اصحاب حدیث کے منقول ہین بلکہ انسے تو یہی حمل علی الاطلاق
منقول ہے ام سلمہ زوج نبی صلعم نے کہا ہے الاستواء غیر مجہول والاقرار بہ واجب والجحود بہ
کفر یہ روایت صحیح مسلم مین آئی ہے اسیطرح حدیث انس بن مالک مین بہی مروی ہے امام احمد نے
مرنے سے پہلے کہا تہا اخبار الصفات تمر کما جاءت بلا تشبیہ ولا تعطیل وہ تفسیر الفاظ و کنایہ ہم
کہا لست بصاحب کلام ولا اری الکلام فی شیء من ہذہ الاماکن فی کتاب اللہ عز وجل
او حدیث عن النبی صلعم او عن اصحابہ رضی اللہ عنہم او عن التابعین تفسیر الفاظ سے نحن
نؤمن بان اللہ عز وجل علی العرش کیف شاء و کما شاء بلا حد ولا صفۃ یبلغہا واصف او یحدہ حاد
کعب احبار کہتے ہین اللہ تعالی نے توریت مین فرمایا ہے انا اللہ فوق عبادی و عرشی فوق جمیع خلقی
وانا علی عرشی علیہ ادبر عبادی ولا یخفی علی شیء من عبادی شیخ جیلی رحمہ فرماتے ہین کہ اللہ عز
وجل کا عرش پر ہونا ہر کتاب آسمانی مین جو کسی نبی مرسل پر اوتری ہے بلا کیف مذکور ہے کیونکہ اللہ تعالے
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتہ علو و قدرت و استیلاء و غلبہ کے ساری خلق پر کیا عرش اور کیا غیر تو اب
حمل استوار کا اوسپر نچاہیئے یا استوار اوسکی صفت ذات ہے بعد اسکے کہ اوسنے ہمکو اس امر کی خبر دی اور
نص کی سات آیتون مین اوسکو موکد فرمایا اور سنت ماثورہ مین آئی یہ صفت اوسکو لازم و لائق ہے
جیسے وجہ و ید و عین و سمع و بصر و حیات و قدرت یا جیسے یہ کہ وہ خالق رازق محیی ممیت ہے اور
موصوف ہے ساتہ ان صفات کے ہم اسیطرح کتاب و سنت سے خروج نہین کر سکتے ہین بلکہ آیت و خبر کو
مقرر رکہکر اونپر ایمان لاتے ہین اور کیفیت کو صفات مین سپرد علم الہی کرتے ہین سفیان بن عیینہ نے کہا ہے
کلما وصف اللہ تعالی نفسہ فی کتابہ فتفسیرہ قراءتہ لا تفسیر لہ غیرہا ولم نتکلف غیر
ذلک فانہ غیب لا مجال للعقل فی ادراکہ ونسأل اللہ العفو والعافیۃ ونعوذ بہ من ان نقول فیہ

وفی صفاتہ ما لم یخبرنا بہ ہوا یہ رسول صلے اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالی ہر رات آسمان دنیا پر جیسا اوسطرح کہ وہ
چاہتا ہے نزول فرماتا ہے اور جس غضب مخطی مجرم عاصی کو اپنے بندہ مومنین سے پسند کرتا ہے اوسکو
بخشدیتا ہے یہ نزول بمعنی نزول رحمت و ثواب نہیں ہے جسطرح کہ معتزلہ و اشعریہ دعوی کرتے بلکہ حدیث
عبادہ بن صامت میں آیا ہے فیکون کذلک الی ان یطلع الصبح ویعلو علی کرسیہ یہ حدیث بالفاظ
مختلفہ ابو ہریرہ و جابر و علی و ابن مسعود و ابو الدرداء و ابن عباس و عائشہ سے مروی ہے ان سبھون نے
اس حدیث کو رسول خدا صلعم سے روایت کیا ہے اسی جگہ سے وہ نماز آخر شب کو نماز اول شب پر تفضیل
دیتے تھے اسیطرح شب نصف شعبان میں نزول رحمن کا ہوتا ہے اسحق بن راہویہ سے کہا تھا ما ھذہ الاحادیث
التی تحدث بہا ان اللہ تعالی ینزل الی السماء الدنیا والیہ یصعد ویتحرک اونہون نے سائل
سے فرمایا تقول ان اللہ یقدر علی ان اللہ ینزل و یصعد ولا یتحرک قال نعم کہا فلم تتکلم یحیی بن
معین کہتے ہیں تجھسے جب کوئی جہمی یہ کہے کہ کیف ینزل تو تو اوس سے یہ کہہ کیف صعد اور فضیل بن
عیاض نے کہا کہ جب تجھسے کوئی جہمی یہ کہے کہ انا کافر برب یزول تو تو یون کہہ انا مومن برب یفعل
ما یشاء ۴ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب خطاب وحی ہے جسکو جبریل علیہ
السلام لیکر حضرت پر آئے تھے یہ لغت رسول میں نازل ہوا ہے اللہ کا کلام یہی قرآن شریف ہے جو کہ
مخلوق نہیں ہے جسطرح پڑھا جائے تلاوت کیا جائے لکھا جائے متفرق طور پر اللہ کی صفت ذات ہی
نہ محدث ہے نہ مبدل نہ متغیر نہ مولف نہ منقوص نہ مصنوع نہ مزاد فیہ اوسیکی طرف سے آیا اوسیکیطرف عود
کریگا یہ حافظین کے سینون میں اور ناطقین کی زبانون پر اور کاتبین کی کفدست اور ناظرین کے ملاحظہ
میں اور اہل اسلام کے مصاحف میں اور صبیان کے الواح میں ہے جہان کہیں مرئی و موجود ہو جو شخص یہ
اعتقاد کرے کہ یہ کلام خدا مخلوق ہے یا اوسکی عبارت یا تلاوت غیر متلو ہے یا یون کہے کہ میری لفظ ساتہ
قرآن کے مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتہ خدائے عظیم کے اگر تائب نہو تو واجب القتل ہے امام احمد اسی طرف
گئے ہیں ۵ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن حروف مفہومہ و اصوات مسموعہ ہیں کیونکہ انہیں سے گونگا اور خاموش
آدمی متکلم و ناطق ہوجاتا ہے اللہ کا کلام حروف و اصوات سے منفک نہیں ہوتا جو شخص اسکا انکار کرے
وہ کور باطن اور مکابر جس سے اللہ تعالی نے کہا الم حم طسم تلک آیات الکتاب ان حرفون
کو ذکر کے کتاب ٹھیرایا اور فرمایا ما نفدت کلمات اللہ اور فرمایا لنفد البحر قبل ان تنفد

کلمات ربی اور حدیث مین آیا ہے لا اقول الم حرف ولکن الف حرف و میم حرف و لام حرف اور حدیث
انزل القرآن علی سبعة احرف کلها شاف اور بخاری مین عبد الله بن انس سے رفعاً آیا ہے یحشر الله
العباد فینادیهم بصوت یسمعه من بعد کما یسمعه من قرب انا الملك انا الدیان اور دوسری
روایت مین یون ہے اذا تکلم الله بالوحی سمع صوته اهل السماء فیخرون سجداً ابن عباس کا قول
ہے صوتاً کصوت الحدید اذا وقع علی الصفا فیخرون له سجداً محمد بن کعب کہتے ہین بنی اسرائیل نے موسیٰ
سے پوچھا کہ جب تم سے تمہارے رب نے بات کی تو تمنے آواز رب کو کس چیز کے مشابہ پایا کہا مشابهت صوت
ربی بصوت الرعد حین لا یرجع اسکے بعد شیخ جیلی رح نے فرمایا ہے وهذه الآیات والاخبار
تدل علی ان کلام الله صوت لا کصوت الآدمیین اور وقد نص احمد علی اثبات الصوت فی روایة
جماعة من الاصحاب رضی الله عنهم بخلاف قول اشعریہ کہ اسد کا کلام ایک معنی قائم بنفس خدا ہے
والله حسیب کل مبتدع ضال مضل الغرض اسد پاک ہمیشہ سے متکلم ہے اوسکا کلام محیط ہے سارے معانی
امر و نہی و استخبار کو ابن خزیمہ نے کہا ہے کلام الله تعالیٰ متواصل لا سکوت فیه لا صحاحمد بن حنبل سے پوچھا تھا
کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اسد پر سکوت روا ہے کہا لو ورد الخبر بانه سکت لقلنا به ولکنا نقول انه متکلم کیف
شاء بلا کیف ولا تشبیه ہم اسیطرح حروف معجم غیر مخلوق ہین خواہ اسد کے کلام مین ہون یا آدمیونکے
کلام مین یہی مذہب ہے اہل سنت کا بلا فرق لقوله تعالیٰ انما امره اذا اراد شیئاً ان یقول له کن
فیکون لفظ کن دو حرف ہین اگر مخلوق ہوتے تو دوسرے کن کے محتاج ہوتے جس سے تخلیق ہوتی الی النہایة
امام احمد نے نص کی ہے قدم حروف ہجا پر اپنے رسالہ مین جو طرف اہل نیسا پور و جرجان کے لکھا تھا اور کہا
ہے ومن قال ان حروف التهجی محدثة فهو کافر بالله ومن حکم ان ذلك مخلوق فقد جعل القرآن
مخلوقاً اور امام شافعی نے فرمایا ہے لا تقولوا بحدوث الحروف فان الیهود اول ما هلکت بها
ومن قال بحدوث حرف من الحروف فقد قال بحدوث القرآن اور جب یہ بات قرآن مین ثابت ہوئی تو
اسیطرح غیر قرآن مین بھی ثابت ہے ٥ ہم معتقد ہین اسبات کے کہ اسد تعالیٰ کے ننانوے نام ہین جو کوئی
اونکو حفظ کریگا وہ بہشت مین جائیگا یہ بات حدیث ابو ہریرہ مین فرمائی ہے نزدیک بخاری وغیرہ کے یہ
سارے نام اسد قرآن مین متفرق طور پر موجود ہین سفیان بن عیینہ نے اونکو نام بنام ہر ایک سورت سے
نکالکر بتایا ہے اور غنیة الطالبین مین جو کہ وہ تصنیف امام احمد نے اسما زائد کا بھی ان عدد پر ذکر کیا ہے

ابوبکر نقاش نے کتاب تفسیر الاسماء والصفات مین امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے ان للہ ثلثمائۃ وستین
اسما اور بعض نے کہا ایک سو چودہ نام ہین یہ سب ثبات پر محمول ہے کہ قرآن پاک مین مکرر ہو کر
نام پائے اون سبکو سما رجاننا صحیح قول وہی ہے جو حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث
ترمذی مین ننانوے نام بطریق سرد آئے ہین پہی معتبر مین کتاب الجواہر والصلات مین معانی اسماء وصفات کے
ذکر کئے گئے ہین یہ کتاب لائق مراجعت کے ہے ۶ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان قول باللسان معرفت بالجنان
عمل بالارکان ہے طاعت سے بڑہتا ہے عصیان سے گہٹتا ہے علم سے قوی ہوتا ہے جہل سے ضعیف ہوتا ہے
توفیق سے واقع ہوتا ہے آیات واحادیث دلیل ہین زیادت ونقصان ایمان پر ابن عباس و ابوہریرہ وابوالدرداء
کہتے ہین الایمان یزید وینقص اشعریہ منکر ہین اس زیادت ونقصان کے لغت مین ایمان بمعنی تصدیق قلب
ہے متضمن ہے علم کو ساتہ مصدق بہ کے اور شریعت مین اوس تصدیق کو کہتے ہین جسمین علم ہو ساتہ اللہ وصفات
الہیہ کے مع جمیع طاعات واجبات ونوافل واجتناب زلات ومعاصی کے اور یہ بہی کہا جاتا ہے کہ ایمان نام ہے
دین وشریعت وملت کا کیونکہ دین عبارت ہے طاعات سے ہمراہ اجتناب کے محظورات ومحرمات سے اور یہ صفت ہے
ایمان کی رہا اسلام سو وہ منجملہ ایمان کے ہے ہر ایمان اسلام ہوتا ہے اور ہر اسلام ایمان نہین ہوتا کیونکہ اسلام
بمعنی انقیاد واستسلام ہے ہر مومن مستسلم ومنقاد خدا ہوتا ہے اور ہر مسلم مومن بالعد نہین ہوتا اسلئے کہ کبہی
خوف سے تلوار کے اسلام لے آتا ہے ایمان ایک ایسا نام ہے جو متضمن دل ہے مسمیات کثیرہ کو فعلاً وقولاً
اسلئے عام ہے جمیع طاعات کو اور اسلام عبارت ہے شہادتین سے ہمراہ طمانیت قلب اور عبادات خمس کے امام
احمد نے علی الاطلاق کہا ہے کہ ایمان غیر اسلام ہے بموجب حدیث جبریل علیہ السلام کے جو بروایت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ رفعاً مروی ہے اوسمین تعریف اسلام ایمان احسان کی الگ الگ آئی ہے اور آخر حدیث مین فرمایا ہے
فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم وفی لفظ لیعلمکم امر دینکم **حکایت** امام احمد سے پوچہا تہا کہ ایمان مخلوق ہے یا
غیر مخلوق فرمایا جسنے ایمان کو مخلوق کہا وہ کافر ہے اسلئے کہ اسمین ایہام وتعریض ہے ساتہ قرآن کے اور جسنے کہا
کہ غیر مخلوق ہے وہ مبتدع ہے کیونکہ اسمین ایہام ہے اس بات کا کہ اماطت اذی راہ سے اور افعال ارکان مخلوق
نہین ہین غرضکہ امام نے دونون طائفہ پر انکار کیا وجہ اس مذہب کی یہ ہے کہ بنیاد طریقہ امام احمد کی اثبات
پر ہے کہ جس چیز کے ساتہ قرآن ناطق نہین ہوا اور نہ وہ چیز سنت مین حضرت سے مروی ہوئی اور عصر صحابہ
منقرض ہوگیا اور کسی ایک سے منجملہ اونکے یہ قول منقول نہوا تو کلام کرنا اوس شے مین بدعت ہے انتہی

مین کہتا ہون یہ قاعدہ بہت سے آفات عقائد سے اسکی عافیت بخشتا ہے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ
اس ضابطہ کو دانتون سے پکڑے اور ان امور مین بحث وکلام وخوض کرنے سے باز رہے جنمین صحابہ وتابعین
وتبع تابعین نے خاموشی اختیار کی ہے اسد تعالی سے امید ہے کہ ایسا شخص ہلاک نہوگا اور سلامتی ایمان کے
کے ساتھ دنیا سے جائیگا ۷ مومن کو یہ کہنا جائز نہین ہے کہ انا مومن حقا بلکہ واجب یہ ہے کہ یون کہے
انا مومن ان شاء الله بخلاف معتزلہ کہ وہ قول اول کو جائز کہتے ہین عمر بن خطاب نے کہا ہے کہ من زعم
انه مومن فهو کافر مومن کو چاہیئے کہ خائف راجی مصلح عذر مترقب رہے یہانتک کہ اوسکو موت آئے اور
وہ کسی عمل خیر پر ہو ۸ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ افعال عباد اسد کی مخلوق اور اونکے کسب ہین خیر یا شر حسن یا
قبیح طاعت یا معصیت کچھ ہی ہون لیکن اس معنی سے کہ اسنے معصیت کا امر کیا ہے بلکہ اس معنی سے
کہ وہ اوسکی قضا وقدر سے بحسب اوسکے قصد کے ہوا ہے اوسی نے قسمت وتقدیر رزق کی ہے کوئی
کوئی شخص اوس سے صاد ومانع نہین ہوسکتا ہے نہ زائد ناقص ہوا اور نہ ناقص زائد اور نہ ناعم خشن اور نہ
خشن ناعم کل کا رزق آج کے دن کوئی نہین کہا سکتا اور نہ زید کی قسمت طرف عمرو کی جاسکتی ہے جسطرح
تعالی نے جسطرح رزق حلال دیا ہے اسیطرح پر رزق حرام بھی دیتا ہے یعنی پر کہ اوسکو بدن کی غذا اور جسم
کا قوام کر دیتا ہے نہ یہ کہ اوسنے حرام کو مباح کر دیا ہے اسیطرح قاتل نے اجل مقدر مقتول کو منقطع نہین
کیا بلکہ وہ اپنی موت سے مرا یہی حال غریق کا اور اوس شخص کا ہے جو کسی دیوار کے تلے دب کر مر گیا ہو
یا کسی اونچی جگہ سے گر کر فوت ہوا ہے یا اوسکو کسی درندہ نے کہا لیا ہے اسیطرح ہدایت مسلمین ومومنین کی
اور ضلالت کافرین ومنافقین کی اسد کے اختیار مین ہے یہ سب اسد کا فعل وصنع ہے کوئی شریک اوسکا
اندر ملک کے نہین ہے بندہ کو کاسب اسلئے کہا کہ وہ موضع توجہ امر ونہی وخطاب ہے یہ استحقاق
ثواب عقاب کا موجب وعد وضمان کے رکہتا ہے قال تعالی جزاء بما کانوا یعملون وقال بما صبروا
وقال ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وقال هذه النار التی کنتم بها
تکذبون وقال ذلک بما قدمت یداک اسکے سوا اور بہت آیتین ہین غرضکہ اسد سبحانہ نے جزا کو اونکے
افعال پر معلق کیا ہے اور اونکے لئے کسب ثابت فرمایا بخلاف جہمیہ کہ وہ واسطے عباد کے کسب نہین بتلاتے
بلکہ مثل دروازے کے شہیرانتے ہین کہ بند کیا کہولا گیا جیسے درخت کہ حرکت واہتزاز کرتا ہے سو یہ لوگ جاحد حق
رد کتاب وسنت ہین قدریہ عباد کو خالق افعال بتاتے ہین نبی صلعم نے فرمایا یہ مجوس ہین اس امت کے

انہون نے اللہ کے لئے شرکا ٹہیرائے اور اللہ کو منسوب بعجز کیا گویا اوسکے ملک مین وہ کام ہوتے ہین جو
اوسکی قدرت وارادہ مین داخل نہین ہین تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے واللہ
خلقکم وما تعملون اور کہا جزاء بما کنتم تعملون سو جب جزا اونکے اعمال پر واقع ہوئی تو پیدایش بہی
اونکے اعمال پر آئی اور حدیث حذیفہ مین فرمایا ہے ان اللہ خالق کل صانع وصنعتہ حتی خلق الجزار
و جزورہ ۹ ایک عقیدہ ہمارا یہ ہے کہ مومن اگرچہ ذنوب کثیرہ کا کبائر وصغائر سے مرتکب ہو لیکن وہ
کافر نہین ہوتا ہے گو دنیا سے بغیر توبہ کے جائے جبکہ موت اوسکی توحید واخلاص پر ہوئی ہے بلکہ امر اوسکا
طرف اللہ کے رد ہے چاہے معاف کرے چاہے جنت مین لیجائے چاہے عذاب کرے اور نار مین لیجائے
فلا ندخل بین اللہ وبین خلقہ مالم یخبر نا اللہ بمصیرہم ۱۰ ہمارا اعتقاد ہے کہ جس شخص کو اللہ سبب
کسی گناہ کبیرہ کے ہمراہ ایمان کے دوزخ مین داخل کریگا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہے گا بلکہ اللہ اوسکو دوزخ
سے باہر نکالیگا اسلئے کہ نار اوسکے حق مین مثل قید خانہ کے ہے دنیا مین وہ دوزخ مین استیفاء اپنی جزا کا بقدر
کبیرہ وجریمہ کے کریگا پہر اللہ کی رحمت سے باہر نکلیگا مخلد نرہیگا اور نہ آگ اوسکے منہہ کو جلاویگی اور نہ اعضاء
سجود آگ مین جلینگے کیونکہ یہ بات آگ پر حرام ہے اور اوسکی طمع اللہ سے کسی حال مین جبتک وہ آگ مین ہے
منقطع نہوگی یہانتک کہ وہ دوزخ سے نکلکر جنت مین جائیگا اور بقدر طاعت جو دنیا مین کرتا تہا درجہ پائیگا بخلاف
قول قدریہ کہ کبیرہ محبط طاعات ہے کچہہ ثواب وس طاعت پر نملیگا وکذلک قول الخوارج ۱۱ ہم سبات
پر بہی ایمان لائے ہین کہ خیر وشر وحلو ومر تقدیر سے ہے جو مصیبت آئی وہ حذر کرنے سے چوکنے والی نتہی
اور جو اسباب چوک گئے وہ طلب کرنے سے ملنے والے نہ تہے اور جو کچہہ زمانہ گذشتہ مین ہوا اور جو
کچہہ یوم البعث والنشور تک ہونیوالا ہے وہ سب اللہ کی قضا وقدر سے ہے کسی مخلوق کو اوسکی قدر ومقادیر
سے گریز وپناہ نہین ہے وہ پہلے ہی سے لوح محفوظ مین مسطور ہوچکا ہے ساری خلائق اگر اسبات کی کوشش کرین
کہ کسی شخص کو کچہہ نفع پہنچائے جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو ہرگز قدرت نہین رکہتے اور اگر سب ملکر
جہد کرین کہ ضرر پہنچاوین جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو یہ بہی نہین کرسکتے جسطرح کہ حدیث ابن عباس
مین آیا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو وان یردک
بخیر فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ حدیث ابن مسعود جسمین مذکور خلق انسان کا
بطن مادر مین آیا ہے اور حدیث تحویل عمل جنت وعمل نار اور حدیث کلا میسر لما خلق لہ الخ دلیل ہین خیر

وشر قدر پر ۱۲ ہم ایمان لائے ہین سپر کہ نبی صلعم نے شب اسرا مین اپنے رب عزوجل کو انہین سر کی
آنکھون سے دیکھا ہے نہ دل سے اور نہ خواب مین یہی قول ہے ابن عباس کا عائشہ کا انکار نفی ہے اور
ابن عباس کا اثبات ہے سو اثبات مقدم ہے نفی پر ابو بکر بن سلیمان نے کہا حضرت نے اللہ عزوجل کو گیارہ
بار دیکھا نو بار شب معراج مین جب کہ درمیان موسی اور حق سبحانہ کے تردد کیا اور پیشانی الٰہی نماز مین کم ہوئی
یہ سنت سے ثابت ہے اور دو بار کا دیکھنا کتاب اللہ سے ولقد رآہ نزلۃ اخری جابر کہتے ہین آپنے فرمایا
رایت ربی مشافہۃ لاشک فیہ وقول تعالے وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس ابن عباس نے
کہا ہے رؤیا عین اریہا النبی صلعم لیلۃ الاسراء بہ ۱۳ ہم ایمان رکہتے ہین کہ منکر نکیر ہر ایک شخص کے
پاس آتے ہین سوائے انبیاء کے اور اوس سے سوال کرتے ہین اوسکا امتحان لیتے ہین عقائد دین مین جب
قبر مین آتے ہین تو مردہ مین روح جاتی ہے وہ اوٹھ بیٹھتا ہے اوسکی روح بلا الم مسئول ہوتی ہے مردہ
اپنے زائر کو پہچانتا ہے خصوصا دن جمعہ کے بعد طلوع فجر قبل طلوع شمس اور ایمان لانا عذاب قبر وضغطہ قبر پر واجب
ہے واسطے اہل معاصی کفر کے اسیطرح نعیم قبر پر واسطے اہل طاعت و ایمان کے بخلاف معتزلہ کہ وہ منکر ہین
مسئلہ منکر نکیر و عذاب و نعیم قبر کے ۱۴ ایمان لانا بعث و نشر پر قبور سے واجب ہے کیونکہ جسکو انشاء خلق پر
قدرت ہے اوسکو اعادہ خلق پر بہی قدرت ہے وقد انکرت المعطلۃ ذلک تبا لہم ۱۵ ایمان
لانا اسبات پر کہ اللہ تعالے شفاعت حضرت کی حق مین اہل کبائر امت کے قبول کریگا واجب ہے یہہ
شفاعت قبل دخول نار کے عموما واسطے حساب جمیع امم مومنین کے ہوگی اور بعد دخول نار واسطے امت
خاصہ کے ہوگی آپ کی شفاعت اور مومنین کی شفاعت سے لوگ دوزخ سے نکلین گے یہانتک کہ جسکے دل مین
برابر ذرہ کے ایمان ہوگا اور جسنے تمام عمر مین ایکبار باخلاص اللہ عزوجل لا الہ الا اللہ کہا ہوگا وہ دوزخ مین
باقی نرہیگا خلاف ما زعمت القدریۃ من انکار ذلک وفی کتاب اللہ تکذیبہم وکذلک فی السنۃ
۱۶ ایمان لانا صراط جہنم پر واجب ہے یہ پل بال سے زیادہ تر باریک چنگاری سے زیادہ تر گرم تلوار سے زیادہ
تر تیز ہوگا اس کا طول تین سو برس کی راہ ہے سالہائے آخرت سے یا تین ہزار برس کی راہ سنین آخرت
سے ۱۷ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ قیامت مین حضرت کا ایک حوض ہوگا جس سے مومن پانی
پئینگے نہ کافر یہ حوض بعد عبور صراط و قبل دخول جنت کے ملیگا اوسکا عرض ایک ماہ راہ ہے دودہ سے زیادہ
سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا اوسمین دو پرنالے جنت سے بہتے ہین ایک چاندی کا دوسرا سونے کا

۱۸ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو اپنے ہمراہ دن قیامت کے عرش پر بٹھائیگا نہ
سائر انبیاء و رسل کو مقام محمود سے یہی جلوس ہمراہ خود بالائے سریر مراد ہے اور حدیث عائشہ مین فرمایا ہے
وعدنی ربی القعود علی العرش وکذلک عن عمر وعن عبد اللہ بن سلام ۔ حجاج کا لفظ یہ ہے
اذا کان یوم القیامۃ نزل الجبار علی عرشہ وقدماہ علی الکرسی ویؤتی بنبیکم فیقعد
بین یدیہ علی الکرسی حمیدی سے کہا جب کرسی پر ہوئی تو ہمراہ ہوئے کہا ہان ۱۹ ایک عقیدہ اہل
سنت کا یہ ہے کہ اللہ اوسدن اپنے بندہ مومن کا حساب لیگا اور اوسکو اپنے پاس بلائیگا اور اپنا کنف اوسپر
رکھیگا یہانتک کہ وہ لوگون سے مستور ہو جائیگا پہر اوس سے اقرار اوسکے گناہونکا کرائیگا پہر فرمائیگا عبد اللہ سے
ذنوبک ہذہ فانی قد سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم معنی محاسبہ کے یہ ہین کہ
اللہ بندہ کو مقادیر ثواب و عذاب عمال کا عارف بقرارت سیأت حسنات و مالہ وما علیہ کریگا وقد انکرت
المعطلۃ المحاسبۃ وقد کذبہم اللہ تعالیٰ بقولہ ان الینا ایابہم وان علینا حسابہم ۲۰ ایک اعتقاد اہل سنت کا یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے کی ایک ترازو ہے جسمین دن قیامت کو حسنات و سیأات کا وزن کریگا اوس میزان کے دو
پلے اور ایک زبان ہوگی وقد انکرت المعتزلۃ مع المرجیۃ والخوارج ذلک انکے نزدیک میزان سے
مراد عدل ہے ففی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ تکذیبہم یہ میزان ہاتہ مین رحمٰن کے ہوگی یا ہاتہ مین جبریل علیہ
السلام کے آ آنت اس ترازو کی برابر دانہ رائی اور ذرہ کے ہونگے حسنات کا پلہ نور ہوگا سیآت کا پلہ ظلمت
ہوگا علامت ارتفاع کی ثقل اور علامت انحطاط کی خفت ہوگی بخلاف موازین دنیا کے پہر سبب ثقل کا ایمان
اور قول شہادتین ہے اور سبب خفت کا شرک جب پلہ اونچا ہوا جنت مین جائیگا اسلیئے کہ وہ عالی ہے اور
جب خفیف ہوا تو دوزخ مین جائیگا اسلئے کہ وہ اسفل سافلین ہے لوگ اس وزن مین تین طرح پہ ہونگے
ایک وہ جنکی حسنات راجح ہونگے سیأات پر اونکو حکم جنت کا ہوگا دوسرے وہ جنکی سیأات راجح ہونگی حسنات پر انکو
حکم جہنم کا ہوگا تیسرے وہ کہ کسیکو رجحان نہو وہ اہل اعراف ہین پہر جب اللہ چاہیگا اپنی رحمت سے انکو
جنت مین داخل کریگا جسکے نانوے سجل ہونگے اوسکا بہی وزن ہوگا یہ بات نقل و سمع سے ثابت ہو رہی مقربین
سو وہ بحساب جنت مین جائینگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی بحساب جنت مین جائینگے ہر ایک کیساتہ
ستر ہزار اور ہونگے باقی رہے کفار سو وہ دوزخ مین بغیر حساب جائینگے پہر مومنین مین کسیکا حساب آسان ہوگا اوسکو حکم جنت کا ملیگا
کسی سے مناقشہ کیا جائیگا وہ پہر کی شیت مین ہے چاہے جنت مین بہیجے چاہے دوزخ مین حدیث علی مرتضی مین آیا ہے کہ یحاسب کل الخلق الا من اشرک باللہ فانہ لا یحاسب

وابين من به الى النار ۲۱ ایک عقیدہ اہل سنت کا یہ ہے کہ جنت و نار پیدا ہو چکی ہین یہ دو گھر ہین
ایک کو اسنے واسطے اہل طاعت و ایمان کے نعیم و ثواب مقرر کیا ہے دوسرے گھر کو واسطے اہل معاصی
و طغیان کے عقاب نکال ٹھیرایا ہے اسنے جب سے ان دونون گھرونکو بنایا ہے تب سے اب تک
باقی ہین کبھی فنا نہونگی یہ وہی جنت ہے جسمین آدم و حوا اور ابلیس تھے پہر وہانسے نکالے گئے وقد
انکرت المعتزلة ذلك سو یہ معتزلہ جنت مین نجاتین گے لکن نار مین خالد مخلد رہین گے اسلیے کہ وہ
اسکے منکر ہین اور یہ کہتے ہین کہ مومن موحد جو ستر برس تک اسکا مطیع رہا ہے وہ ایک کبیرہ کے سبب
جنت مین نجائیگا و فی کتاب اللہ و سنة رسول اللہ تکذیبهم الحاصل جنت و نار اسدم مخلوق موجود
ہین اور منجملہ نعیم جنت کے ایک حور عین ہین جنکو اسنے جنت مین پیدا کیا ہے وہ بقا کے لیے ہین انکو کبھی
فنا نہوگی حدیث معاذ بن جبل مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے ایذا نہین دیتی ہے کوئی زن اپنے شوہر
کو دنیا مین مگر کہتی ہے زوجہ اوسکی منجملہ حور عین کے تو ایذا نہ دے اوسکو قتل کرے تجھے اللہ وہ تو تیرے
پاس خیل ہے قریب ہے کہ وہ تجکو چھوڑکر ہمارے پاس آجائیگا سو جب جنت و نار و مافیہا کو فنا نہین ہے
تو پہر اللہ کسی کو جنت سے نکالیگا اور نہ اہل جنت پر موت کو مسلط کریگا اور نہ نعیم جنت کو زوال ہوگا بلکہ
ہر دن مزید نعم مین ابدا لآباد تک رہیگا اور تمام نعیم یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے موت اوس فصیل پر ذبح کیجائیگی
جو درمیان جنت و نار کے ہے جسطرح کہ حدیث صحیح مین آچکا ہے ۲۲ ایک اعتقاد اہل اسلام کا قاطبۃً یہ ہے
کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم صلعم رسول خدا و سید المرسلین خاتم النبیین ہین اور طرف کافہ امم
کے اور طرف جن کے عامۃ مبعوث ہین اور حضرت کو وہ معجزات ملے جو اور انبیا کو ملے تھے بلکہ زیادہ واضح
چنانچہ بعض اہل علم نے ہزار معجزے گنے ہین منجملہ انکے ایک قرآن منظوم بر ربہ مخصوص مفارق جمیع اوزان
کلام عرب ہے جسکی نظم و ترتیب و بلاغت و فصاحت ایسی ہے کہ فصاحت ہر فصیح سے اور بلاغت ہر بلیغ
سے متجاوز ہے اور عرب اوسکیطرح کا کلام لا سکے اور نہ ایک سورت بنا سکے حالانکہ وہ اپنے زمانہ مین سب
سے زیادہ بلاغت و فصاحت میں تھے اسی جگہ سے یہ قرآن آپکے حق مین معجزہ ٹہیرا جیسے عصا معجزہ تھا موسی
علیہ السلام کا یا احیاء موتی و ابراء اکمہ و ابرص معجزہ تھا عیسی علیہ السلام کا کیونکہ بعثت موسی کی زمانہ سحرہ
مین اور بعثت عیسی کی زمانہ حذاق اطبا مین ہوئی تھی ۲۳ ایک اعتقاد اہل سنت کا یہ ہے کہ امت محمد
صلعم خیر جملہ امم و افضل اہل قرن ہے آنمین اہل بیعۃ الرضوان افضل اہل قرون ہین یہ ایکہزار چارسو

نفر تھی پھر اہل بدر افضل ہین یہ تین سو تیرہ آدمی تھے بعد وصحاب طالوت پھر آنہین چالیس شخص اہل دار
خیزران جو عمر بن خطاب کے ایمان لانے سے پورے ہوئے افضل ہین پھران چالیس مین عشرہ مبشرہ افضل
ہین خلفاء اربعہ وطلحہ وزبیر وعبدالرحمن بن عوف وسعد وسعید وابوعبیدۃ بن الجراح اور افضل ان عشرہ مبشرہ
مین خلفاء اربعہ راشدین ہین پھر افضل ان چار یار مین ابوبکر ہین پھر عمر پھر عثمان پھر علی انہین چار نے بعد حضرت
صلعم کے تیس برس تک خلافت کی ابوبکر کچھ اوپر دو برس خلیفہ رہے اور عمر دس برس عثمان بارہ برس
علی چھ برس پھر انیس برس معاویہ والی رہے اس سے پہلے عمر نے اونکو اہل شام پر بیس برس
تک والی رکھا تھا یہ خلافت ائمہ اربعہ کی باختیار صحابہ واتفاق ورضاء صحاب ہوئی تھی انمین ہر ایک اپنے
عصر وزمان مین سائر صحابہ سے افضل تھا کچھ سیف وقہر وغلبہ سے یا افضل سے چھین کر نہین
ہوئے تھے شیخ حنبلی فرماتے ہین وقد روی عن امامنا احمد بن حنبل رحمہ الله ان خلافة ابی بکر ثبتت
بالنص الجلی والاشارة وھو مذھب الحسن البصری وجماعة من اصحاب الحدیث رحمھم الله تعالی
عمر کو ابوبکر نے خلیفہ کیا تھا جملہ صحابہ نے اس امر مین ونکا اتقیا کیا اور امیر المومنین نام رکھا بعد عمر کے
سب صحابہ نے عثمان پر اتفاق کیا اور پہلے عبدالرحمن بن عوف نے اونسے بیعت کی پھر علی نے پھر سب
لوگون نے بالاتفاق فکان اماما حقا الی ان مات لم یوجد فیما یوجب الطعن فیه ولا فسقه ولا
قتله خلاف ما قالت الروافض تبا لھم پھر علی خلیفہ ہوئے انکی خلافت بھی باتفاق جماعہ واجماع صحابہ
ہوئی فکان اماما حقا الی ان قتل خلاف ما قالت الخوارج انه لم یکن اماما قط تبا لھم
رہا قتال کرنا علی کا ساتھ طلحہ وزبیر وعائشہ ومعاویہ کے سو امام احمد نے نص کی ہے ہسبات پر کہ ان
مشاجرات سے جو باعث منازعت ومنافرت وخصومت ہوئے امساک کرنا لازم ہے الله تعالی دن
قیامت کے اس امر کو اونکے درمیان سے زائل کر دیگا کما قال عز وجل ونزعنا ما فی صدورھم
من غل اخوانا علی سرر متقابلین کیونکہ علی اس قتال مین حق پر تھے اور اونکی امامت صحیح تھی بعد
اتفاق اہل حل وعقد کے اونکی امامت وخلافت پر جسنے اونپر خروج یا نصب کیا وہ باغی خارجی ہے اُسسے
قتال کرنا جائز ہے اور جسنے علی سے مقاتلہ کیا جیسے معاویہ وطلحہ وزبیر وہ طالب تھے ثار عثمان کیونکہ وہ
ظلماً مارے گئے تھے اور یہ قاتلین عثمان لشکر مرتضوی مین تھے اسلئے ہر کوئی طرف ایک تاویل صحیح کے
گیا فاحسن احوالنا الامساک وردھم الی الله عز وجل وھو احکم الحاکمین وخیر الفاصلین

والاشتغال بعیوب انفسنا وتطهیر قلوبنا من امہات الذنوب وظواہرنا من موبقات الامور

رہی خلافت معاویہ سو وہ ثابت وصحیح ہے بعد موت علی اور خلع حسن بن علی کے تبین امامت معاویہ بعقد
حسن واجب ہوگئی اوس سال کا نام جماعت ٹہیرا اسلئے کہ سبکے درمیان مین سے خلاف اوٹھہ گیا اور سب
تابع معاویہ کے ہوگئے کوئی منازع ثالث مر خلافت مین باقی نرہا اور خلافت معاویہ کا ذکر اس حدیث مین
ہے تدور رحی الاسلام خمسا وثلاثین او ستا وثلاثین او سبعا وثلاثین مراد دوران رحی سے
اس حدیث مین قوت دین ہے مقصود پانچ برس جو تیس برس سے جدا مین منجملہ خلافت معاویہ کے مین
اونیس سال و چہدماہ تک کیونکہ تیس برس کو علی مرتضی نے پورا کیا تہا ۲۴ ہمکو حسن ظن ہے سات
نساء نبی صلعم کے اور ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ وہ مان ہین مومنون کی اور عائشہ افضل نساء عالمین ہین بقول
قول محدثین سے اونکو بری کیا جسکی قرأت وتلاوت یوم الدین تک رہیگی اسیطرح فاطمہ افضل نساء عالمین
ہین اونکی موالات ومحبت ویسی ہی واجب ہے جیسے کہ اونکے باپ نبی صلعم کی واجب ہے سو یہی اہل قرآن
ہین انکا ذکر اسنے کتاب عزیز مین کیا ہے اور انپر ثنا فرمائی ہے یہی مہاجرین انصار ہین جنہون نے دونون
قبلونکیطرف نماز پڑہی ہے آیہ محمد رسول اللہ والذین معہ الخ سے مراد عشرہ مبشرہ ہین اہل سنت کا اتفاق
ہے کہ باز رہنا مشاجرت صحابہ سے اور امساک کرنا اونکی مساوی کا اور اظہار کرنا اونکے فضائل ومحاسن
کا اور سونپنا اونکے معاملہ کا طرف خدا کے واجب ہے جو اختلاف طلحہ وزبیر وعائشہ ومعاویہ مین ہوا
اسے ہی اوسکو جانتا ہے ہمکو چاہیئے کہ ہم ہر صاحب فضل کو اوسکا فضل دین کما قال تعالے والذین
جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا
للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم ۔ قال تعالی تلک امة قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون
عما کانوا یعملون اور حدیث جابر مین فرمایا ہے لا یدخل النار احد بایع تحت الشجرة اور حق مین اہل
بدر کے ارشاد کیا ہے اطلع اللہ علے اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم سفیان بن عیینہ
کہتے ہین من نطق فی اصحاب رسول اللہ صلعم بکلمة فہو صاحب ہوی ۲۵ اہل سنت کا اجماع ہے سمع
وطاعت ائمہ مسلمین پر اور انکے اتباع پر اور نماز پڑہنے پر پیچہے ہر نیک وبد عادل وجائر کے جسکو لوگون نے والی
ونائب ومنصوب کیا ہو اور اجماع ہے نسبت ہر کسی اہل قبلہ کے نہ دینے قطعا حکم جنت یا نار کا اگرچہ مطیع
ہو یا عاصی رشید ہو یا غاوی مستقیم ہو یا عاق مگر جبکہ اوسکی کسی بدعت ضلالت پر اطلاع ہو اور اجماع

ہے اسپر کہ انبیاء کے معجزات اور اولیاء کی کرامات کو تسلیم کرین اور اسباب پر گرانی وارزانی طرف سے
اللہ کے ہے نہ طرف سے کسی شخص کے خلق مین سے سلاطین و ملوک ہون یا کواکب کما زعمت القدریۃ
والمجوس ۲۶ مومن عاقل دانا ہوشمند کو یہ چاہیئے کہ متبع ہو نہ مبتدع غلو و تعمق و تکلف نکرے کہ کہین
گمراہ ہو جائے اور لغزش آجائے پہر ہلاک ہو جائے ابن مسعود نے کہا ہے اتبعوا ولا تبتدعوا فقد
کفیتم مومن پر اتباع سنت و جماعت کا واجب ہے سنت وہ ہے جسکو حضرت نے مسنون کیا ہے
جماعت وہ ہے جسپر اصحاب حضرت نے خلافت ائمہ اربعہ مین اتفاق کیا ہے اہل بدعت سے مکاثرت و
مداہنت نکرے اور اونکو سلام نکرے اسلئے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رح نے کہا ہے من سلم علی صاحب
بدعۃ فقد احبہ سو نہ اونکے پاس بیٹہے اور نہ اونکو اپنے پاس بیٹہائے نہ عیادو اوقات سرور
مین اونکو مبارکبادی دے نہ اونکے جنازہ پر نماز پڑہے نہ اونپر رحم کرے بلکہ اونسے جدا رہے اور اونکو
دشمن جانے اللہ کے لئے اور اونکے مذہب کے بطلان کا معتقد ہو اور اللہ سے امید ثواب جزیل و
اجر کبیر کے رکہے فضیل بن عیاض نے کہا ہے اذا علم اللہ من رجل انہ مبغض لصاحب بدعۃ رجوت
اللہ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ سفیان بن عیینہ نے کہا ہے من تبع جنازۃ مبتدع لم یزل فی سخط
اللہ حتی یرجع اور حضرت نے مبتدع پر لعنت کی ہے فرمایا ہے من احدث حدثا او اوی محدثا
فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ الصرف والعدل مراد صرف سے فرض
اور عدل سے نافلہ ہے ابو ایوب سختیانی کہتے ہین اذا حدثت الرجل بالسنۃ فقال دعنا من
ھذا وحدثنا بما فی القرآن فاعلم انہ ضال مین کہتا ہون نرے قرآن کو حجت سمجہنا اور سنت کا نماننا
بدعت خوارج ہے مراد حضرت شیخ رح کی اہل بدع سے بہتر فرقے گمراہ ہین احادیث ذم بدع کی اونہین پر
محمول ہین اون سبکو حضرت نے حدیث مین ناری فرمایا ہے اور فرقہ اہل سنت و جماعت کو ناجی کہا ہے
پہر اگر کوئی بدعت اونکی بعض افراد فرقہ ناجیہ مین پائی جاتے تو اوسکے ساتہ بہی وہی معاملہ کرنا لازم ہے
جو کہ ساتہ اہل بدع کے چاہیئے اسی لئے حضرت شیخ فرماتے ہین کہ اہل بدعت کے لئے علامات ہین جنسے
وہ پہچانے جاتے ہین ایک علامت یہ ہے کہ وہ اہل اثر یعنی اصحاب حدیث کی بدگوئی کرتے ہین علامت
زنادقہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام حشویہ رکہتے ہین مراد اونکی باطل کرنا آثار یعنی احادیث کا ہے علامت
قدریہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام مجبرہ رکہتے ہین علامت جہمیہ کی یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مشبہہ کہتے ہین

ملامت رافضہ کی یہ ہے کہ وہ اہل شرکو ناصبہ کہتے ہین یہ سبب عصبیت وعیاذ بہ واسطے اہل سنت کے
حالانکہ انکا کوئی نام نہین ہے مگر ایک نام اصحاب الحدیث اور جو نام اہل بدع نے انکے رکھے ہین وہ نہین چل
نام منین نہین چپکتا جسطرح کہ حضرت صلعم پر کوئی لقب کفار مکہ کا نہین چپکا ساحر شاعر مجنون مفتون کاہن
حالانکہ آپکا کوئی نام نہ تہا نزدیک اللہ و ملائکہ و انس و جن و سائر خلق کے مگر رسول نبی اور آپ ان سب باتون
سے بری تہے انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا۔ کے بعد حضرت شیخ نے کہا ہے
ہذا آخر ما الفنا فی باب معرفۃ الصانع والاعتقاد علی مذہب اہل السنۃ والجماعۃ علی الاختصار
والقدرۃ انتہی مین کہتا ہون کہ مینے نقل کر نہین ان اعتقادات کے ادلہ کو حذف کر دیا ہے الا اشارات
اگر کسیکو اطلاع دلائل بران مذاہب کے منظور نظر ہو تو مراجعت طرف اصل کتاب کے کرنا چاہیے اسکے
بعد شیخ رح نے ایک فصل بیان مین ان امور کے لکہی ہے کہ جنکا اطلاق باریتعالی پر جائز ہے یا ممتنعات
اور ن صفات کیطرف صانع کی مستحیل ہے جیسے جہل وشک وظن وغلبہ ظن وسہو ونسیان وسنہ
ونوم وغلبہ وغفلت وعجز وموت وخرس وصمم وعمی وشہوت ونفور وبخل وحرد وغیظ وحزن
وتاسف وکمد وحسرت وتعب والم ولذت ونفع ومضرت وتمنی وعزم وکذب وغیرہا انتہی اب
مومن مخلص کو واجب ہے کہ اگر اپنا فرقہ ناجیہ مین ہونا چاہے تو مطابق ان بیانات صحیحہ کے کلاً وجزءاً
اپنا اعتقاد درست کرے اگر کسی عقیدہ مین برخلاف ان عقائد کے ہوگا تو پہر وہ اہل سنت مین
سمجہا نجاویگا گو دعوی اپنے سنی ہونے کا کرے

فصل بیان مین عقائد حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح کے بموجب مکتوب ۲۶۷ ج ۲

اللہ تعالی اپنی ذات مقدس سے موجود ہے اشیا اوسکی ایجاد سے موجود ہین حق و یگانہ ہے ذات اور صفات
اور افعال مین کسیکو کسی امر مین اوسکے ساتہ فی الحقیقۃ کوئی شرکت نہین ہے وجود ہو یا اور کچہہ مشارکت
اسمی ومناسبت لفظی بحث سے خارج ہے صفات وافعال اوسکے ہمرنگ اوسکی ذات کے بیچون بیچگون ہین
اور اونکو صفات وافعال ممکنات سے کچہہ مناسبت نہین ہے ۔ مثلا صفت علم کی ایک صفت قدیم
اور ایک بسیط حقیقی ہے کہ ہرگز تعدد و تکثر کو اوسکیطرف راہ نہین ہے اگرچہ باعتبار تعدد و تعلقات کے

کیون نہو کیونکہ وہان ایک انکشاف بسیط ہے جس سے ساری معلومات ازل وابد منکشف ہین اور ساری
اشیا کو مع اونکے احوال متضادہ ومتناسبہ وکلیہ وجزئیہ کے اوقات مخصوصہ مین ہر ایک کو آن واحد
بسیط مین جانتا ہے اوسی ایک آن مین وسی زید کو موجود جانتا ہے اور یہی معدوم اور جنین وصبی وجوان
وپیر اور زندہ اور مردہ وقائم وقاعد ومستند ومضطجع وخندان وگریان ومتلذذ ومتالم وعزیز وذلیل
سکو جانتا ہے اسیطرح برزخ مین اور حشر مین اور جنت مین اور تلذذ مین جانتا ہے پس تعدد وتعلق کا بھی
اوسجگہ مفقود ہے کیونکہ تعدد تعلقات کا طالب ہے تعدد آنات وتکثر ازمنہ کو ولیس ثمہ الآن واحد
وبسط من الازل والابد لا تعدد فیہ اصلا اذ لا یجری علیہ تعالی زمان ولا تقدم ولا تأخر
اسجگہ اگرچہ صورت جمع ضدین کی ہے لکن حقیقت مین کچھ ضد نہین ہے اسلئے کہ اگرچہ زید کو آن واحد مین موجود
ومعدوم جانا ہے مگر اوسی آن مین یہ بھی جانا ہے کہ مثلا وقت وجود زید کا بعد ایکہزار سال ہجری کے ہے
اور وقت اوسکی عدم سابق کا پہلے اوس سال سے معین ہے اور وقت اوسکے عدم لاحق کا بعد ایکہزار
ایک سو سال کے ہوگا فلا تضاد بینہما فی الحقیقۃ لتغایر الزمان وعلی ہذا سائر الاحوال سو اگر ہم اسکے
علم مین تعلق ساتھ معلومات کے ثابت کرین تو یہ ایک تعلق ہوگا جو کہ ساری معلومات سے متعلق ہوا ہے اور
وہ تعلق بھی مجہول الکیفیۃ ہے اور صفت علم کیطرح بیچون وبیچگون ہے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کا علم
ہر چند ساتھ جزئیات متغیرہ کے تعلق رکھتا ہے لکن تغیر کو اوسکیطرف بالکل راہ نہین ہے اور مظنہ حدوث
کا اوس صفت مین پیدا نہین ہوتا کما زعمت الفلاسفۃ اب کچھ حاجت اثبات تعلقات متعددہ کی بھی باقی
نرہی کہ تغیر وحدوث کو راجع طرف اون تعلقات کے کہین نہ طرف صفت علم کے کما فعلہ بعض المتکلمین
لدفع شبہ الفلاسفۃ ہان اگر تعدد تعلقات کا طرف معلومات کے ثابت کرین تو گنجائش ہے ۲ اسیطرح
کلام ایک صفت بسیط ہے کہ اوسی ایک کلام سے ازازل تا ابد گویا ہے اگر امر ہے تو اوسی جگہ سے ناشی ہے
اور اگر نہی ہے تو بھی اوسی جگہ سے ہے اگر اعلام ہے تو وہین سے ہے اور اگر استعلام ہے تو بھی وہین سے
ہے اگر تمنی ہے تو اوسی جگہ سے مستفاد ہے اور اگر ترجی ہے تو بھی اوسیجگہ سے ہے ساری کتب منزلہ و
صحف مرسلہ ایک ورق مین اوس کلام بسیط کی اگر توریت ہے تو اوسیجگہ سے لکھکر آئی ہے اور اگر انجیل ہے
تو بھی وہین سے اوسنے صورت لفظی پکڑی ہے اور اگر زبور ہے تو بھی اوسی جائے سے مسطور ہوئی ہے
اور اگر فرقان ہے تو وہ بھی وہین سے اترا ہے ۳ اسیطرح اللہ کا فعل ایک ہے ساری مصنوعات اور دین

واٰخرین وسی ایک فعل سے وجود مین آئی ہین وما امرنا الا واحدۃ کلمح بالبصر ایک رمز ہے اس فعل کی
احیا ہو یا اماتت مربوط اوسی فعل سے ہے ایلام ہو یا انعام منوط ہے ساتھ اوسی ایک فعل کے اسیطرح اگر ایجاد ہے
یا اعدام ناشی وسی فعل سے ہے سواد سکے فعل مین بہی تعدد تعلقات کا ثابت نہین ہے بلکہ ایک ہی تعلق
سے ساری مخلوقات اولین واٰخرین مع اوقات مخصوصہ وجود کے وجود مین آئی ہین یہ تعلق بہی اوسکی فعل
کیطرح بیچون و بیچگون ہے کیونکہ چون کو طرف بیچون کے راہ نہین ہے لایحمل عطایا الملک الا مطایاہ جنہوں
کو حقیقت فعل حق کی اطلاع ہوئی اسلئے اونہنے تکوین کو حادث کہدیا اور اسکے افعال کو حادث جان لیا
یہ بات نہجانی کہ یہ کائنات آثار فعل ازلی حقتعالی ہین نہ اسکے افعال اسی قبیل کی وہ بات ہے کہ بعض صوفیہ
نے تجلی افعال ثابت کی ہے حالانکہ وہ تجلی حقیقت مین تجلی آثار فعل کی ہے نہ تجلی اوسکی فعل کی کیونکہ اوسکا
فعل تو بیچون و بیچگون ہے اور قدیم و قائم بذات الٰہی ہے جسکو تکوین کہتے ہین مرایائے محدثات مین کہان گنجایش اور
مظاہر ممکنات مین کہان ظہور ہے ؎

درتنگنای صورت معنی چگونہ گنجد | درکلبۂ گدایان سلطان چہ کار دارد

تجلی افعال و صفات کی نزدیک فقیر کے بے تجلی ذات کے متصور نہین ہے کیونکہ افعال و صفات کو اوسکی
ذات مقدس سے انفکاک نہین ہے کہ اونکی تجلی بے تجلی ذات کے متصور ہو اور جو کچھ اوسکی ذات سے
منفک ہے وہ ظلال افعال و ظلال صفات ہین تو یہ تجلی ظلال افعال و صفات کی ٹہیری نہ خود افعال
و صفات کی مہم اللہ تعالی کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے مگر
اللہ تعالی محیط جملہ اشیا ہے اور ساتھ اشیا کے قرب و معیت رکہتا ہے لیکن نہ وہ احاطہ و قرب و معیت
کہ لائق ہمارے فہم قاصر کے ہو کہ یہ لائق اوسکی جناب قدس کے نہین ہے جو کچھ کشف و شہود سے
معلوم کرین اوس سے بہی منزہ ہے کیونکہ ممکن کو اوسکی ذات و صفات و افعال کی حقیقت سے
سوائے جہل و حیرت کے کچھ نصیب نہین ہے ایمان ساتھ غیب کے لانا چاہیے اور جو کچھ مکشوف و
مشہود ہو اوسکے نیچے لائے نفی کے رکہے ؎

عنقا شکار کس نشود دام بازچین | کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را
ہنوز ایوان استغنا بلند ست | مرا فکر رسیدن ناپسند ست

ہمکو ایمان لانا چاہیے کہ اللہ تعالے محیط بشیاء ہ قریب باشیاء اور باشیاء ہے لیکن ہم معنی حاطہ

وقرب ومعیت خدا کے نہین جانتے کہ کیا ہین احاطہ وقرب کو احاطہ وقرب علمی کہنا منجملہ تاویلات متشابہ کے
ہے اور ہم قائل تاویل کے نہین ہین ۵ اللہ تعالی کسی چیز کے ساتہ متحد نہین ہوتا ہے اور نہ کوئی چیز
اوسکے ساتہ متحد ہوتی ہے بعض عبارات صوفیہ سے جو معنی اتحاد کے مفہوم ہوتے ہین وہ خلاف اونکی
مراد کے ہین اسلئے کہ مراد اونکی اس کلام سے جو موہم اتحاد ہے جیسے اذا تم الفقر فہو اللہ یہ ہے
کہ جب فقر تمام ہوا اور ہستی بعض فانی ہوئی تو اب سوائے اللہ کے کچہہ باقی نہ رہا نہ یہ معنی کہ فقیر ساتہ خدا کے
متحد ہو جاتا ہے کہ یہ کفر و زندقہ ہے تعالی سبحانہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا ہمارے خواجہ نے
فرمایا ہے کہ معنی انا الحق کے نہ یہ ہین کہ مین حق ہون بلکہ یہ ہین کہ مین نیست ہون اور موجود حق ہے ۶
تغیر و تبدل کو طرف ذات و صفات و افعال حقتعالی کے راہ نہین ہے فسبحان من لا یتغیر بذاته وصفاته
ولا فی افعاله بحدوث الاکوان صوفیہ وجودیہ نے جو تنزلات خمسہ ثابت کئے ہین وہ کچہہ
قبیل تغیر و تبدل سے مرتبہ وجوب مین نہین ہین کہ یہ کفر و ضلالت ہے بلکہ ان تنزلات کو مراتب ظہورات کمال حقتعالی
مین اعتبار کیا ہے بغیر اسکے کہ کوئی تغیر و تبدل اوسکی ذات و صفت و فعل مین راہ پائے کیونکہ اللہ تعالی
غنی مطلق ہے ذات مین اور یہی صفات و افعال مین اور کسی امر مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور جسطرح
کہ وجود مین محتاج نہین ہے اسیطرح ظہور مین بہی محتاج نہین ہے عبارات بعض صوفیہ سے جو یہ بات سمجہی جاتی
ہے کہ اللہ تعالی ظہور کمالات اسمائی و صفاتی مین ہمارا محتاج ہے یہ بات مجہپر بہت گران ہے حالانکہ آیہ
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اسے لیعرفون سے ظاہر ہے کہ مقصود خلقت جن وانس سے
حصول معرفت کا واسطے اونکے ہے کہ یہ اونکا کمال ہے نہ کوئی اور امر جو طرف جناب حق کے عائد ہو اور حدیث
قدسی مین جو آیا ہے کہ خلقت الخلق لاعرف سو اوس سے بہی مراد انہین کی معرفت ہے نہ اپنا معروف
ہونا اور انکی معرفت کے توسط سے کوئی کمال حاصل کرنا تعالی عن ذلک علوا کبیرا ۷ اللہ تعالی
جمیع صفات نقص سمات حدوث سے منزہ و مبرا ہے نہ جسم و جسمانی ہے نہ مکانی و زمانی ساری صفات
کمال اوسکے لئے ثابت مین منجملہ اونکے آٹہہ صفتین کمال کی موجود ہین جو اوسکے وجود و ذات مقدس پر
زائد ہین حیات و علم و قدرت و ارادہ و بصر و سمع و کلام و تکوین یہ صفتین خارج مین موجود ہین یہ
کہ اوسکے علم مین موجود ہین ساتہ ایسے وجود کے جو زائد ہے وجود ذات سے اور خارج نفس ذات سے
تعالی وتقدس جسطرح کہ بعض صوفیہ نے گمان کیا ہے ۵

از روی تعقل ہمہ غیر اند صفات ✤ با ذات تو از روی تحقق ہمہ عین ✤✤

کہ یہ فی الحقیقت نفی صفات ہے کیونکہ نافیاں صفات نے جیسے معتزلہ و فلاسفہ ہین تغایر علمی و اتحاد
خارجی کہا ہے اور تغایر علمی سے منکر نہین ہین یہ نہین کہا کہ مفہوم علم کا عین مفہوم ذات ہے یا عین مفہوم
قدرت و ارادہ ہے اور یہ باعتبار وجود خارجی کے کہا ہے پس جبتک وجود خارجی کا اعتبار نکرینگے
نفی صفات سے باہر نہین ہونگے اور تغایر اعتباری کچہہ انکے بکار آمد نہین ہوسکتا ہے ۸ اللہ تعالی
قدیم و ازلی ہے اوسکے غیر کے لئے قدم و ازلیت ثابت نہین ہے سارے اہل ملت کا اسپر اجماع ہے جو
شخص غیر کی قدم و ازلیت کا قائل ہے وہ کافر ہے امام غزالی نے اسی جگہ سے ابن سینا و فارابی وغیرہا کی
تکفیر کی ہے کہ یہ لوگ قائل تقدم عقول و تقدم ہیولی و صورت کے ہین اور سموات و ما فیہا کو قدیم جانتے
ہین ہمارے حضرت خواجہ ہم فرماتے تھے کہ شیخ محی الدین بن عربی قائل قدم ارواح کاملین ہین اسکو
ظاہر سے پھیرنا چاہیئے اور محمول تاویل پر کرنا چاہیئے تاکہ یہ قول مخالف اجماع اہل ملل کے نٹھیرے ۹
اللہ تعالی قادر مختار ہے شائبہ ایجاب و مظنہ اضطرار سے منزہ و مبرا ہے فلسفہ بیخرد نے کمال کو ایجاب مین
جانکر نفی اختیار کی کرکے اثبات ایجاب کیا ہے ان احمقون نے واجب تعالی کو معطل و بیکار سمجھ لیا ہے
اور سوائے ایک مصنوع کے کہ وہی ساتہ ایجاب کے ہے خالق ارض و سموات کو نجانکر وجود حوادث کو
طرف عقل فعال کے منسوب کیا ہے کہ وجود اوسکا سوا اسکے کہ انکے توہم مین ہو ثابت نہین ہے انکے
زعم فاسد مین انکو کچہہ کام اللہ تعالی سے نہین ہے ناچار وقت اضطراب و اضطرار کے التجا طرف عقل
فعال کے کرتے ہین اور اللہ کیطرف رجوع نہین لاتے کیونکہ اللہ تعالی کا وجود حوادث مین کچہہ تعلق
نہین بتاتے کہتے ہین کہ تعلق ایجاد حوادث کا عقل فعال سے ہے بلکہ عقل فعال کی طرف بہی رجوع نہین
رکہتا اسلیئے کہ اوسکا دنکے دفع بلیات مین کچہہ اختیار نہین ہے یہ بیدولت حق مین حق تعالی کے فرق ضالہ
سے بہی بڑہکر ہین کفار طرف اللہ کے التجا لاتے ہین اور دفع بلا کا اللہ سے چاہتے ہین بخلاف ان
احمقون کے کہ یہ دو امر مین سارے فرق ضلالت و بلاہت سے بڑہے ہوئے ہین ایک تو کفر و انکار
احکام منزلہ و عناد و عداوت اخبار مرسلہ مین دوسرے ترتیب مقدمات فاسدہ و تلبیس دلائل و شواہد
باطلہ مین اثبات مقاصد و مطالب واہیہ مین جتنا خبط انکو ہوا ہے اوتنا کسی احمق کو بہی نہین ہو سموات
و کواکب جو ہر وقت بیقرار و سرگردان ہین یہ مدار ہر کام کا اونکی حرکات و اوضاع پر رکہتے ہین اور

خالق سموات و موجد کواکب و محرک و مدبر نجوم سے انہون نے آنکھ بند کرلی ہے اور معاملہ سے دور سمجھ لیا ہے عجب بجز و اور بیدولت ہین انسے زیادہ وہ احمق ہے جو انکو زیرک جانتا ہے اور صاحب فطانت سمجھتا ہے منجملہ انکے علوم متسق و منتظم کے ایک علم ہندسہ ہے جو محض لایعنی اور لاطائل صرف ہے مساوات زوایائے ثلاثہ کی مثلث مرد و قائمہ کے کس کام آتی ہے اور شکل عروسی و ماسوی کہ جاننا انکا ہے کس غرض سے مربوط ہے علم طب و علم نجوم و علم تہذیب اخلاق جو عمدہ علم انکے ہین کتب انبیاء متقدمین سے سرقہ کئے ہین اور اوسکے ذریعے سے اپنے اباطیل کو رواج دیا ہے کما صرح بہ الغزالی فی المنقذ من الضلال آہل ملت متابعین انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اگر دلائل و براہین مین غلطی کرین کچھہ ضرر نہین ہے کیونکہ مدار کار انکا تقلید انبیاء پر ہے دلائل و براہین اثبات پر اپنے مطالب کے بطریق تبرع لاتے ہین انکو تو وہی تقلید کافی ہے بخلاف ان بیدینون کے کہ انہون نے آپکو تقلید انبیاء سے باہر نکالکر اپنے اثبات بدلائل ہوئے ہین ضلوا فاضلوا دعوت نبوت عیسی علیہ السلام کی جب افلاطون کو جو کلان تران بیدولتون کا تہا پہنچی تو کہا نحن قوم مھتدون لاحاجۃ بنا الی من یھدینا یہ شخص عجب بیوقوف لایعنی تہا جو شخص کہ احیاء اموات و ابراء اکمہ و ابرص کرے جو کہ انکے طور حکمت سے خارج ہے اوسکو دیکھنا اور اوسکے احوال کا تفحص کرنا چاہیے تہا نہ یہ کہ بے دیکھے بہالے کمال عنا و سفاہت سے یہ جواب دیدیا نجانا اللہ سبحانہ عن ظلمات معتقداتھم السوء ان دنون مین میرے فرزند محمد معصوم نے جواہر شرح مواقف کو تمام کیا اثنا سبق مین قباحات ان بے عقلون کے خوب واضح ہوئے اور بہت سے فوائد مرتب ہوتے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق عبارت شیخ محی الدین بن عربی بہی ناظر طرف ایجاب کے ہے اور معنی قدرت مین موافقت فلسفہ کی رکہتی ہے کہ قادر سے صحت ترک کو تجویز نہین کرتی اور جانب فعل کو لازم جانتے ہین مخاطب کاروبار ہے شیخ محی الدین منجملہ مقبولین کے نظر مین آتے ہین اور اکثر علوم اونکے جو مخالف آرائے اہل حق ہین خطا اور ناصواب ظاہر ہوتے ہین خطائے کشفی سے معذور رکہے گئے ہین اور خطائے اجتہادی کی طرح ملامت سے مرفوع ہین یہ خاص میرا اعتقاد ہے حق مین شیخ محی الدین کے کہ مین اونکو منجملہ مقبولین کے جانتا ہون آور اونکے علوم مخالفہ کو خطا و مضر جانتا ہون ایک جماعت شیخ پر طعن و ملامت کرتی ہے اور اونکے علوم کا تخطیہ بہی کرتی ہے دوسری جماعت نے شیخ کی تقلید اختیار کی ہے آور اونکے جمیع علوم کو صواب

جانتی ہے اور دلائل شواہد حقیقت سے اون علوم کو ثابت کرتی ہے اسمین شک نہین کہ ان دونون
فریق نے راہ افراط و تفریط کی اختیار کی ہے اور توسط حال سے دور جا پڑے مین شیخ کو اولیاء مقبولین
سے ہین خطاء کشفی پر کسطرح رد کیا جائے اور اونکے علوم کو کہ صواب سے دور ہین در مخالف آرائے اہل
حق ہین کسطرح بطور تقلید کے قبول کیا جائے فالحق ہو التوسط الذی وفقنی الله سبحانہ بہ لمنہ وکرمہ
ہان مسئلہ وحدت وجود مین ایک جم غفیر اس گروہ کا ساتہ شیخ کے شریک ہے ہر چند شیخ اس مسئلہ مین بہی
طرز خاص رکہتے ہین اما اصل سخن مین شرکت ہے تو یہ مسئلہ بہی اگرچہ ظاہر مین مخالف معتقدات اہل حق
ہے لکن قابل توجہ کے ہے اور شایان جمع ہے تینے بعنایت الٓہی شرح رباعیات مین اس مسئلہ کو
ساتہ معتقدات اہل حق کے جمع کیا ہے اور نزاع فریقین کو طرف لفظ کے عائد کیا اور شکوک و شبہات طرفین
کو دور کر دیا وہ بہی اس نہج پر کہ محل ریب اشتباہ باقی نرہا کما لا یخفی علی الناظر ۱۰ سارے
ممکنات کیا جواہر کیا اعراض کیا اجسام کیا عقول کیا النفوس کیا افلاک کیا عناصر سب مستند مین طرف
ایجاد قادر مختار کے اوسی نے انکو کتم عدم سے وجود مین نکالا ہے یہ جسطرح اپنے وجود مین اللہ تعالے
کے محتاج ہین اسیطرح اپنے بقا مین بہی اوسکی محتاج رہتے ہین اسباب و وسائط کے وجود کو روپوش اپنے
فعل کا کیا ہے اور حکمت کو آفتاب قدرت کا ٹہیرایا نہین بلکہ اسباب کو اپنے فعل کے ثبوت کا دلیل کیا
ہے اور حکمت کو وسیلہ وجود و قدرت کا ٹہیرایا ہے ارباب فطانت جنکی بصیرت کحل متابعت انبیاء سے
سرمہ کش ہوئی ہے اسباب کو جانتے ہین کہ یہ اسباب و وسائل جو کہ اپنے وجود و بقا مین اللہ تعالی کے
محتاج ہین اور اوسی کیطرف سے ثبوت و قیام رکہتے ہین فی الحقیقت جماد محض ہین یہ کسطرح دوسرے مین
جو مثل اونکے ہے تاثیر کر سکتے ہین اور احداث و اختراع عمل مین لا سکتے ہین ایک قادر ہے سوا اونکے جو انکو
ایجاد کرتا ہے اور کمالات لائقہ اونکو عطا فرماتا ہے چنانچہ عقلا جماد محض سے ایک فعل دیکہکر اسباب کا سراغ
پا لیتے ہین کہ کوئی فاعل اور محرک اوسکا ہے کیونکہ اونہین یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ یہ فعل لائق حال اوس
جماد کے نہین ہے کوئی اور فاعل اسکا ماوراء اسکے ہے جو اس فعل کو ایجاد کرتا ہے اسیلئے فعل جماد کا روپوش
فعل فاعل حقیقی کا نزدیک عقلاء کے نہین ہوتا ہے بلکہ یہ فعل بنظر جمادیت جماد دلیل ہے فاعل حقیقی پر
فکذا ہذا ہان فہم ابلہ مین فعل جماد کا روپوش فعل فاعل حقیقی ہوتا ہے کیونکہ وہ بکمال غباوت سے جماد
محض کو بواسطہ اوس فعل کے صاحب قدرت جانتا ہے اور فاعل حقیقی کا منکر ہے یضل بہ کثیرا

وعیدی یہ کثیرا یہ معرفت مقتبس ہے مشکوٰۃ نبوت سے ہر کسی کا فہم اس جگہ تک نہین پہنچتا ایک جماعت کی
نظر کو رفع اسباب مین جانتی ہے اور ابتدا اشیا کو بتوسط انہین اسباب کے طرف حضرت حق سبحانہ
کے منسوب کرتی ہے اور نہین جانتی کہ رفع اسباب مین رفع حکمت کا ہوتا ہے جسکے ضمن مین بہت سے
مصالح ہین ربنا ما خلقت ہذا باطلا انبیا علیہم السلام رعایت اسباب کی کرتے ہین تبھی ہذا امور کو اللہ
کے سپرد فرماتے ہین یعقوب علیہ السلام نے ملاحظہ چشم زخم کا کرکے اپنے فرزندون کو وصیت فرمائی تھی
یا بنی لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقۃ باوجود اس مراعات کے امر کو مفوض حق
فرمایا تھا اور کہا تھا ما اغنی عنکم من اللہ من شئ ان الحکم الا للہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل
المتوکلون اللہ نے انکی اس معرفت کی تحسین فرمائی اور اپنی طرف منسوب کیا اور کہا انہ لذو
علم لما علمناہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون اور قرآن کریم مین ہمارے حضرت کو بھی اشارہ طرف توسط
اسباب کے کیا ہے اور کہا ہے یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین یعنی تاثیر اسباب
کی سو یہ بات روا ہے کہ اللہ تعالے نے بعض اوقات مین اندر اسباب کے کوئی تاثیر پیدا کر دے اور وہ
موثر پڑے اور بعض اوقات مین کوئی تاثیر پیدا نکرے ناچار اوسپر کوئی اثر مترتب نہو چنانچہ ہم اسبابکو
اسباب مین دیکھتے ہین کہ وجود مسببات کا کبھی اون اسباب پر مترتب ہوتا ہے اور کبھی کچھہ اثر ظاہر
نہین ہوتا انکار کرنا مطلق تاثیر اسباب سے مکابرہ ہے تاثیر کہے لکن اوس تاثیر کو مثل وجود اوس
سبب کے ایجاد حق تعالے سے جانے میری رائے اس مسئلہ مین یہی ہے آگے خدا جانے اس بیان
سے لائح ہے کہ توسط اسباب کا کچھہ منافی توکل کو نہین ہے جسطرح کہ ناقص عقل لوگ گمان کرتے ہین
بلکہ توسط اسباب مین کمال توکل ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے مراعات سبب کو ہمراہ تفویض
امر حق تعالی توکل ٹھیرایا تھا فرمایا علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون ۱۱ مرید و خالق ہر
خیر و شر کا اللہ تعالے ہے خیر سے راضی اور شر سے ناراض ہوتا ہے یہ فرق درمیان ارادہ و رضا
کے بہت باریک ہے اللہ نے یہ فرق اہل سنت کو سمجھا دیا سائر فرقے بسبب عدم اہتدا اسکے طرف
اس فرق کے ضلالت مین پڑے رہے معتزلہ نے اسی جگہ سے بندہ کو خالق اپنے افعال کا کہا ہے اور
ایجاد کفر و معاصی کو طرف بندہ کے منسوب کیا کلام شیخ محی الدین اور اونکے اتباع سے سمجھا جاتا ہے
کہ جسطرح ایمان اور اعمال صالحہ مرضی اسم ہادی ہین اسیطرح کفر و معاصی مرضی اسم مضل ہین

یہ بات بھی مخالف اہل حق ہے اور وہ طرف ایجاب کے مائل ہے جیسا منشا ذہنا ہوتا ہے جیسے یکہیں کہ طرق
داغفارت مرضی آفتاب ہے آور اسرت بندون کو قدرت وارادہ دیا ہے کہ اپنے اختیار سے کسب
افعال کرین خلق افعال منسوب ہے طرف اللہ تعالی کے اور کسب منسوب ہے طرف انکے اللہ تعالی کی عادت
یون ہی جاری ہے کہ جب بندہ کسی اپنے فعل کا قصد کرتا ہے تو اسکی خلق اوس فعل سے متعلق
ہوجاتی ہے اور جبکہ یہ فعل اوسکے قصد واختیار سے ہوا تو اوسکا تعلق مدح وذم وثواب عقاب کا ساتھ
اوسکے ٹھیرا اور یہ بات کہ اختیار بندہ کا ضعیف ہے اگر یہ ضعف باعتبار قوت اختیار حقتعالی کے کہا ہے
تو مسلم ہے اور اگر اس معنی سے کہا ہے کہ ادائے عمل ماموربہ میں کافی نہین ہے تو صحیح نہین ہے قال اللہ
لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر غایت مافی الباب یہ ہے
کہ جزا مخلد فعل موقت پر مخصوص بتقدیر خدا ہے اللہ کی توفیق سے اتنا توہم بھی جانتے مین کہ کفر کرنا
بنسبت حضرت حق کے جو کہ مولائے نعم ظاہرہ وباطنہ وموجد سموات وارض ہے اور جو بزرگی و
کمال کہ ہے وہ سب اوسیکے لئے ثابت ہے جزا اوس کفر کی ایسی ہونا چاہیئے کہ سب عقوبات
سے سخت تر ہو سو وہ جزا یہی خلود فی العذاب ہے اسیطرح ایمان لانا ساتھ غیب کے اللہ پاک پر جو کہ
منعم بزرگ ہے اور باوجود مزاحمت نفس وشیطان کے اوسکو اسکو جاننا اسکی جزا بہترین جزا
ہونا چاہیئے کہ وہ خلود ہے تنعمات وملذذات مین بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ دخول بہشت حقیقت
مین مربوط بفضل حق ہے منوط کرنا اوسکا ساتھ ایمان کے اسلئے ہے کہ جزا اعمال لذیذ تر ہو فقیر
کے نزدیک دخول بہشت کا حقیقت مین مربوط بایمان ہے لیکن ایمان اوسکا عطا وفضل ہے اور
دخول نار مربوط بکفر ہے اور کفر ناشی ہے ہوائے نفس امارہ سے ما اصابک من حسنة فمن اللہ
وما اصابک من سيئة فمن نفسك دخول بہشت کا مربوط کرنا ساتھ ایمان کے حقیقت مین
ایمان کی تعظیم کرنا ہے بلکہ تعظیم ہے مومن بہ کی کہ ایسا ثمرا جزا وسپر مترتب ہوا ہے اسیطرح منوط کرنا دخول
نار کا ساتھ کفر کے تحقیر ہے کفر کی کہ اوس سے یہ کفر واقع ہوا ہے جسپر اسطرح کی عقوبت دائمی مترتب
ہوئی بخلاف قول بعض مشائخ کہ وہ اس دقیقہ سے خالی ہے کیونکہ دخول نار حقیقت مین مربوط
بکفر ہے واللہ سبحانہ الملہم للخیر ۱۲ اہل ایمان آخرت مین اللہ پاک کو بہشت مین بے جہت وبے
کیف وبے شبہ ومثال دیکھین گے یہ وہ مسئلہ ہے جسکے جمیع فرق اہل ملت وغیر اہل ملت وعیراہل سنت

سب کے سب منکر ہین اور رویت بیجہت و بیکیف کو تجویز نہین کرتے حتی کہ شیخ محی الدین بھی رویت
آخرت کو تجلی صوری پر اوتارتے ہین اور سوا اس تجلی کے کوئی اور تجویز نہین کرتے ہمارے حضرت
شیخ رح سے نقل کرتے تھے کہ اگر معتزلہ رویت کو مرتبہ تنزیہ کے ساتھ مقید نکرتے اور تشبیہ کے قائل
ہوتے اور رویت کو اسی تجلی کے ساتھ جانتے تو ہرگز رویت سے انکار نکرتے در حال ینجانتے یعنی انکار
انکار بیجہتی و بیکیفی کی راہ سے ہے کہ مخصوص ہے ساتھ مرتبہ تنزیہ کے بخلاف اس تجلی کے کہ اوسمین
جہت وکیف ملحوظ ہے سو رویت آخرت کو تجلی صوری پر اوتارنے مین فی الحقیقت انکار کرنا ہے رویت
کا اسلئے کہ وہ تجلی صوری گو تجلیات صوریہ دنیا سے جدا ہو رویت حق نہین ہے ؏

یراه المؤمنون بغیر کیف — وادراک وضرب من مثال

۱۳ بعثت انبیاء علیہم السلام کی رحمت ہے اہل عالم پر اگر وجود ان بزرگوارون کا متوسط نہوتا ہم امیون
کو طرف معرفت ذات و صفات واجب الوجود تعالی و تقدس کے کون دلالت کرتا اور مرضیات الٰہی
کو عدم مرضیات خدا سے کون تمیز بخشتا ہماری عقول ناقصہ بے تائید نور دعوت انبیاء کے ان بات
سے معزول ہین اور ہمارے افہام ناتمام بے تقلید ان بزرگوارون کے اس معاملہ مین مخذول ہین ؏

گر نہوتی ذات پاک انبیاء — حق سے باطل کسطرح ہوتا جدا

ہان عقل ہرچند حجت ہے لیکن حجیت مین ناتمام ہے اور مرتبہ بلوغ کو نہین پہنچی ہے حجت بالغہ بعثت ہے انبیاء
کی جسکے ساتھ عذاب و ثواب اخروی دائمی منوط ہے کوئی اگر یہ کہے کہ جب یہ ثواب و عذاب ساتھ بعثت کے مربوط
ٹھہرا تو بعثت کو رحمۃ للعالمین کہنا کس معنی سے ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ بعثت عین رحمت ہے کیونکہ
سبب معرفت ذات و صفات واجب الوجود تعالی و تقدس ہے اور یہ معرفت متضمن ہے سعادات دنیویہ
و اخرویہ کو اور بدولت اسی بعثت کے وہ بات جو مناسب جناب قدس ہے اور جو مناسب اوسکے نہین
ہے معلوم و ممیز ہوئی ہے کیونکہ ہماری عقل لنگ و کور جو امکان حدوث سے داغدار ہے کیا جانے
کہ مناسب حضرت وجود کہ قدم اوسکے لوازم سے ہے اوسکے اسماء و صفات و افعال کیا ہین اور نامناسب شئے
کیا ہے تاکہ مناسب کا اطلاق اور نامناسب سے اجتناب کیا جائے بلکہ بہت ہے کہ اپنے نقص کیوجہ سے کمال
کو نقصان اور نقص کو کمال جان لے یہ تمیز نزدیک فقیر کے فوق جمیع نعم ظاہرہ و باطنہ ہے بڑا بدبخت
وہ ہے جو امور نامناسب کو طرف جناب قدس اوتعالی کے نسبت دے اور اشیاء ناشائستہ کو طرف

حق سبحانہ کے منتسب کرے تبھی بعثت ہے جسنے باطل کو حق سے جدا کیا اور نامستحق عبادت کو مستحق عبادت
سے تمیز دیا اسی بعثت کے توسط سے طرف راہ حق جل و علا کے دعوت کرتے ہین اور مستعدونکو سعادت
قرب و وصول معالی خلق سلطانہ تک پہنچاتے ہین اور بوسیلہ اسی بعثت کے مرضیات حق تعالی
پر اطلاع میسر ہوتی ہے اور جواز و عدم جواز تصرف کا ملک وتعالی مین تمیز ہوتا ہے اس قسم کے فوائد بعثت
مین بہت ہین اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ بعثت رحمت ہے اور جو شخص کہ منقاد ہوئے نفس امارہ
کا ہے وہ بحکم شیطان انکار بعثت کا کرتا ہے اور مقتضائے بعثت پر عامل نہین ہوتا تو اس صورت مین بعثت
کا گنا وکیا ہے اور کسلئے بعثت رحمت نہین ہے کوئی یہ کہے کہ عقل فی حد ذاتہ ہرچند احکام الہی مین
ناقص و ناتمام ہے لکن یہ بات کیون نہین ہو سکتی کہ بعد حصول تصفیہ و تزکیہ کے عقل کو ایک مناسبت
و اتصال غیر متکیف ساتھ مرتبہ وجوب حق تعالی کے پیدا ہو جائے اور بسبب اس مناسبت و اتصال
کے احکام وہان سے اخذ کرے اور حاجت بعثت کی جو کہ بتوسط فرشتہ ہے نہو سو جواب اسکا یہ ہے
کہ عقل ہرچند اس مناسبت و اتصال کو پیدا کرے لکن وہ تعلق جو اسکو ساتھ اس پیکر ہیولانی کے ہے
بالکل زائل نہو گا اور نہ تجرد تمام اوسکو پیدا ہو گا بلکہ ہمیشہ واہمہ اوسکو دامنگیر رہیگا اور متخیلہ ہرگز اوسکے
خیال کو نچھوڑیگا قوت غضبیہ و شہویہ ہمیشہ اوسکی مصاحب رہینگی اور رذیلہ حرص و شرہ ہر وقت ندیم
اوسکا ہو گا سہو و نسیان کہ لوازم نوع انسان سے ہے اوس سے منفک نہو گا خطا و غلط کہ خواص سے
اس نشاء فانی کے ہین ہرگز اوس سے جدا نہونگے تو اب عقل لائق اعتماد کے نرہی اور احکام ماخوذ
اوسکے سلطان وہم و تصرف خیال سے معصوم نہ ٹھیرے اور شائبہ نسیان و مظنہ خطا سے محفوظ نہوئے
بخلاف فرشتہ کہ وہ ان اوصاف سے پاک ہے اور ان رذائل سے مبرا اسلئے وہ لائق اعتماد کے
ہوا اور احکام ماخوذہ اوسکے شائبہ وہم و خیال و مظنہ نسیان و خطا سے معصوم ٹھیرے اور فرشتہ
بعض اوقات مین محسوس بھی ہو جاتا ہے اور اون علوم مین جو تلقی روحانی سے اخذ کئے جاتے ہین
کبھی اثناء تبلیغ مین ساتھ قوئے و حواس کے بعض مقدمات مسلمہ غیر صادقہ کہ راہ وہم و خیال وغیرہ
سے حاصل ہوئے ہین بے اختیار اون علوم مین منضم ہو جاتے ہین اسطرح پر کہ اوس وقت کچھہ بھی
تمیز نہین ہو سکتا اور ثانی الحال اوس علم کا تمیز دیتے ہین اور کبھی نہین دیتے اسلیئے وہ علوم بسبب
خلط اون مقدمات کے ہیئت کاذبہ پیدا کرتے ہین اور اعتماد سے باہر آجاتے ہین یا یون کہا جائے

کہ حصول تصفیہ وتزکیہ کا مشروط ہے بجا آوری اعمال صالحہ پر کہ وہ مرضیات باری تعالیٰ ہین اور یہ بات موقوف ہے بعثت پر جسطرح کہ گذر چکا پس بغیر بعثت کے حصول حقیقت تصفیہ وتزکیہ کا میسر نہوگا اور وہ صفا جو کفار و اہل فسق کو حاصل ہوتی ہے وہ صفائی نفس کی ہے نہ صفائی قلب کی صفائی نفس سے سوا ضلالت کے کچھ فزائش نہین ہوتی اور بجز خسارت کے کوئی دلالت ہاتھ نہین آتی اور کشف بعض امور غیبی کا کہ وقت صفائی نفس کے کفار و اہل فسق کو حاصل ہوتا ہے استدراج ہے اور مقصود اوس سے خرابی وخسارت اوس جماعت اہل استدراج کی ہوتی ہے نجانا اللہ سبحانہ عن ہذہ البلیۃ بحرمۃ سید المرسلین اس تحقیق سے یہ بات کہل گئی کہ تکلیف شرعی جو بعثت کی راہ سے ثابت ہوئی ہے یہ بہی رحمت ہے نہ جسطرح کہ منکران تکلیف شرعی جیسے ملاحدہ و زنادقہ گمان کرتے ہین اور تکلیف کو کلفت تصور کرتے ہین اور غیر معقول جانتے ہین اور کہتے ہین یہ کیا مہربانی ہے کہ بندونکو امور شاقہ کی تکلیف دیوین پہر اگر وہ بموجب اوس تکلیف کے عمل کرین تو بہشت مین جائین اور اگر مرتکب اوسکے خلاف کے ہون تو دوزخ مین گرین کس لئے یہ نہین کرتے کہ تکلیف نہ دین اور چہوڑ دین کہ کہائین پئین سوئین اور اپنے طور پر رہین نہین آن بیہودہ گوتون اور بیخردون کو یہ نہین معلوم ہے کہ شکر منعم حقیقی واجب ہے عقلاً اور یہ تکلیفات شرعیہ بیان بجا آوری اوس شکر کا ہے سو یہ تکلیف عقلاً بہی واجب ہے نظام تمام عالم کا اسی تکلیف کے ساتہ منوط ہے اگر ہر ایک کو اوسکے طور پر چہوڑ دین تو اس سے سوائے شرارت وفساد کے کچہ ظاہر نہو ہر بوالہوس دوسرے کی جان ومال مین ہاتہ دراز کرے اور ساتہ خبث وفساد کے پیش آتے خود بہی ضائع ہو اور اوسکو بہی ضائع کرے عیاذاً باللہ سبحانہ اگر یہ زواجر وموانع شرعی نہوتے تو خدا جانے کیا ہوتا ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب یا یون کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ مالک علی الاطلاق ہے اور سب بندے اوسکے مملوک ہین تو اب جو حکم وتصرف وہ انمین کریگا وہ عین خیر وصلاح ہے اور شائبہ ظلم وفساد سے منزہ ومبرا ہے لایسئل عما یفعل

کرا زہرہ آنکہ از بیم او | کشاید زبان جز بتسلیم او

اگر سبکو دوزخ مین بہیجے اور عذاب ابدی کرے تو کوئی جگہ اعتراض کی نہین ہے کیونکہ ملک غیر مین تصرف کرنے سے شائبہ ستم کا پیدا ہوتا ہے بخلاف اپنے ملک کے کہ اوسمین کچہ ظلم نہین ہے ساری املاک ہماری حقیقت مین خدا کی ملک ہے سارے تصرفات ہمارے اونمین عین ستم ہین حتیٰ

شرع نے بواسطے بعض مصالح کے اون املاک کو ہماری طرف نسبت کر دیا ہے ورنہ وہ فی الحقیقۃ اسی کی ملک ہین لہذا ہمارا تصرف اومین وسا ہی جائز ہے کہ مالک علی الاطلاق نے اوس تصرف کو تجویز فرما دیا ہے اور مباح کر دیا ہے انبیاء علیہم السلام نے باعلام حق جو کچہ اختیار کیا ہے اور جو احکام بیان کئے ہین وہ سب اون اور مطابق واقع ہین ان بزرگوارون نے احکام اجتہادیہ مین ہر چند خطا کو تجویز کیا ہے مگر تقریر خطا پر اوسکو جائز نہین رکہی ہے اور کہا ہے کہ جلد اوس خطا پر متنبہ کر دیتے جاتے ہین اور تدارک اوس خطا کا ہونا سے فرمایا جاتا ہے فلا اعتداد بذلك الخطا ۱۴ عذاب قبر کا واسطے کافرون اور بعض گناہگارون اہل ایمان کے حق ہے مخبر صادق نے اسکی خبر دی ہے اور سوال منکر نکیر کا واسطے مومنون اور کافرون کے قبر مین حق ہے قبر ایک برزخ ہے درمیان دنیا و آخرت کے عذاب قبر کا ایک وجہ سے مناسبت ساتہ عذاب دنیاوی کے رکہتا ہے کہ انقطاع پذیر ہے اور دوسری وجہ سے مناسبت ساتہ عذاب اخروی کو رکہتا ہے کہ حقیقت میں عذاب اخروی ہے کہ ربہ النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا حقمین عذاب قبر کے اوتری ہے اسی طرح راحت قبر کی وطرح پر ہے سعادتمند وہ شخص ہے جسکو ذنوب و معاصی سے ساتہ کمال کرم ذات کے درگزر کرین اور جہلا مواخذہ نفرماوین اور اگر مقام مواخذہ مین آوین تو کمال رحمت سے آلام محن دنیوی کو کفارہ اوسکے گناہون کا کر دین اور اگر کچہ بقیہ رہجائے تو ضغطہ قبر اور وہ محتین جو اوس جگہ مقرر ہین کفارہ ہو جائین تاکہ پاک و پاکیزہ ہو کر حشر مین وہی اور جسکے ساتہ یہ کچہ نکیا اور اوسکے مواخذہ کو آخرت پر ڈالدیا تو یہ عین عدل ہے مگر ایسے گناہگارون اور شرمسارون پر افسوس ہے لکن اگر مسلمان ہے تو انجام اسکا رحمت ہوگی اور عذاب ابدی سے محفوظ رہیگا یہی ایک نعمت عظیم ہے ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انك علی کل شئ قدیر ۱۵ قیامت کا ہونا حق ہے اوسدن آسمان اور تارے اور زمین اور پہاڑ و حیوان و نباتات و معادن سب معدوم و نا چیز ہو جائینگے آسمان پہٹ جاوینگے تارے بکہر جائین گے زمین پہاڑ ہبا منثور ہو جائینگے یہ اعدام و افنا نفخۂ اولی سے متعلق ہے تو دوسرے نفخہ پر قبرون سے اوٹہ کہڑے ہونگے اور محشر مین آوینگے فلاسفہ اعدام سموات و کواکب کا تجویز نہین کرتے ہین اور ہونا فنا و فساد کا انپر جائز نہین رکہتے بلکہ انکو ازلی ابدی کہتے ہین معہذا لک متاخرین انکی کمال بیخردی سے آپکو زمرۂ اہل اسلام میں بتاتے ہین اور بعض احکام اسلام بجالاتے ہین تعجب یہ ہے کہ بعض اہل اسلام اس بات کو انسے باور رکہتے ہین اور بے تحاشا اونکو مسلمان جانتے ہین اوسپر طرفہ تر یہ ہے کہ بعضے مسلمان بعض لوگون کو اس بات

مین سے کامل جانتے ہین اور آونپر طعن وتشنیع کرنے سے انکار کرتے ہین حالانکہ وہ منکر نصوص قطعی کے
ہین آور انبیاء کے اجماع کا انکار کرتے ہین قال تعالے اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت
وقال تعالیٰ اذا السماء انشقت واذنت لربہا وحقت وقال تعالی وفتحت السماء فکانت ابوابا
اے شقت وامثال ذلک فی القرآن کثیر یہ لوگ نہین جانتے کہ مجرد تفوہ ساتہ کلمہ شہادت کے اسلام مین
کافی نہین ہے جو کچہہ دین مین آیا ہے اوس سبکی تصدیق بالضرورۃ درکار ہے آور تبری کفر وکافر سے
بہی ضرور ہے جب کہین اسلام صورت پکڑتا ہے ویل ونہ خرط القتاد ۱۶ حساب ومیزان وصراط حق
ہے مخبر صادق نے انکی خبر دی ہے استبعاد بعض جاہلین طور نبوت کا وجود سے ان امور کے حیز
اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ طور نبوت کا ورائے طور عقل ہے آخبار انبیاء علیہم السلام کو نظر عقل سے موافق
کرنا منفیقت مین انکار طور نبوت ہے وہان تو معاملہ تقلید پر ہے انکو یہ نہین معلوم کہ طور نبوت مخالف
طور عقل کے ہے بلکہ طور عقل بے تائید تقلید انبیاء علیہم السلام کے اون مطالب علیا تک راہ یاب
نہین ہوتا یہ مخالفت اور چیز ہے اور نارسائی وہان تک دوسری چیز کیونکہ مخالفت بعد پہنچنے کے متصور ہوتی
ہے ۷ آبہشت ودوزخ موجود ہین دن قیامت کے بعد محاسبہ کے ایک گروہ کو بہشت مین لیجائینگے
اور ایک گروہ کو دوزخ مین انکا ثواب عقاب ابدی ہوگا جسکو انقطاع نہین ہے کما دلت علیہ النصوص
القطعیۃ المؤکدات صاحب فصوص کہتے مین کہ انجام سبکا رحمت ہے ان رحمتی وسعت کلشیء کفار
کے لئے عذاب دوزخ کا تین ہفتہ تک ثابت کیا ہے پہر کہا کہ نار انکے حقمین بردوسلام ہوجائیگی جسطرح
کہ حق مین ابراہیم علیہ السلام کے ہوگئی تہی آور وعید حقمین خلف کو روا رکہتے ہین اور کہتے مین کہ کوئی صاحب
طرف خلود عذاب کفار کے نہین گیا ہے سو وہ اس مسئلہ مین بہی صواب سے دور جا پڑے ہین یہ نجانا کہ وسعت
رحمت کی حقمین مومنین اور کافرین کے مخصوص ساتہ دنیا کے ہے اور آخرت مین کافر کو رحمت کی بو تک
نہ پہنچے گی کما قال تعالیٰ انہ لاییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور اسر تعالے نے بعد رحمتی
وسعت کلشیء کے فرمایا ہے فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذینہم بایاتنا یؤمنون
شیخ نے اول آیت کو پڑہا اور آخر آیت سے کچہہ کام نرکہا اور کریمہ ولا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ
کو دلالت خصوصیت خلف وعدہ پر نہین ہے ہوسکتا ہے کہ اقتصار عدم خلف وعدہ پر اسجگہ اسلئے ہو کہ
مراد وعدہ سے یہان نصرت رسل ہے اور غلبہ انکا کفار پر اور یہ متضمن عدہ وعید ہے وعدہ خاص اسلئے

رسل کے ہے اور وعید خاص واسطے کفار کے گویا اس آیت کریمہ مین خلف وعد ہی منتفی ہوا نہ خلف
وعید بہی فالآیۃ مستشھدۃ علیہ لا لہ اور نیز خلف وعید مثل خلف وعد کے مستلزم کذب ہے اور
لائق شان باریتعالی نہین ہے اسلئے کہ ازل مین اسنے جان لیا تہا کہ کفار کو عذاب مخلد کرونگا معہذا کسواسطے
مصلحت کے مخالف اپنے علم کے یہ بات کہی کہ مین کفار کو عذاب مخلد کرونگا اس بات کی تجویز کرنے مین شنیع ی
شناعت ہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین اجماع اہل دل کا عدم خلود
عذاب کفار پر کشف شیخ ہے مجال خطا کا کشف مین بہت ہے فلا اعتداد بہ مع کونہ مخالفا لاجماع
المسلمین ملائکہ اللہ کے بندے ہین معاصی سے معصوم اور خطا و نسیان سے محفوظ لا یعصون اللہ ما
امرہم ویفعلون ما یؤمرون کہانے پینے سے پاک ہین اور زنانی و مردی سے منزہ وسیر آتذکیر ضمائر کی
انکے حقمین اندر قرآن کریم باعتبار شرف صنف مذکر کے ہے تصنف نسا سے جسطرح کہ امر نے اپنے
حقمین تذکیر ضمائر کو وارد کیا ہے اللہ نے بعض ملائکہ کو واسطے رسالت کے پسند کیا جسطرح کہ بعض کو
آدمین سے ساتہ اس دولت کے مشرف فرمایا ہے اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن
الناس جمہور علماء اہل حق اسی عقیدہ پر ہین اور خواص بشر افضل ہین خواص ملک سے امام غزالی وامام الحرمین
وصاحب فتوحات مکیہ قائل ہین افضلیت خواص ملک کے خواص بشر سے اور وجہ بات مجہہ فقیر پر ظاہر ہوگئی
ہے وہ یہ ہے کہ ولایت ملک کی افضل ہے ولایت نبی سے لیکن نبوت و رسالت میں ایک درجہ ہے جسکے
سبب کہ ملک اوس درجہ تک نہین پہنچتا ہے اور وہ درجہ راہ عنصر خاک سے آیا ہے کہ مخصوص ہے ساتہ
بشر کے اور نیز مجہہ پر یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ کمالات ولایت کو بنسبت کمالات نبوت کے کچہہ اعتداد نہین ہے
کاش اتنا ہی اعتداد ہوتا جتنا کہ قطرہ کو بنسبت بحر محیط کے ہے جو مزیت کہ راہ نبوت سے آئی ہے وہ اضعاف
مضاعف زیادہ ہے اوس مزیت سے جو کہ راہ ولایت سے حاصل ہوتی ہے پس افضلیت مطلق خاص واسطے
انبیاء علیہم السلام کے ہے اور فضل جزئی ملائکہ کرام کے لئے ہے فالصواب ما قال الجمہور من العلماء
شکر اللہ سعیہم اس تحقیق سے یہ بات لائح ہوئی کہ کوئی ولی درجہ کسی نبی کو نہین پہنچتا ہے بلکہ اوس
ولی کا سر ہمیشہ نبی کے قدم کے نیچے ہوتا ہے **ف** یہ بات جان لینا چاہیئے کہ جس کسی مسئلہ مین مابین
علما و صوفیہ کا اختلاف ہے جب اچہی طرح ملاحظہ کیا جاتا ہے تو حق طرف علما کے ملتا ہے اسکا بہید یہ ہے
کہ نظر علماء کی بواسطہ متابعت انبیاء علیہم السلام طرف کمالات و علوم نبوت کے نفوذ کرتی ہے اور نظر صوفیہ

کی مقصود ہے کمالات ومعارف ولایت پرنا چار جو علم کہ پیشگاہ نبوت سے اخذ کیا گیا ہے وہی احوب
احق ہوتا ہے بنسبت اوس علم کے جوکہ مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتا ہے ۱۱۹ ایمان عبارت ہے تصدیق
قلبی سے ساتہ اوس چیز کے جوکہ بطریق ضرورت وتواتر ہمکو پہنچی ہے اور اقرار لسان کوبہی ایک رکن ایمان
کا کہا ہے کہ احتمال سقوط کا رکہتا ہے اور علامت اس تصدیق کی بیزار ہونا ہے کفر وکافری سے
اور اوس چیز سے جو کافری مین ہوتی ہے تخصائص لوازم کفر سے جیسے زنار باندہنا اور مثل اوسکے وہ
اگر عیاذا باللہ اس تصدیق کے ساتہ کفر سے تبری نکرے تو یہ مصدق وتبین ہے کہ وہ داغ ارتداد
کے ساتہ داغدار ہے اور حقیقت مین حکم اوسکا وہی حکم منافق کا ہے لاالی ھؤلاء ولاالی ھؤلاء سو
تحقیق ایمان مین تبرے کفر سے چارہ نہین ہوتا ہے ادنی درجہ تبری قلبی ہے اور اعلی درجہ تبری قلبی
وقالبی تبری عبارت ہے دشمنی رکہنے سے ساتہ اللہ کے دشمنون کے یہ دشمنی خواہ دلسے ہو اگر خوف ضرر
کا اونکی طرف سے ہے خواہ قلب وقالب دونون سے ہو جبکہ خوف نہو کریمہ یاایھا النبی جاھدالکفار و
المنافقین واغلظ علیہم اسی بات کی مؤید ہے کیونکہ محبت اللہ ورسول کی بے دشمنی دشمنان
خدا ورسول کے ہو نہین سکتی شیعہ نے جو اس قاعدہ کو موالات اہل بیت مین جاری کیا ہے اور خلفاء
ثلثہ وغیرہ صحابہ سے تبری کرنے کو شرط موالات کہا ہے نامناسب ہے اسلئے کہ تبری کرنیکو دشمنون سے
موالات دوستونکی شرط ٹہیرائی ہے نہ مطلق تبری اونکے غیر سے اور کوئی عاقل منصف سابقون کو تجویز نکریگا
کہ حضرت کے اصحاب دشمن ہون یہ بزرگوار وہ تہے جنہون نے حضرت کی محبت مین جان مال صرف کردیا
اور جاہ وریاست کو برباد دیا دشمنی اہل بیت کو انکیطرف کسطرح منسوب کرسکتے ہین حالانکہ محبت اہل قرابت
نبوی نص قطعی سے ثابت ہے اور دعوت کی اجرت اسی محبت کو ٹہیرایا ہے کما قال تعالے قل لااسالکم
اجرا الا المودۃ فی القربی ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا ابراہیم علیہ السلام نے جو اسقدر
بزرگی پائی اور شجرۂ طیبۂ انبیاء علیہم السلام ہوئے اسیواسطے ہوئی کہ اونہون نے اللہ کے دشمنون سے
تبری کی قال تعالے قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومہم انا
برءا منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحدہ
کوئی عمل نظر فقیر مین واسطے حصول رضائے حق جل وعلا کے برابر اس تبری کے نہین ہے حضرت حق کو
ساتہ کفر وکافری کے عداوت ذاتی ہے اور آلہہ آفاقی لات وعزی ونحوہما اور انکے عباد بالذات

دشمن حق مین خلود نار سی مل تشنیع کی جرأت اور آیہ بجوائی انسالی اور سارا اعمال سیئہ بہ نسبت تاثیر رکہتے ہین اسلیے کہ عداوت و غضب بہ نسبت انکے کمدرجہ ہیا گر غضب سے منسوب طرف صفات کے ہے اگر عتاب و عقاب ہے راجع طرف افعال کے ہے اسلئے ان سیئات کی جزا خلود نار نہین ٹہیری بلکہ انکی مغفرت کو منوط اپنی مشیت پر رکہا ہے سو چیکہ کفر و کفار سے عداوت ذاتی متحقق ہوئی تو رحمت و رافت کہ صفات جمال سے ہے آخرت مین کافرون کو نہین پہنچے گی اور صفت رحمت کی عداوت ذاتی کو نہین اوٹہا دیگی جس چیز کا تعلق ذات سے ہوتا ہے وہ اقوی و ارفع ہوتی ہے بہ نسبت اوسکے جسکا تعلق صفت سے ہوتا ہے اسلیے صفت کا مقتضا ذات کے مقتضا کی تبدیل نہین کرتا ہے اور حدیث قدسی مین جو آیا ہے کہ سبقت رحمتی غضبی مراد اس غضب سے غضب صفاتی ہے کہ مخصوص ہے ساتہ عصاۃ مومنین کے نہ غضب ذاتی کہ مخصوص ہے ساتہ مشرکین کے کوئی یہ کہے کہ دنیا مین کفار کو رحمت سے نصیب ہے تو ہمکو صفت رحمت نے کسطرح عداوت ذاتی کو رفع کر دیا اسکا جواب یہ ہے کہ حصول رحمت کا کفار کو دنیا مین باعتبار ظاہر و صورت کے ہے اور حقیقت مین استدراج و کید ہے اوسکے حق مین کریمہ ایحسبون انما نمدهم به من مال و بنین نسارع لهم فی الخیرات بل لا یشعرون اور کریمہ سنستدرجهم من حیث لا یعلمون و املی لهم ان کیدی متین اسی بات کی گواہ ہے **ف** عذاب ابدی دوزخ کا جزا کفر ہے اگر یہ کہین کہ ایک شخص باوجود ایمان کے رسوم کفر بجالاتا ہے اور مراسم اہل کفر کی تعظیم کرتا ہے اور علما اوسکے کفر کا حکم دیتے ہین اور اوسکو منجملہ اہل ارتداد کے گنتے ہین جسطرح اکثر مسلمان ہند کے اس بلا مین مبتلا ہین تو بسبب فتوائے علما چاہیے کہ وہ شخص آخرت مین بعذاب ابدی مبتلا ہو حالانکہ اخبار صحاح مین آیا ہے کہ جسکے دل مین ذرہ برابر ایمان ہوگا اوسکو دوزخ سے باہر لاوینگے اور عذاب مخلد مین نچہوڑینگے اس مسئلہ کی تحقیق میرے نزدیک کیا ہے ہم کہتے ہین کہ اگر کافر محض ہے تو اوسکے نصیب مین عذاب مخلد ہے عیاذا باللہ اور اگر باوجود بجالانے مراسم کفر کے ایک ذرہ ایمان کا بہی رکہتا ہے تو عذاب دوزخ مین مبتلا ہوگا لکن برکت سے اوس ذرہ بہر ایمان کے امید ہے کہ خلود عذاب سے رہائی پائیگا اور گرفتاری دائمی سے نجات ہوگی **حکایت معروف**

فقیر ایکبار واسطے عیادت ایک شخص کے گیا تہا معاملہ اوسکا قریب احتضار کے پہنچا تہا جب اوسکے حال کیطرف توجہ کی دیکہا کہ اوسکے دلمین بہت ظلمات ہین ہر چند توجہ کی کہ وہ ظلمات دور ہوون کچہہ نفع نہوا بعد

بعد توجہ بیار کے معلوم ہوا کہ وہ ظلمات ناشی ہین صفات کفر سے کہ اوسکے اندر چھپی ہوئی ہین اور
منشا اونکا کدورات موالات ہے ساتہ کفر و اہل کفر کے یہ توجہات اون ظلمات کو دور نہین کر سکتی تتقیدان
ظلمات کا مربوط ہے ساتہ عذاب نار کے کہ جزاء کفر ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ ذرہ بہر ایمان بہی رکہتا ہے
جسکی برکت سے آخر کو وہ دوزخ سے باہر آئیگا جب مینے اس حال کو اوسکے اندر مشاہدہ کیا تو یہ خطرہ گزرا
کہ آیا اوسکے جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیے یا نہین بعد توجہ کے ظاہر ہوا کہ نماز پڑہنا چاہیے پس جو مسلمان کہ
باوجود ایمان کے رسوم کفر کرتے ہین اور تعظیم ایام کفار کی بجالاتے ہین اونکی جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیے اور
اونکو ملحق بکفار کرنا نچاہیے کما ھو المحل الی الیوم اور اس بات کی امید رکہنا چاہیے کہ آخر کو برکت
ایمان کیوجہ سے اوسکو عذاب ابدی سے نجات ہوگی معلوم ہوا کہ اہل کفر کو عفو و مغفرت نہوگی ان اللہ
لا یغفر ان یشرک بہ اگر زنا کافر ہے تو عذاب ابدی جزا اوسکے کفر کی ہے اور اگر ذرہ بہر ایمان رکہتا
ہے تو جزا اوسکی عذاب موقت ہے دوزخ مین اور سائر کبائر مین اگر اللہ چاہے گا بخشے گا نہین تو
عذاب کریگا نزدیک فقیر کی عذاب دوزخ موقت ہو یا مخلد مخصوص ہے ساتہ کفر و صفات کفر کے کما سیجیئ تحقیقہ
اور اہل کبائر جنکے گناہون کی مغفرت نہین ہوئی ہے توبہ سے یا شفاعت سے یا مجرد عفو و احسان سے
اور نیز اون کبائر کی تکفیر آلام و محن و شدائد دنیوی و سکرات موت سے نہین ہوئی ہے امید ہے کہ انکو
عذاب مین ایک جماعت کے لئے عذاب قبر پر کفایت کرین اور دوسری جماعت کو باوجود محن قبر کے ساتہ
اہوال قیامت و شدائد حشر کے اکتفا کرین اور گناہ باقی نچہوڑین کہ وہ محتاج عذاب نار کا ہو کریمۃ الذین
آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک لہم الامن مؤید اسی بات کا ہے کیونکہ مراد ظلم سے اسجگہ شرک ہے
واللہ اعلم بحقائق الامور کلہا کوئی یہ کہے کہ بعض سیئات غیر کفر کی جزا مین بہی عذاب دوزخ آیا ہے کما
قال تعالی ومن قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا اور اخبار مین وارد ہے کہ جو شخص ایک نماز
فرض عمدا قضا کریگا اوسکو ایک حقبہ دوزخ مین عذاب کرین گے تو عذاب دوزخ مخصوص ساتہ کفار کے
نہ ٹہیرا اسکا جواب یہ ہے کہ عذاب قاتل کا مخصوص ساتہ مستحل قتل کے ہے اور مستحل قتل کا کافر ہے کما
ذکرہ المفسرون اور سیئات غیر کفر مین جو عذاب دوزخ کا آیا ہے وہ شائبہ صفات کفر سے خالی نہین
ہوگا جیسے استخفاف اوس سیئہ کا اور بے پروائی اوسکے بجالانے مین اور اوامر و نواہی شرعیہ کو
خوار رکہنا حدیث مین آیا ہے شفاعتی لاہل الکبائر من امتی اور دوسری جگہ فرمایا ہے امتی امۃ

مرجوۃ لا عذاب لہا فی الآخرۃ یہ اخبار اور آیت مستندہا اسکو موید ہیں اور احوال اطفال مشرکین اور
سکنے شواہق جبال و مشرکین زمان فترت رسل کا دوسرے مکتوب مین لکھا ہے ۲۰ زیادت و نقصان
ایمان مین علما کا اختلاف ہے امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے الایمان لا یزید ولا ینقص
اور امام شافعی نے فرمایا ہے کہ یزید و ینقص اسمین شک نہین کہ ایمان عبارت ہے تصدیق
و یقین قلبی سے اوسمین گنجایش کم و بیش کی نہین ہے اور جو شے زیادت و نقصان کو قبول کرتی ہے
وہ داخل دائرہ ظن ہے نہ یقین غایت ما فی الباب یہ ہے کہ اعمال صالحہ کے بجالانے سے اوس یقین کو ایک
جلا حاصل ہوتی ہے اور اعمال غیر صالحہ سے وہ یقین مکدر ہو جاتا ہے سو کم و بیشی باعتبار اعمال کے انجلا
مین اوس یقین کے ثابت ہے نہ نفس یقین مین ایک جماعت نے یقین کو منجلی اور روشن پاکر اوس یقین
سے زیادہ کہا جسمین وہ چمک دمک نہ تہی گویا بعض نے یقین غیر منجلی کو یقین نہین جانا اوسی یقین منجلی
کو یقین جانکر ناقص کہدیا دوسری جماعت تیز نظر نے دیکہا کہ رجوع اس کم و بیشی کا طرف صفات یقین کے
ہے نہ طرف نفس یقین کے اسلئے انہون نے یقین کو غیر زائد و ناقص کہا جیسے دو آئینہ ہون اور ایک
زیادہ نورانیت رکہتا ہو اور دوسرا کم ایک شخص اون دونون کو دیکہہ کر یہ بات کہی کہ اس آئینہ مین انجلا و نمایندگی
زیادہ ہے اور اس دوسرے مین اتنی جلا و نمایندگی نہین ہے اور دوسرا شخص یہ بات کہے کہ دونون
آئینہ برابر ہین کچہہ زیادت و نقصان انمین نہین ہے تفاوت فقط انجلا و نمایندگی مین ہے کہ یہ صفات ہین
آئینہ کے پس اسجگہ نظر اس شخص ثانی کی صائب ہے اور طرف حقیقت شے کے نافذ اور نظر شخص اول
کی مقصور ہے اوس نے صفت سے طرف ذات کے تجاوز نکیا و یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین
اوتوا العلم درجات یہ تحقیق جسکے اظہار کی توفیق اس فقیر کو ہوئی اس سے اعتراضات مخالفین کے
جو عدم زیادت و نقصان ایمان پر کرتے ہیں دور ہو گئے اور ایمان عامہ مومنین کا جمیع وجوہ مین مثل
ایمان انبیا علیہم السلام کے نہ ٹہیرا اسلئے کہ ایمان انبیا کا سراپا منجلی و نورانی ہے اوسکے ثمرات
و نتائج چند در چند زیادہ ہین ایمان عامہ مومنین سے جو کہ ظلمات و کدورات رکہتا ہے علی تفاوت
درجاتہم اسیطرح ایمان ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کہ ایمان تمام امت سے وزن مین زیادہ ہے باعتبار
اوسی انجلا و نورانیت کے ہے زیادتی ایمان کی راجع طرف صفات کاملہ کے ہوتی ہے دیکہو انبیا
نفس انسانیت مین برابر عامہ ہین اور حقیقت و ذات مین متحد تفاضل اونکا اعتبار انہین صفات

کاملہ کے ہے اور جو کوئی صفات کاملہ نہین رکہتا ہے وہ گویا اس نوع ہی سے خارج ہے اور خواص فضائل سے اوس نوع کے محروم ہے باوجود اس تفاوت کے نفس انسانیت مین کوئی کم و بیشی نہین آتی ہے اور یہ بات نہین کہہ سکتے کہ وہ انسانیت قابل زیادت و نقصان ہے واللہ سبحانہ الملہم للصواب کہتے ہین کہ مراد تصدیق ایمان سے نزدیک بعض کے تصدیق منطقی ہے کہ شامل ظن و یقین ہے بصورت مین کم و بیشی کو نفس ایمان مین گنجائش ہوگی لکن صحیح یہ ہے کہ مراد تصدیق سے ہجگہ یقین و اذعان قلبی ہے نہ معنی عام کہ ظن کو بہی شامل ہو ۱۲ امام اعظم کہتے ہین انا مومن حقا امام شافعی کہتے ہین انا مومن انشاءاللہ تعالی حقیقت مین یہ نزاع لفظی ہے مذہب اول باعتبار ایمان حال کے ہے اور مذہب ثانی باعتبار مآل و انجام کار کے لکن تحاشی صورت استثناء سے اولی واحوط ہے کما لا یخفی علی المنصف ۱۲ کرامات اولیا حق ہے اور بسبب کثرت وقوع خوارق عادات کے یہ بات اولیاء کیلئے ایک عادت مستمرہ ہوگئی ہے منکر کرامات کا منکر علم عادی و ضروری ہے نبی کا معجزہ مقرون ساتہ دعوے نبوت کے ہوتا ہے اور ولی کی کرامت اس بات سے خالی ہوتی ہے بلکہ مقرون باعتراف متابعت نبی ہوتی ہے فلا اشتباہ بین المعجزۃ والکرامۃ کما زعم المنکرون ۱۳ ترتیب درمیان خلفاء راشدین کے وہی ترتیب خلافت کی ہے لکن افضلیت شیخین کی باجماع صحابہ و تابعین ثابت ہوئی ہے جسطرح کہ ایک جماعت اکابر ائمہ نے اوسکو نقل کیا ہے منجملہ انکے ایک امام شافعی ہین شیخ ابوالحسن اشعری کہتے ہین ان تفضیل ابابکر ثم عمر علی بقیۃ الامۃ قطعی ذہبی نے کہا ہے فلا تواتر عن علی فی خلافتہ وکرسی مملکتہ وبین الجم الغفیر من شیعتہ ان ابا بکر وعمر افضل الامۃ ورواہ عن علی نیف وثمانون رجلا پہر ایک جماعت کو گنکر یہ کہا ہے فقبح اللہ الرافضۃ ما اجہلہم اور بخاری نے علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا خیر الناس بعد النبی صلعم ابوبکر ثم عمر ثم رجل آخر فقال ابنہ محمد بن الحنفیۃ ثم انت فقال انا رجل من المسلمین ذہبی نے بسند صحیح علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا ہے بلغنی ان رجالا یفضلونی علیہما ومن وجدتہ فضلنی علیہما فہو مفتری علیہ ما علی المفتری اور تیقظی کا لفظ یہ ہے لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر وعمر الا جلدتہ جلد المفتری اسطرح کی روایات علی سے اور صحابہ و دیگر سے متواتر مروی و ثابت ہین کسیکو مجال انکار نہین ہے یہانتک کہ

عبدالرزاق نے کہ اکابر شیعہ میں سے تھے یوں کہا ہے افضل الشیخین بتفضیل علی ایاہما علی
نفسہ والا لما فضلتہما کفی بی وزراً ان احبہ ثم اخالفہ یہ سب روایات صواعق محرقہ
سے مستفاد ہیں ترتیب تفضیل عثمانؓ کی سو اکثر علماء اہل سنت اسی بات پر ہیں کہ افضل ابوبکر کے بعد
عثمان ہیں پھر علی ائمہ اربعہ مذاہب کا مذہب یہی ہے اور وہ توقف جو فضیلت عثمان میں امام
مالک سے نقل کیا گیا ہے قاضی عیاض کہتے ہیں کہ امام نے اوس سے رجوع کیا اور عثمان کو افضل ٹھیرایا
ہے علی مرتضی پر قرطبی نے کہا وہو الاصح انشاء اللہ تعالی اسیطرح وہ توقف جو کہ عبارت امام
اعظم رح سے سمجھا ہے کہ من علامات السنۃ والجماعۃ تفضیل الشیخین و حب الختنین
نزدیک اس فقیر کے محمل اس عبارت کا دوسرا ہے زمان خلافت ختنین میں ظہور فتن واختلال
امور کا بہت ہوا تھا اور لوگوں کے دل میں اس راہ سے کدورت ہوگئی تھی اس بات کو ملاحظہ کر کے
انکے حق میں لفظ محبت کو اختیار کیا ہے اور انکی دوستی کو علامت سنت ٹھیرایا ہے بغیر اسکے کہ کوئی
شائبہ توقف کا ملحوظ ہو و کیف کہ کتب حنفیہ مشحون ہیں اس عبارت سے کہ افضلیتہم علی ترتیب
خلافتہم بالجملہ افضلیت شیخین کی یقینی ہے اور افضلیت عثمان کی اسنے کم ہے لیکن احوط یہ ہے کہ منکر
افضلیت عثمان بلکہ افضلیت شیخین کو ہم حکم کفر کا نہیں کرینگے بلکہ مبتدع و گمراہ کہینگے اسلئے
کہ علما کو اوسکی تکفیر میں اختلاف ہے اور قطعیت میں اس اجماع کے قیل وقال ہے یہ منکر قریب بزندیق
بید دلت ہے کہ بواسطہ اتحاد اوسکے لعن میں توقف کیا گیا ہے جو ایذا حضرت صلعم کو برابر ایذائے
خلفاء راشدین پہنچتی ہے مثل اوس ایذا کے ہے جو کہ طرف سے امین کے آپ کو پہنچی ہے اللہ اللہ
فی اصحابی لا تتخذوہم غرضاً من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی
ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یوخذہ
وقال تعالی ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ
مولانا سعدالدین نے عقائد نسفی میں دربارہ اس افضلیت کے جو کچھ الفاظ سمجھا ہے وہ انصاف
سے دور ہے اور جو تردید کی ہے وہ بے اصل ہے اسلئے کہ علما کی نزدیک یہ امر مقرر ہے
کہ فضیلت باعتبار کثرت ثواب الہی کے اسجگہ مراد ہے نہ وہ افضلیت جو بمعنی کثرت ظہور فضائل و
مناقب کے ہے کہ اسکا اعتبار نزدیک عقلاء کے نہیں ہے کیونکہ سلف نے صحابہ تھے یا تابعین معتقد

فضائل ومناقب کہ حضرت امیر کے نقل کئے ہین کسی صحابی کے نقل نہین کئے یہانتک کہ امام
احمد نے فرمایا ہے ماجاء لاحد من الصحابة من الفضائل ما جاء لعلی معہذا امام احمد
نے حکم کیا ہے ساتھ افضلیت خلفاء ثلثہ کے اِس سے معلوم ہوا کہ وجہ فضیلت کی اور کچھ ہے سوا
ان فضائل ومناقب کے اور اطلاع اوس افضلیت پر مشاہدین دولت وحی کو میسر تھی کہ صراحةً
یا قرینةً اونہون نے یہ بات معلوم کی تھی اور وہ خود اصحاب پیغمبر تھے تو یہ قول شارح عقائد نسفی
کا کہ اگر مراد افضلیت سے کثرت ثواب ہے تو واسطے توقف کے ایک جہت ہے ساقط ہے کیونکہ
توقف کو اوسوقت گنجایش تھی کہ اوس فضیلت کو پہلے صاحب شریعت سے صریحًا یا دلالةً معلوم
نکیا ہوتا اور جب معلوم کر لیا ہے ثواب کیلئے توقف کرنا چاہیئے اور اگر معلوم نہین کیا ہے تو پھر کیلئے
حکم افضلیت کا دیتے ہین اور جو شخص ان سب کو برابر جانے اور ایک کے فضل کو دوسرے پر
فضول سمجھے وہ خود بوالفضول ہے اور عجب طرح کا فضولی ہے کہ اجماع اہل حق کو فضول جانتا ہے
اور وہ جو صاحب فتوحات مکیہ نے کہا ہے کہ سبب اونکی ترتیب خلافت کا اونکی مدت عمر تک کچھ دلیل
مساوات افضلیت پر نہین ہے اسلئے کہ امر خلافت اور بات ہے اور بحث فضیلت اور بات سو اگر
یہ بات تسلیم بھی کیجائے تو یہ بات اور مثل اسکے اور باتین شطحیات مین سے ہین لائق تمسک کے نہین
ہین اکثر معارف اونکے جو علوم اہل سنت سے جدا پڑے ہین صواب سے دور ہین اونکی متابعت
نہین کرتا مگر وہی شخص جسکا دل بیمار ہے یا مقلد صرف ہے ۴۴ جو منازعات ومشاجرات درمیان
صحابہ کے گزرے ہین اونکو محامل نیک پر صرف کرنا چاہیئے کہ یہ بات ہوسی وتعصب سے دور ہے
تفتازانی نے باوجود افراط کے حُبّ علی مین کہا ہے وما وقع من المخالفات والمحاربات لم یکن
عن نزاع فی الخلافة بل عن خطأ فی الاجتهاد حاشیہ خیالی مین کہا ہے فان معاویة
واحزابه بغوا عن طاعته مع اعترافهم بانه افضل اهل زمانه وانه الاحق بالامامة منه لشبهة هی
ترك القصاص عن قتلة عثمان رضی اللہ عنہ اور حاشیہ کمال مین خود علی مرتضی سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے
کہا اخواننا بغوا علینا ولیسوا کفرة ولا فسقة لما لهم من التاویل اور شک نہین ہے کہ خطائے
اجتہادی ملامت سے دور ہے اور طعن وتشنیع سے مرفوع اسلئے مراعات حقوق صحبت خیر البشر
صلعم کو نصب العین رکھہ کر جمیع اصحاب کرام کو ساتھ نیکی کے یاد کرنا چاہیئے اور حضرت کی دوستی سے

انکا دوستدار ہونا چاہیئے من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم سے ظاہر ہے کہ جو محبت میرے صحاب سے متعلق ہے یہ وہی محبت ہے جسکا تعلق مجھسے ہے یہی حال بغض کا ہے کہ جو بغض اونسے متعلق ہے یہ وہی بغض ہے جو کہ مجھسے تعلق رکہتا ہے ہمکو ساتہ مخاربان حضرت امیر کے کوئی آشنائی نہین ہے بلکہ جگہ اسکی ہے کہ ہم اونسے آزار مین ہون لکن جو کہ وہ اصحاب حضرت صلعم مین اور ہمکو حکم ہے کہ ہم اونسے محبت رکہین اور اونکے بغض وایذا سے ہم منع کئے گئے ہین ناچار ہم سب کو دوست رکہتے ہیں بسبب دوستی رسول خدا صلعم کے اور اونکے بغض وایذا سے بہاگتے ہیں کہ یہ بغض وایذا منجر طرف آنحضرت صلعم کے ہوتی ہے ہان اتنی بات ضرور ہے کہ ہم محق کو محق اور مخطی کو مخطی کہین گے حضرت امیر حق پر تھے اور اونکے مخالف خطا پر اس سے زیادہ کچہہ کہنا سننا فضول ہے انتہی کلام المجدد رضی اللہ عنہ واللہ اعلم

فصل بیانمین جسمین عقیدہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی کے

بعد حمد ونعت کے شاہ صاحب نے لکہا ہے کہ مین اللہ کو اور سارون ملائکہ وجن وانس کو جو حاضر ہین گواہ کرتا ہون کہ میرا عقیدہ تہ دل سے یہ ہے کہ اس جہان کا ایک صانع ہے قدیم جو کہ ہمیشہ تہا اور ہمیشہ رہیگا اوسکا وجود واجب اور اوسکا عدم ممتنع ہے وہ کبیر متعال ہے متصف ہے ساتہ جمیع صفات کمال کے منزہ ہے سارے صفات نقص وزوال سے وہی خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے جمیع معلومات کا قادر ہے سارے ممکنات پر مرید ہے جمیع کائنات کا سمیع بصیر ہے کوئی اوسکا شبیہ نہین اور نہ کوئی ضد وند ومثل ۲ اوسکے وجوب وجود مین کوئی شرکت نہین رکہتا اور نہ استحقاق عبادت مین اور نہ کوئی خلق وتدبیر مین اوسکا شریک ہے مستحق عبادت یعنی اقصی غایت تعظیم کا وہی ہے شفاء مرض وعطاء رزق وکشف ضر وہی کرتا ہے نہ کوئی اور جب کسی شے کو کن کہتا ہے تو وہ ہوجاتی ہے لیکن نہ اس معنی سے کہ تسبب عادی ظاہری ہوتا ہے جسطرح کہا کرتے ہین کہ طبیب نے بیمار کو شفا دی اور امیر نے لشکر کو رزق دیا کہ یہ اور کچہہ بات ہے اگرچہ لفظ میں اشتباہ ہو کوئی اوسکا ظہیر یعنی پشت پناہ نہین ہے وہ اپنے غیر مین حلول نہین کرتا اور نہ کسی غیر کے ساتہ متحد ہوتا ہے کوئی جانشین

اوسکی ذات جسکے ساتھ قائم نہین ہے اور نہ اوسکی ذات مین کسیطرح کا حدوث ہے حدوث تو تعلق صفات
مین ساتھ متعلقات صفات کے ہے یہانتک کہ افعال ظاہر ہوتے مین حقیقت یہ ہے کہ تعلق بہی حادث
نہین ہے بلکہ حادث متعلق بالفتح ہے اسی جگہ سے ظہور احکام تعلق کا بسبب تفاوت متعلقات متفاوت
ہوا کرتا ہے اللہ تعالیٰ حدوث وتجدد سے من جمیع الوجوہ بری ہے نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز
مین ہے نہ جہت مین نہ اوسکی طرف اشارہ ہوسکے بلفظ اینجا وانجا اور نہ اوسپر حرکت وانتقال جم سکے
اور نہ اوسکی ذات وصفت مین تبدل یا جہل یا کذب آسکے وہ تو اوپر عرش کے ہے جسطرح کہ اوسنے
اپنے نفس کا وصف کیا ہے لکن یہ اوپر ہونا اوسکا عرش کے یعنی تحیز وجہت نہین ہے بلکہ کنہ اس تفوق
واستوار کا کوئی نہین جانتا مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم مین راسخ ہین جنکو اللہ نے اپنے پاس سے علم دیا ہے
۔ اللہ تعالیٰ دن قیامت کے آنکھون سے مومنین کو نظر پڑیگا دو طرح پر ایک یہ کہ اونپر ایک انکشاف
تام بلیغ ہوگا جو کہ نری تصدیق عقلی سے زیادہ تر ہے تو گویا یہ آنکھ ہی سے دیکھنا ہوا مگر یہ رویت
بغیر موازاۃ ومقابلہ وجہت ولون وشکل ہوگی اسی صورت کے معتزلہ وغیرہم قائل ہین سو یہ حق
ہے خطا معتزلہ کی فقط اتنی بات مین ہے کہ وہ رویت کی تاویل اسی معنی کے ساتھ کرتے ہین پس بس
یا رویت کو اسی معنی مین منحصر سمجھتے ہین دوسری طرح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت سی صورتون مین
متمثل ہو جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اوسوقت اہل ایمان اوسکو اپنی آنکھونسے مع شکل ولون مواجہ
کے دیکھین گے جسطرح کہ خواب مین واقع ہوتا ہے اور حضرت نے اوسکی خبر دی ہے کہ رأیت
ربی فی احسن صورۃ پس جو کچھ دنیا مین اندر خواب کے دیکھتے ہین اوسکو وہان عیاناً دیکھین گے
ہم انہین دو وجہ کو سمجھتے اور اعتقاد کرتے ہین اور اگر مراد اللہ ورسول کی رویت سے سوا ان دو
وجہ مذکور کے اور کچھ ہو تو ہم ایمان لائے ہین اگرچہ ہمکو بعینہ وہ مراد معلوم نہو ۔ اللہ نے جو
چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہوا سارے کفر ومعاصی اوسیکی خلق اور ارادہ سے ہوتے ہین نہ اوسکی
رضا سے وہ اپنی ذات وصفات مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور نہ کوئی اوسپر حاکم ہے اور نہ کوئی
شے اوسپر کسی کے واجب کرنے سے واجب ہوتی ہے ہان وہ کبھی وعدہ کرکے پورا کرتا ہے
جسطرح حدیث مین آیا ہے حق ضامن علی اللہ اوسکے سارے افعال متضمن ہین حکمت پر افحسبتم
انما خلقنکم عبثا اور متضمن ہین مصلحت کلیہ پر جسکو وہی جانتا ہے اوسپر لطف جزئی

خاص یا اصلح خاص واجب نہین اوس سے کوئی قبیح صادر نہین ہوتا ہے اور نہ وہ اپنے فعل ر
حکم مین طرف کسی جور و ظلم کے منسوب ہو سکتا ہے بلکہ خلق و امر مین رعایت حکمت کی فرماتا ہے یہہ
بات نہین ہے کہ وہ کسی شئے سے اپنے نفس کو مستکمل کرتا ہو یا اوسکو کوئی حاجت و غرض لگی ہو کہ یہ
ضعف و قبیح ہے اوسکے سوا کوئی حاکم نہین ہے عقل کو کچھہ حکم و دخل حسن و قبح اشیاء مین نہین ہے
اور نہ اسباب مین کہ فعل کیون سبب ہے ثواب و عقاب مین بلکہ حسن و قبح اشیاء کا اللہ کی قضا و حکم
سے ہے اوسی نے لوگون کو مکلف کیا ہے پھر کسی بات کیوجہ مصلحت کو عقل پا لیتی ہے اور مناسبت
اوسکی واسطے ثواب و عقاب کے سمجھ جاتی ہے اور بعض امور ایسے ہین کہ بے بتائے رسول کے
دریافت نہین ہو سکتے ۵ اللہ کی ہر صفت واحد بالذات غیر متناہی بحسب تعلق و تجدد ہے
یہ تجدد اگر ہے تو تعلق مین معنی مذکور ہے ؎

اینجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت ست در پردہ وار دیچ کثرت نمائی را

۶ اللہ تعالے کے فرشتے ہین علوی مقرب و موکل ہین کتابت اعمال و حفظ عباد پر مہالک سے وہ
طرف خیرات کے بلاتے ہین نیکون کو الہام خیر کرتے ہین ہر ایک کے لئے ایک مقام معلوم ہے وہ اوسکی
کی نافرمانی نہین کرتے بلکہ جو کچھہ اوسکا حکم ہوتا ہے وہی بجالاتے ہین ۷ شیاطین بھی اللہ کی
مخلوق ہین یہ بنی آدم کے لئے لمہ شر کرتے ہین ۸ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسکو بطور
وحی کے ہمارے نبی صلعم پر بہیجا ہے وماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب
او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء حقیقت وحی کی یہی ہے ۹ اللہ کے نامون اور
صفتون مین الحاد کرنا جائز نہین ہے بلکہ اطلاق متوقف ہے شرع پر ۱۰ معاد جسمانی حق ہے
اجساد محشور ہونگے اونکے اندر روح پہیری جائیگی وہ بدن یہی بدن ہونگے جو شرعاً
و عرفاً اگرچہ طویل یا قصیر ہون جسطرح آیا ہے کہ دانت کافر کا برابر کوہ احد کے ہوگا یا الطف ہون جسطرح
کہ صفت اہل جنت مین آیا ہے یہ ویسی بات ہے جیسے بچہ جوان اور بوڑہا ہو جاتا ہے گو ہزار بار
اوسمین تبدل اجزاء کا ہو ۱۱ مجازات و حساب و صراط حق ہین جنت و نار بھی حق ہین یہ
دونون آج کے دن موجود ہین اور باقی رہینگی لیکن نص مین تصریح انکے مکان کی نہین آئی
بلکہ جس جگہ اللہ نے چاہا وہان ہین ہمکو کچھہ احاطہ اللہ کی خلق و عوالم کا نہین ہے ۱۲ مسلمان

صاحب کبیرہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم
سیاتکم عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اتنی بات ہے کہ اللہ تعالے کے افعال دنیا و آخرت مین
دو طرح پر ہوا کرتے ہین ایک موافق سنت جاری بین الخلق والعباد کے دوسرے بر سبیل خرق عادت
تو عفو کرنا کبائر کا اوس شخص سے جو بلا توبہ مرگیا ہے بطور خرق عوائد کے جائز ہے یہی وجہ تطبیق
کی ہے درمیان ان نصوص کے جو بادی النظر مین متعارض نظر آتے ہین ۱۳ شفاعت حق ہے
واسطے اوسکے جسکے لئے رحمن اذن دیگا حضرت کا شفاعت کرنا واسطے اہل کبائر کے اپنی امت
مین سے ثابت ہے آپ پہلے شافع پہلے شفع ہونگے اور جس جگہ نفی شفاعت کی آئی ہے مراد
اوس سے وہ شفاعت ہے جو بغیر اذن و رضائے الٰہی کے ہوگی ۱۴ عذاب قبر کا اور
تنعیم قبر کی واسطے مومن کے اور سوال منکر نکیر کا اور مبعوث ہونا رسل کا طرف خلق کے اور
تکلیف دینا اللہ کا اپنے بندون کو ساتھ امر و نہی کے زبان رسل پر حق و ثابت ہے ۱۵ اللہ
کے رسول چند امر مین ممتاز ہین جو اونکے غیر مین بر سبیل اجتماع نہین ہوتے ہین وہی امور
دلیل ہین اونکی نبوت پر جیسے خرق عوائد یعنی معجزات ناقضات عادات اور جیسے سلامت فطرت
اور کمال اخلاق وغیرہا ۱۶ انبیاء کفر سے اور اصرار کرنے سے کبائر و فواحش و قبائح پر معصوم
ہین اللہ تعالے عصمت اونکی تین طرح پر کرتا ہے ایک یہ کہ اونکو سلامت فطرت و کمال اعتدال
اخلاق پر پیدا کرتا ہے اونکو صغر سنی ہی سے کچھہ رغبت معاصی مین نہین ہوتی ہے بلکہ اوسنے
متنفر رہتے ہین دوسرے یہ کہ اونکو اثبات کی وحی کرتا ہے کہ معاصی پر عقاب کیا جاتا ہے
اور طاعات پر ثواب دیا جاتا ہے یہ وحی اونکو معاصی سے روکتی اور باز رکھتی ہے تیسرے
یہ کہ اللہ تعالے درمیان اونکے اور معاصی کے ساتھ پیدا کرنے کسی لطیفہ غیبی کے حائل ہو
جاتا ہے جسطرح کہ صورت یعقوب علیہم السلام کی انگشت بدندان قصہ یوسف علیہ السلام مین
ظاہر ہوئی تھی ۱۷ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہین اونکے بعد کوئی نبی نہوگا
اونکی دعوت سارے انس و جن کو عام ہے وہ اسی خاصہ کی وجہ سے اور بسبب دیگر خواص
کے جو مثل اسکے ہین افضل انبیاء ہین ۱۸ کرامات اولیاء کی حق ہے اولیاء وہ مومنین ہین
جو عارف ہین اللہ اور اوسکی صفتون کے اور اپنے ایمان مین محسن ہین اللہ تعالے اپنے

بندون مین سے جسکو چاہتا ہے اکرام کرتا ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء ۱۹ ہم گواہی
دیتے ہین جنت وخیر کی واسطے عشرہ مبشرہ اور فاطمہ و خدیجہ و عائشہ وحسن وحسین رضی اللہ
عنہم کے اور سائر صحابہ واہل بیت کی توقیر کرتے ہین اور اونکی عظم محل کے اسلام مین معترف ہین
اسیطرح اہل بدر واہل بیعۃ الرضوان کے لئے شہادت جنت کی اداکرتے ہین ۲۰ ابوبکر امام
حق ہین بعد رسول خدا صلعم کے پہر عمر پہر عثمان پہر علی پہر خلافت تمام ہوگئی اور بادشاہی گزند
آئی ابوبکر افضل مردم ہین بعد حضرت کے ہمارا مطلب یہ نہین ہے کہ وہ من جمیع الوجوہ افضلیت
رکہتے تھے یہانتک کہ نسب وشجاعت وقوت وعلم واشباہ کو بھی عام وشامل ہو بلکہ یعنی عظم نفع اسلام
ہے دو امیر اور دو وزیر امت حضرت کے یہی ابوبکر وعمر تھے باعتبار حجت بالغہ کے اشاعت حق
مین کیونکہ حضرت صلعم دوجہتین رکہتے تھے ایک جہت سے اللہ تعالے سے اخذ کرتے دوسری جہت
سے خلق کو دیتے سو ان دونوں صاحبون کو باب اعتبار خلق اس تالیف مع وتدبیر حرب مین ید
طولے تہا اس اعتبار سے انکو اورون پر فضیلت حاصل ہے اور یون تو سارے صحابہ ہمارے امام پیشوا
ہین دین مین اونکو برا کہنا حرام ہے اور اونکی تعظیم واجب ۲۱ ہم کسیکو اہل قبلہ مین سے کافر نہین کہتے
مگر اوس امر مین جسمین کہ نفی صانع قادر مختار یا عبادت غیر اللہ یا انکار معاد یا انکار نبی وسائر ضروریات
دین ہو ۲۲ امر بمعروف ونہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ کسی فتنہ مین نہ ڈالے اور یہ گمان ہو
کہ وہ امر ونہی مقبول ہوگی فہذہ عقیدتی ادین اللہ تعالی بہا ظاہرا وباطنا والحمد للہ اولا
واخرا انتہے حسن العقیدۃ اس اعتقاد کے بعض الفاظ پر کتاب انتقاد مین تنقید کی گئی ہے واللہ اعلم

ف جو کہ دارمدار عقیدہ کا رد شرک واختیار توحید ومسئلہ صفات پر ہے اسلئے اسجگہ بیان
حجۃ اللہ البالغہ کو ضمیمہ حسن العقیدۃ کا کیا لکن بطریق اختصار شاہ صاحب رح نے لکہا ہے کہ عبادت
کہتے ہین انتہی تذلل کو اور یہ انتہی تذلل طرف سے غیر کے یا تو صورۃ ہوتا ہے جیسے قیام یا سجود کرنا
یا نیۃ ہوتا ہے جیسے کسی فعل سے نیت تعظیم کی ہو جسطرح کہ رعیت ملوک کی یا تلامذہ استاد کی تعظیم کیا کرتے
ہیں ان دو صورت کے سوا کوئی تیسری صورت نہین ہے ملائکہ نے آدم کو اور اخوان یوسف نے
یوسف علیہ السلام کو سجدہ تحیت کیا تہا اور سجدہ اعلی صورت تعظیم کی ہے تو یہ بات واجب ٹہیری کہ
تمیز ہو مگر نیت سے مگر یہ بات ابتک منقح نہین ہوئی اور جو نبی اپنی قوم مین مبعوث ہوا اسنے

ضروری حقیقت شرک کی اونکو سمجہائی اوران دونون درجونمین تمیز کیا اور درجہ مقدسہ کو واجب مین حصر فرمایا اگرچہ
الفاظ متقارب ہوین پہر جو لوگ مریض شرک تہے وہ کئی طرح پر تہے ایک وہ ہین جو بالکل اللہ کے جلال کو بہول گئے
اونہون نے سوای شرکا کے کیکو نہ پوجا اور اپنی ہر حاجت اونہین کی طرف مرفوع کی اور اللہ پاک کی طرف اصلا التفات
نکیا اگرچہ وہ بنظر برہانی یہہ بات جانتے تہے کہ انصرام سلسلہ وجود کا اللہ ہی کی طرف ہے اور کیسنے یہہ اعتقاد کیا
کہ سید بندہ اللہ تعالے ہے لکن کبہی وہ اپنی کسی بندہ کو خلعت شرف وتالہ دیکر بعض امور خاصہ مین وسکو متصرف کردیتا ہے
اوراوسکی شفاعت حقمین اپنے بندون کے قبول فرماتا ہے جسطرح کوئی ملک الملوک اقطار ارض مین اپنی طرف
سے ایک ایک بادشاہ مقرر کرکے تدبیر ملک کے سوائے امور عظام کے اوسکے سپرد کردیتا ہے اسلئے اسکے زبان
اونکو بندہ کہنے سے رک کہڑاتی ہے ناچار اونکو برابر خدا کے ٹہراتا ہے پہر اس سے بہی عدول کرکے ابنا
اللہ وحبیب خدا نام رکہتا ہے اور آپ کو اونکا بندہ کہنے لگتا ہے جیسے عبدالمسیح وعبدالعزی وغیرہما جمہور
یہود ونصارے ومشرکین اور بعض غلاۃ منافقین امت اسلام کا اب تک یہی مرض ہے اسیلئے اشیاء محسوسہ کو
کہ مظان اشراک ہین کفر ٹہرایا ہے جیسے سجدہ اصنام وذبح اوثان وحلف باسم اصنام وامثال ذلک الغرض
حقیقت شرک کی یہہ ہے کہ انسان بعض مردم معظمین مین آثار عجیبہ کو جو اوس سے صادر ہوتے ہین یہہ
اعتقاد کری کہ صدور ان آثار کا اسلئے ہوا ہے کہ وہ شخص متصف ساتہہ کسی ایک صفت کے صفات کمال
سے ہے کہ ویسی صفت اوسکے جنس مین معہود نہین ہے بلکہ مختص بواجب جل مجدہ ہے غیر مین پائی نہین جاتی
مگر یہہ کہ اوسکو خلعت الوہیت پہنا دی جائے یا غیر اپنی ذات سے فنا ہوکر باقی بذات خدا ہوجاتے یا مانند اسکے
جسکا اعتقاد یہہ معتقد انواع خرافات سے رکہتا ہے سو منجملہ اون امور کے جنکو شریعت محمدیہ نے مظنات شرک
ٹہرایا ہے ایک یہہ ہے کہ وہ لوگ اصنام ونجوم کو سجدہ کرتے تہے اللہ نے فرمایا لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا
للہ الذی خلقہن اشراک فی السجدہ کو اشراک فی التدبیر بہی لازم ہے دوسرے یہہ کہ وہ اپنی حوائج مین استعانت
بغیر اللہ کرتے تہے جیسے شفاء مریض وغناء فقیر اور اونکی نذر مانتے تہے واسطے بر آمد مطلب کے اور اونکے
نامون کو پڑہتے تہے بامید برکت اسلئے اللہ نے کہا کہ تم اپنی نماز مین یون کہو ایاک نعبد وایاک نستعین
اور فرمایا ولا تدعوا مع اللہ احدا مراد دعا سے اسجگہہ استعانت ہے تیسرے یہہ کہ وہ بعض شرکا کا نام بنات
اللہ وابناء اللہ رکہتے تہے اس سے اونکو سخت نہی کی گئی چوتہے یہہ کہ اونہون نے اپنے مولویون ودرویشون
کو اللہ کے سوا ارباب ٹہرایا تہا یعنے وہ اسبات کے معتقد تہے کہ جنکو وہ حلال حرام کردین وہی نفس الامرمین

نصاب و حرمت ہے قول تعالیٰ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ۔ پانچوین یہہ کہ وہ قوم بت ہمیشہ
تقرب حاصل کرتے تہے کبہی وقت ذبح کے اونکا نام پکارتے اور کبہی انصاب مشہورہ پر ذبح کرتے سو منع
بات سے منع کئے گئے یہہ کہ وہ سوا بیت و حجر کے جو ہوتے تاکہ تقرب شرعی رکہا۔ آگے اللہ نے فرمایا
ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ساتوین یہہ کہ حق مین بعض لوگون کے اونکا یہہ اعتقاد تہا کہ
ہم بہارک وسلم مین اور دوسرے نام کی جو بہی قسم کہاتا سو جب حران ہے اہل وہان مین اور اسیطرح
لوا اونکی قسم واسطے سوا ان لوگون سے منع کئے گئے اور حضرت نے فرمایا من حلف بغیر اللہ فقد اشرک
بعض محدثین نے کہا ہے کہ یہہ حدیث بسبب تغلیظ و تہدید ہے لیکن مین اسکا قائل نہین ہون میرے نزدیک
مراد اس سے یمین منعقدہ و یمین غموس باسم غیر اللہ باعتقاد مذکور ہے آٹہوین حج کرتے تہے واسطے غیر
اللہ کے مواضع متبرکہ جو مختص بشرکا ہے وہان جا کر واسطے تقرب کے اور ترک شرع نے اس سے منع
کیا اور حضرت نے فرمایا لاتشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد نوین یہہ کہ اپنی اولاد کا نام عبد العزی عبد شمس
ونحوہا رکہتے تہے حدیث مین آیا ہے کہ حوا نے اپنے ولد کا نام عبد الحارث رکہا تہا یہہ وحی شیطان تہی
فہذہ اشباح و قوالب للشرک نہی الشارع عنہا لکونہا قوالبہ واللہ اعلم ف جسطرح اللہ پر ایمان
لانا واجب ہے اسیطرح اللہ کی صفات پر ایمان لانا فرض ہے ایسا کہ معتقد ہو کہ اللہ ساتہہ صفات علیا
کے متصف ہے اس سے ایک دروازہ درمیان بندہ اور خدا کے کہل جاتا ہے اور اللہ کے مجد و کبریا کا
انکشاف ہوتا ہے سارے ملل سماویہ کا قاطبۃ بیان صفات پر اور ان عبارات کے استعمال مین لانے
پر جسطرح کہ وہ وارد ہین اور اسبات پر کہ انہین استعمال سے زیادہ کچہہ بحث نکرین اجماع ہے قرون
مشہود لہا بالخیر اسی پر گزرے ہین پہر ایک گروہ مسلمین نے اونسے بحث کی اور تحقیق معانی مین بغیر کسی نص
اور برہان قاطع کے لگ گئے حضرت نے کہا ہے تم خلق مین فکر کرو نہ خالق مین اور اس آیت مین
وان الی ربک المنتہی فرمایا لا فکرۃ فی الرب سو اللہ کی صفتین مخلوقات محدثات نہین ہین اور تفکر کرنا
اونمین اسیقدر ہے کہ حق ساتہہ ان صفات کے کسطرح متصف ہوا ہے یہی گویا تفکر ہے خالق مین ترمذی نے
حدیث ید اللہ ملأی مین کہا ہے قال الائمۃ نؤمن کما جاء من غیر ان یفسر او یتوہم ہکذا قال غیر واحد
من الائمۃ منہم سفیان الثوری ومالک بن انس وابن عیینۃ وابن المبارک انہ تروی
ہذہ الاشیاء ویؤمن بہا ولا یقال کیف اور دوسری جگہہ مین کہا ہے ان اجراء ہذہ الاسماء

كما هي ليس بتشبيه وانما التشبيه ان يقال سمع كسمع وبصر كبصر اور حافظ ابن
حجر عسقلانی کہتے ہین لم ينقل عن النبي صلعم ولا من احد من الصحابة من طريق صحيح التصريح بوجوب
تاويل شيء من ذلك يعني المتشابهات ولا المنع من ذكره ومن المحال ان يامر الله نبيه بتبليغ ما انزل
اليه من ربه وينزل عليه اليوم اكملت لكم دينكم ثم يترك هذا الباب فلا يميز ما يجوز نسبته اليه تعالى
مما لا يجوز مع حثه على التبليغ عنه بقوله ليبلغ الشاهد الغائب حتى نقلوا اقواله وافعاله واحواله وما
فعل بحضرته فدل على انهم اتفقوا على الايمان به على الوجه الذي اراد الله تعالى منها ووجب تنزيهه عن مشابهة المخلوقات
بقوله ليس كمثله شيء فمن اوجب خلاف ذلك بعدهم فقد خالف سبيلهم انتهى مین کہتا ہون کہ درمیان سمع وبصر و
قدرت وضحک وکلام واستوار کے کچھ فرق نہین ہے کیونکہ مفہوم ان سبکا نزدیک اہل لسان کی غیر لایق جناب قدس کے ہے
لیا ضحک مین کچھ استحالہ ہے مگر اسی جہت سے کہ وہ مستدعی دہان ہے اسیطرح کلام مین یا بطش ونزول مین کوئی استحالہ
ہے مگر اسی جہت سے کہ یہہ دونون خواہان دست وپا ہین یہی حال سمع وبصر کا ہے کہ مستدعی اذن وعین ہین واللہ
اعلم پھر کہا ہے واستطال هؤلاء الخائضون على معشر اهل الحديث وسموهم مجسمة ومشبهة ونابزوهم المستترة
بالبلكفة وقد وضح على وضوح بينا ان استطالتهم هذه ليست بشيء وانهم مخطئون في مقالهم رواية ودراية
وخاطئون في طعنهم ائمة الهدى **ف** ایمان لانا قدر پر اعظم انواع برسی ہے اسیطرح اسبات پر کہ عبادت حق ہے اللہ
کا بندون پر اسلیے کہ منعم حقیقی وہی ہے اور وہی اپنے ارادہ سے اونکو جزا دیگا اور یہہ عبادت بندون سے
مطلوب ہے جسطرح کہ سارا اہل حقوق اپنی حقوق کا مطالبہ کیا کرتے ہین **ف** بنیا وشرایع کی تعظیم شعائر خدا پر ہے
اس سے اللہ کا تقرب حاصل ہوتا ہے قال تعالے ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب انتہی مین کہتا ہون تعظیم
شعائر وشرایع الہیہ کے اوسی جگہہ پائی جاتی ہے جہان کہ شریعت وشعیرہ مین کوئی زیادتی ونقصان طرف سے کسی
انسان کے ظاہر نہین ہوتا ہے اور جسجگہہ کہ اہل بدعت نے اپنی مستحسنات کو ساتھہ شرع کے ملا دیا ہے وہان یہہ
تعظیم بالکل مفقود ہے اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا یہہ آیت شریف باواز
بلند یہہ پکارتی ہے کہ دین کامل اور نعمت دین تمام اور اسلام مرضی خالق انام ہے اسمین اب کچھہ کم وبیشی نہین ہوسکتی
ہے اب جس کسی نے آراء رجال یا قیل وقال اہل ہوا کو دین مرضی ٹھہرایا وہ مخالف ہے اس آیت کا اوسنے کچھہ قدر اس شریعت
کی اور کچھہ وقعت اللہ کے شعائر کی نسمجھی اوسنے تو گویا اپنی ہوائے نفس کو اپنا معبود بنایا اور مشرک یا مبتدع ہوگیا
افرايت من اتخذ الهه هواه یہہ آیت رد تقلید پر بہی ایک حجت بالغہ ہے واللہ اعلم —

فصل بانمین عقیدہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح کی مطابق کتاب فارسی مالابد منہ

اللہ تعالے اپنی ذات پاک سے موجود ہے اور ساری چیزین اوسکی ایجاد سے موجود ہین اور اپنی وجود و بقا مین
اوسکے محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین ہے ذات و صفات و افعال سب مین یگانہ ہے کسیکو کسی امر مین اوسکی ساتھہ
شرکت نہین ہے نہ ہستی و زندگی اوسکی بجنس وجود و حیات اشیا ہے نہ علم اوسکا مشابہ علم خلق نہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت
و کلام اوسکا ساتھہ ان اشیا مخلوقات کے مجانس و مشارک ہے سوا مشارکت نام کے کوئی بجہت مشارکت اوسکو ساتھہ اونکی نہین
اوسکے صفات و افعال و اوسکی ذات کیطرح بیچون و بیچگون ہین مثلا علم اوسکا ایک ایسی صفت قدیم اور انکشاف بسیط ہے کہ
ساری معلومات ازل سے ابد تک مع احوال متناسب و متضاد کلیہ و جزئیہ اور اوقات مخصوصہ ہر ایک شی کی جانتا ہے اور اوسے
معلوم ہے کہ زید فلان وقت مین زندہ ہے اور فلان وقت مین مردہ و علی ہذا اسیطرح کلام اوسکا ایک کلام بسیط ہے جسکی
تفصیل تمام کتب منزلہ ہین خلق و تکوین ایک ایسی صفت ہے جو مختص ہے ساتھ اوسکے ممکن کی کیا ہستی ہے کہ وہ ممکن کو پیدا
کرسکے ساری ممکنات جوہر ہون یا عرض یا افعال اختیاریہ عباد سب اوسیکے مخلوق ہین اوسنے ان اسباب و وسائط
کو اپنا ردیوش کیا ہے بلکہ ثبوت پر اپنے فعل کے دلیل ٹھہرایا ہے چنانچہ عقلا حرکت جمادات سے سراغ محرک کا پالیتے ہین
اور جانتے ہین کہ یہہ حرکت لایق حال اس جماد کی نہین ہے اسکا فاعل کوئی اور ہی ہے اسیطرح وہ عقل والے جنکی
بصیرت سرمہ شریعت سے مکحل ہے یہہ بات جانتے ہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو تو کوئی فعل ہو منجملہ افعال کے یا کوئی
عرض منجملہ اعراض کی پیدا نہین کرسکتا ہے ہان اتنا فرق افعال اختیاریہ و حرکت جمادات مین ثابت ہے اور ایمان
لانا ساتھہ اوسکے واجب کہ اللہ تعالے نے بندون کو ایک صورت قدرت و ارادہ کے دی ہے اور عادت
اللہ کی یون ہی جاری ہے کہ جب کوئی بندہ قصد کسی فعل کا کرتا ہے تو اللہ تعالے اوس فعل کو پیدا کر دیتا ہے
اور موجود مین لاتا ہے اسی صورت ارادہ کی بنیاد پر بندہ کو کاسب کہتے ہین اور اوسپر مدح و ذم و ثواب و
عذاب مترتب ہوتا ہے انکار کرنا فرق کا درمیان حرکت جماد و حرکت حیوان سے کفر ہے اور نیز خلاف شرع
اور خلاف بداہت عقل ہے غیر اللہ کو خالق کسی چیز کا جاننا بھی کفر ہے اسلیئے حضرت صلعم نے قدریہ کو مجوس اس
امت کا فرمایا ہے اللہ تعالے کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے وہ ساتھہ
اشیاء کا محیط ہے ساتھہ احاطہ ذاتی کی اور قرب و معیت رکھتا ہے ساتھہ اشیاء کی لیکن نہ ایسا احاطہ و قرب کہ ہمارے

فہم قاصر کے لائق حال ہو کر یہہ لائق اوسکے جناب اقدس کے نہین ہے اور جو کچھ کشف و شہود سے معلوم کرین
اوس سے بہی منزہ ہی غیب پر ایمان لائے اور جو کچھ مکشوف و مشہود ہو وہ سب شبہ و مثال ہے اوسکی پیچھے لا کے
نفی کی رکہی حضرات اور بزرگان دین نے اسیطرح فرمایا ہے ہمکو ایمان لانا چاہیئے کہ حق تعالے محیط جملہ اشیاء ہے
اور قریب ہے ہم نہین جانتے کہ معنے احاطہ و قرب و معیت کے کیا ہین اسیطرح اوسکا مستوی ہونا عرش پر اور
سما و دلہین مومن کے اور اوترنا آخر شب کو آسمان پائین پر کہ احادیث و نصوص مین آیا ہے اسیطرح ہات منہہ
جیسکے ساتہہ نصوص ناطق ہین سب پر ایمان لانا چاہیئے اور معنی ظاہر پر اونکو حمل کرے اور اونکی تاویل مین نہ
پڑے بلکہ تاویل کو حوالہ علم الہی کرے تاکہ غیر حق کو حق نجانے اللہ تعالے کی صفات و افعال مین سوائے جہل و حیرت
کے بشر کو کچھ حصہ نہین ہے بلکہ ملائکہ کو بہی کچھ نصیب نہین نصوص کا انکار کرنا کفر ہے اور تاویل اونکی جہل مرکب ہے ؎
در پیشان بارگاہ الست ؛ غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست ؛ اللہ کے قرب و معیت کی ایک اور نوع بہی ہے
کہ اوسکے ساتہہ نوع اول کے سوائے مشارکت اسمی کے کچھ شرکت نہین وہ خواص عباد کو نصیب ہے جیسے ملائکہ
انبیاء اولیاء عامہ مومنین بہی اوسطرح کے قرب سے بے بہرہ نہین ہین اس قرب کے درجات بے انتہا ہین کسی
حد پر نہین ٹہرتے حضرت مولوی فرماتے ہین ؎ ای برادر بے نہایت درگہی ست ؛ ہرچہ بروی می رسی
بروی مایست ؛ جو خیر و شر وجود مین آتا ہے اور بندہ جس کفر و ایمان و طاعت و عصیان کا مرتکب ہوتا ہے وہ سب
اللہ کی ارادہ سے ہے لیکن حق تعالے کفر و معصیت سے خوشنود نہین ہے اوسپر عذاب مقرر فرمایا ہے طاعت و ایمان
سے راضی ہے اوسپر وعدہ ثواب کا کیا ہے ارادہ اور چیز ہے اور رضا اور چیز **ف** اگر انبیاء علیہم السلام مبعوث
نہوتی کوئی شخص راہ ہدایت کی نپاتا اور علوم حقہ تک نہ پہنچتا سب نبی برحق ہین پہلے پیغمبر آدم علیہ السلام ہین اور
سب پیغمبرون سے افضل محمد صلعم خاتم النبیین ہین آپکا معراج اور رات کو مکہ سے مسجد اقصی تک اور وہان سے آسمان ہفتم
و سدرۃ المنتہی تک حق ہے آسمانی کتابین جو انبیاء پر اوترین توریت و انجیل و زبور و قرآن مجید اور صحیفہای ابراہیم
وغیرہ سب حق ہین سب انبیاء اور سب کتابون پر ایمان لانا چاہیئے لیکن اس ایمان لانیمین گنتی پیغمبرون کی
اور گنتی کتابونکی ملحوظ نرکہے کہ انکی گنتی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہے سب نبی صغائر و کبائر سے معصوم ہین
جو بات حضرت صلعم سے بدلیل قطعی ثابت ہو چکی ہے اوس سب پر ایمان لانا چاہیئے اور اسکی بہی تصدیق کرے
کہ فرشتے اللہ کے بندے ہین گناہون سے معصوم ہین مردی و زنی سے پاک ہین کہانے پینے کے محتاج نہین ہین
وحی کو پہنچاتے ہین عرش کو اوٹہاتے ہین جس کام پر مقرر ہین اوسپر قائم ہین انبیاء و ملائکہ باوجود دیکہ اشرف

مخلوقات اور مقربین درگاہ ہین لیکن مثل مخلوقات کے کچھہ علم و قدرت نہین رکھتی ہین مگر اوتنا علم جو اللہ نے اون کو
دیا ہے یا اوتنی قدرت جو خدا نے اونکو بخشی ہو یہ بہی اللہ کی ذات و صفات پر ویسا ہی ایمان رکھتے ہین جیسا کہ سارے
مسلمان رکہتے ہین اور دریافت کنہ مین عجز و قصور کے معترف ہین اور ادای حقوق بندگی مین ساتہہ شکر توفیق الٰہی کے
ناطق ہین اللہ کے خاص بندون کو اسکی صفات وہبی مین شریک رکہنا یا اونکو عبادت مین شریک کرنا کفر ہے جسطرح
اور کفار بسبب انکار انبیاء کے کافر ہوگئے اسیطرح نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مشرکین عرب نے
ملائکہ کو خدا کی لڑکیان کہا اور اونکے لئے علم غیب تسلیم کیا کافر ہوگئے انبیاء و ملائکہ کو صفات الٰہی مین شریک نہ کرنا
چاہیئے اور غیر انبیاء کو صفات انبیاء مین شریک بنانا نچاہیئے عصمت سوا انبیاء و ملائکہ کے کسی دوسرے کے لئے اہل بیت
اہلبیت سے ثابت کرے اور رسالت کو انبیاء پر مقصور رکہے حضرت نے جس بات کی خبر دی ہے اوسپر ایمان لائے
اور جو کچھہ فرمایا ہے اوسپر عمل کرے اور جس سی منع کیا ہے اوس سی باز رہے اور جس کسی کا قول و فعل بالکل
قول و فعل پیغمبر سے مخالفت رکہتا ہو اوسکو رد کرے حضرت نے خبر دی ہے کہ سوال منکر و نکیر کا قبر مین حق ہے اور
عذاب قبر کا خاص واسطے کافرون کے اور واسطے بعض گنا ہگاروں کے حق ہے اور اوٹہنا بعد موت کے دن
قیامت کو حق ہے اور نفخ صور کا واسطے مارنے اور جلانے کے حق ہے اور پہٹنا آسمانون کا اور بکہرنا ستارون
کا اور اوڑنا پہاڑون کا اور ویران ہونا زمین کا نفخہ اولیٰ سے اور نکلنا مردون کا قبر سے اور پیدا ہونا جہان
کا پہر نئے سر سے نفخہ ثانیہ سے حق ہے حساب قیامت کے دن کا اور تولنا اعمال کا ترازو مین اور گواہی دینا
اعضا کا اور پار ہونا پل صراط سے جو دوزخ کی پشت پر ہوگا اور تلوار سے زیادہ تیز اور بال سی زیادہ باریک
حق ہے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کی طرح کوئی آہستہ گزر کریگا کوئی دوزخ مین گریگا
انبیاء و اولیاء کا شفاعت کرنا حق ہے حوض کوثر حق ہے اوسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ
میٹھا ہے اوس حوض پر کوزے ہونگے جیسے ستارے جو کوئی اوسکا پانی پیئے گا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا
ف اللہ تعالیٰ چاہے تو گناہ کبیرہ کو بے توبہ کے بخشدے اور چاہے تو صغیرہ پر عذاب کرے جو شخص
اخلاص سے توبہ کرتا ہے اوسکا گناہ البتہ موافق وعدہ الٰہی کے بخشدیا جاتا ہے کافر ہمیشہ دوزخ مین ہمیشہ
رہین گے مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین جاوینگے تو بانجام کو خواہ جلد خواہ دیر مین البتہ دوزخ سے باہر نکلین
گے اور بہشت مین داخل ہونگے پہر ہمیشہ بہشت مین رہین گے مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہین
ہوتا ہے اور نہ ایمان سے خارج ف الواع عذاب دوزخ جسکی خبر پیغمبر صلعم نے دی ہے جیسے سانپ

بچہو زنجیر طوق آگ گرم پانی زقوم غسلین یعنی تہوہڑ اور وہو دن اور جو قرآن مین منطوق ہے اور انواع نعیم جنت جیسے طرح طرح کے کہانے پینے حور قصور وغیرہ ہین یہہ سب حق ہین بڑی عمدہ نعمت بہشت کی خدا کا دیدار ہے مسلمان اللہ پاک کو بہشت مین بے پردہ دیکہین گے بے جہت وبے کیف وبینال وایمان بہار ہے تصدیق دل سے ہمراہ گردیدہ ہونیکے اور ہمراہ تصدیق زبانی کے لیکن زبان کی تصدیق وقت ضرورت کے ساقط ہوجاتی ہے **ف** حضرت کے اصحاب سب کے سب عادل تہے اگر کسی سے احیانا کوئی معصیت ہوگئی تہی تو وہ تائب ومغفور ہوگئی متواترات نصوص قرآن وحدیث مدح صحابہ سے لبریز ہین خود قرآن ہی مین یہہ بات آئی ہے کہ وہ باہم محبت ورحمت رکہتے تہے اور کافرون پر سخت ودرشت تہے جو کوئی صحابہ کو آپکا دشمن اور بے الفت باہم جانے وہ قرآن کا منکر ہے اور جو کوئی اونکے ساتہہ دشمنی وغصہ رکہے تو قرآن مین او سپر اطلاق کفر کا آیا ہے یہہ لوگ وحی کے اوٹہانیوالے اور قرآن کی روایت کرنے والے ہین منکر صحابہ کو ایمان رکہنا قرآن وغیرہ ایمانیات ومتواترات پر ممکن نہین ہے صحابہ کے اجماع ونصوص سے ثابت ہے کہ ابو بکر افضل اصحاب ہین پہر عمر ساری صحابہ نے ابو بکر کو افضل جانکر بیعت کی پہر اشارہ ابو بکر سے خلافت عمر پر بعد ابو بکر کے بسبب فضل عمر کے اجماع کیا اور بعد عمر کے تین دن تک صحابہ نے مشورہ کرکے عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جان کر اونکی خلافت پر اجماع کیا پہر اونسے بیعت کی بعد عثمان کے سارے اصحاب مہاجرین وانصار جو مدینہ مین تہے اونہون نے علی مرتضی سے بیعت کی جس شخص نے علی مرتضی سے منازعت کی وہ مخطی ہے لیکن سوء ظن ساتہہ اصحاب کے نکرنا چاہیئے اور اونکی مشاجرات کو محمل نیک پر اوتارنا چاہیے اور ہر ایک صحابی کے ساتہہ محبت واعتقاد رکہنا چاہیئے یہہ ہین عقائد اہل حق کے اینتے اکثر مبانی ومعانی اس عقیدہ کے حضرت قاضی صاحب رح نے مکتوب ۲۶۶ حضرت مجدد الف ثانی رح سے اخذ کئے ہین چنانچہ مراجعت سے طرف اصل کتاب کے واضح ہوتا ہے واللہ اعلم

فصل بیان مین عقائد ضروریہ اسلام کی بموجب رسالہ نجاتیہ شیخ محمد فاخر زائر عباسی الہ آبادی ثم المکی کی

پہلی بات جو طالب نجات کو لازم ہے تصحیح عقائد کے ہے مطابق کتاب وسنت کے بدون جہکنے کے طرف کسیکے قول کے اور یہہ بات اس زمانہ مین بہت دشوار ہے اسلئے کہ معقول واہیہ اہل عالم ضلالت علوم فلاسفہ د آرا

اہل کلام مین استقدر ہی کہسا ہین کہ کوئی شخص طرف کتاب وسنت کے سر نہین اوٹہاتا بلکہ قرآن وحدیث کو کام
سے معزول جانتا ہے اور جو شخص مطابق کتاب وسنت کے بات کرتا ہے اوسکو سنت سے بیگانہ گنتا ہے فال
الله المشتکے فقال اللہ المستعان لیکن جبکہ کتاب وسنت سے موافقت حاصل ہوجاتے تو پہر کسیکے قول کی مخالفت
سے کچہہ ڈر ہے کا شامن کان **ص** اذا رضیت عنی کرام عشایرتی ؛ ؛ فلا زال غضبان علی لئامہا
تکمیل ایمان کی منہوم ومنطوق کتاب وسنت پر ہے اور ون کی رائے کے پیروی کرنا منظور نہین ہے **ف**
اعتقاد سلف صالح یعنے صحابہ وتابعین تبع تابعین وائمہ مجتہدین اور اونکی تلامذہ کا یہ ہے کہ اللہ تعالے اپنی
ذات وصفات سے ویسا ہی ہے جیسا کہ اوسے قرآن شریف مین اپنا وصف کیا ہے جس چیز کے ساتہ اوسکو
اپنی ذات کو متصف کیا ہے اوسکے ساتہ اوس کو متصف جانے اور جس چیز سے اپنی ذات کو مقدس ومنزہ
فرمایا ہے اوس سے اللہ کو منزہ ومقدس رکہے اثبات ونفی مین قرآن کی پیروی کرنا چاہیئے ماثبت کو
ثابت منفی کو منفی جانے وہ ایک ہی ازل سے ابد تک موجود ہے جمیع صفات کمال کے ساتہہ متصف ہے
نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے نہ جنتا ہے نہ جنا گیا ہے کوئی اوسکا ہمسر نہین ہے حکیم ہے جو کچہ کرتا ہے حکمت سے
کرتا ہے اور جو چاہے سو کرے اوسکے سارے کمالات بالفعل ہین وہ قدیم ازلی ابدی ہے اوسکے آٹہ
صفات قدیمہ قایم بالذات ثابت ہین جیسے حیات وعلم وقدرت وسمع وبصر وارادہ وتکوین وکلام **ف**
یہہ سمع وبصر دو صفت متغایر علم کے ہین چنانچہ تتبع قرآن کریم کا اسی پر گواہی دیتا ہے کیونکہ علم کو ذکر
معلومات مین وارد کیا ہے اور سمع کو بیان مسموعات مین ذکر کیا ہے اور بصر کو بیان مبصرات مین عیان
فرمایا ہے سمیع وبصیر کو طرف علیم بمسموعات وعلیم بمبصرات کے راجع کرنے مین تحریف قرآن وحدیث کے
لازم آتی ہے اور جس کسی سے سمع وبصر منفی ہوگی اوسکو سمیع وبصیر نکہین گے اور قباحت اس قول
کی کچہہ پوشیدہ نہین ہر **ف** یہہ جو کہتے ہین کہ اللہ کا کلام حرف وصوت نہین رکہتا ہے سو یہہ بہی
خلاف کتاب وسنت کے ہے اور عقل مین بہی نہین آتا کہ اوسکا کلام حرف وصوت نرکہتا ہو جیسطرح کہ
کسی انسان کی سارے اعضا مفقود ہون بلکہ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے اوسیکی طرف سے
آغاز ہوا اوسیکے طرف عود کریگا لفظ ومعنی اوسکے سب خدا کی طرف سے ہین جبرئیل علیہ السلام فقط
ناقل ہین اور محمد مصطفے صلعم کا کام سوا ے نقل وبلاغ کے اور کچہ نہین ہے جس کسی کی زبان پر
اس کلام مقدس نظام سے کچہہ گزرا وہ اللہ ہی کا کلام تہا جسکے ساتہ اوسنے تکلم کیا اور جبرئیل نے سنا ہم

سنکر اوتارا اور یقیناً وہ حضرت پر اوترا جو کوئی یہ بات کہے کہ وہ کلام کسی فرشتہ یا بشر کا ہے اوسکا مسکن سقر ہے
اسکے تکلم کا طریقہ اللہ ہی جانے کوئی اور کیا جانے کیفیت اوسکی حوالہ علم خدا ہے تعالی اللہ ان یکون شبیہا
بمخلوقاتہ فی شیء من ذاتہ وصفاتہ یہ گمان کہ طریق تکلم کا جسطرح کہ حیوانات مین معروف ہے اوسیمین منحصر
ہی ٹہیک نہین ہے اسی گمان نے ایک جمع کثیر کو ورطۂ ہائلہ تاویل مین ڈال کر ساحل نجات سے دور لیجا کر غریق
گرداب اضطراب کر دیا ہے وہ ساحل نجات یہ تہا کہ جو کچہ کتاب وسنت مین آیا ہی اوسپر ایمان لانا واجب تہا
تسبیح و تکلم کرنا سنگ و سنگریزہ و درخت کا کہ منجملہ معجزات آنحضرت صلعم کے ہین غیر طریق معہود تکلم پر تہا پس
اگر اللہ تعالے کہ ہر چیز پر قادر ہے بدون طریق عادی کے تکلم فرمائے تو اسمین کیا محال لازم آتا ہے یہ کلام نفسی
جو کہ کتب اشاعرہ مین مذکور ہے کتاب و سنت سے اوسکا رائحہ تک بہی استشمام نہین ہوتا اور نیز اوسکا صفت
علم سے بجز اعتبار رتبہ کے جدا ہونا نہین سکتا **ف** اللہ تعالے بالاے عرش فوق سموات ہے عرش وماحواہ العرش
سب اوسکے ہاتہ مین مانند ایک دانہ رائی کے ہاتہ مین ایک شخص کے ہے علم اوسکا محیط کائنات علوی و سفلی ہے
ماکان ومایکون حسب اوسکے احاطہ مین ہے چنانچہ خود فرمایا ہے کتاب محکم مین الرحمن علی العرش استوی اور کہا ہے
احاط بکل شیء علما یہ صفت استوار کی قرآن شریف مین سات جگہہ آئی ہے اصل یہ ہے کہ جو چیز جسطرح پر
وارد ہے اور قرآن مین آئی ہے اوسکو اسیطرح پر اعتقاد کرنا چاہیے اور اوسکی تاویل نکرنا چاہیے اور اوسکو اوسکی
صورت سے پہیرنا نچاہیے جیسے یہ آیت الیہ یصعد الکلم الطیب وقولہ رافعک الی وقولہ بل رفعہ اللہ الیہ
وقولہ تعرج الملائکۃ والروح الیہ وقولہ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ وقولہ یخافون ربہم
من فوقہم وقولہ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم وقولہ ءامنتم من فی السماء اور قول اللہ کا فرعون
سے بجواب موسی علیہ السلام کہ میرا اللہ آسمان پر ہے بطور تعرض نقل کیا ہے کہ یاھامان ابن لی صرحا لعلی
ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی وانی لاظنہ کاذبا قرآن شریف مین ادلہ علو علی
اعلے کے اس سے زیادہ تر بہی ملتی ہین اور یہ ادلہ نص ہین یا ظاہر اس امر پر کہ اللہ تعالے فوق خلق و فوق عرش
اور اپنے مخلوقات سے بائن اور جدا ہے ساتہ اوس معنی و مراد کے جو کہ لائق اوسکے جناب قدس کی ہے
اور تاویل کرنا انکا اخراج ہے نص یا ظاہر کا اوسکے معنی سے وذلک لا یجوز فقطعا الا عند المعارضۃ بمثلہ
ودونہ خرط القتاد اور یہ قول اللہ تعالے کا لیس کمثلہ شیء کچہ منافی اسکے نہین ہے اسلئے کہ مماثلت
یا تو ساتہ جمیع وجوہ کے مراد ہے جسطرح کہ اہل سنت کہتے ہین یا اخص اوصاف مین جسطرح کہ معتزلہ کا

قول ہے تو یہ دو قرن صورتین مائلت کی اسجگہ مفقود ہین اور اس سے کچھ تغیر باری تعالٰے کا ایک حال سے
دوسرے حال پر کہ امارات حدوث ہی لازم نہین آتا اسلئے کہ جسطرح اسکو ایجاد عالم اور تسمیہ بالوجود سے کچھ تغیر
نہوا اسیطرح خلق عرش اور اس وصف سے کہ وہ اس عرش پر مستوی ہے کچھ تغیر نہین ہوا یہی حکم احادیث
شریفہ نبویہ کا ہے کہ جو کچھ اُنمین آیا ہے اُس سب پر ایمان لانا چاہئے اور صرف و تاویل عقول ضعیفہ کو ایک
حلقہ بیرون در شمار کرنا چاہئے منجملہ اس باب کے جو کہ ثابت ہوا ہے حدیث بخاری و مسلم ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
حقمین اوس لوحکے جسپر یہ لکھا گیا ہے سبقت رحمتی علی غضبی فھو عندہ فوق العرش دوسری روایت
مین لفظ موضوع آیا ہے تیسری روایت مین مکتوب عندہ آیا ہے دوسری حدیث بخاری کی انس سے قصہ
معراج مین یون ہے دنی الجبار رب العزۃ وتدلی اسی قصہ مین یہ بھی ہے قال لہ موسی ارجع الی ربک
یہ بھی اسی قصہ مین ہے کہ فعلا بہ الی الجبار تبارک وتعالی فقال وھو مکانہ تیسری حدیث مسلم مین آیا
ہے کہ جاریہ سے پوچھا این اللہ فقالت فی السماء قال انھا مومنۃ چوتھی حدیث ابو سعید مین نزدیک شیخین
کے یہ ہے انا امین من فی السماء پانچوین حدیث زینب بنت جحش مین نزدیک بخاری کے آیا ہے زوجنی
اللہ من فوق سبع سموات چھٹی حدیث ابو داود کے یون ہے ربنا الذی فی السماء تقدس اسمک ساتوین
حدیث ترمذی کی ابن عمر سے یہ ہے ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اسکو ترمذی نے
حسن صحیح کہا ہے آٹھوین حدیث انس کی ہے مسند شافعی مین بابت فضائل جمعہ کے وھو الیوم الذی استوی
فیہ ربک تبارک وتعالی علی العرش نوین حدیث جابر کی ہے نزدیک ابن ماجہ کے فاذا الرب قد اشرف
علیھم من فوقھم دسوین حدیث انس کی ہے نزدیک بخاری کے درباب شفاعت فادخل علی ربی
وھو علی عرشہ اور بعض الفاظ بخاری مین یون آیا ہے فاستاذن ربی فی دارہ گیارھوین حدیث
نزول رب تعالی کی ہے طرف آسمان دنیا کے ہر رات کو غرضکہ اس باب مین بہت حدیثین ہین جنکا استقصا
اس مختصر مین دشوار ہے اور موضع اونکے بسط کا اور ہے انتہی مین کہتا ہون ایک جملہ صالحہ اس باب استوا کا
کتاب و سنۃ میرے رسالہ احتواء مین کہ اردو ہے اور اسیطرح رسالہ انتقاد مین کہ عربی ہی مذکور ہے اور بہت
سے ادلہ صحیحہ اون مین مع اقوال ائمہ و سلف مرقوم ہین **ف** اقوال صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین

وتلامذہ ائمہ اس مقدمہ مین بغایت کثرت آسکے ہین اور کسیقدر کتاب تنزیہ الذات والصفات من درن الالحاد
والشبہات تالیف امام محمد بن محسن عطاس ؒ مین منقول ہین لکن آیات و احادیث مغنی ہین اُنسے الصباح

یعنی عن المصباح بیہقی رح نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حقتعالے آسمان مین ہے نہ زمین مین اور خود امام صاحب نے فقہ اکبر مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مین نہین جانتا کہ میرا رب آسمانمین ہے یا زمین مین تو وہ کافر ہوگیا اسلئے کہ اللہ کہتا ہے الرحمن علی العرش استوی اور عرش اوسکا فوق سبع سموات ہے شیخ ابو الحسن اشعری نے کتاب ابانہ مین اس عقیدہ کی شرح کی ہے اور اسکے قائل ہوئے ہین اور شیخ عبد القادر جیلی رح کہ قطب الاولیا ہین اسی عقیدہ پر تھے کتاب غنیۃ الطالبین مین کہ منجملہ اُنکی بدائع تحریرات مقدسہ کے ہے اسی اعتقاد کو بیان فرمایا ہے پس جو لوگ کہ اللہ کی کتاب اور مصطفے صلعم کی احادیث پر ایمان رکھتے ہین اور امام ہمام ابو حنیفہ رح کے مقلد ہین اور ہر شیخ اشاعرہ کے ملتزم اور قطب برحق کے معتقد ہین اونکو لازم ہے کہ بال برابر اس عقیدہ سے تجاوز نکرین اور ہمرنگ اس عقیدہ والونکے ہو جائین اور دوسرے اراء و اہوا کیطرف نہ جھکین **ف** دیدار خدا کا آخرت مین جسطرح کہ چودہوین رات کا چاند دکھائی دیتا ہے حق ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ یہ رویت نہ مکان مین ہوگی نہ جہت پر نہ مقابلہ و اتصال شعاع کے ساتھ اور نہ ثبوت مسافت کے ساتھ سو کتاب و سنت اس سے خاموش ہین حدیثین رویت کی بتواتر پہنچی ہین اور آیہ شریفہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرہ اسی پر دلیل ہے اور سلف صالحین و ائمہ مجتہدین نے اسپر اجماع کیا ہے **ف** جہمیہ نے خدا کو اون صفات کے ساتھ متصف بتایا ہے جو کہ سوائے عدم محض کے کہین نہین ملتین رویت و استوا و سائر صفات کی نفی کی ہے خذلہم اللہ تعالے ائمہ اہل سنت ہمیشہ اثبات حق و رد باطل مین جد و اجتہاد رکھتے ہین فعلیکم باتباعہم فانہم مرکز الحق **ف** کلام عینیت صفات مین ساتھ ذات کے اور زیادت صفات مین ذات پر ایسی چیز ہے کہ کتاب اللہ مین کہین اسکی ہوا اور بو نہین ملتی مگر اسقدر کہ اللہ تعالے موصوف بصفات کمال ہے اسلئے حق بین نافی صفات کے خوف عظیم ہے اور جو شخص کہ عینیت کا قائل ہے اور جو کہ لاعین و لاغیر کہتا ہے اور جو کہ زائد ذات پر اعتبار کرتا ہے اوسنے ایسے امر مین خوض کیا ہے جسکے ساتھ وہ مکلف نہین ہے اور اُسنے ایسی چیز عقائد مین داخل کی ہے جو کہ قبیل عقائد سے نہین ہے عفا اللہ تعالی عنا و عنہم **ف** عالم مع جمیع اجزا اپنے کے حادث ہے اور مسبوق بعدم اللہ تعالے کے اختیار و ارادہ سے ایک ایک فرد اُسکی کتم عدم سے منصۂ وجود پر جلوہ گر ہوئی ہے اور اُسکے تقدیر سے مقدر ٹہری ہے اور اندازہ پایا ہے جو کچھ اُسنے روز ازل مین مقرر فرما دیا ہے کوئی چیز اوس سے تجاوز نہین کر سکتی وہ ہر دن ایک شان مین ہے تعطیل و بیکاری کو اوسکی ساحت کمال مین کوئی راہ نہین ہے

ف بندے اپنے افعال مین اختیار رکھتے ہین کہ اسکے سبب سے مثاب ومعاقب ہوتے ہین اور حسن ان
افعال کا اوسکی رضا ومحبت سے ہے اور قبح انکا اوسکی رضا ومحبت سے نہین ہے بلکہ محض اوسکی ارادہ سے ہے
ثواب دینا حسنات پر اور عقاب کرنا سیئات پر اوسکا عدل ہے کیونکہ اسپر احکام کو واجب نہین کیا ہے مگر یہ
وہ خود اپنے اوپر واجب کرلے ان الله کتب علی نفسه الرحمة آیات واحادیث اسی بات پر دلیل ہیں
ف صحت تکلیف کے معتمد ہے عقل وتمیز وبلوغ پر یہ جو کہتے ہین کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے قرآن و
حدیث اسکے ساتھ ناطق نہین ہے بندہ کو اس چیز کی تکلیف نہیں دیجاتی ہے جو کہ اسکی وسع مین نہین ہے
ف افعال عبادکے مخلوق خدا اور فعل عبد ہین والله خلقکم وما تعملون اسی طرف مشیر ہے خلق
کو خالق نے اپنے طرف منسوب کیا ہے اور عمل کا انتساب طرف لوگوں کے کیا اور یہ جو کہتے ہین کہ فعل طرف
سے حق کے ہے اور کسب طرف سے بندہ کے سو کچھ عقل مین نہین آتا اور کتاب وسنت یہ حکم نہین کرتی
ہے ف مقتول اپنے اجل سے مرتا ہے اور اجل ایک ہے ولن یؤخر الله نفسا اذا جاء اجلها
کتنی آیات شریعہ مین یہی ارشاد ہے لوگ جو کچھ حلال وحرام سے کہاتے ہین رزق ہے اور ہر شخص اپنا
رزق پورا کرتا ہے اطلاق کریمہ وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها اسیطرف اشارہ کرتا ہے
عذاب قبر کا واسطے کافرون اور گنہگار مومنون کے اور تنعیم اہل طاعت کے اندر قبور کے اور سوال منکر و
نکیر کا اور بعث موتی اور وزن اعمال اور کتاب کا ملنا اور سوال وحساب کا ہونا اور حوض وصراط حق ہے
ف شفاعت پیغمبرون اور نیکون کی واسطے اہل کبائر وغیرہم کے باذن پروردگار جل جلالہ حق ہے
اور یہ جو لوگ انبیاء وصلحاء کے قبور پر آتی ہین اور انکو وسیلہ ٹھہراتے ہین اور شفاعت کے خواہان ہوتے
ہیں یہ کچھ چیز نہین ہے اسلئے کہ یہ شفعاء یہ قدرت نہیں رکھتے ہین کہ بے اذن خدا کے شفاعت کرین
اور جب الله چاہیگا کہ کسی شخص کے حق مین کچھ مکرمت کرے تو آنسے فرماویگا کہ تم اسکی شفاعت کرو تب
وہ اسکی شفاعت کرینگے اب یہ لوگ اگر سالہا سال گور پر آئین اور شفاعت چاہین صاحب قبر ہرگز
شفاعت نہین کرسکتا ہے من ذا الذی یشفع عنده الا باذنه وقال تعالے ما لکم من دونه
من ولی ولا شفیع اسطرح کی آیتیں اور بہی ہین جو دلالت کرتی ہین شفاعت بالاذن پر تو پہر جو کچھ مانگے
وہ اسی سے کہ ہر قریب سے زیادہ تر قریب ہے کیون نہ مانگے اور آپکی رحمت اور آمرزش چاہے
اور اسی سے اپنے لئے کوئی شفیع طلب کرے جو کہ اسکے اذن سے اسکا کام کردے یہ حرف اگرچہ

کو درپے ستونیز گران گزریگا لکن الحق احق بالاتباع **ف** بہشت و دوزخ موجود ہین اب فے الحال اور
باقی رہینگے اور اُنکو یا اُنکے اہل کو فنا ہو گی حضرت کی معراج بیداری مین اسی جسد اطہر کے ساتھ مسجد الحرام
سے طرف مسجد اقصے کے پہر طرف سموات و سدرۃ المنتہے کے حق ہے اشراط ساعت جسکی خبر حضرت صلعم نے
دی ہے جیسے خروج دجال و دابۃ الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عیسے آسمان سے دنیا پر طلوع آفتاب
کا مغرب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا وغیر ذلک سب حق ہے **ف** مرتکب کبیرہ کا کافر نہین ہے
اور ایمان مقلد کا صحیح ہے لکن وہ عاصی ہے بسبب ترک استدلال کے اور انبیاء علیہم السلام معصوم ہین تبلیغ
رسالت مین اجماعاً اسیطرح کبائر و صغائر سے اور تعمد صغائر سے مطلقاً اور قرآن مجید سے حق مین بعض
انبیاء کے جو صدور صغائر کا معلوم ہوتا ہے سو قرآن کی تحریف کرنا نچاہیئے وکان امر الله قدرا
مقدورا کو نظر مین رکہنا چاہیئے **ف** افضل انبیاء محمد صلعم ہین اور ملائکہ اللہ کے بندے ہین گناہ نہین
کرتے ہین اور نافرمان نہین ہوتے نہ کہاتے ہین نہ پیتے ہین کرامات اولیاء کی حق ہے کوئی ولی درجۂ نبی کو
نہین پہنچتا ہے افضل اولیاء ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین پہر عمر بن خطاب پہر عثمان ذی النورین پہر
علی مرتضے خلافت بہی اسی ترتیب پر ہے اور عشرہ مبشرہ اور سیدۃ النسا فاطمہ زہرا و امام حسن و امام
حسین اور وہ سب لوگ جنہون نے حضرت سے بشارت جنت کی پائی ہے اُنکے حق مین گواہی جنت کی
دینا چاہیئے نہ اُنکے غیر کے حق مین **ف** مسلمانون کے لئے ایک امام قرشی کا جو کہ تنفیذ احکام اسلام
پر قادر ہو اور مسلم حر مکلف ہو ضرور ہے جور و فسق سے معزول نہین ہوتا ہے نماز پیچھے ہر نیک و فاجر کے
روا ہے ہر ایک کے اُنمین سے نماز جنازہ پڑہے اور مسح موزونکا سفر مین تین شبانہ روز کرنا اور مقیم کو
ایک رات دن کرنا جائز ہے سحر واقع ہوتا ہے اور انبیاء وغیر انبیاء پر جائز ہے اور اصابت عین بہی جائز
ہے **ف** مجتہد کبہی خطا کرتا ہے اور ایک اجر پاتا ہے اور کبہی صواب کو پہنچتا ہے اور دو اجر پاتا ہے
اسلئے کہ حق واحد معین ہے اور نصوص شرعیہ کتاب و سنت کے محمول ہین اپنے ظاہر پر جو کچہ اُنمین
سے سمجہ مین آئے اور اطلاق اُسکا عرف مین جائز ہو اُسکا عقیدہ رکہے اور جو کہ متوہم جسمیت وغیرہ ہو
اُسکا اعتقاد بہی مطابق ظاہر کے کرے لکن اُسکے لازم متبادر سے بیزاری کرے اور مراد خدا و رسول پاک کو
مقبول رکہے اور اطلاق سے اُن صفات کے جو شریعت مین وارد ہوئے ہین بسبب وہم لزوم کسی شے
دیگر کے متحاشی نہو اور جو صفت جس لفظ کے ساتھ آئی ہے اُسکا اطلاق اوسی طرح بے تکیف کرے

یہ بات بعض مسائل مین ہر ایک فرقے نے اختیار کی ہے چنانچہ اشاعرہ وغیرہم نے رؤیت وغیرہ امور مین جو کہ متعلق آخرت ہین راہ تاویل کو بند کر دیا ہے اور جو کچھہ وارد ہوا ہے اوسکو بے کیف قبول کرتے ہین اور معتزلہ حیات کی نفی نہین کرتے ہین اور آگے اس قاعدہ مقررہ سے جسمیت لازم آتی ہے ناچار سلب کیفیت کے قائل ہو کر ایمان لانا چاہیے وعلی ہذا القیاس اور اہل حدیث کہ قدوۂ اہل سنت ہین ہر باب مین یہی اعتقاد رکھتے ہین اور جو کچھہ وارد ہوا ہے اوسپر ایمان لاتے ہین اور اوہام عوام مین جو کچھہ لازم آتا ہے اوسپر نظر نہین کرتے ہین فعلیکم الاسوۃ فیہم فانہم اہل رسول اللہ صلعم ؎

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان ٭ لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

اس جماعت کی بات سے واو بیداد ہے جو کہ اعتقاد لانیکو ان الفاظ پر جو کہ قرآن و حدیث مین آئے ہین بوہم جسمیت و مکان کفر جانتی ہے اور اللہ تعالے سے نہین ڈرتی کیونکہ جو شخص ظواہر الفاظ مذکورہ پر ایمان لایا ہے اوسنے اپنے طرف سے کچھ ایجاد نہین کیا آخرت مین اگر اوس سے اسبات پر مواخذہ کیا جائیگا تو ظلم ہوگا کریمہ وان اللہ لیس بظلام للعبید اس مواخذہ سے منکر ہے آر ار فاسدہ سے اعتقاد مقرر کرنا اور اوسکے مادہ کو کفر جاننا گو وہ الفاظ ظواہر قرآن و حدیث مین ہون حقیقت مین تجہیل کرنا ہے قرآن و حدیث کا حقتعالے نے قرآن کریم کو واسطے بیان کے بھیجا ہے اور حضرت صلعم افصح الناس تھے وہ کسطرح ظاہر مین ایسے الفاظ اطلاق کرتے کہ انپر اعتقاد لانا کفر ہوتا یہ جرأت ایسی جماعت سے ہوئی کہ بچہ اونمین جوان بنگیا اور جوان بوڑہا ہوگیا اور الف و عادت کہ ایک طبیعت ثانی ہے اس سے جاہل بے تفتیش حقیقت کے مثل کور و کر کے طرف اوسکے اذہان کے دوڑ پڑے اور اپنے حاصل ایمان کو برباد کر دیا زنہار ہزار زنہار ہرگز ان کی تقلید کے راہ پر چلنا نچاہیے اگرچہ لوگونکی نظر مین اعلم علما و شیخ المشائخ کیون نہون و اللہ حق تعالے عادل ہے ہرگز اوس شخص سے جو کہ مطابق ظاہر کتاب و سنت کے کہتا ہے اور واضح قرآن و حدیث پر ایمان لایا ہے ناخوش نہوگا اور سکا عدل مقتضی ظلم کا نہین ہے اور ایمان لانا ظواہر پر بے کیف کے مذہب صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا ہے کوئی یہ چاہے کہ اس جماعت سلف سے ایک حرف بہی خلاف اسکے نقل کرے ہرگز نہین کر سکتا **ف** میزان و وزن اعمال و صراط و سوال و جواب وغیرہ عرصہ قیامت مین امور حسیہ سے ہوگا اور بسا نی و اغراض جسم و جواہر کے بصورت مین ہو جائینگے اور نامہ اعمال مومنین و صلحا کے دست راست مین دیے جائین گے

اور نامۂ اعمال کفار و فجار کے بائین ہاتہ مین یا پس پشت سے **ف** جب اس اعتقاد کے ساتہ کہ خلاصہ
کتاب وسنت ہے چہرہ شاہد ایمان کا نورانی ہوجائے تو اب طالب نجات کو یہ چاہیے کہ تقوے و پرہیزگاری
کو کہ بنیاد اعمال کی ہے اختیار کرے اور جس کام کو کرے پیشنہاد خاطر رکہتا ہو اسمین اس تقوے سے انحراف
نکرے آیات کتاب اللہ جو فضیلت تقوے پر دلالت کرتی ہین ڈیڑہ سو سے زیادہ ہین اور چالیس آیت
سے زیادہ مین حکم تقوے کا کیا ہے خصائل خیر مین ذکر اور ثنا کوی چیز تقوی سے زیادہ نہین ہے اور احادیث
شریفہ مین بہی بہت کچہہ تفضیل خیر کی تقوے مین آئی ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم جو شخص متقی
ہوتا ہے اللہ اسکا محب و ولی و مزکی و ناصر رہتا ہے اور اسکے لئے حسن عاقبت و حسن مآب مہیا ہی
اور وہ اللہ کا مقرب ہے اسکے لئے جنت موعود ہے یہ تقوے اسکا زاد و لباس ہے اور شرط و سبب
مثوبت و دفع کید و امداد و مغفرت و رحمت و تکفیر سیئات و فتح برکات ہے اور ایک تفرقہ ہے درمیان
حق و باطل کے اور خروج ہے مضایق معایش سے اور ملنا ہے رزق کا اوس جگہہ سے جہان کا گمان
بہی نہو اور اوسکے لئے اجر عظیم و صلاح عمل و فلاح حال و شکر کا موجب ہے اللہ تعالے اپنے مومنونکو
حکم فرمایا ہے کہ وہ تقوے مین ایک دوسرے کے معاون رہین اور جو شخص اسکا حکم کرتا ہے اسکی مدح
کی ہے اور سارے اولین و آخرین کو اسی تقوے کی وصیت فرمائی ہے پس اگر طالب نجات و سالک
سبیل آخرت دعوے طلب سلوک مین صادق ہے تو اسکو چاہیے کہ وہ عاشق تقوے کا ہے اور اسپکا شیفتہ
و فریفتہ ہو اس طور پر کہ پہر کوئی چیز تقوے سے اسکو نروک سکے اگرچہ سارے جن و انس برخلاف اسکے
جمع ہون شیطان انسان کا دشمن قوی ہے اور اپنی اسکی تسویلات سے بجز توسل کتاب وسنت کے
میسر نہین آسکتی ہے اور نفس امارہ خادم ہے شیطان کا جسطرف کہ چاہتا ہے اسکو کہینچ لیجاتا ہے
اور آدمی کو صورت تقوے کی بتاکر معنی تقوے سے عاری کر دیتا ہے جسطرح کہ حالات سے اکثر اہل
دعوے کے ظاہر ہے اسلئے مکائد نفس سے بہی پرہیز کرنا ضرور ہے **ف** معنی تقوے کو خوب پہچان
لینا چاہیے تاکہ استعمال اسکا آسان ہوجائے سو تقوے لغت مین پرہیزگاری کو کہتے ہین اور شریعت مین
معنی اسکے عام ہین اور خاص معنی عام صیانت و اجتناب کرنا ہے اوس چیز سے جو کہ آخرت مین مضر ہو
یہ صورت زیادت و نقصان کو قبول کرتی ہے ادنے اسکا یہ ہے کہ شرک سے بچے جو کہ موجب تابید و خلود
فی النار ہے اعلے اسکا یہ ہے کہ جو چیز سیر سالک کو حقیقات سے باز رکہے اور منقطع الی اللہ ہونے سے

مانع ہو اور اس سے تنزہ کرے اسیکو تقوے حقیقی کہتے ہین کریمہ اتقوا اللہ حق تقاتہ سے یہی تقوے مراد ہے
اور دوسرا تقوے شرع مین مشہور ہے اور جب اطلاق تقوے کا کیا جاتا ہے اور کوئی قرینہ موجود نہین ہوتا
تو یہی تقوے مراد ہوتا ہے یہ عبارت ہے صیانت نفس سے کہ جس سے مستحق عقوبت ٹھہرتا ہے قول ہو یا فعل
یا ترک اُس سے اپنی جان کو نگاہ رکھے تو اب اجتناب کرنا کبائر سے اس تقوے مین لازم ہوا اور صغائر
مین قدری اختلاف ہے یہ تقوے جبہی حاصل ہوتا ہے کہ منکرات و امور منہیہ سے مجتنب رہے اور معروفات
و امور مامورہ کو بجالائے آن منکرات و معروفات کا ہر ایک عضو سے تعلق ہے لہذا طالب نجات کو چاہئے
کہ آنکھہ طرف نا دیدنی کے نہ کہولے تا شنیدنی پر کان نہ رکھے ناگرفتنی کو ہاتہ نہ لگائے ناخوردنی کو نہ کہائے
نا آشامیدنی کو نہ پئے مالا یعنی نہ کہے راہ نا رفتنی نہ چلے ناپوشیدنی نہ پہنے سجدہ ناکردنی نکرے شرمگاہ کو حرام
مین مستعمل ہونے دے وقس علے ذلک **ف** اعظم منکرات انسان کا دل ہے کہ اُسکے فساد سے
تمام بدن فاسد ہو جاتا ہے اُسکی اصلاح کرنا اہم اشیا ہے سارے اعضا اُسکے رعیت ہین فساد اُسکا
اخلاق سیئہ سے ہوا کرتا ہے اور صلاح اُسکی اخلاق حسنہ سے ہوتی ہے تو اب یہ چاہیئے کہ ہر امر قبیح کو
اوس امر حسن سے جو اُسکے مقابل ہے مبدل کرے کفر کو ایمان سے نفاق کو اخلاص سے غضب کو رضا سے
اشتغال بالغیر کو اشتغال بالحق سے وعلی ہذا القیاس پس جبکہ ہر کام مین تقوے مد نظر ہوگا تو رفتہ رفتہ
یہ منکرات مبدل بمعروفات ہو جاوینگے اور خصال قبیحہ صفات حسنہ کے ساتہ بدل جاوینگے اور تحلیہ ساتہ
فضائل کے اور تخلیہ رذائل سے حاصل ہوگا اور اندک اندک اشتغال بالغیر کم ہونے لگے گا اور بجائے اُسکے
اشتغال بالحق صورت پکڑیگا یہانتک کہ اشتغال قلب بالغیر سے بالکل نجات پائے گا اور تمام و کمال طرف جناب
حضرت اُسکے مائل ہو جائیگا اُسوقت دریچہ معرفت حقیقی کا دلپر کہولدینگے اور جو کچھہ بطریق علم کے معلوم کیا
ہے وہ سب بطور کشف و عیان کے مشاہدہ ہونے لگیگا ضلال ہدایت ہو جائیگا اور طرف مافی الکتاب والسنۃ کے
مائل تر ہوگا اور اعتقاد اُسکے حقیقت کا ترقی پکڑنے لگیگا اور بدعت و اہل بدعت سے انحراف کریگا

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان — گر ما نرسیدیم تو بارے برسی

انیست عجالۃ الکلام و رسالہ نجاتیہ تمام و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

فصل ۲۲ بیان مین عقائد مذاہب صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالے کے مطابق کتاب

علماء دین کہ ورثۂ انبیاء علیہم السلام ہیں تین گروہ ہیں اصحاب حدیث و فقہاء و صوفیہ اصحاب حدیث نے
بعد اعتصام کے ساتھ کتاب اللہ کے اہتمام ظاہر حدیث کا اختیار کیا ہے اور یہ علم اساس دین اسلام ہے
لقولہ تعالے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا انکا شغل یہ ہے کہ حدیث کو سنیں اور
نقل کریں اور لکھیں اور صحیح و سقیم میں تمیز دیں احادیث آحاد و مشہور و متواتر میں فرق کریں اور احادیث
کو کتاب اللہ سے موافقت بخشیں سو یہ گروہ نگاہبان دین ہے فقہاء نے بعد استیفائی علوم اصحاب حدیث
کے ایک اور خصوصیت و فضلیت حاصل کی ہے کہ حدیث سے فقہ کا استنباط کرتے ہیں اور حقایق حدیث
کو بدقایق نظر دریافت کر کے ترتیب احکام و حدود اور تمیز ناسخ و منسوخ و مطلق و مقید و مجمل و مفسر
و خاص و عام و محکم و متشابہ کے عمل میں لاتے ہیں یہ لوگ حکام دین اور اعلام شرع مبین ہیں انکا اجتہاد
ایک اصل شرعی ہے طائفہ صوفیہ متفق ہیں ساتھ ان دونوں گروہ کے معتقدات و قبول علوم میں اور معانی
و رسوم دونوں میں مخالف انکے نہیں ہیں جن احکام میں ان دونوں گروہ کا اجماع ہے صوفیہ بھی انکے اجماع
پر ثابت ہیں اور جن احکام میں انکا اختلاف ہے وہان صوفیہ احسن و اولی کو اختیار کرتے ہیں قال تعالے
فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اسی جگہہ سے یہ بات کہی ہے الطریقۃ
ھی لباب الشریعۃ لاھی غیرھا اور سوا انکے اختلاف کے فروع میں نہیں ہیں اسلئے کہ اختلاف علماء کا
رحمت ہے کسی صوفی سے پوچھا تہا وہ کون اہل علم ہیں جنکا اختلاف رحمت ہے کہا ہم المعتصمون بکتاب
اللہ تعالی المجاھدون فی متابعۃ رسول اللہ صلعم المقتدون بالصحابۃ سو اختلاف فروع
دین میں رحمت ہے اور اصول دین میں بدعت و ضلالت **فـــ** بیان اصل اعتقاد کا یہ ہے کہ حضرت نے
فرمایا ہے میری امت تہتر فرقے ہوجائیگی رستگار ان میں ایک گروہ ہوگا پوچھا کون فرمایا ما انا علیہ
و اصحابی یعنے اہل سنت و جماعت سو ان تینوں گروہ اہل سنت کا اسبات پر اجماع ہے کہ خداوند تعالے واحد
حقیقی ہے کوئی شریک و ضد و ند و شبہ و مثل اپنا نہیں رکہتا ہے کیونکہ ان چیزوں کی گنجایش واحد عددی میں
متصور ہوتی ہے نہ واحد حقیقی میں اللہ جسم نہیں ہے کیونکہ جسم دو چیز یا زیادہ سے مولف ہوتا ہے اور
جوہر بھی نہیں ہے کیونکہ جوہر متحیز ہوتا ہے کسی چیز میں اور عرض بھی نہیں ہے کیونکہ عرض دو زمان تک باقی

نہین رہتا عبارات واشارات بیان مین کنہ حقتعالے تک نہین پہنچتے اور افکار وابصار اوسکو نہین پاسکتے
کیونکہ وجود خداوند تعالے کا زمان ومکان سے سابق ہے اور صفت کیفیت وکمیت سے منزہ انہین جو خبر
آسکتی ہے وہ واحد عددی ہوتی ہے نہ واحد حقیقی اسپر اجماع ہے کہ اللہ کے صفات بھی جسم وجوہر وعرض
نہین ہین بلکہ ویسے ہین جیسے کہ اُسکی ذات ہے ائمہ کشف واہل یقین مشاہدہ کے سامنے اسمار وصفات دو
لفظ مترادف ہین ایک معنی مین سادات طریقت اور خزنۂ اسرار وحدت جنہون نے مشکوٰۃ نبوت سے اقتباس
کیا ہے اُنہون نے تعلیم حق وتعریف حق سے یہ بات دیکھی اور جانی ہے کہ صفات حق ایک وجہ سے عین ذات
ہین اور دوسری وجہ سے غیر ذات عین ذات اسوجہ سے ہین کہ کوئی موجود دوسرا نہین ہے کہ مغائر
ذات ہے اور غیر ذات اسوجہ سے ہین کہ مفہومات اُنکے علی الاطلاق مختلف ہین جیسے عالم وسمیع وقادر ایسے اسما
ہین کہ معانی انکے ساتھ ذات قدیم کے قائم ہین اور اسمار علی الحقیقہ سامنے اہل البصر کے یہی معنی قدیم
ہین اور یہ الفاظ اسمار اسمار ہین اسطرحکے اسمار کو صفات ثبوتی کہتے ہین اور یہ چار دن نام چار رکن الوہیت
کے ہین رب ہے معز ومذل ومحیی ومیت ومعطی ومانع وضار ونافع سو یہ نام نسبت سے اُٹھتی ہین اور اس
نوع کو صفات اضافی کہتے ہین اور سلام وقدوس کہ معنی ہین سلب عیوب ونقائص واحتیاج کا ہے اس
نوع کو صفات سلبی کہتے ہین سارے اسمار وصفات انہین تین قسمون مین منحصر ہین لکن صفات اضافی مین کہ اول
وآخر وظاہر وباطن ہین یون کہا ہے کہ اول ہے عین آخریت مین اور آخر ہے عین اولیت مین ظاہر ہے
عین باطنیت مین باطن ہے عین ظاہریت مین اور اجماع کیا ہے اسبات پر کہ خداوند تعالے نے جو اپنی
کتاب مین ذکر وجہ وید ونفس وسمع وبصر کا کیا ہے اور حضرت نے اوسکو صحیح رکھا ہے وہ ثابت ہے
واسطے خدا کے بلاتمثیل وتعطیل اور صفت استوار علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اسکی مجہول اور ایمان
لانا اوسپر واجب اور سوال کرنا اُس سے بدعت مذہب انکا صفت نزول مین بھی اسی طریق پر ہے ف
اجماع کیا ہے کہ قرآن کلام ہے اللہ کا اور خدا کا کلام قدیم ہے مخلوق نہین ہے مصاحف مین لکھا ہے
زبانون پر پڑھا گیا ہے دلون مین محفوظ ہے لکن ان چیزون مین حلول کرنے والا نہین ہے اسیطرح
اجماع کیا ہے جواز رویت خدا پر ساتھ چشم سر کے بہشت مین اس مسئلہ مین معتزلہ وزیدیہ وخوارج
مخالف ہین اور رویت کے منکر ف اسپر اجماع ہے کہ اقرار کرنا اور ایمان لانا ان سب امور پر
جنکو اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور حضرت نے اُنکی خبر دی ہے واجب ہے جیسے بہشت دوزخ

لوح قلم حوض صراط شفاعت میزان حور و قصور و عذاب قبر و سوال منکر و نکیر و بعث بعد الموت اسپر ایمان
لانا واجب ہے کہ بہشت و دوزخ باقی و پائندہ رہینگے اور بہشتی ہمیشہ منعم اور دوزخی ہمیشہ معذب ہونگے
ف اجماع کیا ہے اسپر کہ اللہ تعالے خالق ہے افعال عباد کا جسطرح کہ خالق اُنکی ذات کا ہے واللہ خلقکم
وما تعملون لکن بندہ کاسب ہے ساری خلائق اپنی اعمال سے مرتی ہے اور طاعت و معصیت و
ایمان و کفر سب اللہ کی قضا و قدر سے ہے مگر اللہ تعالے بندہ کی کفر معصیت سے راضی نہین ہے اس
بارہ مین کسیکو اللہ پاک پر کوئی حجت نہین ہے **ف** نماز پیچھے ہر مسلمان کے جائز ہے نیکوکار ہو یا بدکار
کسیکے لیے حکم قطعی بہشت کا بسبب اسکے حسنات و خیرات کو کتنے ہی کیون نہو نہین دیا جاتا ہے اسیطرح حکم
قطعی دوزخکا واسطے کسی شخصکے بسبب اُسکے شرور و سیات کے کتنے ہی زیادہ کیون نہون نہین دیا جائیگا
ف ایمان لائے ہین سارے کتب منزلہ اور سارے پیغمبرونپر اور اعتقاد رکھتے ہین اسبات کا کہ
انبیاء و رسل سارے بشر سے افضل ہین اور حضرت صلعم جملہ انبیاء و رسل سے افضل ہین خداوند تعالے
نے پیغمبری حضرت پر ختم کر دی **ف** اجماع ہے اسپر کہ افضل جملہ بشر بعد حضرت کے خلیفہ اول ابوبکر
صدیق ہین پھر عمر فاروق پھر عثمان ذی النورین پھر علی مرتضے بعدہ تتمہ عشرہ مبشرہ حضرت نے ان
دس شخصون کے لئے دخول بہشت کی خبر دی ہے اور بالقطع حکم فرمایا ہے کہ ابوبکر بہشت مین ہین اور عمر بہشت
مین اور عثمان بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور سعد بن ابی
وقاص بہشت مین اور سعید بن زید بہشت مین اور عبد الرحمن بن عوف بہشت مین اور ابو عبیدہ بن جراح
بہشت مین ہین شرح عقائد مین لکھا ہے کہ تین شخص اور ہین جنکے لئے حضرت نے دخول بہشت و خیریت
خاتمہ کی بالقطع خبر دی ہے ایک فاطمہ زہرا علیہا السلام جنکو سردار زنان بہشت کا فرمایا ہے دوسرے
حسن تیسرے حسین کہ انکو سردار جوانان جنت کا کہا ہے حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی میری
امت کے بحساب بہشت مین جائینگے عکاشہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے لئے دعا کیجئے کہ مین بھی انمین
ہون فرمایا تو انہین مین ہوگا پھر ایک دوسرا آدمی نے کھڑے ہو کر یہی درخوست کی فرمایا سبقک بہا
عکاشۃ دوسری روایت مین آیا ہے کہ ان ستر ہزار مین سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار آدمی اور
ہونگے یعنے جو کہ بحساب بہشت مین جائینگے **ف** اسپر انکا اجماع ہے کہ سارے پیغمبر سارے فرشتون سے
افضل ہین اور درمیان ملائکہ کے تفاضل ہے جسطرح کہ درمیان پیغمبرون اور مومنونکے تفاضل ہے

ف اسپر اجماع ہے کہ کمال ایمان اقرار کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے
اور عمل کرنا ہے ساتھ ارکان کے جو معتقد نہیں ہے وہ کافر ہے جو مصدق نہیں ہے وہ منافق ہے جو
عامل بالارکان نہیں ہے وہ فاسق ہے پہچاننا اسکو تعالی کا دل سے بے اقرار زبان کے کچھ فائدہ نہیں
دیتا جو ایمان اقرار زبان سے متحقق ہوتا ہے اوسمین کچھ کمی و بیشی نہیں ہوتی ہے اور عمل بالارکان کرنے
مین زیادتی و نقصان ہوتا ہے اور دل کی تصدیق مین کچھ نقصان نہیں ہوتا ہے ہان زیادتی ہوتی ہے
ف اجماع کیا ہے اباحت کسب و تجارات و صناعات پر بسبیل تعاون علی البر والتقوی سے مگر
اس شرط سے کہ مکاسب کو سبب استجلاب رزق کا نجانے اسپر بھی اجماع ہے کہ طلب حلال فرض ہے
اور جہان رزق حلال سے خالی نہیں ہے اور جسطرح کہ حلال رزق ہے اسیطرح حرام بھی رزق ہے
اس مسئلہ مین معتزلی مخالف ہے وہ حرام کو رزق نہین کہتا ہے ف دوستی و خشم واسطے اسکے
ایک استوار تر رشتہ ہے ایمان کا اسپر اجماع ہے کہ کرامات اولیا کی جائز ہین زمانہ پیغمبرون مین
اور غیر زمانہ پیغمبرون مین علما مذہب اہل سنت و جماعت کہ اصحاب حدیث و طائفہ فقہا و جماعہ صوفیہ
ہین ان عقائد مرقومہ پر اتفاق رکھتے ہین مجکو اسے دوستی صادق اکثر امور مین ایمان بالغیب لانا چاہیے اسلئے
کہ تو اسکو تعالی کو نہین دیکھتا ہے اور فرشتے بھی مجکو محسوس و مرئی اس چشم سر سے نہین ہوتی ہین انبیا
و رسل خود گزر چکے اور مرقد رحمت مین جا سوئے اور امور آخرت و احوال قیامت کے آنے والے ہین
تو اب ان سبکو نادیدہ ساتھ ایمان کے قبول کر اور یہ موقوف ہے حق جانے کی تلقین و تسلیم پر شریعت
محمدی و دین احمدی ایک طریق سلیم و جادۂ مستقیم ہے خاتم النبیین صلعم مع ہزارہا افواج امت کے
اولیا و اصفیا و شہدا و صدیقین کے اسی راہ پر چل چکے ہین اور اس طریق کو انہون نے خار و خاشاک
شکوک و شبہات سے خوب پاک صاف کر دیا ہے اور اعلام و منازل اس راہ کے معین و مبین کر دئے ہیں
ہر قدم کا ایک نشان بتا دیا ہے اور ہر منزل مین ایک مہمانی مہیا کر دی ہے اور واسطے دفع قطاع الطریق
کے بدرقہ بہت ساتھ کر دیا ہے اگر کوئی ہوس مبتدع طرف کسی اور راہ کے بلاتے اسکی بات سننا نہیں چاہیے
بلکہ دفع کرنا اسکا واسطے نصرت دین حق کے منجملہ فرائض کے ہے اہل بدعت و ضلالت ایک گروہ ہے
کہ اپنے کو لباس اسلام مین تلبیس کر کے ظاہر کرتا ہے اور اپنے عقائد فاسدہ کو باطن مین پوشیدہ رکھتا ہے
اور ظاہر مین مسلمانون سے ملتا جلتا رہتا ہے اور آپ کو صورت علما محققین مین خلق کو دکھاتا ہے اور جو

جگہہ داؤ اوسکا چل جاتا ہے زبان قواعد مسلمانی کو ساتھ افساد عقائد ایمانی کے ویران و برباد کر دیتا ہے
اور سادہ وپاک دلونکو طہارت فطرت سے پھیر دیتا ہے اور اپنے آپ کو سپر اسلام کے پیچھے چھپاتا ہے
اور نظر خلق سے پنہان طور پر لوگونکو طرف بدعت ضلالت کے بلاتا ہے اور یہ سادہ دل مسلمان جو کہ
نیک کو بد سے اور سنت کو بدعت سے نہین پہچانتے اونکو عبارات فصیحہ وکلمات صحیحہ سے دیکھ
لیتا ہے یہ جماعت دین کے عدو اور شیاطین کے اخوان ہے اور جب علماے دین ومشایخ اسلام
کے نور سے ظلمات اسکے بدعت کے مکشوف ہوتے ہین تو ناچار یہ لوگ علماے شریعت کے دشمن بنجاتے
ہین لکن علمار ربانی کہ سپر اسلام کے نجوم ہین لوگون کو شر سے ان شیاطین الانس کے محفوظ
رکہتے ہین اور انفاس نورانی اُنکی جو کہ مشابہ شہب ثاقب ہین ان مسترقان شریعت کو ہر جانب
سے ہانکتے اور بہگاتے ہین اور ساتہ رجم وقذف کے پراگندہ کر دیتے ہین آسے بہائیو جاننا تو بعض
اسرار سنت کا اور معلوم کرنا دقائق آثار بدعت کا بجز نور ایمان وتسلیم اور مدرقہ محبت وتعظیم کے
محال ہے اور ادراک اوسکا حد عقل مین نہین ہے کیونکہ تصرف عقل کا عالم حکمت سے آگے بڑہکر
نہین ہے اور عالم قدرت مین اوسکو اصلا وقطعا کچہ دخل نہین ہے عقل جب کوئی بات عالم قدرت
کی سنتی ہے اوسکی مستحیل ہونے کا حکم کرتی ہے اور کہتی ہے کہ جواہر معقول نہین ہے وہ مقدور بہی
نہین ہے یا طرف اوسکی تاویل وتحریف کے شتابی کرتی ہے کما قال تعالے یحرفون الکلم عن
مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ شکایت زمانہ عقلا کے کرنا فضول ہے عقل اگر اپنی حد
پر ٹہرتی اور عالم قدرت کا اقرار ساتہ عجز کے کرتی ہر گز غلطی مین نہ پڑتی **ف** امام اعظم رح
سے پوچہا تہا کہ مذہب اہل سنت وجماعت کیا ہے فرمایا شیخین کو فضیلت دی ختنین کو دوست رکہ
خفین پر مسح کر یعنے فضل ختنین کا فضل شیخین سے کمتر ہے بے نقصان وقصور کے اور محبت شیخین کے
ساتہ محبت ختنین کے برابر ہے بے تفاوت وفتور کے سارے اصحاب وتابعین وتبع تابعین وسائر
علماے امت کا اجماع اسی عقیدہ پر ہے اور یہ اجماع کتب متقدمین ومتاخرین مین شایع ہے قاضی
شہاب الدین نے تیسیر الاحکام مین لکہا ہے کہ کوئی ولی کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچتا ہے اسلیے کہ
ابو بکر صدیق بعد پیغمبر کے سب اولیا سے برتر ہین مگر کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچے پہر عمر پہر عثمان
پہر علی ہین جو کوئی علی مرتضے کو خلیفہ نجانے وہ خارجی ہے اور جو کوئی اُنکو شیخین پر تفضیل دے وہ رافضی

ہی انتہی غرضکہ مذہب اہل سنت وجماعت یہی ہے کہ شیخین کو ختنین پر اور جملہ اصحاب پر فضل ہے فضائل
خلفائے راشدین کے جنھیں نادان لوگ اپنے عقل وفکر سے باتین بناتے ہین اگر حقیقت ومابیت ان
فضائل کی جان لین تو متحیر ومضطر ہجائین اور مقدر روسین نکر سکین وسعت آفتاب کو مقابلہ وسعت
آسمان مین قیاس کرو کہ کتنی ہوگی آفتاب آسمان مین مثل ناو کے دریا مین تیرتا پھرتا ہے فراخی آسمان
اول کی مقابلہ مین فراخی آسمان دوم کے بہت مختصر ہے اسیطرح حال آسمان دوم کا بنسبت آسمان
سوم کے تا آسمان ہفتم ہے **ف** زمین سے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے اسیطرح ایک
آسمان کا دوسرے آسمان تک پھر یہ ساتون آسمان اور ساتون زمینین سامنے وسعت کرسی کے
مثل ایک قبہ کے ہے مقابلہ سپہر مین وسع کرسیہ السموات والارض پھر کرسی نسبت فراخی عرش
عظیم کے یہی حکم رکھتی ہے پھر عرش نسبت درجہ خلفاء راشدین کے بہت مختصر ہے پس جبکہ اجماع صحابہ کا
تفضیل شیخین پر واقع ہوچکا اور اس اجماع کے ساتھ علی مرتضے بھی متفق تھے تو مفضلہ اپنے اعتقاد مین
غلط پر مین کون بدبخت ازلی ہوگا جسکو محبت مرتضے کی نہوگی مفضلہ کا یہ زاگمان ہے کہ نتیجہ محبت کا ساتھ
مرتضے کے یہ ہے کہ انکو شیخین پر تفضیل دیجائے یہ اتنا نہین جانتے کہ ثمرہ محبت کا موافقت ہی ساتھ
مرتضے کے نہ مخالفت مرتضے خود مرتضے نے شیخین اور عثمان کو اپنے اوپر تفضیل دی ہے اور ادنکے
مقتدی رہے اور انکی عہد خلافت کے احکام بجالائے محبت کی شرط تو یہ ہے کہ راہ وروش مین
موافق مرتضے کے ہو نہ مخالف کیا مفضلہ یہ خیال کرتے ہین کہ سارا اصحاب نے چشم پوشی کی اور
اظہار حق سے سکوت کیا اور شیخین وذی النورین بے کسی استحقاق وتقدم کے خلیفہ بن بیٹھے اور
متغلب وخائن ہوگئے یہ امر انسے محال ہے انمین اگر ذرہ برابر تفاوت ہوتا تو اللہ تعالے انکی صفت
آیات قرآن مین ہرگز نہ کرتا اور اگر رائی برابر یہ عہد نبوی کو توڑتے تو ہرگز حضرت امت کو حکم انکے قتدا
کرنیکا نہ دیتے اور اللہ تعالے انکے حق مین یہ نکہتا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام دینا یہ روسیاہ برخلاف اجماع اصحاب وحدیث وکتاب کے مبادرت
کرتے ہین طرفہ احمق ہین کہ مخالفت مرتضے کو محبت تصور کرتے ہین جو روایات ومسائل کہ مخالف
ومزاحم اجماع اصحاب کے ہین وہ سربسر نامسموع ہین **ف** ایک گروہ سادات کا جنکو کچھ رجوع
طرف کتاب وخبر کے نہین ہے یہ اعتقاد رکہتا ہے کہ جسطرح عشرہ مبشرہ قطعی جنتی ہین اسیطرح

سارے سادات خاص و عام خواہ مرتکب کبائر ہون یا مبتلاے حرام یا تارک صلوۃ و صیام و نحوہا دخول دارالسلام و خیریت اختتام انکے لئے قطعی ہے فقیر بھی منجملہ سادات کے ہے لکن جو بات اپنے ساتھ اور انکے ساتھ کہے جائیگی وہ بجز اخلاص و نیکو خواہی کے نہو گی یہ عقیدہ انکا بالکل خلاف کتاب و سنت و تحقیق جمہور علمار ملت و سلف است ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تہالا اغنی عنك من اللہ شیئا اور حق ازواج مطہرات مین آیا ہے یانساء النبی من یات منکن بفاحشة مبینة یضاعف لها العذاب ضعفین وکان ذلك علی اللہ یسیرا سادات کو تو بسبب فضل مرتضوی و شرف مصطفوی کے خطرہ عظیم درپیش ہی آنکا عقاب نسبت اور ونکے بصورت ارتکاب ذنوب وہتک حرمت سیادت کے باشتغال معاصی زیادہ تر متصور ہے جس بندہ سے خدا راضی نہین ہے اگر سارے انبیار و رسل اوسکی شفاعت کرین کچھہ فائدہ نہوگا ؎

اگر خدائے نباشد ز بندہ خوشنود ٭ شفاعت ہمہ پیغمبران ندارد سود

جس جگہہ سارے انبیار دہشت مین ہونگے وہان یہ نسبت کیا کام آسکتی ہے ؎

درآندم کہ از فعل پرسند و قول ٭ اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول

بجائے کہ دہشت خورند انبیا ٭ تو عذر گنہ را چہ داری بیا

جو نسبت طینی سادات کو ساتھ حضرت رسول کے ہے وہ اگر آج کے دن آنکو منہیات دینی سے باز نہیں رکھتی ہے تو کل کے دن وہ مہلکات ودرکات آخرت سے کیا آنکو باز رکھے گی اور جبکہ وہ اس آتش دنیا مین جل جاتے ہین تو اوس آتش دوزخ سے وہ کسطرح بچ سکین گے ایک شخص اگر سید اور عالم ہے تو ثواب و عقاب طاعت و معصیت کا اُسکو دو چند ہوگا مخدوم جہانیان جہان گشت جنکے ثبوت سیادت مین کچھ گفتگو نہین ہے ہمیشہ دعا سلامتی ایمان کی کرتے تھے اللہ نے پسر نوح کے حق مین فرمایا ہے انہ لیس من اہلك انہ عمل غیر صالح اور صحیح مسلم مین کفر پر مرنا ابوین آنحضرت صلعم کا آیا ہے اور فقہ اکبر امام ابوحنیفہ رح مین بھی لکھا ہے عشرہ مبشرہ ہرچند بالقطع خیریت خاتمہ رکھتے تھے لکن دعوے حسن خاتمہ کا نہ کرتے تھے بلکہ ہمیشہ خوف و ہیبت استغنای سبحانہ سے ترسان لرزان گریان بریان رہتے تھے یہی علامت ہے خیریت خاتمہ کی نہ یہ کہ نسب سیادت پر فخر و مباہات حسن خاتمہ کرے کہ یہ ایک غرور ہے طرف سے شیطان کے حالانکہ مخلصین خطر عظیم پر ہین

پھر اور ونکی کیا بات ہے کتاب وسنت واجماع نے ہر مومن کی عاقبت وخاتمت کو مبہم رکھا ہے سادات ہوں یا غیر سادات آپ جو کوئی دعوے اپنی خیریت اختتام کا کرے اوسکو گویا ساتھ شریعت کے خصومت ہے مگر جو بات سترہ مین ثابت نہیں ہے اسکو کوئی مومن قبول نہین کریگا ابراہیم خلیل نے باپ کے مسلمان ہونے کے لئے بہت کچھ سعی کی اور بڑا اہتمام فرمایا لکن کچھ نہوا حدیث میں آیا ہے المومن یری ذنبہ کالجبل یقع علیہ والمنافق یری ذنبہ کالذباب طیر منہ اوکما قال سلام ع وجود ک ذنب لا یقاس بہ ذنب انساب واسطے تعارف دنیوی کی ہین اور کرامت آخرت کی منوط ساتھ تقوے وطہارت کے ہے اللہ نے فرمایا ہے اکرمکم عند الله اتقاکم اور فرمایا حسن الزاد التقوی اور فرمایا ان اولیاءہ الا المتقون اور فرمایا انما یتقبل الله من المتقین غرضکہ دوستی حق کی ساتھ بندہ کے منحصر تقوے مین ہے نہ انساب و احساب مین رسالہ مکیہ مین کہا ہے وھذا المطلب وحیزہ یفید الحصر انظر الی حال المسئلہ حلن ابلیس وبلعام ومن صصامع کمال حالاتھم وکراماتھم لما اھملوا التقوی واتبعوا الھوی کیف سقطوا عن درجاتھم ؎

لوکان فی العلم من دون التقی شرف ؛ لکان اشرف خلق الله ابلیس

انتہی کلامہ ملخصا مع زیادۃ ونقص بالجملہ جو خطرہ عظیمہ آخرت واسطے سادات واہل علم کے ہے اوتنا جاہل عوام مومنین اور کم نسب مسلمین کے لئے نہین ہے احادیث صحیحہ ذم علماء سوء مین آئے ہین انکو بسبب عامہ خلق کے ترک عمل پر عقاب مزید ہوگا اور سادات کو بسبب عدم حفظ حرمت نبوی عذاب مضاعف کیا جائیگا کیونکہ تعزیر بقدر بزرگی کے ہوتی ہے عوام کا گناہ بوجہ جہل ہوا کرتا ہے اور علما کا گناہ براہ جرأت اور سادات کا گناہ براہ غرور نسب والعیاذ بالله نجات اوسکو ہے جو کہ الله سے ڈرتا ہے اور باوجود کثرت حسنات کے خائف رہتا ہے آل نبی مین واسطے نجات آخرت کے تقوے وطہارت شرط ہے وخیریت خاتمہ وحسن عاقبت موقوف ہے تقوے پر کما قال تعالے والعاقبۃ للمتقین

فصل بیان مین عقائد اہل حدیث کے مطابق کتاب قطف الثمر فی بیان عقیدہ اہل الاثر کے

تمام وہ چیز جسپر اصحاب حدیث وسنت ہین یہ ہے کہ ایمان لاے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون اور رسولون پر منجملہ ایمان باللہ کے ایک ایمان لانا ہے اوصاف الہیہ پر جو کتاب وسنت مین آئی ہین بغیر تحریف وتعطیل وتکییف وتمثیل وتاویل کے یہ لوگ ایمان رکھتے ہین اللہ پر اور اوسکے اسماء حسنے وصفات علیا پر اور نفی نہین کرتے ہین اوسکی جو وصف کیا ہے اللہ نے اپنے نفس کا اور نہ تحریف کرتے ہین کلم کی اوسکی جگہون سے اور نہ الحاد کرتے ہین اوسکے اسماء وآیات مین اور نہ اوسکی صفتونکو مثل صفات مخلوقین کی کہتے ہین اور نہ انکی تعطیل کرتے ہین اسلئے کہ اللہ پاک کا کوئی ہمنام ہے اور نہ کفو اور نہ ہمسر اور نہ اوسکا قیاس اوسکے خلق پر ہوسکتا ہے اوسکی شان یہ ہے لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر اللہ عالم ہے اپنے نفس کا اور اپنے غیر کا اور اصدق القیل اور احسن الحدیث ہے اوسکے رسول صادق مصدق ہین وہ اور لوگ ہین جو بے جانے بوجھے اوسکے حق مین کچھ کہدیتے ہین لہذا فرمایا ہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین اللہ پاک نے اسجگہ تسبیح وتنزیہ کی ہے اپنے نفس کی وصف مخالفین رسل سے اور مرسلین پر سلام کہا ہے اسلئے کہ وہ سلامتی مین ہین نقص وعیب وخلل وزلل سے اللہ نے اپنے وصف مین نفی واثبات کو جمع کیا ہے اسلئے اہل سنت وجماعت اسچیز سے عدول نہین کرتی جو مرسلین لائے ہین کیونکہ صراط مستقیم نبیین وصدیقین وشہداء وصالحین کی یہی ہے منجملہ اوصاف نفس خدا کے وہ صفات ہین جو سورہ اخلاص مین بیان فرمائی ہین یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے اور وہ اوصاف ہین جو اعظم آیات یعنے آیۃ الکرسی مین ارشاد فرمائے ہین و لہذا جو کوئی اس آیت کو رات مین پڑھ کر سوتا ہے اللہ کیطرف سے اوسپر ایک حافظ رہتا ہے اور صبح تک شیطان اوسکے قریب نہین جاتا وہی اول و آخر وظاہر وباطن اور علیم ہر شئے اور حی لایموت اور رزاق صاحب قوت اور متین وسمیع وبصیر وصاحب مشیت اور حاکم بالارادہ وہادی ومضل اور محب محسنین ومقسطین وتوابین ومتطہرین اور غفور وودود ورحمن ورحیم اور واسع ہر شئے برحمت اور رحیم مومنین اور صاحب رحمت وواسعہ ہر شئے اور غفور وحافظ وارحم الراحمین راضی عن العباد وغاضب ولاعن اعداء ساخط ومنتقم وکارہ اور صاحب اتیان فی الغمام اور جائے بروز قیامت اور باقی الوجہ اور خالق آدم بہر دو دست خود اور مبسوط الیدین اور منفق اور صاحب اعین اور سامع ورائی ومرئی اور شدید المحال اور صاحب مکر وکید وعفو

قدیر اور صاحب عزت بے ہمنام و بے ندو انداد و بے ولد و شریک اور صاحب ملک و حمد اور منزل فرقان
اور صاحب سموات و ارض اور خالق ہر شے اور عالم غیب و شہادت اور متعال عن الشرک ہے
سورۂ اعراف مین فرمایا ہے کہ اللہ نے آسمانون اور زمینون کو چھ دن مین بنایا پھر عرش پر مستوی
ہوا یہ استواء مع اس آیت کے سات آیتون مین آیا ہے پھر ذکر اپنے معیت کا ہمارے ساتھ کیا ہے
اس مسئلہ کی دلیلین سنت و آثار مین بہت ہین جو کوئی اللہ کی جہت علو مین ہونیکا بعد ان آیات و
احادیث کے انکار کریگا وہ مخالف کتاب و سنت ہے اور صحیح سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ نے سات
آسمان بنائے بعض اوپر بعض کے ہیں اور سات زمینیں بنائین بعض نیچے بعض کے ہین درمیان
زمین علیا اور آسمان دنیا کے پانسو برس کا رستہ ہے اسیطرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک
اتنا ہی فاصلہ ہے پانی ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور عرش رحمن کا پانی پر ہے اور اللہ عرش کے اوپر
ہے کرسی جگہ ہے اسکی دونون قدمونکی وہ جانتا ہے جو کچھ ساتوں آسمان اور ساتون زمین کے
اندر اور تحت الثرے اور دریا کی تہ اور بال کی جڑ اور درخت کی اصل اور جو کچھ ہر کشت و روئیدگی
کے اندر ہے اور جہان پتہ گرتا ہے اور جو بات زبان سے نکلتی ہے اور گنتی ریت اور خاک کی اور
وزن پہاڑون کا اور اعمال بندونکے اور نشان انکے قدمونکے اور انکا کلام اور انکے انفاس اور یہ
چیزان سب اشیاء وغیرہ کو جانتا ہے انمین سے کوئی شے اسپر مخفی نہین ہے وہ اپنی ذات سے
عرش پر بالائے ہفت آسمان ہے ورے اسکے حجاب ہین نار و نور و ظلمت کے اور جو کچھ کہ اسکے علم
مین ہو اگر کوئی مبتدع مخالف آیت قرب و معیت سے یا مانند اسکے کسی اور آیت متشابہ سے حجت لائے
تو جواب اسکا یہ ہے کہ مراد اسجگہ علم ہے کیونکہ وہ تو ساتوین آسمان کے اوپر ہے زمین سے سب
کچھ اوسے معلوم ہے بائن ہے خلق سے لکن کوئی جگہہ اوسکے علم سے خالی نہین ہے آیت کے یہ معنی
نہین ہین کہ اللہ جوف آسمان مین ہے اور آسمان اسکا حاوی و حاصر ہے کیونکہ یہ بات سلف امت وائمہ
ملت مین کسینے نہین کہی ہے بلکہ وہ سب اسبات پر متفق ہین کہ اللہ فوق سموات عرش پر ہے اور اپنے
خلق سے جدا ہے اسکی مخلوقات مین کچھ بھی اسکی ذات مین سے نہین ہے اور نہ اسکی ذات مین کوئی
شے مخلوقات مین سے ہے مالک بن انس نے کہا ہے اللہ آسمان مین ہے علم اسکا ہر مکان مین ہے
ابن مبارک سے پوچھا تھا ہم اپنے رب کو کسطرح پہچانین کہا اسطرح کہ وہ فوق سموات بالای عرش

سے خلق سے جدا ہے یہی قول امام احمد کا ہے شافعی نے کہا خلافت ابوبکر کی حق ہے اللہ نے آسمان پر سے یہ حکم جاری کیا اور اپنے اولیا کے دل اُنکی خلافت پر جمع کر دیے آپ جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالے جوف سموات مین محصور و محاط ہے یا محتاج عرش یا غیر عرش ہے یا استوا اوسکا عرش پر مثل استوار مخلوق کے کرسی پر ہے وہ ضال مبتدع ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہے کہ سموات مین کوئی الہ معبود نہین ہے اور نہ عرش پر کوئی اللہ ہے جسکے لئے نماز پڑہی جاتی ہے اور اوسکو سجدہ کیا جاتا ہے اور حضرت معراج مین پاس اپنے رب کے نہین گئے اور نہ قرآن پاس سے رب کے اوترا تو وہ معطل فرعونی ہے کیونکہ فرعون نے موسے علیہ السلام کی تکذیب کی تہی آسمان مین کہ اللہ فوق سموات ہے یا ہامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی وانی لاظنہ کاذبا اور ہمارے حضرت نے موسے علیہ السلام کی تصدیق کی اور اسبات کا اقرار کیا کہ رب بالائے سموات ہے پہر شب معراج مین طرف اللہ کے چڑہ گئے وہان اللہ نے پچاس نمازین فرض کین پہر پاس موسے علیہ السلام کے آئے موسے نے کہا تم پہر اپنے رب کے پاس جاؤ اور کمی نماز کی چاہو یہ حدیث بطور صحاح مین آئی ہے سو جو کوئی موافق فرعون کے اور مخالف موسے و محمد علیہما الصلوۃ والسلام کے ہوگا وہ گمراہ ہے اور جو وصف کہ اللہ نے اپنے نفس کا کیا ہے اوسکا جاحد کافر ہے اور جو وصف اللہ نے خود اپنا کیا ہے یا رسول اللہ نے اُسکا وصف کیا ہے اُسمین کوئی تشبیہ نہین ہے جیسے کلم طیب و عمل صالح کا طرف اُسکے صاعد و مرفوع ہونا یا جیسے وادریس علیہما السلام کو اپنے طرف رفع کر لینا یا قرآن کا نازل فرمانا یہ دلیل ہے اسبات پر کہ جو لوگ اللہ کے پاس ہین وہ اللہ سے قریب ہین اگرچہ ساری مخلوقات اوسیکے قدرت کے نیچے ہے آنحضرت نے سارے عباد عرب و عجم کے فطرت اسی پر کی ہے کہ وقت دعا کے اونکی دل طرف علو کے متوجہ ہوتے ہین اور وہ مقصد اللہ کا بجانب تحت نہین کرتے منشار ضلال کا یہ ہے کہ گمان کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ صفات رب کی مثل صفات مخلوق کے ہین گویا جسطرح کوئی بادشاہ اپنے تخت پر بیٹہتا ہے اسیطرح اللہ کا استوار عرش پر ہے سو یہ تمثیل و ضلال ہے کیونکہ بادشاہ محتاج ہے تخت کا اگر تخت کو الگ کر لین تو وہ گر پڑے اور اللہ عرش سے اور ہر شئے سے جو سوا اُسکے ہے بے نیاز ہے وہ تو خود حامل عرش اور حامل حاملان عرش ہے اُسکا علو عرش پر موجب اُسکے افتقار کا طرف عرش کے نہین ہے اصل

اسباب مین یہ ہے کہ جو چیز کتاب وسنت مین ثابت ہے اُسکی تصدیق کرنا واجب ہے جیسے علو رب
و استوار رحمن عرش پر وغیرہ ذلک اور وہ الفاظ نفی و اثبات کے جو ابتداع و احداث کئے گئے ہین
جیسے یہ کہ وہ جہت مین نہین ہے یا متحیز یا غیر متحیز نہین ہے یا نہ جسم ہے نہ جوہر ہے نہ عرض نہ متصل نہ منفصل
وغیرہ ذلک سو کوئی نص اسبارہ مین حضرت یا صحابہ یا تابعین یا ائمہ مسلمین سے نہین آئی ہے آئین سی
کسینے یہ بات نہین کہی کہ اللہ جہت مین ہے یا بے جہت ہے یا متحیز ہے یا نہین یا جسم ہے نہ جوہر کیونکہ یہ
الفاظ کچھ منصوص کتاب وسنت نہین ہین نہ انپر اجماع ہوا ہے پھر جو لوگ کہ یہ الفاظ بولتے ہین کہی معنی
صحیح کا ارادہ کرتے ہین اور کبھی معنی فاسد کا اسی جگہ سے اہل حلول و اتحاد داخل ہوئے ہین اور کہتے ہین
کہ اللہ ہر جگہ مین ہے اور وجود مخلوقات کا یہی وجود خالق ہے غرضکہ لوگ تین طرح ہین ایک اہل
حلول و اتحاد دوسرے اہل نفی وجحود تیسرے اہل ایمان و توحید وسنت حلولیہ کا قول یہ ہے کہ اللہ ہر
مکان مین ہے اور عین مخلوق ہے اہل نفی کہتے ہین کہ اللہ نہ داخل عالم ہے اور نہ خارج عالم اور نہ
مباین خلق اور نہ فوق عالم اور نہ اوسکی طرف سے کوئی شے نازل ہو نہ اُسکی طرف کچھ صاعد ہو نہ کوئی
اُس سے قریب ہے اور نہ وہ کسی پر تجلی کرے اور نہ کوئی اُسکو دیکھے یکے جیسے معطلہ کا قول یہی
ہے جسطرح کہ پہلا قول عباد جہمیہ کا تہا جہمیہ متکلم نہ کسی شے کو عابد نہین ہین اور عباد جہمیہ ہر شے کے
عابد ہین مرجع انکے کلام کا طرف تعطیل وجحود کے ہے جو کہ قول فرعون تہا الحاصل جو کوئی اللہ کے
اسمار و صفات مین خلاف کتاب وسنت کے تکلم کرتا ہے وہ خائض بالباطل ہے وقد قال تعالیٰ واذا
رایت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ پہر ان مین ایسے
لوگ بھی بہت ہین جو اپنے اعتقادات باطلہ کو طرف ائمہ اربعہ مجتہدین و سلف مسلمین کے خلاف واقع
نسبت کرتے ہین حالانکہ وہ اقوال اُن ائمہ وسلف سے ثابت نہین ہین اور نہ اونہون نے وہ بات
کہی ہے جو کہ یہ کہتے ہین و لہذا وقت مطالبہ کی نقل صحیح آنسے نہین لا سکتی اور جہوٹ انکا کہل جاتا
ہے حالانکہ شافعی نے حق مین اہل کلام کے فرمایا ہے کہ انکو جرید و بالوش سے مارو اور قبائل و
عشائر مین اُنکی تشہیر کرو اور یہ بات کہو کہ ھذا جزاء من ترک الکتاب والسنۃ واقبل علی الکلام اسی
طرح قاضی ابو یوسف نے کہا ہے کہ من طلب الدین بالکلام تزندق اور امام احمد نے فرمایا ہے
ما ارتدی احد بالکلام فافلح اور علماء کلام کو زندقہ کہا ہے تحریر حال معطل عابد عدم ہے اور مشل

عابد جسنم یا معطل اعمی ہے اور مثل عرش اللہ کا دین تو درمیان غالی وجافی کے ہے جسطرح کہ اوسکی ذات
پاک مثل ذوات مخلوقات کے نہین ہے اسیطرح اسکی صفات مثل صفات مخلوقین کے نہین ہین بلکہ
وہ موصوف ہے ساتہ جملہ صفات کمال کے اور منزہ ہے ہر نقص وعیب وزوال سے کوئی شے صفات
کمال مین مثل اسکی نہین ہے ہمارا مذہب وہی مذہب سلف کا ہے اثبات بلا تشبیہ تنزیہ بلا تعطیل ائمہ
اسلام اسی عقیدہ پر گزرے ہین جیسے مالک وشافعی وثوری واوزاعی وابن مبارک وامام احمد واسحق
بن راہویہ اور یہی اعتقاد سارے مشائخ مقتدی بہم کا تہا جیسے فضیل بن عیاض اور ابو سلیمان دارانی
وسہل تستری وغیرہم درمیان ان ائمہ کے کوئی نزاع بابت اصول دین کے نہ تہا اسیطرح جو اعتقاد
امام ابو حنیفہ رح سے ثابت ہے وہ بہی موافق اعتقاد ائمہ مذکورکے ہے کتاب وسنت بہی اسیکے ساتہ
ناطق ہے امام احمد نے کہا ہے لا یوصف اللہ الا بما وصف بہ نفسہ او وصفہ بہ رسولہ
صلعم ولا یتجاوز القران والحدیث یہی مذہب سائر ائمہ کا تہا ویتہ الحمد اسنے اپنا نام حی علیم
سمیع بصیر رؤف رحیم بتایا ہے پہر ان الفاظ کے ساتہ بعض مخلوق کو یاد کیا ہے لیکن صفت خالق ومخلوق
مین کچہہ مشابہت نہین ہے مگر اتفاق اسم مین قرآن مجید اول سے تا آخر اور سنت رسول اللہ صلعم
تمام وہاں اور کلام صحابہ وتابعین وسائر ائمہ دین بکلہا موجود ہے اونکو دیکہو سب نصاً یا ظاہراً دلیل ہین
اسبات پر کہ اللہ فوق عرش ہے عرش فوق سموات ہے اپنی ذات سے مستوی ہے عرش پر بائن ہے
خلق سے سمیع ہے اسکو شک نہین آتا بصیر ہے بلا ریب علیم ہے بلا جہل جواد ہے بلا بخل حفیظ ہے بلا نسیان
وسہو قریب ہے بلا غفلت وہو متکلم باسط ناظر ضاحک فرح محب کارہ مبغض راضی ساخط رحیم عفو
غافر معطی مانع ہے جسطرح چاہتا ہے ہر رات کو آسمان دنیا پر آتا ہے اور سب کے ساتہ ہے جہان کہین
وہ ہون یہ معیت بمعنی علم ہے جیساکہ ائمہ سلف سے منقول ہے یا اسکی تاویل ہی کچہ ضرور نہین ہے جیساکہ بعض
محققین کا مذہب ہے اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ ذو المعارج ہے فرشتے اور روح طرف اسکے عروج کرتے ہین وہ قاہر ہے
فوق عباد فرشتے اس سے ڈرتے ہین یہ ڈر اونکا طرف سے فوق کے ہے یہ معنی ان آیتون کے حق مین
حاجت تحریف کی نہین ہے اتنا کافی ہے کہ ان معانی کو ظنون کاذبہ سے صیانت کیا جائے کتاب وسنت
مین جتنے ادلہ قرب ومعیت کے آئے ہین وہ کچہ منافی علو وفوقیت نہین ہین کیونکہ اللہ تعالے اپنے قرب
مین عالی اور اپنے علو مین قریب ہے حضرت نے اندر اعظم مجامع کے آخر عمر مین سال حجۃ الوداع کو

آسمان کیطرف انگلی سے اشارہ کرکے فرمایا تہا اللھم اشھد قصہ معراج کا صحیحین وغیرہا مین متواتر ہے
اِس قصہ مین عظیم دلالت ہے علو وفوق حق سبحانہ پر اور یہ سوال کہ کیسے مستوی ہوا اور کیسے نازل ہوتا
بدعت ہے اور جس کسی شخص کو یہ گمان ہے کہ نصوص صفات معقول المعنی نہین ہین اور خدا جانے کہ انسے کیا
مراد ہے اور ظاہر ان نصوص وظواہر کا تشبیہ وتمثیل ہے اور مطابق انکے ظواہر کے ایمان لانا کفر و
ضلال ہے اور انکے لئے کوئی تاویل و توجیہ ہے جسکو اللہ ہی جانتا ہے اور یہ مثل کہیعص کی ہین اور یہ خیال
کرے کہ طریقہ سلف کا اسیطرح پر تہا اور وہ عارف حقایق الفاظ مذکورہ کے نہ تہے تو یہ گمان کرنیوالا اہل
مردم ہے ساتہ عقیدہ سلف کے اور راہ ہدایت سے سخت گمراہ ہے اسکا گمان متضمن ہے اسبات کو کہ سابق
سابقین اولین یعنے مہاجرین و انصار و سائر صحابہ کبار رجاہل بے علم تہے حالانکہ وہ اعلم امت وافقہ
ملت اور احسن اہل واتبع للسنن تہے اس گمان سے یہ بہی لازم آتا ہے کہ حضرت کلام کرتے اور اوسکے
معنی نسمجہتے حالانکہ یہ بڑی خطا وجرأت اور نہایت قبیح جسارت ہے عیاذًا باللہ منہ ف منجملہ صفات
الٰہیہ کے جو کتاب وسنت سے ثابت ہین صفات ذیل ہین ید ویمین وکف واصبع وشمال وقدم ورجل
ووجہ ونفس وعین ونزول واتیان ومجی وقول وساق وحقو وجنب وفوق واستوا وقوت وقرب
وبعد وضحک وتعجب وحب وکراہت ومقت ورضا وغضب وسخط وعلم وحیات وقدرت وارادہ و
مشیت وسمع وبصر وفوق ومعیت وفرح الی غیر ذلک رسالہ قائدالی العقائد مین جملہ الفاظ صفات
کے استقراءً مرقوم ہین اور کتاب الجوائز والصلات مین اوراصفات مذکورہ تفصیلا مندرج ہین اور
انتقاد رجیح مین اوراطلوعلی اہل مذکور ہین ان سارے صفات کو ایک مساق مین سوق کرکے سب پر
ایمان لانا واجب ہے یہ سب صفات حقیقی ہین مشابہ صفات مخلوقہ کے نہین ہین انکی تاویل تعطیل رد
وجحد برخلاف ظاہر درست نہین ہے فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ان سب پر ایمان رکہتے ہین
بغیر تحریف وتمثیل وتکییف کے یہ فرقہ سارے فرق امت اسلام مین فرقہ وسط ہے جسطرح کہ یہ امت
سائر امم مین امت وسط ہے یہ درمیان مین ہے اہل التعطیل جہمیہ اور اہل تمثیل مشبہ کے دربارہ صفات
جسطرح کہ دربارہ افعال حقتعالے کے وسط ہے درمیان جبریہ وقدریہ کے اور دربارہ اسماء ایمان
ودین کے وسط ہے درمیان معتزلہ ومرجیہ کے اور دربارہ اصحاب حضرت کے وسط ہے درمیان
رافضہ وخوارج کے وبتہ الحمد ف مذہب اہل حق کا جسپر سارے اہل توحید ومصدق کا اتفاق

ہے یہ کہ اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے ساتھ کلام مسموع مفہوم مکتوب کے یہ کلام پاک اوسکا سینون مین محفوظ ہے بل
ھو اٰیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم مصحفون مین مکتوب ہے آنکھون سے منظور ہے و
کتاب مسطور فی رق منشور سلف نے جو کہ مقتدا ہین خلف کے اجماع کیا ہے اسبات پر کہ کلام اللہ
کا مخلوق نہین ہے علی مرتضے نے فرمایا ہے القرآن لیس بمخلوق ولکنہ کلام اللہ منہ بدء و
الیہ یعود ابن مسعود و ابن عباس و عمرو بن دینار و سفیان بن عیینہ وغیرہم کا قول بھی یہی ہے اللہ
پاک نے سچ مچ ساتھ اسکے کلام کیا ہے اور حضرت پر اوسکو اوتارا اوسکو اللہ کے کلام کی حکایت یا عبارت
کہنا درست نہین ہے یہ قرارت اور کتابت اوسکو اللہ کے کلام ہونے سے خارج نہین کرتی ہے جو
قرآن کو مخلوق کہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جو کلام اللہ کہکر عدم مخلوقیت قرآن مین توقف کرے
وہ قول اول سے بھی ناپاک تر ہے اور جو تلفظ و تلاوت کو مخلوق ٹھہرائے وہ بھی جہمی ہے اللہ نے
موسے علیہ السلام سے باتین کین تہین اور اپنے ہاتہ سے اُنکے ہاتہ مین توریت دی تہی اور توریت
کو اپنے ہاتہ سے لکھا تہا جسطرح کہ آدم کو اپنے ہاتہ سے بنایا ہے اور جنت عدن کی بنیاد اپنے ہاتہ سے
رکھی ہے وہ ہمیشہ متکلم ہے حروف و معانی اس کلام کے سب اللہ کا کلام ہے نہ یہ کہ حروف
کلام ہون اور معانی کلام نہون یا بالعکس اسیکے **ف** حروف مکتوبہ و اصوات مسموعہ عین کلام خدا
ہے قال تعالے الم ذلک الکتب لا ریب فیہ وقال المص والمر وکھیعص وحمعسق
جو کوئی ان حرفون کو اللہ کا کلام نکہے وہ دین سے مارق اور جماعہ مسلمین سے خارج ہے منکر انکے
حروف ہونے کا مکابر عیان اور آرندہ بہتان ہے حدیث ابن مسعود مین رفعا آیا ہے من قرء
حرفا من کتاب اللہ عزوجل فلہ عشر حسنات رواہ الترمذی وصححہ ورواہ غیرہ
من الائمۃ وفی الباب احادیث کثیرۃ جدا **ف** حدیث حشر مین آیا ہے فینادیھم
سبحانہ وتعالی بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب رواہ احمد والجماعۃ من
الائمۃ واستشھد بہ البخاری الی غیر ذلک من الادلۃ الدالۃ علی ثبوت الحرف والصوت
وھی کثیرۃ جدا الحاصل قرآن عظیم و فرقان کریم اللہ کی کتاب مبین اور حبل متین ہے جو کہ سید
المرسلین پر بزبان عربی مبین نازل ہوئی ہے متضمن ہے سور و آیات و اصوات و حروف و کلمات
و اقوال و اول و آخر پر زبانون پر متلو صدور مین محفوظ مصاحف مین مکتوب الواح مین مرقوم آذان

مین سمیع ہے وسہ الحمد **ف** اللہ تعالے خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے ساری معلومات کا کیا
جزئیات اور کیا کلیات قادر ہے جمیع ممکنات پر اور اسبات پر کہ مثل اس خلق کے دوسری خلق پیدا
کرے اگر چاہے مرید ہے ساری کائنات کا سمیع بصیر ہے نہ کوئی اسکا شبہ ہے اور نہ مثل اور نہ
ضد اور نہ ند اور نہ شریک وجوب وجود مین اور نہ استحقاق عبادت مین اور نہ خلق وامر مین اور نہ
تدبیر سموات وارض مین وہی بیمار کو شفا دے مرزوق کو رزق دے کشف ضر کرے دوا اپنے غیر مین
حلول نہین کرتا اور نہ غیر اوسمین حلول کرے اور نہ وہ غیر کے ساتہ متحد ہو اور نہ غیر اوسکے ساتہ
وجعلوا لہ من عبادہ جزءا ان الانسان لکفور جہل وکذب سے بری ہے کوئی
اوسپر حاکم نہین نہ کوئی شے اوسپر واجب ہے وہ خلاف وعدہ کے نہین کرتا سارے افعال اوسکے
متضمن حکمت ہین اوسکے فعل مین جور وظلم متصور نہین ہے عقل کا کوئی حکم حسن وقبح اشیا مین نہین
چلتا اوسکے سوا کوئی حاکم نہین اور نہ کوئی معبود وہ مختص ہے ساتہ الوہیت وربوبیت کے منکر اوسکے
الوہیت کا کافر ہے **ف** ایمان قول ہے قلب ولسان کا اور عمل ہے قلب ولسان وجوارح کا
مطابق کتاب وسنت ونیت کے ایمان کی زیادتی طاعت سے اور کمی اوسکی معصیت سے ہوتی ہے
حدیث الایمان بضع السبعون قول وعمل دونون کو ایمان ٹہرایا ہے معہذا اہل قبلہ کو معاصی وکبائر
کے کرنے پر کافر کہنا بیجا ہے بلکہ اخوت ایمانی واتحاد اسلامی ہنوز باوجود معاصی کے باقی ہے فاسق
سے نام مطلق ایمان کا سلب نہین ہوتا ہے اور نہ وہ مخلد فی النار رہیگا بلکہ وہ مومن ناقص الایمان ہے
یا مومن بالایمان فاسق بالکبیرہ ہے اسی جگہہ سے کسی اہل قبلہ پر حکم خلود نار کا بسبب کسی گناہ یا کبیرہ کے
نہین دیا جاتا ہے اور نہ وہ بسبب کسی عمل کے دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے مگر یہ کہ کسی حدیث مین
اوسکو کافر فرمایا ہو یا اوسمین صفات کفریہ پائی جائین یا وہ منکر قطعیات وضروریات دین کا ہو یا ایسی
بدعت نکالے جو اوسکو کفر تک پہنچا دے بہتر فرقون مین اکثر فرقے ایسے ہین جنکو ائمہ سنت نے کافر ٹہرایا
ہے اگرچہ وہ اہل قبلہ ہین جیسے روافض وخوارج وجہمیہ ومعتزلہ وغیرہم **ف** بنیاد اسلام کی پانچ
چیز پر ہے شہادت کلمہ طیبہ نماز زکوۃ روزہ حج یہ حقیقت ٹہری اسلام کی ایمان کی تعریف حدیث عمر
بن خطاب مین مرفوعا آئی ہے وہ یہ ہے کہ ایمان لاے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون
اور رسولون پر اور دن آخرت پر اور اسبات پر کہ خیر وشر تقدیر کا طرف سے اللہ کے ہے فرمایا فاذا

فعلت ذلك فقد آمنت قال نعم رواه مسلم وابوداؤد وغیرہما زہری نے کہا ہم کہتے ہین کہ اسلام کلمہ ہے اور ایمان عمل صالح اور احسان اخلاص سفر الحل **ف** ایمان لانا قدر پر اور اوسکی خیر و شر پر واجب ہے جہان مین ایسی کوئی چیز نہین ہے جو اللہ کی تقدیر سے باہر ہو یا اوسکی تدبیر کے صادر ہو بلکہ اوسکی قضا کی جاری ہو کسی شے کو اوسکی قدر مقدور سے گریز نہین ہے اور جو کچھ لوح محفوظ مین اوسنے لکھہ رکھا ہے خیر ہو یا شر کوئی اُس سے تجاوز نہین کرسکتا جسکو چاہا واسطے سعادت کے بناکر اوس سے عمل صالح کرایا یہ اُسکا فضل ہے جسکو چاہا واسطے شقاوت کے بناکر گمراہ کیا یہ اُسکا عدل ہے ہر کسیکو جسکام سئے بنایا ہے وہ شخص وہی کام کرتا ہے خالق افعال خلق وعباد و مقدر رزق واجل اور ہادی ومضل عباد وہی ہے یہ اوسکا ایک بھید ہے جسکا علم اوسیکو ہے نہ ما وشما کو اوسنے بہت سے جن وانس جہنم کے سئے پیدا کئے ہین وہ چاہتا تو ہر نفس کو ہدایت کرتا لکن اُسکو تو جہنم کا بھرنا منظور ہے ہر شئے کو اُسنے ایک انداز پر پیدا کیا ہے جو مصیبت زمین پر یا نفس پر آتی ہے وہ پہلے سے کتاب مین لکھہ گئی ہے اللہ کی قضا و قدر کو بعد رسل کے حجت پکڑنا جائز نہین ہے بلکہ اُسی کی حجت بالغہ ہے بانزال کتب وبعثت رسل وورود امر ونہی قائم ہے جسکو استطاعت فعل وترک کے ہے اوسیکو امر ونہی کی ہے کسیکو معصیت پر مجبور نہین کیا ہے اور نہ ترک طاعت پر مضطر فرمایا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وقال تعالے فاتقوا اللہ ما استطعتم اور فرمایا الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم اس سے معلوم ہوا کہ بندہ کے لئے کسب ہے حسنہ پر ثواب ہے سیئہ پر عقاب ہے اسکا وقوع اللہ کی قدر و قضا سے ہوتا ہے **ف** ایمان بالقدر کے دو درجے ہین ایک ایمان لانا اسبات پر کہ اللہ جانتا ہے ساتھ علم قدیم اپنے کے جو کچھ اوسکی خلق کرتی ہے اوسکو ساری طاعات ومعاصی وارزاق وآجال کا احوال معلوم ہے اوسنے لوح محفوظ مین مقادیر خلق کو لکھہ رکھا ہے پہلے قلم کو بنایا اور فرمایا لکھہ جو کچھ کہ قیامت تک ہونے والا ہے یہ تقدیر جو تابع ہے اُسکے علم کی مواضع متعددہ مین جملۃً وتفصیلاً ہوتی ہے شکم مادر مین قبل خلق روح کے ایک فرشتہ کو طرف جنین کے بھیجتا ہے وہ چار کلمے لکھہ دیتا ہے رزق واجل وعمل اور سعید ہے یا شقی اسی قدر کے غلاۃ قدریہ منکر ہین پہلے اس فرقہ کے لوگ بہت تھے اب تھوڑے ہین دوسرے ایمان لانا ہے اللہ کی مشیت نافذہ وقدرت شاملہ پر کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے

وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہین ہوتا سارے آسمانون اور زمینون مین جو حرکت و سکون ہوتا ہے
وہ اوسکی مشیت سے ہوتا ہے جس امر کا وہ ارادہ نہین کرتا وہ امر اوسکے ملک مین نہین ہوتا وہ ہر شے پر
قدیر ہے موجودات ہون یا معدومات تو جتنگے جو مخلوق زمین مرہے یا آسمان مین ہے اوسکا خالق اللہ ہے
اوسکے سوا کوئی خالق ہے نہ کوئی معبود و رب ہے بندون سے اپنی طاعت اور رسول کی طاعت کا امر
کیا ہے اور اپنی معصیت اور رسول کی معصیت سے منع فرمایا ہے وہ متقین و محسنین و مقسطین کو دوست
رکہتا ہے اور ایماندار نیکوکار لوگون سے راضی ہوتا ہے اور کافر کو دوست نہین رکہتا اور نہ قوم
فاسقین سے راضی ہوتا ہے اور فحشا کا حکم نہین دیتا اور بندون کے کفر کو پسند نہین کرتا اور نہ فساد
کو دوست رکہتا ہے عباد حقیقت مین فاعل افعال ہین لکن خالق انکے افعال کا اللہ ہے بندہ دو
طرح کے ہوتے ہین مومن و کافر و بر و فاجر بندہ کو اپنے فعل پر قدرت حاصل ہے اور ارادہ کرتا
لکن خالق اس قدرت و ارادہ کا اللہ ہے نہ بندہ اس درجہ کی تکذیب عامہ قدریہ کرتے ہین
جنکا نام حضرت نے مجوس ھذہ الامۃ رکہا ہے دوسری قوم نے اہل اثبات سے اس باب مین
اتنا غلو کیا کہ بندہ سے بالکل قدرت و اختیار کو سلب کر لیا اور اوسکو اللہ کے افعال و احکام حکم
و مصالح سے باہر کر دیا بالجملہ حق یہ ہے کہ ظاہر و باطن و محبوب و مکروہ و حسن و سیئی و قلیل
و کثیر و اول و آخر تقدیر کا سب اللہ کی طرف سے ہے اوسیکی یہ قضا و قدر ہے بندون مین
کوئی فرد بشر اللہ کی مشیت و قضا سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سب اوسی طرف جاتے ہین جسکی
لیے وہ پیدا کئے گئے ہین اور اوسی کام مین پڑتے ہین جو اونپر مقدر کیا گیا ہے یہ اللہ کا عدل ہے
سارے کبائر صغائر اللہ کی قضا و قدر سے ہوتے ہین کسیکو اللہ پر کوئی حجت نہین ہے اللہ اپنے
علم سابق مین جانتا تہا کہ ابلیس عصیان کریگا قیامت تک آسنے اہل طاعت سے طاعت اور اہل
معصیت سے معصیت معلوم کر کے اونکو پیدا کیا جو مصیبت پہنچی ہی وہ چوکنے والی نہ تہی اور
جو نہین پہنچی وہ پہنچنے والی نہ تہی **ف** محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلعم خیر خلایق افضل بشر اکرم بیلے
اللہ اعلےٰ درجہ اقرب لدے اللہ فی الوسیلہ ہین اللہ نے اونکو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین
بنا کر بہیجا ہر نبی قوم خاص کا ہوتا تہا یہ سارے خلق کے نبی ہوئے سب سے پہلے جنت مین حضرت
اور سب امتون سے پہلے آپکی امت جائے گی آپکی شفاعت آپکی وہ ہوگی کہ لوگ سب انبیا کے

پاس ہوکر آپسے طالب شفاعت ہونگے دوسری وہ ہوگی کہ اہل جنت کی شفاعت کرکے جنت مین
داخل کرائینگے یہ دونون شفاعتین مخصوص ہین ساتہ آپکے تیسری شفاعت اُنکی ہوگی جو مستحق
نار ہونگے پہر ایک قوم آپکی شفاعت سے نار مین نجائیگی اس شفاعت مین حضرت اور صدیقین اور
شہداء اور صالحین وسائر مومنین وملائکہ وعلماء واطفال وغیرہم شریک ہونگے لکن یہ شفاعت
اونہین کے لئے ہوگی جنکو اللہ پسند کریگا اور وہ اللہ سے ڈرتے ہین اور کافرون کو شفاعت
شافعین کی کچہ نفع ندیگی وہ ابد الآباد کے لئے جہنم مین مخلد ہونگے مراد کفار سے اسجگہہ اہل شرک
وتکذیب وجحود وکفر باللہ اور اصحاب بدع مکفرہ اور متصفین بصفات کفر ہین عیاذاً باللہ منہم
اور ایکقوم جو دوزخ مین جاچکی ہوگی اور جل بہنکر کوئلہ بنگئی ہوگی وہ حضرت کی شفاعت سے باہر
نکلے گی اور کچہ لوگ محض اللہ کے فضل کثیر ورحمت واسعہ سے نجات پائینگے جنت مین جگہہ خالی
رہیگی اللہ اُسکے لئے کچہ اقوام پیدا کرکے جنت مین داخل کریگا یہ شفاعت حضرت کی اللہ کے اذن
واجازت سے ہوگی قرآن مین اس اذن پر نص کی ہے جیسے من ذاالذی یشفع عندہ''
الا باذنہ سو سارے شفعاء بیچ اس اذن کے داخل ہین کوئی شخص کسی شخصکے شفاعت بدون
اذن الٰہی کے نہین کرسکتا ہے اور نہ کسی شخصکو دنیا مین یہ بات معلوم ہے کہ میری شفاعت ہوگی
کیونکہ تعلق اس علم غیب کا ساتہ اللہ کے ہے دوسریکو اسکی خبر نہین ہوسکتی **ف** ایک اصل اہل
سنت وجماعت کی یہ ہے کہ دل طرف سے اصحاب حضرت کے سلامت اور سینہ اونکی جانب سے
صاف ہو جسطرح کہ اللہ نے فرمایا ہے والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف
رحیم اور حدیث مین سب صحابہ سے منع کیا ہے اور اُنکی فضیلت تمام امت پر ارشاد کی ہے اور
علماء اہل دین کا اُنکے فضائل ومزایا پر اجماع ہے اہل صلح حدیبیہ فاضلتر ہین پہلے اصحاب
پر اور مہاجرین مقدم ہین انصار پر اور اہل بدر اور مبایعین تحت الشجرہ اور عشرہ مبشرہ اور
ثابت بن قیس اور اہل بیت وازواج مطہرات بنقل متواتر افاضل امت ومبشر بجنت ہین اور ترتیب
فضائل خلفاء اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت مقدرہ الٰہی کے ہین اور زمانہ خلافت کا تیس
برس تہا پہر سلطنت آگئی جسطرح ساری سلاسل ولایت یا اکثر منتہی ہوتے ہین طرف علی مرتضےٰ رح

کے اسیطرح ساری طرایق اشاعت شریعت کے منتہی ہوتے ہین طرف خلفاء ثلثہ کے اس مین دلیل
ہے اسبات پر کہ شریعت مقدم ہے طریقت پر اور علم کو فضیلت کاملہ حاصل ہے عبادت پر اور مرتبہ
علما کا زیادہ ہے اولیا اللہ سے مراد علماء آخرت ہین جو صاحب عمل تہے نہ علماء سور دنیا طلب بلکہ امام
شافعی نے کہا ہے کہ اگر علماء باللہ اولیاء اللہ نہین ہین تو پہر کوئی اللہ کا ولی نہین ہے **ف** اہل
حدیث دوست رکہتے ہین اہل بیت حضرت صلعم کو اور حضرت کی وصیت کو آنکے حق مین یاد رکہتے
ہین یہ وصیت خم غدیر مین دو بار فرمائی تہی اذکرکم اللہ فی اهل بیتی اور دوسری حدیث مین
بسند عباس فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لا یومنون حتی یحبونکم للہ ولقرابتی اسیطرح
اسبات پر ایمان لائے ہین کہ ازواج مطہرات امہات المومنین ہین بنص قرآن اور وہ آخرت مین
حضرت کی بی بیان ہونگی خصوصاً خدیجہ کہ مادر اکثر اولاد پیغمبر ہین اور بی بیون مین سب سے پہلے حضرت
پر ایمان لائی ہین اور عائشہ صدیقہ جنکی براءت اللہ نے قرآن مین فرمائی ہے قاذف اُنکا کافر بالله و
مکذب کتاب اللہ ہے روافض جو کہ باغض صحابہ اور سبّاب اصحاب ہین اور نواصب وخوارج جو کہ موذی
اہل بیت رسالت ہین اہل حدیث انسے بیزاری رکہتے ہین اور جو مشاجرات وخصومات ومنازعات
ومخالفات ومکالمات درمیان صحابہ کے ہوئے ہین اُنمین خوض نہین کرتے بلکہ اوسکے ذکر سے
امساک کرتے ہین حالانکہ اون آثار مرویہ مین کثرت سے زیادت ونقص وتغییر وتحریف وجہ صحیح وت
ہوگئی ہے اور ٹہیک بات یہ ہے کہ صحابہ اون معاملات مین معذور تہے یا مجتہد مصیب یا مخطی اور اہل
عقیدہ اہل حدیث کا یہ ہے کہ ہر صحابی کچہ کبائر وصغائر اثم سے معصوم نہ تہا بلکہ صدور ان ذنوب کا
اُنپر جائز ہے فی الجملہ اور اونکے لئے سوابق وفضائل ہین جو موجب ہین اُنکے مغفرت ذنوب کو
یہانتک کہ جتنے سیّات اُنکے لئے بخشدئے جاوینگے وہ اونکے مابعد کے لئے مغفور رہینگے اور اونکے
حسنات ماحیۂ سیات بہی اتنے ہین کہ مابعد کے لئے نہین ہین اور وہ سب عدول ہین بتعدیل رسول
خدا صلعم اور دوسرے اونکی تعدیل امت نے کی ہے فاین هذا من ذالک حضرت نے اونکو خیر قرون
فرمایا ہے اور ایک مد صدقہ اُنکا احد کے برابر سونا خرچ کرنے سے فاضلتر ٹہرایا ہے اون مین اگر
کسی سے گناہ ہوگیا تہا تو اُسنے توبہ کرلی تہی یا کوئی حسنہ ماحیہ سیئہ اوس سے عمل مین آیا تہا یا آپ بفضل
فضل وقصور معاف ہوگیا ہے یا حضرت کی شفاعت سے مغفور ہوجائیگا اسلئے کہ سب سے زیادہ احق

بندناسست یہی قوم اصحاب ہے یاکسی بلار دنیا مین مبتلا ہوکر کفارہ اُنکے گناہ کا ہوچکا سو جبکہ یہ بات
دربارہ وقوب محققہ ہے تو پہر اُن امور کا کیا ذکر ہے جنمین وہ مجتہد تہے اگر صواب ہوگا دو اجر ملین
گے اور اگر خطا ہو گئی ہوگی تو ایک اجر ملیگا قدر قلیل گناہ اُنکے بمقابلہ حسنات و فضائل کثیرہ کے
کچہ ہستی نہین رکہتے بیشک وہ بعد حضرت کے خیر خلق ہین کوئی مثل اُنکی نہین ہوسکتا وہ سفوہ
است وخیر امم تہے اللہ کے نزدیک مکرم ہین اُمنین سے جنکے لیے حضرت نے گواہی جنت کی دی
ہے وہ بیشک بہشتی ہے ہم غیر کے لئے یہ گواہی نہ دینگے بلکہ محسن کے لئے راجی اور مسئی کے لئے خائف
رہین گے اور علم خلق کو حوالہ خالق کرینگے اور بعینہ کسی موحد کے لئے حکم جنتی ہونیکا نہ دینگے یہانتک کہ
اللہ تعالے جہان چاہے اسکو لیجائے ہان یون کہین گے امرھم الی اللہ ان شاء عذبھم
علی المعاصی وان شاء غفرلھم اتنی بات ضرور ہے کہ ہم ایمان رکہتے ہین کہ ایک قوم موحدین
کی آگ سے باہر نکلے گی بموجب سنت صحیحہ کے انشاء اللہ تعالے ف ہم تصدیق کرتے ہین کرامات
اولیار کی اور اُن خوارق عادات کی جو اُنکے ہاتہ پر جاری ہوتے ہین انواع علوم و مکاشفات و
تاثیرات مین جسطرح کہ سالف امم سے سورہ کہف و سورہ مریم وغیرہا مین آیا ہے اور اس امت
کے علماء و اولیار سے صدور اوسکا ہوا ہے اور یہ کرامت تا قیام قیامت ہاتہ پر صلحار امت کی
پائی جائیگی لکن یہ کرامت وکشف احکام شریعت مین خصوصاً اوس امر مین جو مخالف ظاہر کتاب و
سنت ہے حجت نہین ہے اور صاحب کرامت و ولایت آحاد مسلمین سے کسی شے مین زی و عمل و
قول سے ممتاز نہین ہوتا ہے اور نہ مختص بنذر و تقلید ہے کیونکہ نذر خاص ہے واسطے اللہ کے اور
تقلید سوا پیغمبر کے کسیکی درست نہین ہے جو اولیار متبع قرآن و حدیث ہون اُنسے محبت یہ کہے اُنکی
توقیر و تکریم کرے اُنکے لئے دعاء و استغفار بجالائے محاسن اقوال و افعال مین اُنکا پیرو ہو اُن کو
عالم الغیب متصرف فی الامور قاضی حاجات واجب الاتباع نجانے افعال خاصہ الہیہ و نبویہ کو اُنکے
لئے ثابت نہ کرے اُنسے تکلیف کو ساقط نسمجہے اُنکے مقابلہ مین حق ربوبیت والوہیت و حفظ مرتبہ
نبوت و رسالت کا ساقط کرنا عقیدہ فاسدہ شرکیہ ہے جو بربادی دین کی ہاتہ سے ان جہلہ صوفیہ
بتدعہ کی ہوئی ہے اُسقدر تباہی اسلام کی ہاتہ سے علمار سوء کے نہین ہوئی عالم جب دنیا دار
ہوتا ہے تو اُسکا حال وقال اکثر خلق پر پوشیدہ نہین رہتا ہے بہت کم لوگ اُسکے معتقد ہوتے ہین

اور مکار دنیہ صوفی کا حال اکثر لوگون پر نہین کہلتا اسلئے عوام بلکہ خواص نافہم اُنکے معتقد ہوکر بدعت
سے تباہ دست ہوجاتے ہین اسیلئے کتب سنت مین علم کو عبادت پر فضیلت نمایان دیجاتی ہے اور محققین
صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ مشید بکتاب وسنت ہے اور حضرت مجدد الف ثانی نے لکہا ہے کہ جس
کسی مسئلہ مین صوفیہ اور علماء کا اختلاف ہوتا ہے وہان حق طرف عالم ہی کے ہوا کرتا ہے اسلئے کہ صوفیہ
کے مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتے ہین اور علوم علماء کے شریعت حقہ سے لئے جاتے ہین کوئی ولی مرتبہ
نبی کو نہین پہنچا اور نہ ولایت مرتبہ نبوت سے افضل ہوسکتی ہے **ف** لواحق بحث ماقبل سے
ایک توسل کرنا ہے ساتھ اولیاء وصلحاء کے اصل مین وسیلہ اوس چیز کو کہتے ہین جس سے کسی شئے
طرف تقرب وتوسل پیدا کرین حدیث شریف مین آیا ہے ات محمد الوسیلة مراد اس وسیلے سے
قرب من اللہ ہے یا شفاعت یا کوئی منزلت جنت مین یا مقام محمود توسل مین اختلاف ہے حق یہ ہے
کہ جو کچھ حضرت سے ثابت وصحیح ہوا ہے اُسکا اتباع اور اُسپر عمل کرنا واجب ہے جیسے حدیث اعمیٰ کی
سنن مین آئی ہے اسمین یہ لفظ وارد ہے یا محمد انی اتوجہ بك الی ربی اسکو بعض اہل علم نے
ضعیف اور بعض نے حسن کہا ہے یا جیسے حدیث بحق السائلین علیك رواہ احمد والحاکم اسکو
بہی ائمہ حدیث ضعیف کہتے ہین سو ہذا قصر مورد پر احوط ہے قیاس کو اسجگہہ دخل نہ دے یا جیسے آثار
متبرکہ کا اسچیز سے جسکو صلحاء نے ہات لگایا یا استعمال کیا ہے مگر اسجگہہ تامل ہے کیونکہ یہ محض قیاس ہے
اور جو بات کہ حضرت سے صحت کو نہین پہنچی گو نظر قیاس مین مستحسن معلوم ہو اوسجگہہ سد باب لازم ہے
امام شافعی نے فرمایا ہے من استحسن فقد ابتدع سد ذرائع مین واسطے حمایت جناب توحید
کے مذہب امام مالک کا اقوی المذاہب ہے تاکہ مصداق یحبونهم کحب اللہ نہو بلکہ مصداق والذین
آمنوا اشد حبا للہ ٹہری مومنین نے اللہ کو انداد واضداد سے منزہ جانا ہے اور اوسکو منعم رحیم
ورؤف وودود وکریم ولطیف وخالق ورازق سمجہا ہے انہین صفات کمال کے وجہ سے سب سے
زیادہ اللہ کو دوست رکہتے ہین اللھم اجعل حبك احب الی من نفسی واہلی ومالی ومن
الماء البارد مدعیان علم وعمل کو حال حُب مالاینفع ولایضر پر اور توسل پر ساتھ اوسکے اتباع حسن ظن
باہل علم سے ابلیس نے اُنکو تہوڑا تہوڑا درجہ بدرجہ اس کام پر لگایا یہانتک کہ اُنکو اس توسل کی
عادت ہوگئی اور بوجہ اس تقلید کے اُنہون نے نظر کرنا کتاب وسنت مین ترک کر دیا لکن اگر کوئی محقق

انصاف سے قرآن وحدیث مین نظر کرتا ہے تو حق صراح اُسپر مخفی نہین رہتا دا ئن اسلام وبلاد ایمان
مین ہمیشہ وقت شدائد کے استغاثہ واستعانت ساتہ اللہ وحدہ لاشریک کے ہوتی تہی اب ایک جہان
نے دامن مشائخ واولیار کا پکڑا انا اللہ **ف** مجملہ لواحق اسباب کے ایک نذر ونیاز کرنا ہے اولیار
وقباب ومشاہد وقبور وضرائح صلحار کی حالانکہ صحیح مین صریح نذر سے نہی آئی ہے اور اوسمین بے
ادبی ہے ساتہ خدا کے اور بدگمانی ہے ساتہ رب رحیم کے اسلئے حمل نہی مذکور کا تحریم پر موکد ہے نذر
و قضا کو پہیر دے نہ کچہہ نفع دے نہ ضر کو دور کرے اور نہ خیر کو کہینچے ہان بخیل کے مال کو برآمد کرتی
ہے ادلہ صحیحہ صریحہ سے تحریم نذور قباب کے ثابت ہے اور یہ وہ عمل ہے جسکا امر حضرت نے نہین کیا
صحیحین مین آیا ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد یہ حدیث دلیل ہے بطلان عقود
غیر ماسور بہا اور عدم ترتب ثمرات خیر کے اُسپر خواہ یہ کام جہل سے کرے یا بعد شناخت حق کے پس
یہ سب نذور محرم وباطل ہین اسیطرح وہ اموال جو کعبہ مکرمہ ومسجد نبوی پر وقف کئے جاتے ہین
انکو مصالح مسلمین مین صرف کرنا بہتر ہے اس وقف کرنے سے جو لوگ قبور انبیار کو مسجد ٹہراتے
ہین اور اوسطرف یا اُنکے قریب نماز پڑہتے ہین حدیث مین اُنپر لعنت آئی ہے پہر قبور صلحار ومشاہد
اولیار وضرائح اصفیار کا کیا ذکر ہے پہر وہ شخص جو قبر کو نافع یا ضار یا متصرف یا فیاض جانتا ہے
وہ تو پکا مشرک ہے قبر کا حکم حدیث مین یہ آیا ہے کہ جس قبر کو اونچا پائے اُسکو زمین کے برابر کرے
حضرت کی قبر شریف جو مسنم اور ایک بالشت مرتفع ہے وہ فعل صحابہ کا ہے نہ حکم مرفوع بنانا مشاہد و
قباب کا حرام ہے اور استعانت واستغاثہ کرنا قبور سے شرک اور نذر ونیاز کرنا اموات کے باطل و
حرام اور سفر کرنا واسطے زیارت قبور کے منع ہے **ف** رؤیا طرف سے اللہ کے سچی وحی ہے اگر خواب
پریشان ہو اور کوئی عالم اُسکی تاویل صحیح بیان کردے انبیار کے خواب یقیناً وحی ہوتے تہے حدیث
مین آیا ہے رؤیا المومن کلام یکلم بہ الرب عبدہ اور ثبوت رؤیا کا قرآن وحدیث وآثار
صحابہ سے ہے ہان جو خواب مخالف ظاہر احکام شریعت یا مثبت بدعت ہو وہ لائق انکار کے
ہے ایک شخص نے خواب مین تحسین عمل مولد کی حضرت سے سُنی تہی مجدد رح نے مکتوبات مین اُسپر
انکار کیا خواب کوئی حجت شرعی مثل کشف کے نہین ہوتی ہے مجرد بشارت ہے واسطے رائی کے

شعر چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم ؛ نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

ف قائلین اخبار و مومنین بالآثار کا اجماع ہے اسپر کہ حضرت ایک رات مسجد حرام سے مسجد
اقصےٰ کو بنص قرآن گئے پہر وہان سے آسمان پر عروج کیا یہانتک کہ ایک آسمان سے دوسرے پہر تیسرے
پہر چوتھے پہر پانچوین پہر چھٹے پہر ساتوین پہر سدرۃ المنتہیٰ تک مع جسد و روح کے پہنچے پہر قبل صبح کے
مکہ مین آگئے منکر اسکا کافر ہے یہ قصہ اسرار کا ایک جماعت صحابہ سے متواتر ثابت ہے ہان رویت رب مین
اختلاف ہی ہر طرف ایک گروہ صحابہ و تابعین کا گیا ہے راجح یہی ہے کہ آپنے رب تبارک شانہ کو دیکھا
امام احمد و اہل حدیث اسیکے قائل ہین آسمانو مین جو حدیث آئی ہے وہ اپنے ظاہر پر ہے ماؤل نہین
ہے **ف** جن امور غائبہ کی حضرت نے خبر دی ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہین خواہ ہم اونکے
حقائق پر مطلع ہون یا نہون انپر ایمان لانا واجب ہے جیسے اشراط ساعت و خروج دجال و نزول
مسیح و ظہور مہدی منتظر و خروج یاجوج ماجوج و طلوع شمس جانب مغرب سے اور خروج دابۃ
الارض و نفخ صور و قیام قیامت و بعث موتےٰ و حشر و نشر و اشباہ ذلک منکر ان اخبار کا کافر ہے
ف موت حق ہے اسیطرح فتنہ قبر و عذاب قبر و نعیم قبر و ضغطہ قبر و سوال منکر و نکیر و نصب
میزان و وزن اعمال حسنہ و سیئہ اور نشر صحائف اعمال اور حساب عباد و تخلیہ رب ساتھ عبد مومن
کے واسطے اقرار ذنوب کے حق ہے انکی تفصیل کتاب و سنت مین آئی ہے کفار کا حساب نہوگا مگر
انکو انکے اعمال پر واقف کرکے اقرار انکے افعال کا کرا کر جزا خلود نار دیجائیگی نفخ صور دو بار ہوگا
ایکبار واسطے مارنے کے دوسرے بار واسطے جلانے کے لوح محفوظ و قلم و قضا و قدر و ذبح موت
بعد دخول جنت و نار کے حق ہے جنت و نار اسدم موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہینگے اونکو فنا
نہوگی اور نہ انکے اہل و اشیاء کو **ف** عرصہ قیامت مین ایک حوض ہوگا جسکا طول و عرض یکسا
ماہ راہ ہے اور اسکے آبخورے بعدد نجوم فلک ہونگے جسنے اوسکا پانی پیا وہ پہر کبھی پیاسا نہوگا وہ
پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا فجار و ابرار کا گذر پل صراط پر ہوگا
یہ جہنم کے پشت پر رکہا جائیگا جو کوئی اسکے پار ہوا وہ جنت مین جائیگا کوئی بجلی کیطرح کوئی
ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کیطرح کوئی دوڑتا ہوا کوئی چلتا ہوا کوئی سرین کے بل گذر کرے گا
کوئی جہنم مین گر جائیگا سب سے پہلے دروازہ جنت کا حضرت کے لئے کہلیگا اور سب سے پہلے آپ کی
امت اسمین جائیگی جنت آسمان پر ہے اور دوزخ زیر زمین اگرچہ تصریح تعیین مکان کی نہین

حق ہے بلکہ جہان کہین اللہ کو معلوم ہو وہان یہ دونون ہین جنت اللہ کے اولیاء کا گہر ہے اور نار اللہ کے
اعداء کا مکان ہے اہل جنت بہشت مین اور مجرمین عذاب نار مین مخلد رہینگے نار کو فنا نہوگی اور نہ
اہل نار کا عذاب منقطع ہوگا یہی راجح واضح ہے **ف** ایماندار لوگ قیامت مین انہین آنکھون سے
اللہ کو دیکھین گے جسطرح چاند یا سورج کو صاف دن مین دیکھتے ہین کچھ شک اُسکے دیدار مین نہ
کرینگے پہر بعد دخول جنت کے بہی گاہ گاہ دیکہا کرینگے کافرونکو دیدار خدا کا نہوگا اہل کلام نے جو
اس مسئلہ مین ذکر نفی جہت و مقابلہ و اتصال شعاع و قرب و بعد و نحو ذلک کا کیا ہے اسمین کوئی
نص شارع سے نہین آئی ہے اور نہ کسی شخص نے سلف امت و ائمہ ملت مین سے ساتھ اوسکے تفوہ
کیا ہے بلکہ یہ الفاظ متکلمین متخبطین نے براہین فلاسفہ سے احداث کئے ہین **ف** اللہ تعالے
کے فرشتے ہین جو کتابت اعمال و حفظ عباد پر مہالک سے مقرر ہین طرف خیرات و حسنات کے
بلاتے ہین اور بندونکو لمہ خیر و رشد کرتے ہین ہر ایک کے لئے انمین سے ایک مقام معلوم ہے
جس سے وہ تجاوز نہین کرتا لا یعصون اللہ ما امرہم و یفعلون ما یؤمرون اللہ کے خلق
مین سے ایک شیاطین ہین وہ بنی آدم کو لمہ شر کیا کرتے ہین اور ان مین متصرف ہین اور خون کی
طرح رگون مین دوڑتے ہین وجود جنات کا خود قرآن کریم سے ثابت ہے منکر وجود ملائکہ و جن
و شیاطین کا منکر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے اور اسلام سے خارج اور کفر مین داخل ہے
ف مسلمان صاحب کبیرہ مخلد فی النار نہوگا اور عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اسیطرح اُس شخص
سے جو بے توبہ کئے مرگیا ہے لکن یہ بطور خرق عادت کے ہوگا مبعوث ہونا انبیاء علیہم السلام کا
اور تکلیف دنیا اللہ کا عباد کو ساتھ امر و نہی کے زبان رسل پر حق ہے انبیاء معصوم ہین کفر و اصرار
کرنے سے کبائر پر اللہ انکو محفوظ رکہتا ہے ہمارے حضرت کی دعوت طرف سارے جن و انس
کی عام ہے بقول تعالے لیکون للعالمین نذیرا و بدلیل حدیث صحیح مسلم بعثت الی الخلق
کافۃ جو عموم اس لفظ خلق مین ہے اُسکا اندازہ نہین ہو سکتا اسی جگہہ سے بعض اہل علم نے کہا
ہے کہ حضرت طرف جمیع اجزاء عالم کے مبعوث ہین اور خاتم الانبیاء ہین حضرت کے بعد کوئی نبی
تا نفخ صور دنیا مین نہوگا **ف** امر بمعروف نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ مودی
طرف کسی فتنہ کے نہو اور گمان اُسکے قبول کا حاصل ہو اور اگر مفسدہ اس امر و نہی کا مصلحت

سے زیادہ ہو تو سکوت کرنا چاہیے یہانتک کہ اللہ تعالے کوئی رستہ نکالے **ف** خلافت بعد حضرت
کے قریش مین ہے جبتک کہ دو آدمی بھی اس قوم کے دنیا مین باقی ہون اپنے طرف سے
کسی غیر قریش کو امام نہ بنائی اور قریش سے منازعت بابت خلافت کے نکرے اور انپر خروج
نکرے اور واسطے غیر قریش کے مقر امامت کا نہوتا قیام ساعت ہان اگر غیر قریش متغلب و متسلط
ہوجاے اور اُسکے صرف وعزل مین فتنہ برپا ہوتا ہو تو اوسکی اطاعت کرے جبتک کہ وہ نماز
قائم ہو لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق جہاد ماضی ہے ساتھ ائمہ ابرار و فجار کے جب سے
کہ حضرت مبعوث ہوئے ہین اور جب تک کہ آخر امت اسلام دجال سے مقاتلہ کرے جور کسی جائر
کا یا عدل کسی عادل کا مبطل جہاد کا نہین ہوتا ہے جمعہ و عیدین و حج ہمراہ ائمہ کے چاہیے اگرچہ
وہ ملوک اسلام ابرار و اتقیا ہون و عدول و اخیار ہون صدقات و خراج و اعشار و غنائم کو حوالہ
سلاطین کرے خواہ وہ اونمین عدل کرین یا جور اور جسکو اللہ نے والی امر مردم کیا ہے وکانتقام سے
اور اُسکی طاعت سے ہاتھ نہ کھینچے اور تلوار لیکر اوسپر برآمد نہو یہانتک کہ اللہ تعالے کوئی فرج
و مخرج نکالے سمع و طاعت ائمہ کی واجب ہے آنکی بیعت نہ توڑے جو کوئی خلاف اسکے کریگا
وہ مبتدع ہے اور مخالف اہل سنت و مفارق جماعت ہرگز حق امام کا مانع نہو **ف** امساک
فتنہ مین ایک سنت ماضیہ ہے لزوم اسکا واجب ہے اگر مبتلا ہوجائے تو جان کو مقدم کرے
نہ دین و ایمان کو اور مددگار نہو فتنہ پر ہاتھ و زبان سے بلکہ ہاتھ و زبان و ہوا کو روکے جو شخص
والی خلافت ہوا اور لوگون نے اوسپر اجتماع کیا اور اوس سے راضی ہوئے اور اسنے اونپر
تلوار سے غلبہ پایا تھا یہانتک کہ خلیفہ یا امیر المومنین یا امام یا بادشاہ اسلام ٹھہر گیا تو اوسکی طاعت
واجب اور اوسکی مخالفت حرام ہے مگر معصیت مین اللہ و رسول کے اور خروج اسپر اور شق
عصائے مسلمین ممنوع ہے سلطان جب امر بمعصیت کرے تو اُسکی اطاعت نکرے مگر اوسپر خروج
بھی نکرے **ف** استثنار ایمان مین جائز ہے سلف اسی طریقہ پر تھے یہ کچھ شک کے لئے نہین
ہوتا ہے بلکہ تبرک اور تفویض امر واسطے اللہ کے لئے ہے اور ایک سنت ماضیہ ہے نزدیک علماء کے
یہ استثنار یقین پر ہے قال تعالے لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ امنین ایک جماعت صحابہ
و تابعین و صوفیہ و غیرہم اسیطرف گئے ہے **ف** اہل حدیث منکر ہین جدل و مراء و خصومت کے

کی دین و قدر مین اور روایات صحیحہ و آثار مرویہ ثقات عدول تسلیم کرتے ہین جبکہ وہ حضرت تک بسند
متصل مرفوع پہنچ جائین کیف و لم کا کہنا بدعت جانتے ہین انکا قول یہ ہے کہ اللہ نے حکم شر کا نہین دیا
ہے بلکہ خیر کا حکم کیا ہے وہ شرک و کفر و معاصی سے ناراض ہے اگرچہ یہ امور اسیکے ارادہ سے ہوتے
ہین حدیث نزول رب کی تصدیق کرتی ہین کتاب و سنت کے ساتہ معتصم و متمسک ہین فان تنازعتم
فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول رد طرف اللہ کے یون ہے کہ قرآن کیطرف رجوع کرے رد
طرف رسول کے یون ہے کہ حدیث کیطرف آئے یہ لوگ تقلید رجال و اشتغال بالقیل والقال کو ناجائز
جانتے ہین انکا عقیدہ یہ ہے کہ جس کسی شخص کا قول یا فعل یا عمل یا چال بال برابر امر حضرت اور سنت
ثبوت سے مخالف ہو وہ لائق رد و طرد کے ہے ہان اتباع سلف و اقتدار ائمہ دین کو ان امور مین
جو موافق کتاب و سنت کے ہین پسند رکہتے ہین اور جس چیز کا اذن اللہ نے نہین دیا ہے یا رسول اللہ
صلعم نے اسکا حکم نہین فرمایا ہے اسکا اتباع اپنے دین مین نہین کرتے اور اسبات کے مقر ہین کہ اللہ
دن قیامت کے آئیگا اور فرشتے صف باندہ کر کہڑے ہونگے اور اپنے خلق سے جسطرح چاہیگا قریب
ہوگا کما قال تعالے ونحن اقرب الیہ من حبل الورید **ف** عید و جمعہ و جماعات پیچہے ہر امام سنی
کے نیک ہو یا بد جائز رکہتے ہین اور مسح کرنیکو موزون پر سفر و حضر مین سنت بتاتے ہین اور جہاد کرنیکو
ساتہ مشرکین کے کوئی ہون کہین ہون فرض جانتے ہین جسطرح کہ سنت صحیحہ مین آیا ہے اور فتنہ
سے بچنا ہر زمانہ مین ضرور ہے ائمہ مسلمین اور عوام مومنین کے لئے دعاء صلاح و سداد و نصیحت کرتے
ہین اور مقاتلہ کرنے سے فتنہ مین رہ سکتے ہین اور کہتے ہین کہ دعا و صدقہ بعد موت کے اموات
مسلمین کو پہنچتا ہے اور ساحر کافر ہے اور نماز جنازہ اہل قبلہ پر درست ہے جبتک کہ بدعت اونکی حد
کفر کو نہ پہنچی ہو رزق کو طرف سے اللہ کے جانتے ہین خواہ حلال ہو یا حرام اور کہتے ہین کہ شیطان
انسان کے دلمین وسوسہ و شک ڈالتا ہے اور خبطی بنا دیتا ہے یہ بات جائز ہے کہ اللہ بعض صالحین
کو ساتہ بعض آیات اپنی کے خاص کرے **ف** اطفال کا امر طرف اللہ کے ہے چاہے بخشے
چاہے عذاب کرے یہ اسکے علم و ارادہ پر موقوف ہے حضرت سے حال اطفال کا دریافت کیا تہا
فرمایا اللہ اعلم بما کانوا یعملون اللہ کو اعمال عباد کا جملۃً و تفصیلاً علم حاصل ہے اور سب
پہلے ہی سے یہ لکہہ رکہا ہے کہ بندہ یہ کام کریگا غرضکہ اختیار ہر امر مین اللہ کا ہے اللہ کے حکم پر صبر کرنا اور اسکو

امر و نہی کو بجالانا اور عمل مین اخلاص کرنا اور مسلمانونکا خیرخواہ رہنا اور دیانت فی العبادۃ کرنا اور
تابع جماعۃ مسلمین ہونا اور ہر مسلمانکو نصیحت کرنا اور کبائر و ذنوب سے بچنا واجب ہے جیسے زنا و شرب خمر
و سرقہ و قول ندر و شہادت زور و معصیت و فخر و کبر و اصرار و عجب و تفاخر بنسب و طعن فی الحسب
ف انکا عقیدہ یہ ہے کہ ہر داعی الی البدعۃ ہے اوسکی قرات قرآن مین تدبر معانی اور
کتابت آثار اور درس سنن مین مشغول رہے ہر حال حفظ مضامین متبع قرآن و حدیث ہو سنت
مین نظر ساتہ تواضع و صدقات کے کرے حسن الخلق ہو بذل معروف کف اذی ترک غیبت و نمیمہ
و سعایت کرے ماکل و مشارب کا تعہد کرے کہ حلال ہے یا حرام ف مکاسب و تجارات ہید و
مال طیب کا حرام کہنے والا جاہل و مخطی ہے بلکہ بارے مکاسب وجہ حلال سے جائز ہین اللہ و رسول
نے مکاسب کو حلال کیا ہے بلکہ سنن انبیاء و صلحاء مین داخل ہین اپنے لیے اور اپنے عیال کے لیے
اللہ کے فضل و رزق کو تلاش کرے ترک کسب بخیال عدم جواز مخالف سنت ہے ف دین
عبارت ہے کتاب و آثار و سنن و روایات صحاح و اخبار صحیحہ سے جو بذریعہ ثقات بروایت قویہ صحیحہ معروف
آئے ہین اور بعض احادیث مصدق بعض ہین یہانتک کہ پہنچے ہین طرف آنحضرت صلعم اور طرف
قرون مشہود لہا بالخیر اور طرف آئمہ سلف صلحاء کے مگر جو کہ معروف بہ بدعت و مطعون فیہم اور مرمی بجرح
اہل حق نہ تہے اور جسکو اوسنے تمیز ہے اوسپر رجوع کرنا طرف واضحات کتاب و صرائح سنت کے
واجب ہے کبہی ایک شخص کی تصنیف سے ساری دنیا بہر جاتی ہے اور ظاہر ہین وہ تالیف علوم سنت
و کتاب مین ہوتی ہے لکن معاذ اللہ وہ شخص جامد تقلید رجال پر رہتا ہے اپنے امام مذہب کی نصرت
مین رہتا ہے تعسف و تعصب کے ساتہ ہو اللہ و رسول صلعم کے قول و حکم کو گرا دیتا ہے جسپر اپنے سلف
کو پاتا ہے یا اپنے شیخ و استاد کو دیکہتا ہے اوسی بات کو اختیار کرتا ہے سو ایسا شخص مغرور ہے غفلت
جہل مین یا معاند حق ہے اوسکا محاکمہ سامنے اللہ تعالے کے ہوگا اگر ذرا سی بہی جہلک اخلاص کی یا تمہ
خوف آخرت کا یا لمعہ ایمان کامل کا اوسکو نصیب ہوتا تو وہ انصاف کرتا اور عارف حق ہو جاتا و لکن
قدس اللہ و حاشاہ فعل جن فرق ضالہ کو جتنا بُعد اللہ و رسول کے کلام سے ہوتا گیا اوتنا ہی جہل و
ضلال لوگونکا زیادہ ہوا یہانتک کہ بہتر فرقے ناری ظاہر ہوئے اللہ نے اسی ایک فرقہ ناجیہ کو انسے بلا
سے عافیت مین رکہا و للہ الحمد یہ فرقہ عبارت ہے اہل حدیث و طائفہ ظاہریہ و گروہ صوفیہ صافیہ

اہل مذاہب اربعہ سے لیکن ان مین فرق ادلے این کچھ زیادہ اختلاف بابت اصول دین وفروع اصول کے نہین ہے الا ماشاء اللہ لیکن مذاہب اربعہ کا اختلاف باہمی فروعی مسائل مین چار سو مسئلہ سے زیادہ ہے شعرانی نے رحمۃ اللہ اس اختلاف کو میزان تشدید وتخفیف مین وزن کرکے ایک طرحکی تطبیق وتوفیق دی ہے لیکن بہتر طریقہ جو سراپا خیر وبرکت ہے اور صراط مستقیم اور طریق قویم اور جادہ سلامت ہے وہ یہی ہے کہ سب اہل فرقہ ناجیہ اس اختلاف کو طاق نسیان پر رکھکر شستی خالص متبع صحیح محمدی مخلص احمدی صرف ہو جاوین اور سوا اللہ ورسول وکتاب وسنت کے کسیکو واجب الاتباع مفروض الطاعۃ نسمجہین فقط قرآن وحدیث کو امام جانین ؎

مصلحت دید مین آنست کہ یاران ہمہ کار بگذارند وسر طرۂ یاری گیرند

ف ایک سنت ہجران ومباینت اہل بدع وترک جدال وخصومات ہے دین مین اور ہر محدثہ بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے کوئی بدعت حسنہ نہین ہوتی ہے کتب اہل بدعت مین نظر نکرے اور انکی بات اصول وفروع دین مین نسنے جیسے رافضی خارجی جہمی قدری مرجی کرامی معتزلی کہ یہ سب فرق ضلالت مین اختلاف انکا اور بدعت انکی اصول وفروع مذہب مین شائع ہے بخلاف طوائف مذاہب اربعہ کہ یہ اصول مین مخالف نصوص نہین ہین تو یہی فروع مین اختلاف انکا انہین مبنی اجتہادات پر ہے یہ اجتہاد ابتدا مین ادسجگہہ ہوا تہا جہان کوئی دلیل کتاب وسنت کی انکے ہاتہ نہین لگی تہی اور کسی جگہہ واسطے تبیین ادلہ قرآن وحدیث کے تہا جسطرح کہ صحابہ وتابعین بہی باہم مختلف ہوجاتے تہے وہم اسوۃ للامۃ المرحومۃ واتفاقہم جمیعا حجۃ عند قوم طریقہ اہل سنت کا یہ ہے کہ آثار رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع ظاہرا وباطنا ہر قول وفعل وعمل وحال مین کرتے ہین ظاہر سنت واضح کتاب پر چلتے ہین سالک سبیل سابقین اولین مہاجرین انصار ہین متبع وصیت رسول مختار ہین حیث قال علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین عضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعۃ ضلالۃ اسی حدیث مین حضرت نے کثرت اختلافکی بہی خبر دی ہے کہ ومن یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا یہ حدیث معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہمکو پیش آیا تو پہر بعد اس معجزہ کے عمل کرنا وصیت نبوی پر واجب ہوا اہل حدیث یہ بات بہی جانتے ہین کہ کسیکا

کلام اللہ کے کلام سے زیادہ درست نہیں ہے ومن اصدق من اللہ قیلا پھر اب بعد اس کلام کے کس بات پر ایمان لائیگے فبای حدیث بعدہ یومنون اور بہتر راہ حضرت کے ہدی ہے اور بدتر امور محدثات دین میں آسی جگہہ سے اس گروہ صدق پژوہ حق انبوہ کا نام اہل حدیث اہل اثر اہل سنت اہل کتاب اصحاب اتباع ہے **ف** اجماع یہ ہے کہ اقوال و اعمال ظاہرہ و باطنہ اہل علم کا کسی امر دین پر اجتماع ہو اس اتفاق کو اجماع کہتے ہیں اجماع منضبط وہ کہلاتا ہے جب سلف صالح ہو سلف سے مراد عصر صحابہ و تابعین و تبع تابعین ہے پس بعد سلف کے کثرت سے اختلاف ہوا امت منتشر ہوگئی اجماع جدا گانہ پایا نہ گیا لہذا امام احمد وغیرہ محققین نے باوجود امکان اجماع کے وجود اجماع کا انکار کیا ہے **ف** اہل حدیث باوجود ان اصول کے امر بمعروف نہی عن المنکر کرتے ہیں بموجب شریعت اور جمعہ و جماعات پر محافظت تامہ رکھتے ہیں ناصح وُلاۃ ہوتے ہیں معتقد المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ہیں اور اس حدیث کے قائل ہیں مثل المومنین فی توادھم و تراحمھم و تعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکے منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالحمی والسھر بلا پر صابر رخا پر شاکر تلخی قضا پر راضی مکارم اخلاق کیطرف داعی محاسن اعمال کے جانب منادی رہتے ہیں کہتے ہیں اکمل مومنین ایمان میں وہ ہے جو خلق میں احسن مسلمین ہو قاطع سے وصل کرے نہ دینے والیکو دے ظالم کو عفو کرے والدین کے ساتھ نیکوکار ہو صلۂ ارحام حسن جوار احسان الی الیتامی والمساکین کرے ابن السبیل و مملوک کے ساتھ رفق سے پیش آئے فخر و خیلاء و بغی و استطالت علی الخلق سے بچے ناحق کسیکو نہ ستائے معالی اخلاق حاصل کرے سفاسف عادات سے نہی فرماتے ان سب امور میں تابع کتاب و سنت ہو انکا طریقہ وہی دین اسلام ہے جسکے ساتھ حضرت مبعوث ہوئے تھے لیکن جبکہ حدیث میں یہ خبر دی کہ یہ امت تہتر گروہ ہو جائیگی بہتر فرقے آگ میں جائینگے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا جسکو جماعت کہتے ہیں اور اس فرقے کی یہ پہچان ہے کہ ما انا علیہ واصحابی الیوم تو یہ لوگ متمسک اسلام محض ایمان خالص عن الشوب ہوئے انکا نام اہل سنت و جماعت ٹھہرا انہیں صدیقین و شہداء و صالحین ہوتے ہیں یہ اعلام ہدی مصابیح دجی صاحب مناقب ماثورہ و فضائل مذکورہ ہیں انہیں کو حضرت نے فرقہ منصورہ فرمایا ہے قیامت تک انکا بول بالا رہیگا کوئی انکو مخذول نہ کرسکیگا حضرت نے انکو

دنیائے سرسبزی دی ہے اُنکی تعدیل فرمائی ہے ولله الحمد تمام ہوا خلاصہ کتاب تلطف التمر کا اس ترجمہ میں قلیل جمیع الفاظ وعلام زیادت ونقصان کے بعینہا مرعی نہین رکہے گئے فقط بیان مطالب ومقاصد کا کتابت مین آیا ہے والحمد لله اولا وآخراً

فصل بیان مین عقیدہ شیخ کامل شہاب الدین سہروردی رضی الله عنہ کے مطابق رسالہ اعلام الہدی تالیف شیخ رح

۱ عقیدہ صحیحہ وہ ہے جو اہوا سے سالم ہو قلب زندہ وذاکر خدا نے اوسکو چنا ہے یہ وہ دل ہوتا ہے جو مزین بتقوی ومؤید بہدے ہے نور ایقان اُسمین چمکتا ہے آثار اوسکے نور کا جوارح وارکان پر پڑتا ہے سو ایسا دل اُسی شخص کا ہوتا ہے جو دنیا مین زاہد ہے حضرت نے فرمایا ہے نور جب دل مین پڑتا ہے تو دل کشادہ ہو جاتا ہے کہا اسکے نشانی کیا ہے فرمایا التجافی عن دار الغرور والانابة الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله اکثر مسلمانون نے وہ عقیدہ اختیار کیا ہے جسکے دلائل اُنکے نزدیک ثابت ہوئے آور اوسکو وہ کمال توحید سمجھتے ہین لکن جب کوئی عالم زاہد اونکو جانچتا ہے تو دیکہتا ہے کہ وہ تمسک اونکا تقلید ہے آور وہ مقلد ہین جن مشایخ وائمہ کے حقمین اونکو قوت علم وظفر بالتصحیح کا حسن ظن ہے اُنسے عقائد کو لیا ہے اور جسکو علما کے ساتہ خلط نہین ہے اُسنے عقائد اپنے محلہ وشہر والون سے حاصل کئے ہین بلکہ بہت سی لوگ جنکو یہ گمان ہے کہ ہم ظافر بدلیل ہین وہ انہین عامیون کے ساتہ ملتحق ہین یہانتک کہ یہ فتنہ عام البلوی ہوگیا ہے طریق نجات کا یہ ہے کہ طرف الله کے سچا افتقار ظاہر کرے اور آثار سلف کا مقتدی ہو **۲** قلب صحیح وعقل سلیم وعلم راسخ شاہد ہے اسپر کہ جس بات کی الله اور ملائکہ اور علم والون نے انصاف سے کہڑے ہو کر گواہی دی ہے وہ بات یہ ہے کہ لا اله الا الله کوئی اُسکا ضد وند وشبہ ومثل نہین نہ کوئی اُسکا بیٹا اور نہ باپ آور نہ کوئی اُسکا وزیر اور نہ نظیر اوسکے کنہ عظمت کو اوہام نہین پاتی اور نہ اُسکی کبریا تک افہام پہنچتے ہین آور نہ اوسکی ذات مقدس کو تغیر

والآم واستقام وتشنہ ومنام وافتراق والالمام سے پیچ سکیں وسواس وحواس وقیاس وخیال ومثال وزوال وانتقال ولحون فکر وحصر وذکر سے جلیل وعظیم ہے قیوم ازلی ودیوم سرمدی ہے نہ اوسکی ازلیت محدود ساتہ ہستی کے ہو سکے نہ اوسکی ابدیت مقید ساتہ حدے کے ہو سکے نہ تبیین کو ہیر انطباق نہ تائیں کو اوسین تک راہ او زمان ومکان سے بری ہے سارے عوالم نسبت اوسکی عظمت کے ایک دانہ رائی سے بہی نسبت سارے عالم کے کمتر وحقیر تر ہین آب دل کو اِس قیاس سے خالی کرنا چاہیے کہ وہ داخل عالم ہے یا خارج عالم تو کیا اور تیرا علم کیا اگر تیری بصیرت کی آنکہہ کہلے تو تجکو اپنے اس قیاس وفکر ووہم وخیال سے شرم دامنگیر حال ہو ۵

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم ۔ و ز ہرچہ گفتہ ایم وشنیدیم وخواندہ ایم

مجلس تمام گشت وبہ پایان رسید عمر ۔ ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

۳ اللہ کے لئے اسمارحسنے وصفات علیا ہین ہم اوسکا کچہ نام نہین رکہتے مگر وہی جو خود آپنے اپنا نام رکہا ہے اور نہ ہم اسکا کچہ وصف کرین مگر وہی جسکے ساتہ اوسنے اپنا وصف کیا ہے ہر نام اسمار حسنے کا خبر دیتا ہے ایک صفت کی اوسکے صفات مین سے اور ہر صفت اوسکی ایک اثر ہے آسکی آثار ربوبیت سے جسکے مناسب عبودیت مطلوب ہے یہ صفات ذاتیہ کو ازم کمال ذات مقدس ہین اللہ نے ذکر ان صفات کا اسلئے کیا ہے کہ ہم اسکو جانین سمجہین اگر علم اونکا نہ دیتا اور نہ سمجہاتا تو زبان کی کیا ہستی تہی کہ وہ انکو بیان کر سکتی ایک صفت اسکی حیات ہے قال تعالے ہو الحی لا الہ الا ہو یہ حیات سرمدی دائمی ازل سے ابد تک مستمر ہے اور مدد عناصر ومعونت باطن وظاہر سے بزرگتر ہے کیونکہ وہ صمد وقیوم ہے غایات ونہایات سب اسیکے مخلوق ہین دوسری صفت قدرت ہے سارے کائنات اوسکی مقدورات ہین کوئی شے اسکو عاجز نہین کرتی ہے کوئی کون بہی اسکی قدرت کے حکون نہین ہو سکتا ہے وہ چاہے تو سارے کون کو عدم کر دے اور اوسطرحکا دوسرا کون ایجاد کرے جو کچہ زمین وآسمان وبر وبحر مین ہے سبکی پیشانی اسکے ہاتہ مین ہے سارے مقدورات اوسیکی قدرت سے قائم ہین اور اوسیکے قبضہ مین مسخر ہین ایک حرف کن سے انکو ایجاد کیا ہے اگر چاہے سبکو متلاشی وفانی کر دے تیسری صفت علم ہے اوسکا علم محیط جمیع معلومات ہے بعلم واحد قدیم ازلی ایک ذرہ آسمانون اور زمینون مین اسکے علم سے

غائب نہین ہے س

بر و علم یکذره پوشیده نیست ❊ که پیدا و پنهان بنزدش یکے ست

اُسکو گنتی اعداد رمال اور ذرات جبال کی اُنکے موجود ہونے سے پہلے معلوم تہی وہ جانتا ہے جو کچہ کہ
ہونے والا ہے وہ اپنے علم مین مستقل ہے علی الاطلاق اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً جسطرح وہ جزئیاتکو
جانتا ہے اسیطرح عالم کلیات بہی ہے غرضکہ ساری معلومات جزئیہ و کلیہ اوسکی علم البسیط مین ہین
وہ سبکو ایک علم واحد کے ساتہ جانتا ہے جو ہو چکا اور جو کچہ ہوگا وہ عالم علی الاطلاق اور واہب و
خالق سارے علوم ہے اُسنے جو اپنا نام رکہا ہے ہم بہی اوسی نام سے اُسکو کہتے ہین عالم الغیب
والشهادة یعلم السر واخفی ویعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور اُسکو خطرات ضمیر اور
ذرات ہبار لج بحیر معلوم ہین چوتہی صفت ارادہ ہے وہ علی الاطلاق مرید ہے خلق کے لئے کوئی
ارادہ نہین ہے جن ہو یا انس یا ملائکہ یا شیاطین متنفس سبکے ارادہ کا وہی ہے ماشاء کان و
مالم یشالم یکن کفر و ایمان طاعت و عصیان عطا و حرمان و عمد و خطا و نسیان جو کچہ اوسکے ملک مین
جاری ہوتا ہے سب اوسیکے مشیت سے ہوتا ہے وہ اپنے ساری اقضیہ و مرادات مین عدل ہے
اپنی بریت و مصنوعات مین موصوف ساتہ ظلم کے نہین ہے نہ کوئی اُسکے حکم کو پہیر سکے نہ اوسکی
قضا کو روک سکے وان یمسسك الله بضر فلا کاشف له الا هو وان یردك بخیر فلا راد
لفضله اُسنے اپنے نفس مقدس کا وصف ساتہ ارادہ کے کیا ہے ہم بہی اُسکو اسی وصف کے ساتہ
بولتے ہین فرمایا انما قولنا لشیء اذا اردناه ان نقول له کن فیکون وقال واذا اردنا ان نهلك
قریة امرنا مترفیها وقال فاراد ربك ان یبلغا اشدهما پانچوین صفت سمع ہے وہ سمیع الندار
مجیب الدعا ہے ندا ضمیر کو بغیر تعبیر بیان و تفسیر جنان کے سنتا ہے ایک سننا دوسرے سننے سے
اُسکو باز نہین رکہتا اور نہ آوازین اُسپر مشتبہ ہوتی ہین اور نہ مسائل اُسکو مغالطہ مین ڈالتے
ہین اور نہ لغات اُسپر مختلف ہوتے ہین پرندونکی پرکی آواز کیڑونکی چلنے کی آہٹ پتہرونکے شکم مین
مچہلیونکی ندا قعر دریا مین سنتا ہے چہٹی صفت بصر ہے چلنا مور چہ سیاہ کا کالی راتونکے اندہیرے
مین سیاہ پتہر پر دیکہتا ہے شب تاریک مین تقلبات ہوام کو حالت جوش و خروش مین نظر کرتا ہے
اُسنے اپنے نفس کا وصف ساتہ سمع و بصر کے کیا ہے فرمایا لیس کمثله شیء وهو السمیع البصیر

ساتویں صفت کلام ہے وہ متکلم ہے ساتہ کلام قدیم کے فصحاء اُسطرحکے کلام لانے سے عاجز و قاصر رہے کیا ذکر ہے کہ بلغاء ایک آیت بہی تو ویسی لاسکین لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ و لا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ۴ خلق کو کچہ قدرت نہین ہے مگر جتنی اسنے اُنکو دی ہے اللہ نے اُس مروقادر کو اور اوسکی قدرت کو پیدا کیا ہے اور فعل فاعل دونون کو بنایا ہے جیسے دہوپ کا اثر کہ سورج اور اُسکی دہوپ دونون اللہ کی مخلوق ہین موثر حقیقی وہی ذات پاک ہے جب موثر خلق کا ہوا تو اُسکا اثر بہی خلق ہوگا اور جب فاعل مخلوق ٹہرا تو اُسکا فعل بہی مخلوق ہوگا کوئی یہ کہے کہ جب خالق فعل اللہ ہے تو پہر کسی شے کے فعل پہ عذاب کیون کرتا ہے سو اُسکا جواب یہ ہے کہ جسطرح وہ یہ عقاب اپنے خلق کو کرتا ہے جسکو اُسنے بنایا ہے اُسیطرح اوس خلق کے فعل پر بہی عقاب کرتا ہے یہ عقوبت کرنا اُسکا اپنے مخلوق کو کچہ عقوبت فاعل سے بعید تر نہین ہے یفعل مایشاء ویحکم مایرید لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون اللہ نے کافر اور اوسکے کفر کو اور فاسق اور اُسکے فسق کو پیدا کیا پہر کافر کو حکم ایمان لانیکا دیا مگر اوسکے لئے ایمان پیدا نہ کیا تو یہ حکم کرنا ساتہ ایمان لانیکے قہر محض ہے اور پیدا نکرنا ایمان کا واسطے اُسکے یہ بہی قہر محض ہے اور داخل کرنا اُسکا دوزخ مین اس حیثیت سے کہ اُسکے لئے کفر پیدا کیا ہے بسبب اوس کفر کے قہر محض ہے کیونکہ وہ قہار ہے قہر اُسکی صفت ہے اُسنے یہی اقتضا کیا اُسیطرح مومن کو بنایا اور اُسکے لئے ایمان پیدا کیا اور طائع کو مخلوق کیا اور اُسکے لئے طاعت پیدا کی حالانکہ طائع و مومن کی کچہ مشیت اسمین نہین ہے پہر عمل کو طرف اُسکے اضافت کیا یہ اوسکا کرم محض ہے حالانکہ اُسکی طاعت نہین ہے مگر مخلوق خدا پہر اُسکو محض اپنی رحمت و فضل سے جنت مین ساکن کیا کیونکہ وہ رحمن رحیم غفور وودود ہے تو دیکہتا ہے کہ اللہ نے آدمی کو مالدار کیا پہر فرمایا من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً حالانکہ مال و متمول دونون اللہ کے ملک و مملک ہین اب تیرا یہ قیاس کرنا کہ یہ کیلئے اور کیونکر ہے اور یہ حکم اُسکا ظلم ہے بسبب تیری تنگی ظرف و قصور فہم کے ہے کیونکہ تجہپر کشف اس راز کا نہین ہوا تو نے اللہ کے کام کو خلق کے کام پر قیاس کیا جلیل امرہ لا سبحانہ عن القیاس وعظم من ان تحیطہ بحقیقتہ افہام الناس چونکہ راز تقدیر کا خلق پر مشتبہ ہے اسلئے خلق کو اُسمین خوض کرنے سے بسبب اشکال کے منع کیا گیا ہے ارادہ دل مین ہوتا ہے اللہ اُس

ارادے کو دل میں پیدا کرتا ہے اسلئے وہ فعل دل کے ارادے سے ظاہر ہوتا ہے اور دل کا ارادہ اللہ کیطرف سے ہے تو فعل بھی اللہ کے ارادے سے ہوتا ہے اللہ اُس فعل کا خالق ہے اور بندہ کاسب اسلیئے اضافت ضمان متلفات و اُروش جنایات و اقامت حدود ات کی طرف بندہ کی ہوتی ہے ۵ اللہ کا کلام عظیم ہے کلام کی عظمت بقدر عظمت متکلم کے ہوتی ہے سو اللہ کا کلام اُسکے عظمت سے عظیم اور اوسکے جلال سے جلیل اور اوسکی کبریا سے کبیر اور اوسکے وعدہ وعید و حدود و احکام و اخبار سے قریب ہے اور باعتبار کنہ و غایت و عظم شان و قہر سلطان و سطوع نور و ضیا کے بعید ہے اسکلام پاک کا رتبہ بڑا عالی اور اسکی منزلت بڑی عظیم ہے اسکے عظم شان کے لئے یہ قول اللہ تعالےٰ کا بس ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لایاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا مثال اوسکی عالم شہادت مین ایسی ہے جیسے سورج کہ خلق اسکی شعاع سے نفع لیتی ہے لکن کسی مخلوق کا یہ مقدور نہین ہے کہ اُسکے جرم سے نزدیک ہو سکے اگرچہ اُس تک راہ پائی کسینے کہا کہ یہ کلام بے حرف و صوت ہے اسلئے کہ اسپر حصر مشکل ہوا کسینے کہا باحرف و صوت ہے اسلئے کہ اُسپر غائب ہونا اسکا دشوار آیا لکن سبیل اشمل و طریق اعدل یہ ہے کہ اس مسئلہ مین نزاع کرنا ترک کر دے بندہ نے جب یہ کہا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ اعتقاد کیا کہ امر و نہی اوسکی واجب الاتباع ہے اور التزام کرنا اُسکے احکام و حلال و حرام کا اور سنا اوسکے وعدہ وعید کا اور قیام کرنا ساتھ اوسکے حقوق و حدود کے لازم ہے تو بعد اسکے اگر اُسنے کچھ تعرض اسبات کا نہ کیا کہ قدم و حدوث و تلاوت و متلو و حرف و صوت سے وہ بحث کرتا تو یہ کچھ اُسکو مضرت رسان نہیں ہے اور نہ کوئی واجب اوس سے فوت ہوا اب وہ اگر سو برس جیئے اور اسباتکا اُسکے دل مین خطرہ تک نہو تو بھی کچھ ڈر نہیں ہے فھذا الطریق القویم والمنھج المستقیم اس امر مین منازعت کرنا ایسا ہے کہ کسی شخص کے پاس فرمان واجب الاذعان کسی سلطان زمان آئے اور اوسمین امر و نہی ہو یہ شخص اسبات مین مشاجرہ کرنے لگے کہ اس فرمان کا خط کیسا ہے اور اسکی عبارت کیسی ہے اور اسکی فصاحت و بلاغت کس قسم کی ہے لکن اُسکے معانی سمجھنے اور عمل مین لانے سے ذاہل غافل رہے ۶ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ عرش پر مستوی ہے اور حضرت نے خبر دی ہے

کہ وہ آخر شب مین نزول فرماتا ہے اُسکے سوا ید و قدم و تعجب و تردد مین اس قسم کی بہت حدیثین
آئی ہین کہ دلائل توحید مین آو نمین تصرف کرنا ساتہ تشبیہ و تعطیل کے جائز نہین ہے اگر اللہ رسول
ان صفات کی خبر ندیتے عقل کو ہرگز یہ جسارت نہوتی کہ وہ اوس چراگاہ کی ارد گرد پہرتے بلکہ عقل
عقلا و لُب الباء ورسے اُسکے متلاشی ہوجاتے اللہ اپنے بندونسے نزدیک ہے جسطرح کہ اُسنے
خبر دی آور جو کچہ ظاہر کیا ہے وہ دلیل ہے اُسکے نفس پر اُسینے ایک حجاب درجہ کبریا سے اُٹھا دیا
اور کچہ سبحات عظمت و عُلا سے کہولدیا ہے یہ سارے اخبار صفات تجلیات الٰہیہ و کشوف الطاف
جلیہ ہین جسنے اُنکو سمجہا سمجہا آور جسنے نسمجہا وہ نادان رہا آتو مشبہ بنکر اللہ سے دور نہو کیونکہ
وہ تو تجہسے قریب ہے آور معطل بنکر اوس سے نہ بہاگ کہ وہ تجہسے نزدیک ہے استواء کا اطلاق
کر اور کیفیت سے اعراض و ھکذا سائر الصفات اللہ تعالے نے ان اخبار کے ساتہ بندون
کے لئے تجلی کی اسلئے وہ ظاہر ہے آور عقول اُسکی ادراک کنہ و کیفیت سے قاصر ہے اسلئے
وہ باطن ہے جن لوگون نے بیان مین ان صفات کے تصرف کیا وہ اس راہ سے ملجور ہین کہ
قصد اُنکا توحید ہے اور اس راہ سے ماخوذ ہین کہ منہج قدیم سے اُنہون نے عدول کیا ہی اور
طرف تشبیہ یا تعطیل کے آگئے ہین اسلئے تو ہوی و عصبیت کو چہوڑ کر اپنے فکر کیطرف بغیر مغالطت
و غلط کے رجوع کر اور اپنے نفس و دین مین اللہ سے ڈر اسے حنبلی بہائی تیرا اشعری بہائی جو طرف
تاویل کے گیا ہے تو وہ بسبب توہم تشبیہ و تمثل کے گیا ہے کہ مبادا کہین تشبیہ وغیرہ اوسکے باطن
مین نہ آجائے اگر وہ مجرد استوار کو تسلیم کرلیتا تو کچہ حاجت اُسکو طرف اس تاویل کے نہوتی اُسنے
یہ کام خوف تشبیہ سے کیا ہے آور اے اشعری بہائی یہ تیرا حنبلی بہائی نفی و تعطیل سے ڈرگیا ہے
اسلئے اُسنے اتنا مبالغہ و اصرار کیا اور استقرار کا ایک مخامرہ خفیہ ہوگیا آپسمین تم دونونکو صلح کرلینا
چاہیئے حنبلی اپنے باطن سے مخامرہ خفیہ کو مطابق ارادہ رسول خدا صلعم کے دور کردی اُس سے
ایمان بالاستواء فوت نہوگا آور اشعری خوف تشبیہ کا دور کر کے تاویل پر بنجسے اعتراف کرنا
ساتہ مجرد استوار کے کچہ اُسکو مضرت ندیگا پہر دونون قائل ہوجائین اثبات وغیر تشبیہ اور نفی بلا
تعطیل کے آور یون کہین امنا بما قال اللہ تعالی علی ما اراد اللہ و یلین باللہ و امنا بما قال
رسول اللہ صلعم علی ما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک و سلم کیونکہ علم

ان اسرار کا سپرد خدا اور رسول سے ہے وما احسن قول القائل الاستواء معلوم والکیفیۃ مجہولۃ والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ زیادت الیضاح وتوطیۂ صلح کے لئے مین یہ بات کہتا ہون اور اللہ جانتا ہے کہ مقصد میرا اصلاح ہے آور اتم عبادات یہی اصلاح ذات البین ہوتی ہے سو اس الیضاح کے لئے حاجت نقل کی ہے سلف سے سلف نے تصریح کی ہے استقرار کے تفسیر استوار مین سو وجہ اوسکی یہ ہے کہ بواطن زمن نبوی مین اور بعد زمانہ رسالت کے ایک صفت پر حیثیت عزائم وجبلات نہ تہی بلکہ بعض نسبت بعض کے اقوے اور اتم تہے علم وفہم مین اور اکمل تہے استعداد مین اسی اختلاف استعدادات کی وجہ سے مراتب دعوت کے بہی متنوع ہوئے اللہ نے کہا ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن پس ان حکمت ایک رتبہ ہے دعوت کا واسطے بواطن صالحہ قابلہ کے آور بیان موعظت ایک رتبہ ہے واسطے دوسرے بواطن صالحہ کے آور مجادلہ ایک رتبہ ہے اور ونکے حضرت صلعم لوگون سے بقدر اونکی عقلو نکے بات چیت کرلے آور نور باطن صافی سے اُنکے بواطن پر اشراف رکہتے تہے ہر برتن مین وہی چیز ڈالتے جسکے لائق وہ برتن ہوتا تو اب یہ گمان نکرنا چاہیے کہ جہان کہین حضرت نے نزول مین اطلاق قول کیا ہے آور آپ پر آیت استوار اوتری ہے اوسوقت جتنے سننے والے نزدیک آپ کے تہے وہ سب فہم مین برابر تہے بلکہ بحسب تفاوت ہر زمان متفاوت الفہم تہے اور حضرت نے متنوع فہوم باطن پر مطلع ہوکے ہر ذی عقل کو اوسکی عقل پر آور ہر ذی فہم کو اوسکے فہم پر مقرر رکہا آیک جاریہ نے اشارہ طرف آسمان کے کیا تہا حضرت نے اسیقدر پر اوسکے ایمان وتوحید مین اکتفا فرمایا کیونکہ اوسوقت سارے بواطن سایۂ قباب عصمت مین تہے آور وقار نبوت اور رابہت رسالت انکو ڈہانپی ہوئی تہی اسلئے انمین کوئی نزاع ظاہر ہوا آور نہ خلاف نے شہرت پکڑی نفوس استعجال وطیش وسرعت نفور سے راکد راقد رہے پہر جسقدر وقت دراز ہوا آور اشعہ افتاب عصمت نبویہ بوجہ بُعد عہد رسالت متواری ہوتی گئی خلاف واختلاف امت مین چلنے پہرنے لگا یہانتک کہ خوب ہی متفاحش مکشوف ہوگیا اور نوبت تکفیر وسباب کی پہنچی آور نفوس مثل ثعبان کے جست کرنے لگے آور صفو عقائد کے مکدر کرنے پر شیطان ظفرمند وکامیاب ہوا اس راز کے معلوم ہونے

سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ نواظر و طبائع باوجود اختلاف و تنوع کے ہرگز موافق ساتھ اِلحق کے
صفا رفہم پر نہین ہو سکتے ہین اور نہ سب کے سب طرف حق صرف کی راہ پا سکتے ہین و لا یزالون
مختلفین الا من رحم ربک و لذالک خلقہم اسلئے نظر طرف مقاصد کے کرنا چاہیے کیونکہ ہر
کوئی اصابت صواب مین تحری و اجتہاد کرتا ہے سو جس شخصکو زیر عصمت اسلام ملتزم احکام
معترف حلال و حرام متوجہ طرف بیت اللہ الحرام کے پائے اوسکو اپنا برادر مسلمان اعتقاد
کرے بہت سے اہل علم ایسے ہین کہ آخر صحت قول خصم کے ظاہر ہو جاتی ہے لکن وہ دیکھتے ہین
کہ بہت سے عوام متبعین اُنکے ملتزم اُنکے عقیدہ کے ہین اسلئے اظہار رائی المنیر کو مکروہ رکھتے
ہین کہ مبادا کہین اُنکا بازار سرد نہو جائے اب اس فتنہ کو دیکھنا چاہیے کہ عالم تابع عامی
کے ہو جاتا ہے حالانکہ امر اسکے بالعکس ہونا چاہیے تہا ۷ حضرت سے ثابت ہے کہ اللہ
کے ۷۰ حجاب نور کے ہین اگر ایک حجاب کو بہی اوٹھادین ست اوٹھا دے تو سبحات اُسکی وجہ کے
جسکو پائین جلا دین اسلئے اس گہر مین کہ دار ناپائدار ہے رؤیت عیان متعذر ہے آخرت
دار القرار ہے وہان یہ رؤیت ہوگی یہ حدیث مشترک الدلالہ دلیل ہے منکر رؤیت کی اس
حیثیت سے کہ کشف موجب حرق ہی اور دلیل ہی مثبت رؤیت کی اس حیثیت سے کہ کشف کو احراق و فناد
ہلاک کے ساتہ لگایا ہے جبکہ یہ رؤیت محل قابل فناو ہلاک پر وارد ہو لیکن بندہ جب دار القرار مین جائیگا گہر ہوا اور بہ خلعت
بقا و استقرار کی پہنائی گئی اور وہ بحر انوار مین غوطہ لگانے لگا اور مقعد صدق مین جا بیٹہا اور خلوت
خانہ وصال مین جالس ہوا اور وثاق فنا و زوال سے اُسنے رہائی پائی تو اوسدم وہ حجب
اُٹہہ جائینگے اور سبحات متجلی ہونگے اُسکو ایک ایسی جگہ ہاتہ آئے گی جو کہ زوال و احراق
و آفات سے مامون ہے اور یہ صفات ان صفات کی طبیعت پر باقی نرہینگی بلکہ جسقدر سائر
تجلی پہر پہر کر سامنے آئینگے اُتنی فریاد علم و بات کی زیادہ ہوگی فسبحانہ ما اعظم شانہ
آج دنیا مین دل اہل اللہ تعالی کو نظر ایمان سے دیکہتے ہین کل آخرت مین ابصار اُسکو بنظر عیان
دیکہینگے حدیث انکم لترون ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون
فی رویتہ صحیح ہے اسجگہ نظر کو ساتہ نظر کے تشبیہ دی ہے نہ منظور کو ساتہ منظور کے ایک قوم
علما کو دنیا مین علم الیقین سے نصیب ملا ہے اور دوسری قوم کو جو اُنسے اعلی رتبہ ہے عین الیقین

سے نصیب حاصل ہوا ہے جسطرح فرمایا آنحضرت نے ای بکر فی قلبہ اور حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا
اصبحت مومنا حقا یہ اسلئے کہ انکو ایمان مین ایک ایسا رتبہ مکشوف ہوا ہے جو سوا رتبہ علم کے تھا
اسی مطالعہ کی وجہ سے معاذ کہتے تھے تعالوا حتی نومن ساعۃ آؤ ایکدم ہم ایمان لائین یہ دلیل ہے
تفاوت مراتب و زیادت و نقصان ایمان جسطرح کہ بعض علما کا مذہب ہے اور بعض کا مذہب
یہ ہے کہ ایمان نہ زیادہ ہو اور نہ ناقص و کل قائل فلقی لہ وجہ و مخرج ایک جماعت علماء متقین
کا مرتبہ عین الیقین اسطرح پر ہوجاتا ہے کہ گویا انکا ایمان محسوس مناظر ہے جسطرح کہا ہے
لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا انکے سامنے غیب مثل عین کے ہوجاتا ہے قیامت مین مرتبہ
انکے رؤیت کا اور بھی زیادہ ہوجائیگا اوس سے بڑھکر جو کہ دنیا مین حاصل تھا آے برادر شکر
رؤیت جو بات کہ تیرے سمجھ مین آئی ہے وہ اسطرح پر نہین ہے جس تک تیرا فہم پہنچا ہے کیونکہ
تو نے یہی سمجھا ہے کہ رویت جب ہوتی ہے تو بواسطہ اشعہ لمعات کے ہوتی ہے جو کہ حدقہ سے
اوٹھتے ہین اور اوسمین اعتدال مسافت و ہوا شفاف کا ہونا شرط ہے حالانکہ یہ فن جسکو
تو نے سمجھا ہے عالم شہادات و ملک سے ہے عین و حدقہ دن قیامت کے اس طبیعت مفہومہ
فی الدنیا پہ باقی نہ رہینگے بلکہ قدرت طرف حکمت کے اور حکمت طرف قدرت اور قلب طرف
عین کے اور عین طرف قلب کے متحرک ہوگی اسیطرح ہوا و شعاع و الوان و اکوان خلاف
تیرے فہم و مالوف و معہود کے ہونگے زمین آسمان سب بدل جائیگا واحد قہار بارز ہوگا اسی محسوس
عالم ملک و شہادت تو طرف ملکوت و غیب کے بارز ہو اور متقعر جہات و اودات و آلات سے اوسکو
کر جرہ مین اسپر ایمان لایا ہون کہ مومنین اللہ تعالے کو دیکھین گے اور کفار اوسکی رؤیت سی
محجوب ہونگے جسطرح کہ تنزیل نے خبر دی ہے اور اسکی صحت پہ دلیل واضح و برہان ساطع
قائم ہے خلق رؤیت مین بقدر تفاوت مراتب عبودیت و منازل قرب کے متفاوت ہونگی
انبیاء کا رتبہ رؤیت مین اور ہوگا اور اولیاء کا اور اور عوام مومنین کا اور وہان رویت
بصر و بصیرت دونون شریک ہونگی اور ایک طبیعت و صفت ہوجائینگی اولیاء آخرت مین
اسطرح پر دیکھین گے جسطرح انبیاء دنیا مین دیکھتے ہین پھر اسی نہج پر مراتب نبوت و رسالت
کے رویت مین متفاوت ہونگے خواص انبیاء اوسطرح پر دیکھین گے جسطرح ہماری حضرت

نے شب معراج مین دیکہا تہا حضرت کا رتبہ رویت مین سب سے زیادہ ہوگا لگتا ہے کہ اِسی
رتبہ کا نام مقام محمود ہو جسکا وعدہ آپسے ہوا ہے اسمین کوئی غیر حضرت کا شریک نہوگا ۸
ہم اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ حضرت رسول ہین اللہ کے اللہ تعالے نے انکو ہدایت و دین
حق دیکہ بہیجا ہے تاکہ یہ دین سب دینو نپر غالب ہوجائے اگرچہ مشرک بُرے بُرا مانا کرین معجزات
باہرہ و براہین ظاہرہ سے آپکی مدد کی گئی چاند پہٹ گیا پتہر نے سلام کیا آسم جن بتمر دین
بیعت کی آشیا طین سرکش سامنے آپکی رسالت کے زیر ہوگئے ذراع زہر آلود و بول اُٹہا
آپکی دعا سے دہانے ابر کے کہل گئے اونٹ نے بات کی کوئنی کا پانی تہوک سے میٹہا ہوگیا انگلیونکے
بیچمین سے پانی کا چشمہ بہ نکلا فرشتے آپکی مدد کے لئے کہلم کہلا آئے اسکے سوا اور بہت سے
معجزات و آیات بے انتہا ہین بڑا معجزہ موثر قرآن ہے لکن وجہ اعجاز فرقان کے اوسیکو
کہلتی ہے جوکہ ایمان و عرفان سے ریان و سیراب ہو اور اُسکا دل مورد الہام اور اُسکی
زبان مصدر احکام ہو اور وہ نطق بہونی نکرے اور حکم ندے مگر ساتہ تقے کے حضرت کے
دین سے سائر ملل و ادیان منسوخ ہوگئے آپکی کتاب نے سارے کتب منزلہ سالف زمان کو زائل
کردیا ؎ یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست ٭ کتب خانہ چند ملت بشست
؎ نگارین کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت ٭ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد
ہم سب انبیا و رسل و ملائکہ پر ایمان لائے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ سب آسمان
فرشتونسے بہرے ہوئے ہین پہر کوئی انمین سے طرف زمین کے اوترتا ہے بعض انمین کروبین
ہین اور بعض روحانیین اور بعض حاملان عرش اور کرام کاتبین یہ بنی آدم پر موکل ہین
اور جیسے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام کہ یہ قابض ارواح ہین اور
بعض خزنہ جنان ہین اور بعض زبانیہ نیران اور کوئی مالک و رضوان ہم ان سب پر ایمان
رکہتے ہین اور اقرار انکے حقیقت کا کرتے ہین پر اس ایمان کے بعد ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ
ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہین نبوت کا دروازہ بعد آپکے بند ہوگیا اور پر دہ رسالت
کا ڈالدیا گیا اب بعد آپکی نبوت کے کوئی نبوت نہین ہے تمام خلق اور سائر ملل و ادیان پر آپکی
ہی اطاعت و انقیاد ہر فعل و ترک مین جو آپسے پہلے تہا واجب ہے اب ہر طریق سوا آپکے

طریق متابعت کے مسدود ہے اور ہر دعوت سوا آپکے دعوت رسالت کے مردود ہے
ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ جو اولیاء آپکی امت کے ہیں اُنسے کرامات و اجابات ہوتی ہیں حضرت
کے زمانے میں بھی آپکے اتباع سے ظہور کرامات و خوارق عادات کا ہوا تھا اولیاء کی کرامات
تتمہ ہیں معجزات انبیاء کے جنکے ہاتھ پر کچھ اشیاء مخرقات ظاہر ہوں اور وہ ملتزم احکام شریعت
کا ہو تو ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ وہ زندیق ہے اور جو کچھ اُس سے ظاہر ہوا ہے وہ مکر و استدراج
ہے اولیاء کے کرامات انواع طرح پر ہوتے ہیں جیسے سماع ہواتف کا ہوا ہے اور سماع ندا کا
بواطن سے اور طے ہوجانا ارض کا اور تقلب اعیان کا کہ پتھر سونا ہو جائے اور کشف ضمیر اور علم
بعض حوادث کا قبل تکون کے یہ سب برکات ہیں متابعت آنحضرت صلعم کے اور سب
لوگوں میں سے اوفر الحظ ساتھ صحت و قرب و عبودیت کے وہ شخص ہوتا ہے جو کہ اوفر الحظ
ہے متابعت نبی صلعم سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ وقال تعالیٰ ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا ہونا کرامات کا کچھ
نشان صحت حال نہیں ہے کہ اگر یہ کرامت نہو تو حال صحیح نہ ٹھرے بلکہ کبھی وہ شخص جس سے کوئی کرامت
نہیں ہوتی ہے افضل ہوتا ہے صاحب کشف و کرامات سے اور یہ ایک عزیب بات ہے کیونکہ جب
شخص کو کشف کسی قدرت و خرق عادات کا ہوتا ہے تو وہ بوجہ ضعف یقین کے ہوتا ہے
تاکہ اوسکا ایمان قوی ہو یہ اللہ کی ایک رحمت ہے واسطے اپنے بندونکے کہ اُنکو ثواب
معجل دیتا ہے اور فوق انکے وہ لوگ ہیں کہ اُنکے دلوں سے حجب اُٹھہ گئی اور بواطن اُنکی
مباشر روح یقین و صرف معرفت ہوگئے ہیں اُنکو کچھ حاجت مدد مخرقات و رویت قدرت و
آیات کے نہیں ہوتی ہے اسی جگہ سے اصحاب حضرت سے کرامات کی نقل بہت کم آئی ہے
اور متاخرین مشائخ و صادقین سے بکثرت منقول ہوئی ہے کیونکہ اُنکے بواطن بسبب برکت
صحبت و مجاورت نبوی و نزول وحی و تردد و ہبوط ملائکہ کے درخشان تھے اُنھوں نے
آخرت کا معائنہ کر لیا تھا اسلئے دنیا میں زاہد تھے اُنکے نفوس متزکی اور عادات منخلع اور مرای
قلوب مصقل ہوگئے تھے وہ رویت کرامات و استماع آثار قدرت سے بے نیاز تھے پھر جس
شخص کا یقین اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اجزاء عالم حکمت میں وہ چیز دیکھتا ہے جو اوسکا غیر

قدرت مین دیکہتاہے اور قدرت کو پردہ حکمت کے اندر پوشیدہ پاتاہے اگر او سکے لئے قدرت
متجرد ہوکر منکشف ہوجاوے تو بہی اُسکو کچہ استغراب نہین ہوتا اور جو شخص کہ مستغرب للقدرۃ تو
ہے اُسکا یقین اس قدرت سے قوی ہوتاہے کیونکہ وہ بسبب حکمت کے محجوب عن القدرۃ
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ رؤیا صالحہ ایک جزو ہے ۴۶ اجزاء نبوت سے اور اولیا و صلحا و
مومنین کو بہی منامات میں لوائح و لوامع ملکوت منکشف ہوتے ہین سو تو اگر خواب کا اعتبار کرے تو
تجکو آیات ظاہرہ و قدرت باہرہ الہی کے عجائب نظر آئین کیونکہ خواب مین کبہی وہ چیز منکشف ہوتی
ہے جو کہ بعد ایک سال یا ایک ماہ کے ہونے والی ہے پس شئے معدوم جو کہ ابتک موجود نہین
ہے اللہ تعالے تجکو اُسپر قبل اُسکے ایجاد کے اطلاع دیتاہے تاکہ تجکو یہ بات بتا دی کہ کوئی تیرا
خالق و معبود ہے جو کہ علام الغیوب ہے تجکو قصہ منام ابراہیم خلیل کا معلوم ہے اور حضرت
سے کہا تہا اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا و عللت بحسن الاھتداء و قد ظفرت بکمال
الاھتداء ۹ میراث نبوت کی علم ہے اس علم کے وارث اصحاب و اہل بیت رسالت ہین
تجہپر ان سبکی محبت واجب ہے تو طرف ایک جہت کے مائل نہو اور دوسری جہت کو نجہوڑ کہ
یہ ہومی ہے اشتغال ساتہ عصبیت و خوض کے امر صحابہ و عترت مین شغل بطالین ہے ایک قوم
نے بطالت کے ساتہ استرواح کیا اور مخالفات و ارتکاب مناہی پر جرأت کی اور اپنے زعم کو
محبت سمجہا اور اُنکے جی نے اُنسے یہ کہدیا کہ یہی محبت تمہارے کام آئیگی حالانکہ یہ بات نہین
ہے بلکہ جب تک وہ جادہ مستقیمہ پر قایم ہونگے تب تک یہ محبت بغیر تقوے کے کچہ کار آمد نہ
ہوگی جب نماز فوت ہوئی اور اوقات ضائع ہوئے اور گناہ کا ارتکاب ہوا اور محارم مباح
ہوگئی تو اب کسطرح یہ محبت اونکا جبر کریگی فاطمہ بنت رسولخدا صلعم کا دوست رکہنا واجب
ہے اور یہی بات ہر مومن کی دل مین گنجایش کرتی ہے حضرت کا قول بہی سنا ہے کہ فاطمہ
کے حق مین کیا کہا تہا فاطمۃ بضعۃ منی پہر فرمایا تہا اعملی لا اغنی عنک من اللہ شیئا پہر یہ
بہی سنا ہوگا کہ فاطمہ کا زہد دنیا مین اور اُنکا علم و عمل و تجرع مرارات فقر و قلت و حسن
صبر و احتساب کیسا کچہ تہا تو یہی امور موجب اُنکی محبت کے دل مسلمین ہین اگر یہ صفات
ظاہرہ اُن مین نہوتی تو مجرد نسبت باہمی اُنکی ساتہ حضرت کے موجب محبت کی نہوتی پہر جبکہ

یہ سب اوصاف جمع ہوگئے تو اب کسطرح اُنکی محبت واجب نہوگی حسن وحسین رضی اللہ عنہما فاطمہ
کی اولاد ہین اور انکی اولاد خود فاطمہ کی اولاد ہے تو یہ سب اولاد رسول صلعم کی ٹہری
پس جسکے دلمین حب رسول ہوگا اوسکو حب اولاد رسول کا ہونا بہی ضرور ہے باقی رہے
اصحاب حضرت کے سو فضائل ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کے لاتحصر ہین اور تبرا علی مرتضے کو صحابی
رسول خدا کہنا بنسبت قرابت کے اکمل تر ہے وصف مین والکل عال کیونکہ نسبت قرابت
کی جوری ہے اور نسبت صحبت کی معنوی تو اب کسی مومن کے دلمین کب اس امر کی گنجایش
ہوسکتی ہے کہ وہ اصحاب حضرت مین قدح وجرح کرے حالانکہ وہ حضرت کے ساتہ مثل ایک
جان وتن کے تہے اُنہون نے اپنے اموال وازواج صرف کردئے اور اوطان سے ہجرت
کرگئے اور ہمسرون اور یارون ہمعمرونکو محبت نبوی مین چہوڑ دیا لکن جس کسی پر اس
امت مین سے شیطان نے فتح پائی ہے اور اوسکے عقائد مین میل جول وسوسۂ ابلیس کا ہوگیا
وہ ناپاک ہے اُسکی ضمائر مین بسبب مشاجرات باہمی کے کینہ وعداوت نے قدم جمایا
اور یہ اعتقاد وضغائن ایسے مستحکم ہوگئے کہ لوگون نے اوسکو متوارث کرلیا اور متجسد ومنجذب
طرف اہوار کے ہوگئے جنکے اصول مضبوط اور فروع شاخ درشاخ ہین سو تو ای مبرا ہو لے
وعصبیت سے اسباب انکو جان لے کہ اصحاب آنحضرت باوجود نزاہت بواطن وطہارت قلوب
کے بشر تہے وہ بہی نفوس رکہتے تہے نفوس کے لئے صفات ہوتی ہین سو اُنکے نفوس جب
بصفت قلوب منکرہ ظاہر ہوتے تو فوراً رجوع طرف اپنے دلونکے کرکے امور نفسانیہ کا انکار
کرتے تہے اُنکی آثار نفوس مین سے کچہ ذرا سا اثر طرف اُن نفوس کے پہنچا ہے جو کہ عادم
قلوب تہے اسلئے انکو قضایا اُنکے نفوس کے دریافت نہوئے بلکہ انہون نے اسی حیثیت
نفسیت کا ادراک کیا اور ظاہر مین جو مفہوم نفوس کا نزدیک انکے تہا اُسکی بنیاد پر تصرف
کرکے بدعات وشبہات مین گرفتار ہوگئے اور ہر مورد مین وارد ہوے اور ہر آب غیر
سائغ کو نوش کیا اور صفاء قلب اُنپر دشوار ہوگیا اور طرف انصاف کے رجوع نہ کرسکے
حالانکہ نفوس صحابہ کے صفات نفسانیہ بہت کم رکہتے تہے اسلئے کہ وہ محفوف بانوار قلوب
تہے لکن جب ان نفوس امّارہ بالسوء والون نے اس امر کو متوارث کرلیا تو انمین حدوث

بغض وعداوت کا ساتھ اُنکے ہو انکو اگر نصیحت قبول ہے تو تو اس تصرف سے باز رہ اور
سب سے یکسان محبت والفت رکہ کیسیکی محبت کو انمین سے کسیکی محبت پر ترجیح نہ دے اور
تفضیل وغلو سے بہی باز رہ کیونکہ مقدار انکا خوض کرنے سے اکبر تر ہے تجکو اختیار کرنے مین
عقیدۂ سلف کے اسیقدر کافی ہے جو کہا گیا یہ ضرور نہین ہے کہ تو ایک کو دوسرے سے زیادہ
دوست رکہے اور ایک کے فضل کا دوسرے کے فضل سے زیادہ تر معتقد ہو بلکہ تو سبکا
محب اور سبکے فضل کا معترف علی حسب سابقہ رہ اور خلافت خلفاء اربعہ کا اعتقاد کر علی و
معاویہ جب باہم قتال وخصام کرتے تہے تو دونون طرف کے لوگ ایک دوسرے کو برا کہتے لیکن
ایک نے دوسرے کو کافر نکہا سو تو بہی کسی جاہل ساب کو کافر نکہہ امیر المومنین علی رضی اللہ
عنہ اپنی خلافت مین مجتہد مصیب تہے اور سب سے زیادہ حقدار خلافت کے تہے اور اجتہاد
معاویہ کا بابت خلافت کے خطا تہا کیونکہ معاویہ باوجود علی کے استحقاق خلافت کا نرکہتے
تہے واللہ ینفعنا بمحبتہم ویحشرنا فی زمرتہم امین ۰ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ بعد مرنے
کے جو کچہ پاس مردہ کے کہا جاتا ہے یا اُس مردہ سے کہا جاتا ہے وہ اوسکو سنتا ہے جسطرح
کہ اپنی زندگی مین سنتا تہا اور نہلا نیوالے کی سختی و نرمی سے متاثر ہوتا ہے اور جو کوئی اُسکے
بدن کو ہات لگاتا ہے اُسکو جانتا ہے وہ حواس جو منعدم ہو گئے ہین وہ اوسمین منکتم ہوتے
ہین ہمکو امر سیت وسماع ورویت میت مین کچہ شک وشبہ نہین ہے اخبار اسی پر دلیل ہین
تو تفتیش کریگا تو پائیگا اور اہل وخاصہ خدا نے اس امر کو اپنے ذوق سے پایا ہے اور
جانکر یقین کیا ہے اللہ نے اُنپر یہ بات ظاہر کر دی ہے اور اُنکو اس حال پر مطلع فرما دیا ہے
دو فرشتے منکر نکیر آکر سوال کرتے ہین یہ سوال مقبور ہی سے ہوتا ہے اور ظاہر امر یہ ہے
کہ سوختہ وغرق شدہ سے بہی ہوتا ہے اور اوس شخص سے بہی جسکو کسی درندہ نے کہا لیا
ہے غرضکہ کسی طرح پر مرے باوجود اختلاف احوال کے مسئول ہوتا ہے یہ مسئلت ایک ابتلا
ہے طرف سے اللہ کے واسطے بندونکے یہ ایک منزل ہے منجملہ منازل آخرت و موافقت آخرت کے
ہمکو ضغطہ قبر کا بہی اعتقاد ہے قبر ایک چمن ہے بہشت کے چمنون مین سے یا ایک گڑہا ہے
دوزخ کے گڑہون سے ارواح واجساد نعیم مقیم وعذاب الیم مین شریک ہین قالب بعد خاک

ہوجانے اور سفال وخشت بنی کی ہمراہ اپنے روح کے نعیم وعذاب مین شریک حال یکدیگر رہتے
ہین اللہ تعالے اُس دن عرض نشور کے ہر قالب اور اُسکی روح کو جمع کریگا ابراہیم علیہ السلام کا
قصہ بابت چار پرندونکے اس راز کا اظہار ہے کشف اس غطا کا بعد موت کے ہوگا فکشفنا
عنك غطاءك فبصرك اليوم حديد اُسوقت آنکھ کھلے گی اور انسان خواب وغفلت وجہل سے
جاگے گا اور ایک اور ہی عالم دیکھیگا جسکو وہ کبھی نہ دیکھا تہا اور جنت ونار کو دیکھیگا ہمارا عقیدہ
یہ ہے کہ بہشت ودوزخ اسدم موجود ومخلوق ہین جو کچھ دربارہ عظم امر جنت آیا ہے جیسے حور
قصور ولدان غلمان انہار اشجار وہ سب حق ہے جمیع امر جنت کو اس خبر پر قیاس کرنا چاہیئے
کہ جب کوئی بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کہنے پر اُسکو ایک درخت دیا جاتا ہے جس کے
سایہ مین سو برس تک سوار چلے سو یہ سب حق ہے بلکہ وہان اس سے بھی بڑھکر ہے جو کہ
کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کان نے سنا اور نہ دلین اوسکا خطرہ گزرا وانما اخبرت بيسير
عن كثير على قدر وهمك وخيالك وضيق وعائك اسلئے کہ جبتک آدمی اس جہان مین ہے
تب تک برتن اُسکے فہم کا بقدر تنگی اس عالم کے تنگ ہوتا ہے اور جو لوگ مقیدا اپنے عقلون
کے ہین وہ کوئی شے قبول نہین کرتے مگر وہی شی جسپر برہان دلالت کرتی ہے اور جو امر بے
برہان عقلی ہے وہ نزدیک اُنکے تخشف وہذیان ہے سو یہ لوگ ملاحدہ وزنادقہ اجہل خلق
اللہ باللہ ہین انکا آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے اُنکے فساد امر پر یہی اختلاف انکے آرا کا دلیل
ہے اور صحت امر انبیاء پر یہی اتفاق انبیاء کا اصول غیر مختلف الفروع پر دلیل ہے ہم اعتقاد
رکھتے ہین کہ اللہ تعالے دن حساب کے ساری خلائق کو مبعوث اور تمام خلق کو صعید واحد
مین مجموع کر کے نقیر وقطمیر کا حساب کتاب لیگا ایک فریق جنت مین ابد الآباد رہیگا اور دوسرا
فریق سعیر مین مخلد ہوگا وضرب بينهم بسور له باب جسنے یہ کہا کہ نار مین مخلد نہ رہیگا اوسنے خطا
کی ایکقوم فقط ذائقہ گیر نار ہوگی اور دوسری قوم قدرے قلیل آگ مین رہیگی اور کچھ
لوگ بقدر ذنوب کے ٹھہرینگے اہل بدع کا حال مثل اہل کبائر کے ہوگا مخلد فے النار نہونگے
حدیث مین آیا ہے کہ یہ امت تہتر فرقے ہوجائیگی بہتر فرقے نار مین جائینگے اور ایک جنت
مین یہ جزء واحد اہل سنت وجماعت ہین سو اس حدیث مین ہونا اہل بدعت کا اس امت سے

ثابت کیا ہے تارکین جانتے ہیں کہ خلود لازم نہیں آتا رہا فسق تو اسکی سزا وہ ذائق نار ہوگا اور بقدر
اسکا نار مین ہوگا مگر واسطے تحلت قسم کے باقی لوگ نار مین جاکر پھر نکلین گے اسلئے ہم ایسا مرتکب
معتقد نہیں ہین کہ مسلم عاصی حاجی مرتکب گناہ فی النار ہوگا گو مرتکب کبیرہ و بدعت ہو ایک
اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ انبیاء دن قیامت کے شفاعت کرینگے اونکی سفارش سے ایک خلق کی رہائی
ہوگی اور اولیاء اور مومنین کے لئے بھی شفاعت وجاہ نزدیک خدا کے بقدر اسکے مراتب کے
ہوگی ہم اسکے بھی معتقد ہین کہ پلصراط حق ہے بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز
اور ترازو بھی حق ہے اسکے پلے ہین اور ایک لسان اللہ کی قدرت کے سامنے تلنا اعمال کا
میزان مین کچھ تعجب کی بات نہیں ہے تعجب بھی جواہر و اعراض معلوم ہین اسلئے تو وزن اعراض سے
تعجب کرتا ہے اور قائل وزن پر ہنستا ہے اور جسکو اللہ نے اسرار و عجائب اقدار پر اطلاع
بخشی ہے وہ تیرے اس قصور عقل پر خندہ زن ہے اور تیری رکاکت فہم پر عیب گیر فالیوم
الذین آمنوا من الکفار یضحکون جو شخص عاقل ہوکر امور آخرت کا منکر ہے وہ اس فن والے
کے سامنے کودک سے بھی کم عقل تر ہے ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ حوض مورود جو کہ مخصوص ہے
ساتھ نبی صلعم کے حق ہے ہم اسکے معتقد نہیں ہین کہ اہل کبائر کا نار پر وارد ہونا ضرور ہے
ہم قطعاً یہ بات نہیں کہتے ہین بلکہ جائز ہے کہ اللہ تعالے اُنسے تجاوز کرے اور اُنکے سیئات کا
کفارہ کر دے اور نہ کسی کے لئے ہم یقین جنتی ہونے کا کرین بسبب اسکے اعمال صالحہ
و طرائق حمیدہ کے بلکہ ہم اسکے لئے امید جنت کی رکھتے ہین جائز ہے کہ اللہ اُسکو ناپید اور
کرے ہان مگر وہ لوگ جنکو رضوان پر تنزیل نے نص کی ہے قال تعالے لقد رضی اللہ
عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرة ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ عیسے علیہ السلام آسمان سے زمین
پر اترینگے اور دجال برآمد ہوگا اور سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا یہ سب بلاشک و شبہ حق
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ خلافت قریش مین ہے قیامت تک غیر اُنکے اس بارہ مین
مجادلہ نہیں کرسکتا ہے ہم اعتقاد کرتے ہین وجوب انقیاد کا واسطے امام وقت کے بنی عباس
مین سے اور واسطے سات ولاة کے جو اُنسے پہلے تھے اور جو کوئی امام پر خروج کرے اوس سے قتال کرنا
درست ہے ہم معتقد ہین جمعہ و جماعات و وجوب قضاء حقوق مسلمین اور اتفاق کرنے کی حسن میں

پر کہ وہ اتفاق کرین ہمکو اُنکے اجماع کرنے کا ہی اعتقاد ہے ہم اپنے رائے پر اجماع مسلمین کو چھوڑ
کر نہین جم سکتے وکل ذلک بتوفیق اللہ تعالےٰ انتھی کلام الشیخ رضی اللہ عنہ ملخصا وفاجتنہ
واتقنہ وادم فقہ بالکتاب والسنۃ شیخ رح نے اس عقیدہ کو بحالت مجاورت مکہ حرسہا اللہ تعالےٰ
بحسب فرمایش بعض اخوان مسلمین بعد استخارہ کرنے اور ملتزم ومستجار مین دعا مانگنی اور
ارکان ومستار کے ساتھ تمسک کرنے کے تالیف کیا ہے اور اسکا نام اعلام الہدے وعقیدہ
ارباب التقوےٰ رکھا ہے یہ رسالہ مشتمل ہے دس فصل پر ہر فصل مشتمل ہے جواہر زواہر عبارتہ
حسنہ پر مینے اسجگہ تمام تقریر اُس تحریر کی نہین لکھی اسلئے کہ وہ لائق اہل علم کامل وعرفان
صادق کے ہے نفس مسائل اعتقاد کو حبۃ حبۃ ہر فصل سے لیلیا ہے وباللہ التوفیق

فصل بیان مین اختلاف وانتقاد بعض عقائد فرقہ ناجیہ کے ہو
باختصار تمام بموجب بیانات مندرجہ فصول مقدمہ رسالہ ہذا کے

افقہ اکبر ق تلفظ ہمارا ساتھ قرآن کے مخلوق ہے اسیطرح لکھنا ہمارا اسکو مخلوق ہے
اور پڑھنا ہمارا اسکو مخلوق ہے انتہی ص یہ قول خلاف ظاہر حدیث ہے سلف نے اسمین
بحث نہین کی ہے کہ لفظ وتلاوت وکتابت مخلوق ہے یا غیر مخلوق اسلئے خوض کرنا اسمین
بہتر نہین سکوت کفایت کرتا ہے ق وہ بلا آلہ وحرف کے کلام کرتا ہے حروف مخلوق ہین
ص یہ درست ہے کہ کلام خدا کا بلا آلہ ہے مگر نفی حرف وخلق حرف کی ٹھیک نہین
حرف وصوت کا ثبوت خود حدیث مین موجود ہے اور حروف ہجا رقدیم مین نہ حادث ق
وہ موجود ہے مگر بلا جسم وجوہر وعرض ص مضمون صحیح ہے مگر استعمال ان الفاظ کا سلف
سے ثابت نہین ہوا ق سارے ایماندار ایمان وتوحید مین برابر ہین اور اعمال مین
کم وبیش ص زیادت ونقصان ایمان کا کتاب وسنت سے ثابت ہے پھر انکار کیسے
چہ اور بعض اہل علم نے اسکو راجع طرف نزاع لفظی کے کیا ہے ہمارا ایمان اور ابوبکر وجبریل

علیہ السلام کا ایمان برابر نہیں ہے **ق** ہر صفت کا فارسی میں بولنا جائز ہے سوائے یدکے
ص یہ استثنار بے دلیل ہے **ق** ایمان نہ بڑھے نہ گھٹے **ص** تقدم الکلام علیہ خلافاً
ق ایمان غیر عمل **ص** لکن ظاہر کتاب وسنت سے داخل ہونا عمل کا ایمان میں
پایا جاتا ہے اور اقوال علمار کے اسبارہ میں مختلف ہیں **ق** حروف وسیاہی وکاغذ
وکتابت سب مخلوق ہیں **ص** حرف میں بحث ہے باقی درست ہے **ق** استطاعت
ہمراہ فعل کے ہوتی ہے **ص** کتاب وسنت اس سے بالکل ساکت ہے **ق** قصر وافطار
رخصت ہے سفر میں **ص** اسمیں بابت رخصت وعزیمت کے بحث ہے نیل الاوطار
میں دیکھنا چاہیئے **ق** وہ دن ہزار برس کا ہوگا **ص** بلکہ پچاس ہزار برس کا
ہوگا **ق** دیدار خدا بلاکیف وشبہ وجہت ہوگا **ص** نفی جہت ومقابلہ ومسافت
ونحوہا سے سلف نے سکوت کیا ہے اسمیں خوض کرنا فضول ہے **۲** عقیدہ کا اشعری
ق صفات نہ عین ہے نہ غیر الخ **ص** سلف نے اسمیں کبھی خوض نہیں کیا اور کتاب
وسنت اس سے ساکت ہیں قطعیۃ علے عن لا ادلی **ق** قرارت قرآن مخلوق ہے **ص**
سلف نے اسمیں کلام نہیں کیا اہل کلام کا یہ خوض ہے پس بس **ق** کلام معنی قائم
بالنفس ہے **ص** یعنے اللہ کا کلام نفسی ہے بلا حرف وصوت کے تو یہ بات خلاف ظاہر
حدیث ہے کتاب وسنت سے کہیں اتا پتا اس کلام نفسی کا نہیں سا ہے مگر قول شعراء
میں والشعراء یتبعھم الغاوون **ق** استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے **ص** کلام
اسپر گزر چکا **ق** بندہ کاسب ہے **ص** اسکی صحت اطلاق میں بحث ہے اگرچہ ایک
جماعت اہل سنت کا قول یہی ہے **ق** یہ جائز نہیں کہ رویت خدا کی کسی مکان یا صورت
یا مقابلہ یا اتصال شعاع سے ہو **ص** اسمیں خوض کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے صرف
اعتقاد لانا دوام رویت پر علی مراد اللہ تعالے کفایت کرتا ہے **ق** عمل کرنا ارکان
سے جزو ایمان نہ ہے **ص** یعنے عمل داخل ایمان نہیں ہے اسپر کلام گزر چکا اہل حدیث کے
نزدیک ایمان عبارت ہے اقرار لسان تصدیق جنان عمل بالارکان سے ظاہر کتاب و
سنت اسکے ساتھ ناطق ہے واللہ اعلم **۳** عقیدہ کا غزالی **ق** نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض

فوق ہر شے سے بفوقیت مکانیت نہ مکانیت **ص** یہ معانی صحیح ہین لکن یہ الفاظ مبتدع ہین سورہ
اخلاص اور آیۃ الکرسی کے ہوتے ہوئے ان الفاظ سے تنزیہ یا وصف کرنا بیفائدہ ہے
ہمکو امرار و اجرار صفات کا کما جاءت کفایت کرتا ہے **ق** وہ محتاج گوش سوراخ
گوش و حدقہ و مژگان نہین ہے بغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتھ کے پکڑتا ہے **ص** یہہ
ٹہیک ہے لکن صفت اذن و ید حدیث سے ثابت ہے بلا تشبیہ و تمثیل اور اس عبارت سے
ایک گونہ نفی ید و اذن کا نکلتا ہے سو کچہ احتیاج اس عبارت کی نہین ہے **ق** نہ ایسی
آواز سے نہ ایسی حرف سے الخ **ص** اس تقریر مین نفی حرف و صوت کی ہے مگر بقید
انسلال ہوا اور شقفتین پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ حرف و صوت تو ہے لکن نہ ہمارا سا حرف
و صوت سو یہ عقیدہ اس معنی پر صحیح ہے اور اگر مراد مطلقا نفی ہے حرف و صوت کی تو بالکل
خلاف سنت صحیحہ مطہرہ ہے **ق** موسے علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر حرف و صوت
کے سنا **ص** یہ تصریح ہرگز کسی آیت یا حدیث مین نہین آئی ہے اور نہ اسمین کچہ ضرورت
خوض کرنے کی ہے ہمکو فقط اتنی بات پر ایمان لانا کفایت کرتا ہے کہ کلم اللہ موسیٰ تکلیما **ق**
اللہ جوہر متحیز نہین ہے اور نہ جسم اور نہ عرض اور نہ مختص بجہت **ص** ہم پہلے کہہ چکے
ہین کہ یہ الفاظ مبتدع ہین گو معنی صحیح ہون اور جہت فوق و علو و استوا کتاب و سنت سے
ثابت ہے انکار اسکا انکار قرآن و حدیث ہے **ق** نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے
ص کلام نفسی ہونے پر کوئی دلیل کتاب یا سنت یا قول سلف یا اجماع امت سے
ثابت نہین ہے بلکہ اللہ کا کلام حرف و صوت ہے گو مثل حرف و صوت مخلوق کے نہو احادیث
صحیحہ اسی پر دلیل ہین انکار کرنا حرف و صوت کا مجرد قال و قیل اہل کلام ہے **ق** تکلیف
مالایطاق دینا جائز ہے **ص** اسمین خلاف اہل علم ہے راجح یہ ہے کہ جائز نہین ہے
بدلیل قولہ تعالے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور کریمہ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ
نازل ہے **بم عقائد نسفے ق** نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود
نہ متبعض نہ متجزی نہ مترکب نہ متناہی نہ موصوف بماہیت و کیفیت نہ متمکن اندر کسی
مکان کے نہ اوسپر کوئی زمانہ جاری ہو **ص** یہ سارے الفاظ تراشیدہ اہل کلام

اور مبتدعین اسلام کے ہین آئمین سے کوئی لفظ قرآن یا حدیث مین نہین آیا ہے یہ
الفاظ متکلمین نے واسطے تنزیہ رب جل جلالہ کے تراشے ہین اللہ تعالے نے سلف کو
اس تراش خراش سے ہمیشہ عافیت مین رکھا جو تنزیہ و تقدیس کلمات کتاب و سنت
مین ہے وہ مغنی ہے ان الفاظ مخترعہ و عبارات محدثہ سے گو معانی ان مبانی کے فی نفسہا
صحیح ہون **ق** اللہ کی صفات نہ عین نہ غیر **ص** ہمکو سرے ہی سے کچھ خوض و بحث
کرنا ایسے مسائل مین ضرور نہین ہے جنبات سے سلف صالحین نے تعرض نہین کیا
اسمین خوض کرنیکا نتیجہ بجز اسکے اور کچھ نہین ہے کہ انسان حق کو ناحق یا باطل کو حق سمجھ
بیٹھے اور گرہ کا نقصان کرے اللہ جانے اور اسکے صفات جانین **ق** اللہ کا کلام
جنس حرف و صوت سے نہین ہے **ص** مکرر گزر چکا ہے کہ نفی حرف و صوت کے کلام
باریتعالے سے خلاف کتاب و سنت ہے اللہ کے کلام پر اطلاق قول و کلمہ و کلمات و حدیث
و حرف و صوت کا قرآن و حدیث سے ثابت ہے جس لفظ و عبارت کو اللہ و رسول اطلاق
و تلفظ کرین کسی بشر کو انکار اسکا نہین پہنچتا ہے کیونکہ انکار منجر بانکار کتاب و سنت ہوتا
ہے **ق** نہ کسی مکان و جہت و مقابلہ و اتصال شعاع و ثبوت مسافت سے **ص** بحث
کرنا ان الفاظ سے طریقہ اہل حدیث پر بدعت ہے اسلئے کہ کتاب و سنت سے فقط رؤیت
ثابت ہے نہ یہ قیود وہم کون ہین جو اسمین خوض کرین اور عقیدہ میں لبسبب اسکے بعض
کے راہ صواب سے دور جا پڑین و باللہ العصمۃ **ق** استطاعت ہمراہ فعل کے ہے **ص**
یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور ایسی بحث ہے جسمین سلف نے خوض نہین کیا **ق** ایمان
نہ بڑہے نہ گہٹے **ص** کتاب و سنت شاہد ہین زیادت و نقصان ایمان پر کچھ حاجت تاویل
کی نہین ہے ظاہر قرآن و حدیث پر ایمان لانا کافی ہے **ق** انا مومن حقا کہے نہ
انشاء اللہ تعالی **ص** سلف سے انشاء اللہ کہنا ثابت ہے یہ کچھ شک کی راہ سے نہین ہے
یہ محاورہ و کتاب و سنت مین موجود ہے ۵ عقید حنابلہ **ق** ہان یہ کہتے ہین کہ اسماء الہی
مین الہی ہین **ص** گو ایسا ہی ہو لکن جب تک کہ کوئی آیت و حدیث صحیح و دلالت صریح آ بہ
نکرے تب تک سکوت اولے ہے ہم ترک کرنے پر اس بحث کے ماخوذ نہونگے ۶ عقید تعرف

ق نہ جسم ہے نہ شبہ الخ ص اسجگہ بہت سے الفاظ تنزیہ بعبارات جدیدہ لکھے ہین
مضمون توحید کا جو ان الفاظ کے نفی سے ثابت کیا ہے وہ درست ہے مگر الفاظ ساختہ
وپرداختہ ہین آنکی کچھ ضرورت نہ تہی اسلئے کہ الفاظ وعبارات آیات کتاب وسنت
مستطاب واسطے اثبات تنزیہ وتقدیس کے کفایت کرتے ہین ق صفات نہ عین
نہ غیر اسیطرح اسمار ص احوط یہی ہے کہ اس قسم کے مسائل مین سرے سے غور نہ
کرے اسجگہ ایمان اجمالی اولی ہے جب کسی صفت یا اسم کی تفصیل شارع نے ہمکو نہین بتائی
ہمکو اسمین خوض کرنا اور بال کی کہال نکالنا نہین پہنچتا کیونکہ خوف مغالطہ کا لگا ہوا ہے اجمال
مین رجا ہے تفصیل مین خوف ہے ق اللہ کا کلام حرف وصوت نہین اور ایک گروہ صوفیہ
کی نزدیک حرف وصوت ہے ص یہی قول بعض صوفیہ کا مطابق کتاب وسنت کے ہے
نہ قول اول جب لیس کمثلہ شئ کہا تشبیہ جاتی رہی تاویل سری ہی سے واجب نہین ہے
ق انکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے ص یہ قول مرجوح ہے راجح یہ ہے کہ حق واحد
ہوتا ہے نہ متعدد اسجگہ اگر یون کہا جاتا کہ ہر مجتہد مثاب ہے تو درست ہوتا اسلئے کہ مجتہد
کو خطا پر بہی ایک اجر ملتا ہے جسطرح کہ ثواب پر دو اجر ملتے ہین ق جو شخص ہمیشہ سفر
مین رہے اسکا کوئی مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑہا کرے ص ہمکو کوئی سند اس قول کی
نہین ملی ظاہر حدیث جو در بارہ مطلق سفر آئی ہے وہ اسکو مقتضی ہے کہ سفر مین قصر کرنا
عزیمت ہے ۷ عقیدہ شیخ ابن عربی قدس سرہ ق نہ جوہر متحیز ہے نہ عرض نہ جسم نہ
اسکے لئے جہت ہے اور نہ تلقار ص یہ وہی الفاظ ہین جنکو متکلمین نے باختلاط اہل
فلسفہ واسطے تنزیہ باریتعالی کے تراشا ہے اگرچہ مضمون انکا مخالف شرع نہین ہے لکن
یہ الفاظ بہی شرع مین نہین آئے ہین کیا بغیر ان الفاظ کے تقدیس ممکن نہین ہے یا ان
الفاظ کا استعمال کرنا مدلول کسی دلیل قرآن وحدیث کا ہے یہ صحیح ہے کہ لفظ جہت و
تلقار کا شرع مین وارد نہین ہے لکن اسمین بہی شک نہین ہے کہ استوار وعلو وفوق بنصوص
کتاب عزیز واسطے علی اعلی تعالے شانہ کے ثابت ہے اس نفی سے متبادر الے الفہم نفی صفات
مذکورہ کے ہوتی ہے تو پہر ایسے الفاظ کا ذکر نکرنا ہی اولے واحوط ہے واللہ اعلم ۸

عقیدہ غنیۃ الطالبین **ق** نہ جسم محسوس ہے نہ جوہر محسوس نہ عرض نہ ذی ترکیب نہ ذی آلہ و تالیف و ماہیت و تحدید **ص** بیشک وہ ایسا ہی ہے اور یہ الفاظ کلامیہ محض واسطے ایضاح تقدیس کے لکھے جاتے ہین اگرچہ شرع مین صراحۃً وارد نہیں ہین تاکہ ہر مومن اللہ کی تنزیہ کو بخوبی سانہ شرح و بسط کے سمجھ لے کسی مبتدع مضل کے دہوکے مین نآئے **ق** یہ وہی جنت ہے جسمین آدم و حوا اور ابلیس تہے **ص** اس بحث کو ابن القیم رحمہ نے کتاب حادی الارواح مین بہت بسط سے لکہا ہے اور دلائل فریقین ذکر کرکے کسی جانب کو ترجیح و تنقیح نہین دی ہے اسمین کچھ شک نہین ہے کہ دلائل فریقین کی بہت صاف و درست ہین لیکن وقوف اولے ہے اسلئے کہ کوئی نص صریح اس بارہ مین نہین آئی ہے جسکی استناد پر ہم حکم تطبیق اسبات کا دے سکین کہ جنت آدم وہی جنت یوم المعاد تہی اگرچہ کوئی استبعاد بابت اس قول کے نہین ہے کیونکہ جنت و نار موجود ہین اگر آدم اسی جنت سے نکالے گئے تو کیا دور ہے اور اگر کسی اور جنت سے جو زمین پر تہے انکا اخراج ہوا تو خدا جانے واللہ اعلم

۹ عقیدہ مجدد رضی اللہ عنہ **ق** حدیث قدسی مین آیا ہے خلقت الخلق لاعرف **ص** یہ حدیث نزدیک ائمہ حدیث کے ثابت نہین ہے جسطرح کہ مراجعت کتب موضوعا حدیث سے ثابت ہے **ق** نہ جسم و جسمانی ہے نہ مکانی و زمانی صفات ہشتگانہ اسکے وجود مقدس پر زائد ہین **ص** ائمہ حدیث کے نزدیک یہ بحث کہ صفات زائد علی الذات ہین یا نہین مطوی علی غرہ ہے اسلئے کہ اس خوض کا رائحہ کتاب و سنت سے استشمام نہین ہوتا ہے واللہ تعالی اعلم بذاتہ و صفاتہ **ق** یا ایہا النبی حسبک اللہ و من اتبعک من المؤمنین **ص** محققین موحدین کے نزدیک عطف حرف مَن کا کاف پر ہے نہ اسم جلالہ پر کما صرح بذلک شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ وغیرہ سہ بہذا توسل باسباب کا کچھ منافی توکل کے نہین ہے **سہ**

گفت پیغمبر باواز بلند ؛ بر توکل زانوئے اشتر ببند

ق وعید و وعدہ دونون مین خلف نہین ہوتا ہے **ص** بیشبہ جمہور اہل علم کا یہی مسلک ہے اور بعض حنفیہ مثل ملا علی قاری وغیرہ کے طرف خلف وعید کے گئے ہین

اور کہتے ہین س

وانی اذا اوعدتہ او وعدتہ ؛ لمخلف میعادی ومنجز موعدی

لکن یہ اختلاف طرف نزاع لفظی کے راجع ہو سکتا ہے فتامل ق تحاشی صورت استثنار سے ایمان مین اولے واحوط ہے ص نہین بلکہ استثنار ہی احوط واولے ہے اسکی تحریر امام غزالی ودیگر علمار ربانی نے بجائے خود اچھی طرح کی ہے اور پہر جبکہ اس مسئلے مین نزاع لفظی ممکن ہے تو پہر کوئی وجہ عدم استثنار کی احوط واولے ہونے کے لئے نہین ہے واللہ اعلم ۱۰ عقیدہ شاہ ولی اللہ ق - نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز مین ہے نہ جہت مین نہ اسکے طرف اشارہ ہو سکے ص بارہا گزر چکا کہ یہ الفاظ تراشے ہوئے متکلمین کے ہین اللہ تعالے نے اہل حدیث کو سلفاً استعمال سے ان الفاظ کے محفوظ رکہا ہے وہ لوگ نہ جوہر کو جانتے تہے نہ عرض کو پہچانتے وہ تو تنزیہ کے لئے احد صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد اور لیس کمثلہ شیٔ پر اکتفا کرتے تہے ہان لفظ جہت کا صراحۃً کسی دلیل مین نہین آیا ہے اسی جگہہ سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بہی استعمال سے اس لفظ کے روکا ہے اور اس لفظ کو بدعت کہا ہے معہذا علو وفوق واستوار ثابت ہے اس سے جہت علو ثابت ہوتی ہے اور گو طرف اللہ کے اشارہ بلفظ اینجا وآنجا نہین ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے ہونا اللہ کا مکان مین لازم آتا ہے لکن حدیث جاریہ مین آیا ہے کہ این اللہ اور اسنے کہا تہا فی السماء حضرت نے اوسکو مومنہ ٹہرایا اور حجۃ الوداع مین ایک لاکہہ چوبیس ہزار کے روبرو انگلی سے طرف آسمان کے اشارہ فرما کر اللہم اشہد کہا تہا یہ دلیل ہے علو وفوق واستوار پر بلا کیف وبلا مکان ہمکو اسی صرافت ومحوضیت پر رہنا موجب سلامت کا ہے اور احتراز کرنا الفاظ مبتدعہ سے لازم ہے واللہ اعلم ق جسطرح سے صورت یعقوب علیہ السلام کی انگشت بدندان قصہ یوسف علیہ السلام مین ظاہر ہوئی تہی ص قرآن کریم فقط اتنا آیا ہے کہ لولا ان رای برہان ربہ یہ بات کہ وہ برہان صورت یعقوب علیہ السلام تہی یا کوئی اور شے کسی حدیث مین نہین آئی ہمکو رویت برہان پر ایمان لانا کافی ہے حاجت تعیین مراد کی نہین کما قال الشوکانی رح فی فتح القدیر ۱۱ عقیدہ سبع سنابل ق اللہ کی ذات اور

اوسکی صفتین نہ جسم ہین نہ جوہر ہاین نہ عرض ہین ص دل اسبات سے نہایت قلق مین ہے کہ یہ الفاظ
منحوتہ اہل کلام کے ایسے عام ہوگئے ہین جو اکثر علما و صوفیہ و فقہار کے زبان و قلم سے بے تکلف نکل
جاتے ہین ہم یہ نہین کہتے کہ مضمون و مدلول اِن الفاظ کا خلاف تنزیہ ہے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ جو
برکت و قوت و بیان الفاظ تقدیس منصوصہ کتاب و سنت مین ہے وہ آن الفاظ تراشیدہ متکلمین
مین نہین ہے ہمکو تنزیہ تقدیس باریتعالی کی اونہین الفاظ سے جو کہ قرآن و حدیث مین آئے ہین
بیان کرنا خوش آتا ہے اور اسی مین ہم اپنی عافیت جانتے ہین ق اسماو صفات الفاظ مترادف ہین
ص یعنی صفت مین اسم ہے حالانکہ ہمکو کچھہ حاجت خوض کی اس معنی مین نہین ہے اور نہ ہم یہ کہین کہ
صفات ایک وجہ سے مین اور دوسری وجہ سے غیر ہین ۱۲ عقیدۂ قاضی ثناء اللہ ق وہ سارے
اشیار کا محیط ہے ساتھہ احاطہ ذاتی کے اور قرب و معیت رکہتا ہے ساتھ اشیار کے ۱۲ عقیدۂ قطف الثمر
ق مراد قرب و معیت سے اسجگہہ علم ہے ص چونکہ ان دونون عقیدونمین ایک ہی مسئلہ کی بحث ہے لہذا
ایک ہی جگہہ ذکر کئے گئے۔ پہلا عقیدہ یعنے احاطہ و قرب و معیت ذاتی ہے ائمہ سلف و خلف کے بالکل خلاف ہے
اور دوسرا عقیدہ کہ قرب و معیت سے مراد علم ہے اسمین اختلاف ہے ائمہ سلف متقدمین و عامہ محدثین و
مفسرین سیاق آیات کے مطابق معیت و قرب و احاطہ کی تفسیر علم و معونت وغیرہ سے کرتے ہین اور بعض محققین متاخرین
نے بعد تحقیق کے ثابت کیا ہے کہ آیات قرب و معیت منحوہا کے تاویل ساتھ علم و معونت و نصر وغیرہ کی کچھہ ضرور نہین ہے
فقط ایمان لانا کافی ہے۔ رہی یہہ بات کہ ذات سے قریب و ہمراہ ہے یا صفت ہی سے سو یہ اوسیکو معلوم ہے واللہ اعلم

خاتمۃ الرسالہ بیانمین شرک و کلمات کفر وریا کے

اس رسالہ کو اس بیان پر بعد تحریر عقائد فرقۂ ناجیہ کے اسلئے ختم کیا ہے کہ جتنے معاصی کبیرہ
صغیرہ ہین اونپر گو عذاب موقت ہو یا نہو انجام اونکے فاعل و عامل کا جنت ہوگا انشاء اللہ تعالے بخلاف
شرک و کفر کہ اسکی جزا عذاب مخلد ہے اور درستی ایمان و عقیدہ کی اوسیوقت نفع دیگی کہ مومن
انواع شرک و کفر خفی و جلی سے محفوظ رہا ہوگا ورنہ مجرد تلفظ بکلمۂ شہادتین ہمراہ
فساد عقیدہ کے شرک و کفر سے ناجی نہین ہوتا ہے یہہ کبائر کو اہل علم نے

دو طرح پر قسمت کیا ہے ایک کبائر باطن کی یہ ۶۶ ہین دوسری کبائر ظاہر کی یہ چار سو ایک ہین سو کبائر
باطنہ بدتر ہین کبائر ظاہرہ سے اگرچہ معصیت مین برابر ہین یہ شرک منجملہ انہین کبائر باطنہ
کی ہے اس سے بچنا اوس شخصکو ضرور ہے جسکو ایمان پر مرنا منظور ہو زواجر مین بحث کبائر
باطنہ کہا ہے انما اخطر ومرتکبہا اذل العصاة واحقر ولان معظمها اعم وقوعا واسهل
ارتكابا وامر ينبوعا فقلما ينفك انسان عن بعضها للتهاون فى اداء فرضها فلذلك كانت
العناية بهذا اولى ولقد قال بعض الائمة كبائر القلوب اعظم من كبائر الجوارح لانها
كلها توجب الفسق والظلم وتزيد كبائر القلوب بانها تاكل الحسنات وتوالى الشدائد
العقوبات ولما ذكرها اوصلها الى اكثر من ستين قال والذم على هذه الكبائر
اعظم من الذم على الزنا والسرقة والقتل وشرب الخمر لعظم مفسدتها وسوء اثرها
ودوامه فان آثارها تدوم بحيث تصير حالا للشخص وهيئة راسخة فى قلبه بخلاف
آثار معاصى الجوارح فانها سريعة الزوال بمجرد الاقلاع مع التوبة والاستغفار و
الحسنات الماحية والمصائب المكفرة وان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى
للذاكرين سو منجملہ ان کبائر باطنہ کے یہ شرک اعظم ذنوب ہے اسلئے آگاہ کرنا اوسکو مراتب
پر ضرور ہوا جب آدمی شرک سے بچ جاتا ہے اور صفات کفر سے محفوظ رہتا ہے تو امید اسکی
نجات کی متیقن ہوتی ہے اگرچہ بعد اللتیا والتی ہو اور اگر عیاذا باللہ عقیدہ مین یا عمل
مین یا دونون مین مشرک اور متصف باوصاف کفر تہا تو پہر کچہ امید نجات کی باقی نہین رہی
واللہ اعلم قال اللہ تعالے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء
اور فرمایا ہے ان الشرک لظلم عظیم اور فرمایا ہے انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ
الجنة وماواه النار وما للظالمين من انصار اور صحیحین مین مرفوعا آیا ہے الا انبئكم باكبر الكبائر
الاشراك بالله الى قوله فما زال يكررها حتى قلنا ليته سكت دوسری حدیث مین منجملہ
موبقات سبع کے اشراک باللہ کو گنا ہے بالجملہ شرک کا اکبر کبائر ہونا بہت سی حدیثون مین
نزدیک امام احمد و بخاری و ترمذی و نسائی و ابو داود و طبرانی و ابن حبان و حاکم و بیہقی
وغیرہم کے آیا ہے اور کسی حدیث مین شرک کو اعظم کبائر فرمایا ہے اسیطرح اسکی جزا

بہی اعظم عذاب واشد عقاب ہے انواع شرک کی بہت ہین اور اکثر لوگ اوسمین گرفتار ہین
اور زبان عامہ پر الفاظ شرک وکفر کے اکثر جاری رہتے ہین اور وہ نہین اوسکو جانتے
حالانکہ اسکی شناخت ایک امر مہم ضروری ہے کیونکہ ارتکاب کفر سے سارے اعمال حبط
ہوجاتے ہین اور نزدیک جماعت علما کے قضاء واجب اوسکی لازم آتی ہے ابو حنیفہ رح
کا یہی مذہب ہے انکی اصحاب نے بیان مکفرات مین بہت توسیع کی ہے اور بہت سے جملے
لکہے ہین اور نسبت بقیہ ائمہ کے مبالغہ کثیر کیا ہے اور انکا یہ قول ہے کہ ردت محبط اعمال
ہے ارتداد سے منکوحہ بائن ہوجاتی ہے اور نزدیک امام شافعی رح کے اگرچہ ردت محبط
عمل نہین ہے لکن محبط ثواب ہے تو اس صورت مین کچہ خلاف درمیان ان دونون امام کے
باقی نرہا مگر فقط قضاء واجب مین اور اگرچہ اکثر اہل علم نے اس بارہ مین انکی تقلید نہین
کی ہے لکن استبراء دین اور نفس کا احتیاط ومراعات خلاف کو واجب کرتا ہے جہان
تک کہ بن سکے خصوصًا اسباب تنگ اور شدید الحرج مین بلکہ اس سے زیادہ کوئی امر
سخت تر نہین ہے اسلئے ہم انکو جہ معتمد وغیر معتمد سبکو بلا قید مذہب خاص کے لکہتے ہین تاکہ
مومن ان سب سے محتاط رہے م اگر ایک مسئلہ مین چند وجہ کفر کے ہون اور ایک وجہ کفر کی نہو
تو فتوے کفر کا دینا نچاہیئے قاضی ثناء اللہ رح فرماتے ہین لکن یہ چاہیے کہ خود اوس ایک
اندیشہ وجہ کفر سے احتراز کرے م سب شیخین وتفضیل علی سے کافر نہین ہوتا ہے کیونکہ
یہ کام بدعت ہے اتنے مین کہتا ہون کریمہ لیغیظ بہم الکفار مشیر ہے طرف کفر ساب شیخین
کے م خدا کے دیدار کو محال جاننا کفر ہے م مجسمہ ومشبہ کفار ہین م اگر کلمہ کفر اپنے
اعتبار پر کہا اور نجانا کہ کفر ہے تو اکثر علماء اسپر ہین کہ کافر ہوجائیگا معذور نہوگا اور اگر بلے
قصد زبان سے نکل گیا ہے تو کافر نہوگا مین کہتا ہون جب ایسا اتفاق ہوجائے توفی الفور
تائب ومستغفر ہوکر کلمہ طیبہ پڑہ لے انشاء اللہ تعالے کفارہ اوسکا ہوجائیگا م اگر ارادہ
کفر کا کیا اگرچہ بعد مدت مدید کے ہو توفی الفور کافر ہوجائیگا م اگر حرام قطعی کو حلال
یا حلال قطعی کو حرام کہا اور فرض کو فرض نجانا تو کافر ہوگیا م ایک شخص نے دوسرے شخص
سے کہا کہ تو خدا سے نہین ڈرتا ہے اوسنے کہا کہ نہین کافر ہوا محمد بن فضیل نے کہا یہ کفر جب

ہے کہ مصیبت مین سکہے والا فلا مین کہتا ہون اوّل راجح ہے ھم اگر یون کہا کہ فلان اگر خدا بہی
ہوجائیگا تو بہی مین اپنا حق اوس سے بہر لونگا تو کافر ہوگیا اسیطرح اگر یہ کہا کہ خدا کا بس تجہپر
چلتا ہی نہین ہے بہر میرا بس کسطرح چلیگا تو بہی کافر ہوگیا ھم اگر یون کہا کہ میرے لئے آسمان پر
خدا اور زمین پر تو ہے تو کافر ہوگیا ھم اگر کسی کا بچہ مرجائے اور وہ کہے کہ خدا کو پسند تہا تو
کافر ہوجائےگا یا دوسرے نے کہا کہ خدا نے تجہپر ظلم کیا تو کافر ہوگیا ھم اگر مظلوم نے کہا کہ اے
خدا تو ظالم کو قبول نکر اگر تو قبول کریگا تو مین اوس سے قبول نکرونگا کافر ہوجائیگا ھم اگر
کہے کہ مین ثواب وعذاب سے بیزار ہون تو کافر ہوجائیگا ھم اگر کسینے نکاح کیا اور کہا مینے
اللہ ورسول کو گواہ کرلیا ہے یا فرشتہ کو تو کافر ہوجائیگا ھم اگر یون کہا کہ مینے فرشتۂ دست
راست ودست چپ کو گواہ کرلیا تو کافر نہوگا اگرچہ یہ نکاح صحیح نہوا ھم اگر کسی جانور کی آواز
پر کہا کہ بیمار مرجائیگا یا غلہ گران ہوگا یا سفر سے باز رہا تو اوسکے کفر مین اختلاف ہے مین کہتا
ہون کہ حدیث مین طیرہ کو شرک فرمایا ہے شرک اقبح کفر ہے ھم اگر کہا کہ خدا جانتا ہے کہ مین
تجکو ہمیشہ یاد کرتا ہون بعض نے کہا کہ یہ کفر ہے اسیطرح اگر یون کہا کہ مین تیری غمی وشادی
مین ویسا ہی ہون جیسے کہ اپنی غمی وشادی مین تو نزدیک بعض کے کفر ہے مین کہتا ہون انکی
تاویل مبالغہ پر ممکن ہے لکن اگر یہ عقد مین کاذب ہے تو کفر ہوگا ھم اگر کہا کہ رزق طرف
سے خدا کے ہے لکن خدا بندہ سے اوسکی جستجو کرنا چاہتا ہے تو کافر ہوجائیگا اسلئے کہ خدا
کے فعل کو بندہ کے فعل پر موقوف اعتقاد کیا ہے مین کہتا ہون یہ شعر سعدی رح کا اسباب
سے نہین ہے **شعر** رزق ہر چند بیگمان برسد ؛ شرط عقل ست جستن از درہا
ھم اگر کہا کہ خدا نماز کو کہے تو بہی نہ پڑہون اور اگر اوسطرف قبلہ ہو تو بہی نماز ادا نکرون
اور اگر فلان نبی ہو تو بہی ایمان نہ لاؤن یہ کفر ہے مین کہتا ہون قول اخیر کے کفر مین اس
نبیا و پر تاویل کو گنجایش ہے کہ ہمارے حضرت خاتم النبیین ہین اب جو کوئی مدعی نبوت
ہوگا وہ قطعاً کاذب ہے اور منکر اوسکا صادق ہوگا ھم اہانت کرنا کسی پیغمبر کی کفر ہے ھم
ایک شخص نے کہا آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تہے دوسرے نے کہا تو ہم سب جلاہے ٹہرے یہ
کفر ہوا حق مین شخص دوم کے ھم اگر کہا کہ آدم گیہون نہ کہاتے تو ہم بدبخت نہوتے کافر

ہو جائیگا م ایک شخص نے کہا حضرت اسطرح کرتے تھے دوسرے نے کہا یہ بے ادبی ہے
کافر ہو گیا م اگر ایک شخص نے کہا ناخن کترنا سنت ہے دوسرے نے کہا گو سنت ہو مین
نہین کرتا کافر ہو جائیگا یا یون کہا کہ سنت کس کام آتی ہے م ایک شخص نے امر معروف کہا
دوسرے نے کہا یہ کیا غوغا تو نے مچا رکھا ہے اگر بطور رد کے کہا ہے کافر ہو گیا م اگر
کہا کہ قرض خواہ خدا ہو تو بھی قرض پھیر لون کافر ہوا اور اگر پیغمبر کو کہا تو کافر ہوگا م ایک نے
کہا خدا کا حکم یون ہے دوسرے نے کہا مین خدا کے حکم کو کیا جانتا ہون کافر ہو گیا م اگر فتوے
کو دیکھ کر کہا یہ کیا بار نامہ لیے پروانہ فرمان تو لایا ہے اگر یہ بات براہ استخفاف شریعت کہی ہے
تو کافر ہو جائیگا م ایک نے کہا فلان سے صلح کر لے اوسکو جواب دیا بت کو سجدہ کر لونگا مگر فلان
سے آشتی نہ کرونگا تو کافر ہوگا اسلیے کہ ارادہ اوسکا بعید جاننا صلح کا ہے اگر کوئی فاسق کسی
صالح سے کہے آؤ مسلمانی دیکھو اور اشارہ طرف مجلس فسق کے کرے تو کافر ہو جائیگا م اگر
میخوار نے کہا وہ خوش رہے جو ہمارے خوشی پر خوش ہوا ابو بکر طرخان کہتے ہین کہ کافر
ہو جائیگا م اگر عورت نے کہا عقلمند خاوند پر لعنت ہے تو کافر ہو گئی م بیماری مین یہ کہنا کہ
چاہے تو مجھے مسلمان مار چاہے کافر کفر ہے م اگر یہ کہا کہ رزق مجھپر فراخ کر ظلم نکر ابو نصر نے
اوسکے کفر مین توقف کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ کافر ہو جائیگا اسلیے کہ اعتقاد ظلم کا خدا پر کفر ہے
م ایک شخص نے اذان دی دوسرے نے کہا تو جھوٹا ہے کافر ہو گیا م حضرت کو عیب لگایا
یا آپکے موئے مبارک کو مویک کہا کافر ہو گیا م اگر بادشاہ ظالم کو عادل کہا تو نزدیک امام
ابو منصور رح کے کافر ہو گیا ابو القاسم نے کہا کافر نہین ہوا اسلیے کہ شاید کبھی اوسنے عدل کیا ہو
م اگر کوئی یہ اعتقاد کرے کہ خزانہ بادشاہی ملک بادشاہ ہے تو کافر ہو جائیگا کذا فی الحمادیہ و
السراجی م اگر کہا کہ مجھے علم غیب ہے تو کافر ہو گیا م ایک نے کہا مین مسلمان ہون دوسرے
نے کہا تجھپر اور تیری مسلمانی پر لعنت ہے تو کافر ہو گیا م اگر کہا کہ فرشتے اور پیغمبر گواہی دین کہ تیرے
پاس سیم و زر نہین ہے تو بھی مین نمانون کافر ہو گیا م ایک نے کہا او کافر دوسرے نے کہا اگر مین
ایسا نہوتا تو تجھے کیون ملتا نزدیک بعض کے کافر ہو گیا م اگر کہا کہ کافر ہونا بہتر ہے اس سے کہ
تیرے پاس رہنا تو کافر ہوگا اسلیے کہ مراد دور رہنا ہے اوس سے م اگر کسی سے کہا کہ

نماز پڑہ اوسنے کہا کہ تونے اتنی نماز پڑہی کیا کام بنایا تو کافر ہوجائیگا م اگر کسی سے کہا کہ تو کافر ہوگیا ہے اوسنے کہا کہ تو کافر ہی سمجھ لے تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا کہ مجکو عورت خدا سے زیادہ محبوب ہے کافر ہوگیا توبہ کرے نکاح تازہ باندہے م اگر ایک نے کہا کہ مجھے مسلمان کر واسطے کہا فلان روز میری مجلس مین اگر مسلمان ہوتا تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا کہ تو چند روز نماز نہ پڑہ کہ حلاوت بے نمازی ہونے کی پائے کافر ہوگیا م اگر دعا مین کہا اے خدا تو اپنی رحمت کو مجھے دریغ نکرکہ کافر ہوگیا م اگر کسی عورت سے کہا کہ تو مرتد ہوجا اپنے شوہر سے جدا ہوجانیکے کہنے والا کافر ہوگیا م رضا بکفر واسطے اپنے یا غیر کے کفر ہے اور اگر کفر کو برا جانکر دشمن کا کافر ہونا چاہا ہے تو کافر نہوگا م اگر ایک مجلس شرابخواری مین اونچی جگہ پر مثل واعظ کے بیٹھ کر ہنسی کے باتین کرے اور اہل مجلس ہنسین تو سب کے سب کافر ہوجائینگے م اگر یہ آرزو کی کہ کاش زنا یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کافر ہوجائیگا م اگر کہا خدا جانتا ہے کہ مینے یہ کام نہین کیا ہے حالانکہ کیا ہے تو اصح قولین مین کافر ہوجائیگا امام سرخسی نے کہا اگر اس جھوٹ بولنے کو کفر جانتا ہے تو کافر ہوگا ورنہ فلا حسام الدین کا فتوے بہی اسی پر ہے مگر طحاوی نے کہا ہے کہ ایمان سے وہی چیز خارج کرتی ہے جسپر ایمان لانا واجب ہے م امام ناصر الدین نے کہا ہے جسچیز کا ردّت ہونا یقینی ہے اوسکے ظاہر ہونے سے حکم ردّت کا دیا جائے گا اور جسمین شک ہے اوسپر ندیا جائیگا بحکم الاسلام یعلو ولا یعلے مسلمان کے کافر کہنے مین جلدی کرنا بچنا چاہیے کیونکہ علمائے اسلام نکرہ کو صحیح کہا ہے م امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ کفر کفر نہین ہے جبتک کہ اوس کفر پر عقیدہ نلائے محیط مین کہا ہے کہ مسلمان کافر نہین ہوتا ہے جبتک کہ قصداً کفر نکرے اگر ایک شخص نے عمداً کلمہ کفر کہا لکن اعتقاد کفر کا نکیا تو نزدیک بعض علماکے کافر نہوگا کیونکہ کفر کا تعلق اعتقاد سے ہے اور بعض نے کہا کہ کافر ہوجائیگا اسلئے کہ یہ رضا بالکفر ہے م ایک جاہل نے کلمہ کفر کہا اور وہ نہین جانتا ہے کہ یہ کلمہ کفر کا ہے تو نزدیک بعض علماکے کافر نہوگا جہل عذر ہے اور بعض نے کہا کہ جہل عذر نہین ہے کافر ہوگیا احد الزوجین کے مرتد ہوجانے سے نکاح فے الحال باطل ہوجاتا ہے کچھ حکم قاضی پر موقوف نہین ہے یہ روایت متفق کی ہے م اگر کوئی شخص پارسیون کی سی ٹوپی یا ہنود

کاسا جامہ پہنے تو نزدیک بعض علما کے کافر ہو جائیگا اور نزدیک بعض کے نہوگا اور بعض متاخرین
نے کہا ہے کہ اگر ضرورت سے پہنے گا کافر نہوگا میں کہتا ہوں اول راجح ہے بدلیل حدیث
من تشبہ بقوم فہو منہم و بدلیل قولہ تعالے ومن یتولہم منکم فانہ منہم ہیں حکم مشابہ ہونے کا ساتھ
جملہ اقوام کفرہ کے ہے م اگر زنار باندہے قاضی ابوحفص کہتے ہین کہ اگر واسطے خلاصی کے
ہاتھ سے کفار کے باندہی ہے تو کافر نہوگا اور اگر واسطے فائدہ تجارت کے باندہے ہے تو کافر
ہو جائیگا م جو جس دن نوروز کے جمع ہوتے یا ہنود دن ہولی دیوالی کے خوشی کرین کوئی
مسلمان کہے کیا خوب رسم نکالی ہے کافر ہو جائیگا م ایک شخص نے گناہ صغیرہ کیا دوسرے
نے کہا توبہ کر اوسنے کہا مینے کیا کیا ہے جو مین توبہ کرون کافر ہو جائیگا م مال حرام کو صدقہ
مین دیکر امیدوار ثواب کا ہوا تو کافر ہو جائیگا م فقیر نے جانا کہ یہ مال حرام ہے اور دعا
دی اور صدقہ دینے والے نے آمین کہی کافر ہو جائیگا م فاسق شراب پیتا تہا اقربا نے
اوسپر روپے نثار کئے یا مبارکباد دی دونون صورت مین وہ سب کافر ہو گئے م لواطت
کرنے کو اپنی جورو کے ساتہ حلال جاننے سے کافر نہین ہوتا ہے اور غیر زن کے ساتہ کافر
ہو جاتا ہے مین کہتا ہون کہ راجح اسجگہہ کفر ہے اسلئے کہ اسمین استحلال حرام لازم آتا ہے
م حلال جاننا جماع کا حالت حیض مین کفر ہے اور حالت استبراء مین بدعت م ایک آدمی
اونچے مکانپر بیٹہے اور لوگ اوس سے بطریق استہزاء کے مسائل پوچہین اور وہ بطور استہزاء
کے جواب دے کافر ہو جائیگا قاضی صاحب فرماتے ہین اونچے مکانپر بیٹہنا شرط نہین ہی استہزاء
ساتہ علوم دینی کے ہر طور پر کفر ہے م اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سے کیا کام ہے اور جو کچہ
علما کہتے ہین وہ کون کرسکتا ہے تو کافر ہو جائیگا م اگر کہا کہ نزر چاہیے علم کس کام آتا
ہے تو کافر ہو گیا م اگر کہا یہ لوگ جو علم سیکہتے ہین ایک داستان ہے یا تزویر ہے کافر ہو جائیگا
م اگر کہا ہمراہ میری شرع میں چل کہا پیادہ لاؤ تو کافر ہو گیا م اگر کہا نماز جماعت سے پڑہ
کہا ان الصلوٰۃ تنہیٰ کافر ہو گیا قیمتے مین تنہا نماز پڑہونگا م بسم اللہ کہکر حرام کہانا کفر ہے
م اگر رمضان آیا اور کہا سر پر رنج آیا کافر ہو جائیگا م بادشاہ کو اگر سجدہ کیا کافر
ہو گیا بالاتفاق اور اگر بقصد تحیت مثل سلام کے کیا تو علما کا اختلاف ہے ظہیریہ مین کہا

کافر ہوگا موید الدرایہ شرح ہدایہ میں کہاہے کہ سجدہ بالاجماع جائز نہیں ہے آور دوسری طرح پر
خدمت کرنا جیسے سامنے بادشاہ کے کہڑا رہنا یا ہاتہ چومنا یا جہک جانا جائز ہے انتہی مین کہتا
ہون کہ کوئی سا سجدہ ہی کسی مخلوق کو کرنا جائز نہیں ہے بلکہ کفر ہے آور جہکنا ہی حرام ہے
ہان ہاتہ چومنا جائز ہے اور سامنے کہڑا رہنا حرام ہے ھم ذبح کرنا نام پر بتون کے یا کوئی یا
دریا یا نہر یا گہریا ندی نالہ یا چشمہ و نحوہا پر کفر ہے ذابح مشرک ہے اوسکی جورو اوس سے
جدا ہو جاتی ہے آور مذبوحہ حرام ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے من ذبح لغیر
اللہ فقد اشرک لفظ غیر اللہ شامل جملہ ماسوا اللہ ہے بلا استثناء کے اسیطرح کریمہ ما اھل بہ
لغیر اللہ عام ہے اہلال کہتے ہین رفع صوت کو جیسے یہ بکرا شیخ سدو کا یا یہ گاؤ سید احمد کبیر
کی ہے یہ سب ذبائح حرام ہین اور فاعل و قائل انکا مشرک ھم اعیاد کفار مین جیسے نوروز
دیوالی دسہرہ مین کافرون کے ساتہ کہیل تماشے مین موافقت کرنا کفر ہے ھم ایمان
یاس مقبول نہین ہوتا ہے فلم یک ینفعھم ایمانھم لما راؤا بأسنا مراد حالت غرغرہ ہے
اس سے پہلے توبہ قبول ہو سکتی ہے ھم شرح مقاصد مین کہا ہے کہ جو شخص حدوث عالم
یا حشر اجساد یا علم الٰہی بجزئیات یا کسی اور شئے کا ضروریات دین سے انکار کرے گا تو وہ بالاتفاق
کافر ہے آور اگر مسائل اعتقادیہ مین جنہین روافض خوارج معتزلہ وغیرہ فرق بدعیہ خلاف رکہتے
ہین برخلاف اہل سنت کے اعتقاد کریگا تو اوسکے کافر کہنے مین علما کا اختلاف ہے ملتقی مین
امام ابو حنیفہ سے مروی ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے ہین آبو اسحق اسفراینی نے کہا
کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر کہتا ہے ہم اوسکو کافر جانتے ہین آور جو نہین کہتا اوسکو ہم ہی
کافر نہین کہتے ہین انتہی مین کہتا ہون ملاخطہ احوال عقائد ہفتاد و دو ملت ضالہ سے وقت
عرض کے کتاب و سنت پر بلکہ خود عقائد اہل سنت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کون
فرقہ حد کفر تک پہنچ گیا ہے آور کون نرا مبتدع و ضال ہے ناری ہونا بہتر فرق اسلام کا
تو خود حدیث خیر الانام سے ثابت ہے اگرچہ وہ سب اہل قبلہ ہین لکن بحثت خلود و عدم خلود
نار مین ہے نہ دخول نار مین کہ وہ تو بنص سنت متعین ہے آور نہ ورود علی النار مین کہ وہ
بنص قرآن سارے خلق کے لئے ثابت ہے خواہ فرقہ ناجیہ ہو یا فرقہ ہالکہ واللہ اعلم ھم جو

ملعون حق مین جناب رسالت کے صلعم دشنام دے یا اہانت کرے یا کسی امر مین امور دین سے یا حضرت کی صورت شریف مین یا کسی وصف مین آپکے اوصاف مین سے عیب لگائے خواہ مسلمان ہو یا ذمی یا حربی اگرچہ دل لگی کی راہ سے کیون نہو تو وہ کافر واجب القتل ہے توبہ اوسکی قبول نہین ہے امت کا اسی بات پر اجماع ہے کہ بے ادبی و استخفاف ہر نبی کا کفر ہے خواہ فاعل اوسکو حلال جانکر مرتکب ہو یا حرام جانکر ہم یہ قول روافض کا کہ حضرت نے خوف سے دشمنونکے بعض احکام الٰہی کو نہین پہنچایا کفر ہے انتہی کلام مالابد منہ للقاضی رح ف شعرانی رح نے منن کبریٰ مین لکہا ہے قد وضع بعض العلماء من السلف کتابا جمع فیہ کثیرا من الکلمات التی ینطق بھا العوام مما یؤدی الی الکفر وحذر فیہ من النطق فی جملۃ من الکتب نصیحۃ للمسلمین وقد احب لی ان اذکر لک طرفا من ذلک لتجتنب النطق بہ او النظر فیھا فاقول وباللہ التوفیق پہر کہا ہے گروہ چیز جسمین اکثر لوگ گرفتار ہوجاتے ہین ایک یہ قول ہے یامن یرانا ولا نراہ اور یہ قول یا ساکن ھذہ القبۃ الخضراء اور یہ قول سبحان من کان العلا مکانہ ونحو ذلک ومثل ذلک لا یجوز التلفظ بہ لما یورث من الایھام عند العوام ان اللہ تعالی فی مکان خاص وان قال ھذا القائل اردت بقولی ولا نراہ عدم رؤیتنا لہ فی الدنیا قلنا لہ قد اطلقت القول والاطلاق فی محل التفصیل خطأ وقد اجمع اھل السنۃ علی منع کل اطلاق لم یرد بہ الشریعۃ سواء کان فی حق اللہ او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ شیخ ابو الحسن اشعری کہتے تہے ما اطلق الشرع فی حقہ تعالی او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ اطلقناہ وما منع منعناہ وما لم یرد فیہ اذن ولا منع الحقناہ بالممنوع حتی یرد الاذن فی اطلاقہ انتہی قاضی ابو بکر باقلانی رح کہتے ہین ما لم یرد لنا فیہ اذن ولا منع نظرنا فیہ فان اوھم ما یمتنع فی حقہ تعالی منعناہ وان لم یوھم شیئا من ذلک رددناہ الی البراءۃ الاصلیۃ ولم نحکم فیہ بمنع ولا اباحۃ انتہی شعرانی کہتے ہین فقد اتفق الاماما ن علی منع کل اطلاق یوھم محظورا فی حق اللہ تعالی وتبعھما العلماء علی ذلک قاطبۃ ونقلوا فیہ الاجماع فعلم من ھذہ القاعدۃ ان کل من لا یفرق بین ما یوھم الخطأ من محظور وبین غیرہ فلا یجوز لہ ان ینطق فی حق اللہ تعالی الا بما ورد بہ التوقیف ولا اذن الشرع حذرا ان یقع فیما لا یجوز اطلاقہ علی اللہ تعالی فیاثم او یکفر والعیاذ باللہ تعالی انتہی یا جیسے یہ قول

یادلیل المتحیرین یامن لیس له دلیل یادلیل الادلیل ونحو ذلک وکلہ لیرد به شرع ولا ینبغی ان یقال یا جیسے یہ قول یامن لایوصف ولا یعرف کیونکہ اللہ تعالے موصوف معروف ہے بغیر تکییف یا جیسے یہ قول یامن ھو فی علی شدید انا کیونکہ اسمین ایہام ہے استقرار کا بلکہ یون کہنا چاہیے یامن استوی علی عرشہ کما ینبغی بجلالہ وحما یمتنع شرعا اطلاق بعضھم علی اللہ تعالی الخمار والساقی والراھب والدیر وصاحب الدیر والقسیس ولیلیٰ ولبنیٰ وسعدیٰ واسماء و وعدٌ وھند والکنز الاکبر ونحو ذلک مین کہتا ہون اسیطرح وہ الفاظ ہین جنکو حق مین حضرت کی شعرا عادین استعمال کرتے ہین جیسے ترک ستمگار ظالم عیار جفاپیشہ یار شوخ چشم ونحو ذلک جو کہ حق مین عاشقین فساق ومجار کے بولے جاتے ہین وکذلک لا یجوز اجماعا ارادۃ اللہ تعالی بقول بعضھم

انا من اھوی ومن اھوی انا ٭ نحن روحان حللنا بدنا

وقول بعضھم

تمازجت الحقائق بالمعانی ٭ فصرنا واحدا روحا ومعنے

سو یہ اور مثل اسکی بو فنا نزدیک اہل سنت کے جائز نہین ہے ہمنے علی خواص رح سے پوچھا تھا کہ ان تغزلات سے جو کلام قوم مین ہوتے ہین کیا اللہ تعالے مراد ہے فرمایا نہین مراد انکی خلق ہے لکن فاہم ان الفاظ سے حق حق مین وہ بات فہم کرتا ہے جو وقت سماع کے اسکو باعث حضور مع الحق پر ہوتی ہے کیونکہ اولیاء اللہ تعالے اعرف خلق باللہ بعد رسل وانبیاء ہوتے ہین وہ حق کو اس امر سے جلیل تر جانتے ہین کہ اوسکو محل اپنے تغزلات کا ٹھہرائین اس لئے محبین ومحبوبین کے ساتھ ضرب مثل کرتے ہین جیسے ساتھ قیس ولبنیٰ وغیلان ونحو ذلک کے انتہے فلیتامل اسیطرح سماع اون اشعار کا ممتنع ہے جو قول متنبی کی طرح پر ہون جیسے کہ اسنے حق مین محمد بن رزیق کے کہا ہے

لو کان ذو القرنین اعمل رایہ ٭ لما اتی الظلمات صرن شموسا

او کان لج البحر مثل یمینہ ٭ ما انشق حتی جاز فیہ موسیٰ

او کان للنیران ضوء جبینہ ٭ عبدت فصار العالمون مجوسا

انتہی مین کہتا ہون اسیطرح وہ اشعار جو مثل ان اشعار کے ہون جیسے قول کسی شاعر کا ہے

دل از عشق محمد ریش دارم ٭ رقابت با خدای خویش دارم

یا یہ قول عرفی شیرازی کا ؎ تا جمع امکان و وجوب نوشتند ٭ مورد تعین نشد اطلاق عمر را
یا جیسے یہ شعر بردہ کا ؎ یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ ٭ سواک عند حلول الحادث العمم
یا یہ مصراع ومن علومک علم اللوح والقلم یا یہ شعر میر آزاد کا ؎

ماکان یعرف الواحد لا فکما ٭ دکان یعرف مافی اللوح والقلم

اگرچہ اس مصراع یا شعر مین تاویل کی گنجایش ہے یا جیسے یہ شعر جامی رح کا ؎

بقلم گر نرسید انگشتش ٭ بود لوح وقلم اندر مشتش

یا جیسے بعض الفاظ صیغہ صلوۃ کے جو دلائل الخیرات مین ہین کیونکہ یہ معانی شرع مین نہین آئے اور نہ ان معانی کی شرع نے اجازت دی ہے شعرانی نے کہا یا جیسے یہ قول انا فی امۃ تدارکہا اللہ غریب کصالح فی ثمود فکل ھذا وامثالہ یعمہم التاون بمعجزات اللہ تعالی الانبیاء فلا یجوز اسطرح کے کلمات اکثر شعر معری وابو نواس وابن ہانی مین واقع ہوئے ہین سو مومن کو سماع سے اسکے تحفظ کرنا چاہیے اور جو شخص اسکے ساتھ متکلم ہو اوسکو زجر کرے کیونکہ اجماع منعقد ہے اسبات پر کہ سوا انبیاء کے کوئی بشر مقام انبیاء تک ہرگز نہین پہنچ سکتا تو اشارات جو شعر مین ہین باجماع امت خطا ہین **حکایت** ابو العتاہیہ نے شعر گوئی سے توبہ کی تہی اسلئے کہ ایکبار یہ شعر کہا تہا ؎

اللہ بینی وبین مولاتی ٭ ابدت لی الصد والملالات

کسینے خواب مین اسنے کہا اما وجدت من تجعل بینک وبین امرأۃ فی الحرام الا اللہ تعالی وہ جاگ اوٹھے اور توبہ کی پھر کبھی شعر نکہا مگر زہد یا ترغیب طاعات مین منجملہ جنبات کے ایک یہ قول ہے فلان حجۃ اللہ فی ارضہ علی عبادہ کیونکہ بات خاص بمرتبہ نبوت ہے غیر پر اطلاق کرنا اسکا بیجا ہے اسیطرح وہ الفاظ جو سوا جناب حق کے اور کو لائق نہین مین اونسے وجوب اجتناب کا بطریق اولے ہے کقول بعضہم فی کتب المراسلات الاعظم الاقدس الاعلی ونحو ذلک کیونکہ معانی ان الفاظ کے لغۃ بجائے استعمال مین خاص بحق تعالی ہین قائل اگر یہ بات کہے کہ مراد میری خلق ہے تو ہم کہین گے کہ یہ بات متقدم ہوچکی ہے کہ اطلاق محل تفصیل مین خطا ہوتا ہے اور یہ کلام تیرا موہم اطلاق وعموم ہے حق مین

حق وخلق دوتون کی اور یہ ممتنع ہے اسی طرح یہ قول مافی الوجود الا اللہ مین کہتا ہون اسی طرح یہ قول لاموجود الا اللہ کیونکہ قائلین وحدت وجود اسکو ترجمہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہتے ہین اور خلاف مقصود شارع مراد لیتے ہین اسیطرح یہ قول ان اللہ فی قلوب العارفین مین کہتا ہون اسیطرح یہ قول لیس فی جبتی الا اللہ یا سبحانی ما اعظم شانی کیونکہ یہ کلمات شطحیات فقرا ہین ایسے قطع نظر کرنا اور درپے تلفظ وتکلم نہونا ضرور ہے گو کسی وجہ سے گنجایش تاویل کی رکہتے ہون اسیطرح یہ قول ما یسمع اللہ من ساکت اور مراد یہ ہو کہ اللہ عالم اسرار نہان ہے سو یہ اطلاق بسبب مضادت قول تعالے ام یحسبون انا لا نسمع سرھم ونجواھم بلی جائز نہین ہے حالانکہ براہین عقول وحجج نقول اسپات پر قائم ہین کہ اللہ تعالے سامع ہر موجود ہے اسیطرح یہ قول ھذا من مان سوء اور مراد زمان سے دہر ہو حالانکہ حدیث قدسی مین آیا ہے کہ اللہ تعالے کہتا ہے انا الدھر سو جس لفظ کا اطلاق اللہ نے اپنے نفس مقدس پر کیا ہے اوسکے ساتہ کسی مخلوق کا وصف کرنا جائز نہین ہے حدیث مین آیا ہے لا تسبوا الدھر فان الدھر ھو اللہ مین کہتا ہون شعراء غاوین رات دن شکایت چرخ وفلک وسپہر وزمان وروزگار ودہر مین بسر کرتے ہین حالانکہ یہ نسبت طرف حقتعالے کے جاتی ہے جو اللہ کا شاکی ہوا اور اوسکو معاذ اللہ ظالم ستمگار سفلہ پرور نا ہموار بدکردار کہے وہ اجماعا کافر ہوجاتا ہے مگر یہ قوم کسیطرح اس حکایت وشکایت سے باز نہین آتی الا من رحمہ اللہ تعالے وعصمہ منہ اسیطرح قول بعض خطباء کا سبحان من لم یزل معبودا عند من لم یعلم کونہ معبودا بالقوۃ ای اھلا لان یعبد کیونکہ اسمین ایہام ہے قدم عالم کا اور یہ عقیدہ کفر ہے اسیطرح یہ قول یا قدیم الازمان کیونکہ رب کچہ متقید بزمان نہین ہے بلکہ یہ کلام باطل ہے اسیطرح یہ قول کل ما یفعل اللہ خیر اسلئے کہ اسمین ایہام ہے نفی وجود شر کا عالم سے اور اس امر کا کہ جو کچہ بندہ کرتا ہے معاصی سے وہ سب خیر ہے اسیطرح یہ قول لا تسافر حتی یطلع القمر کیونکہ یہ مثل اوس قول کے ہے مطرنا بنوء کذا علے حاپر سوا ع

حکایت ایک منجم نے ایکبار عمر بن خطاب سے کہا تہا لا تقاتل اعداءک حتی یطلع لک القمر عمر نے فرمایا دھو قمرھم ایضا ای کما یکون لنا بطلوعہ سعد

کذلک یکون لھم لان للملٰئکۃ علی الجیشان واحل اسیطرح یہ قول وقت دخول کے مریض پر اللہ یحلل عنک اسلئے کہ یہ ایک لفظ موہم ہے ادب یہ ہے کہ یون کہے اللہ یدفع عنک او یغفر اسیطرح یہ قول فلان یطلع علی الغیب ولہ کشف او اطلاع علی الغیب اسلئے کہ یہ موہم باطل ہے ادب یہ ہے کہ یون کہے فلان لہ فراستہ صادقۃ او کشف او اطلاع حقیقتا اگر رسل سے مقام علم و قطع مین مزاحمت نہو فانہ لیس للاولیاء الا الظن الصادق فقط خلافا لبعضھم وھذا الظن ھو الذی یسمی نہ الھاما وفتحا وکشفا اسیطرح یہ قول باعلم اللہ او اقالک اللہ وقت سوال بیع اور اقالہ کے اسلئے کہ یہ قول موہم مذہب اہل اتحاد ہے وذلک کفر اسیطرح تصغیر کسی شی کی منجملہ شعائر الٰہی کے جیسے مصیحف مسیجد نحو ذلک اسلئے کہ یہ نزدیک بعض علما کے کفر ہے اسیطرح نام رکھنا کتب مولفہ کا مشابہ قرآن و وحی کہ یہ شرعا جائز نہین ہے جیسے کتاب الاسراء والمعاریج یا جیسے مفاتح الغیب یا آیات بینات کیونکہ اسمین ایہام مزاحمت کا ساتھ نبی صلعم کے اسراء و عروج الی السماء مین ہے یا مشارکت حق تعالیٰ کی علم غیب مین انتہی کلام الشعرانی رح **ف** ابن حجر مکی رح نے کتاب الزواجر مین لکھا ہے کہ انواع کفر و شرک مین سے ایک یہ بات ہے کہ انسان عزم کفر کا زمانہ بعید یا قریب مین کرے یا زبان و دل پر کوئی شے کفر کی گزرانے اگرچہ محال عقلی کیون نہو تو فی الحال کافر ہو جاویگا یا کسی موجب کفر کا معتقد یا فاعل ہو یا تلفظ بکفر کرے خواہ یہ اصدار اعتقاد کی راہ سے ہو یا عناد سے یا استہزاء سے مثلاً عالم کو قدیم اعتقاد کرلے اگرچہ نوع کی راہ سے ہو یا جو بات اللہ کے لئے ثابت ہے باجماع و ضرورت دینیہ اوسکی نفی کرے جیسے انکار اللہ کے علم و قدرت کا یا علم بالجزئیات کا یا جو امر اللہ سے منفی ہے اوسکو ثابت کرے جیسے رنگ جسم و نحوہا حاصل یہ ہے کہ اتصاف اللہ تعالیٰ کا ساتھ کسی نقص کے صریحاً یا لازماً اعتقاد کرنا کفر ہوتا ہے صریحاً ایسا اعتقاد کرنا اجماعاً کفر ہے اور لازماً مین خلاف ہے اصح نزدیک ہمارے عدم کفر ہے مثلاً مجسم یا جبری لازم مقالہ اپنے سے کافر نہین ہوتا ہے مگر اوسی صورت مین کہ معتقد اس نقص کا مصرح ساتھ اوسکے ہو یا مثلاً کسی مخلوق کو جیسے سورج ہے سجدہ کرے اگر کوئی قرینہ ظاہر اوسکے عذر پر دلیل نہو یہ قید اکثر مسائل آئندہ مین آئے گی اسی حکم مین یہ بات بھی ہے کہ کوئی

ایسا فعل کرے جس پر مسلمین کا اجماع ہے کہ وہ فعل صادر نہین ہوتا ہے مگر کافر سے اگرچہ مسلح
باسلام ہو جیسے کنیسہ مین ہمراہ اہل کنیسہ کے جانا زنار وغیرہ پہنکر یا کسی ورق کو جسمین قرآن
یا علم شرعی یا اللہ کا نام یا نبی کا نام یا فرشتہ کا نام لکہا ہوا ہے نجاست مین پہینک دینا یا کسی قذر
ظاہر مین مثل منی یا آب بینی یا آب دہن کے ڈالدینا یا ان اشیاء کو یا مسجد کو آلودہ نجاست
کرنا اگرچہ معفو عنہ ہو یا کسی ایسے نبی مین شک کرنا جسکی نبوت پر اجماع ہے نہ نبی غیر مجمع علیہ پر
مثل خضر و خالد بن سنان کے یا شک کرنا انزال مین کسی کتاب مجمع علیہ کے جیسے توریت
انجیل زبور صحف ابراہیم علیہم السلام یا کسی آیت مجمع علیہ قرآن مین جیسے معوذتین یا تکفیر مین
ایسے قائل قول کی جس سے وہ توسل طرف تضلیل امت کے کرتا ہے یا تکفیر صحابہ مین یا مکہ یا
کعبہ یا مسجد حرام یا صفت حج یا ہیئت معروفہ صلوٰۃ و صوم مین یا کسی حکم مجمع علیہ مین جو بالضرورۃ
دین اسلام سے معلوم ہے جیسے تحریم مکس یا مشروعیت سنن مین جیسے نماز عید یا کسی حرام کو
حلال کر لینا یا بے وضو نماز پڑہنا یا حالت نجاست مین نماز ادا کرنا یا کسی مسلمان کو ایذا دینا
یا کسی ذمی کو ستانا بلا کسی مسوغ شرعی کے بسبب اُسکے اعتقاد کے یا کسی حلال کو حرام ٹہرالینا
مثل بیع یا نکاح کے یا حضرت کو اسود کہنا یا اُنکی قرشی عربی یا انسی ہونیکا انکار کرنا کیونکہ وصف
کرنا حضرت کا بغیر صفت ثابتہ کے حضرت کی تکذیب ہے اسیجگہہ سے یہ بہی ماخوذ ہوتا ہے کہ جس
کسی صفت کے ثبوت پر واسطے حضرت کے اجماع ہے اوسکا انکار بہی کفر ہوگا جیسے بعثت کسی
نبی کی بعد آپ کے تجویز کرنا یا یون کہنا مجہے نہین معلوم کہ یہ وہی نبی ہین جو مکہ مین مبعوث ہوئے
تہے اور مدینہ مین مرے یا کوئی اور ہین یا نبوت مکتسب ہے یا وصول رتبۂ نبوت تک صفاء قلب
سے ہوجاتا ہے یا ولی افضل ہے نبی سے یا مجکو وحی آتی ہے اگرچہ مدعی نبوت نہو یا مین مرنے
سے پہلے جنت مین داخل ہونگا یا حضرت کو یا کسی اور نبی یا ملائکہ کو عیب لگائے یا لعنت کرے
یا دشنام دے یا استخفاف کرے یا استہزاء کرے یا کسی فعل پر مستہزی ہو جیسے لس اصابع یا کسی
نقص کو اُنکے نفس یا نسب یا دین یا فعل مین ملحق کرے یا تعریض کرے ساتہ ان امور کے یا کسی
شے سے بطریق ازراء یا تصغیر شان تشبیہ دے یا اُنسے چشم پوشی کرے یا اُنکے لئے کسی مضرت کا
متمنی ہو یا کسی چیز کو جو کہ لائق اُنکے منصب کے نہین ہے بطریق ذم اُنکے طرف منسوب کرے

یا آپ کے حق مین کلام خفیف و تحقیر و منکر و قول زور سے عبث کرے یا محن و بلایا جو اونپر
گذری ہین اوسکی عار دلائے یا بعض عوارض بشریہ جائزہ و معہودہ کے ساتھ حقارت کرے
کہ اینمین سے ہر ایک امر باجماعاً کافر واجب القتل ہو جاتا ہے اور اوسکی توبہ قبول نہین ہوتی
یہی قول ہے اکثر علما کا ایک شخص نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا صاحبکو خالد نے
اس کلمہ کو تنقیص سمجھکر اوس شخص کو قتل کر ڈالا اسیطرح رضا بالکفر اگرچہ ضمناً ہو کفر ہے
جسطرح کسی کافر کو اشارہ کرے کہ مسلمان نہو اگرچہ اوسکو مشورہ ندے یا کافر نے کہا مجکو
کلمۂ اسلام سکہاو خطیب نے کہا ذرا ٹہر مین خطبہ سے فارغ ہو جاؤن کہ یہ تاخیر کفر ہے یا بلا تاویل
کسی مسلمان کو او کافر کہدیا کہ اسین اسلام نام کفر رکہا ہوا یا تمسخر این کیا اللہ کے نام یا نہی
سے یا امر یا نہی یا وعدہ یا وعید رسول سے مثلا یون کہا کہ اگر مجکو اسباب کا حکم کرینگے تو مین نہ
کرونگا اور اگر اللہ مجکو ترک نماز پر اس حالت شدت مرض مین پکڑیگا تو مجہپر ظلم ہوگا اور اگر
یہ قول نبی کا سچ ہوتا تو مین نجات پاتا کیونکہ اسین تنقیص ہے مرتبہ نبوت کے یا کہا کہ لا حول و
لا قوۃ الا باللہ گرسنگی سے بے نیاز نہین کرتا ہے یہی حکم سائر اذکار کا ہے یا آواز موذن
کو مثل صوت جرس کہا یا ارادہ تشبیہ کا ساتھ ناقوس کفر کے کیا یا یہ کہا کہ مین قیامت سے
نہین ڈرتا اگرچہ استہزا ہو یا مین اللہ سے نہین ڈرتا یا کہا یہود بہتر ہین مسلمانون سے یا کسینے
کہا کہ ایمان کیا ہے اور اسنے استخفافاً یہ جواب دیا کہ مین نہین جانتا یا صحبت ابوبکر کا انکار
کیا یا عائشہ کو قذف کیا یا کہا کہ مین خالق اپنے فعل کا ہون یا انا اللہ بطور مزاح کے کہا یا محشر یا
جہنم کیا چیز ہے یا لعنت ہے خدا کی ہر عالم پر اگرچہ ارادہ استغراق کا نکرے یا کہا کہ روح
قدیم ہے یا کہا کہ جب وقت ربوبیت ظاہر ہوئی تو عبودیت جاتی رہی اور مراد اس سے رفع
احکام ہو یا اوسکی صفات ناسوتیہ الوہیت مین فنا ہو گئی یا مبدل بصفات حق ہو گئے ہین یا
مین خدا کو دنیا مین دیکہتا ہون اور رو بدو اوس سے باتین کرتا ہون یا خدا صورت حسنہ
مین حلول کرتا ہے یا تکلیف شرعی مجہسے ساقط ہو گئی ہے یا غیر سے کہا کہ تو عبادات ظاہرہ
اثنان کو عمل اسرار مین چہوڑ دے یا سماع غنا امور دین سے ہے یا قرآن سے زیادہ دلمین
موثر ہے اور بندہ کا وصول طرف اللہ کے بغیر طریق عبودیت کے بہی ہو سکتا ہے یا رج

اللہ کا نور ہے جب نور سے نور جا بلا محو ہوگیا اس باب کے فروع کثیرہ کو نبسیا و مذاہب اربعہ پر سیمنے کتاب الاعلام بما یقطع الاسلام مین استقرار لکہاہے اگرچہ ان مین بعض اقوال ضعیفہ بہی ہین حدیث مین آیا ہے جسنے اپنے بہائی کو کافر کہا تو اگر وہ کافر نہین ہے تو یہی کہنے والا کافر ہوجاتا ہے رواہ الطبرانی وغیرہ دوسرا لفظ یہ ہے کہ کافر کہنا بہائی کو ایسا لعنت کرنا اوسکو برابر اوسکے قتل کرنے کے ہے تیسری روایت یہ ہے جسنے کہا مین بری ہون اسلام سے اگر وہ کاذب ہے تو خیر اور اگر صادق ہے تو پہر طرف اسلام کے سالم نہین پہرتا بخاری کا لفظ یہ ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدہما طبرانی کا لفظ یہ ہے کفوا عن اہل لا الہ الا اللہ لا تکفروہم بذنب فمن کفر اہل لا الہ الا اللہ فہو الی الکفر اقرب اسیطرح یہ کہنا کہ ہمکو باقی فلان بچہر سے ملا کفر ہے بموجب حدیث کے

ف آیہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء سے عموم آیہ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم مخصوص ہے ان دونون آیتون سے معلوم ہوا کہ حق اس بارہ مین وہی مذہب اہلسنت وجماعت کا ہے کہ میت مومن فاسق زیر مشیت الٰہی ہے چاہے اوسکو عذاب کرے جسطرح چاہے پہر انجام اوسکا طرف عفو کے ہے وہ نار سے باہر نکلیگا اور سیاہ ہوگیا ہوگا اوسکو ایک غوطہ نہر حیات مین دینگے پہر جمال و نضارت وحسن عظیم عطا فرماکر بہشت مین لیجائینگے اور جو کچہ اللہ نے اوسکے لئے بموجب سابقہ ایمان اور اعمال صالحات کے طیار کر رکہا ہے وہ اوسکو ملیگا کما صح بذلک کلہ حدیث البخاری وغیرہ اور اگر اللہ چاہے تو ابتدا مین عفو کر دے اور مسامحت فرمائے اور اوسکے خصمار کو راضی کر دے پہر جنت مین ہمراہ ناجین کے لیجائے یہ قول خوارج کا کہ مرتکب کبیرہ کافر ہے اور یہ قول معتزلہ کا کہ وہ حتماً مخلد فی النار ہوگا اور اوس سے عفو جائز نہین ہے جسطرح کہ عقاب مطیع بہی جائز نہین ہے تقول و افترا ہے اللہ تعالے پر تعالی اللہ عما یقول الظالمون والجاحدون علوا کبیرا اور آیہ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم الخ محمول ہے مستحل قتل مسلم پر کیونکہ یہ استحلال کفر ہے اس صورت مین مراد خلود سے تابید فی النار ہے مثل سائر کفار کے

یا محمول ہے غیر مستحل پر تو خلود مستلزم تابید نہ ٹھہریگا کما تشھد بہ النصوص الشرعیۃ والمراد
اللغویۃ یعنے یہ اوسکی جزا ہے اگر عذاب کیا جائے ورنہ اللہ تعالےٰ اوسکو معاف کر دیگا
کما علم من قولہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء وقولہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا اور
جسنے یہ کہا کہ توبہ قاتل کی قبول نہیں ہے مراد اوسکی زجر و تنفیر ہے قتل سے والا نصوص
کتاب و سنت صریح ہین اس بارہ مین کہ اوسکے لئے توبہ ہے مثل کافر کے بلکہ بالاولے
اور یہ قول مرجیہ کا کہ لا یضر مع الایمان ذنب کما لا ینفع مع الکفر طاعۃ افترا ہے اللہ
پر اور جو اولہ اسکی تائید کرتے ہین مراد اونسے ظاہر اونکا نہین ہے بدلیل اور نصوص قطعی
البرہان واضح البیان کے اسلئے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یہ اعتقاد رکھے کہ ایک جماعت
عصاۃ مومنین کے داخل نار ہونگے اسکا انکار کرنا کفر ہے کیونکہ اسمین تکذیب ہے نصوص
قطعی الدلالہ کے **ف** امام الحرمین نے اہل اصول سے نقل کیا ہے کہ جسنے کلمہ کفر کہا
اور زعم کیا کہ ورید مضمر ہے وہ ظاہرا و باطنا کافر ہو گیا اور جس شخص کو وسوسہ لگا اور وہ
متردد ہوا ایمان مین یا صانع مین یا اوسکے دل کو نقص یا تثبیت عارض ہوا اور وہ کارہ ہے
بکراہت شدیدہ اور معتقد نہین ہے اوسکے دفع پر تو اوسپر کچھ ضرر نہین ہے اور نہ گناہ بلکہ یہ
طرف سے شیطان کے ہے اللہ تعالےٰ سے اوسکی دفع پر استعانت چاہیے اسکو ابن عبد السلام
وغیرہ نے ذکر کیا ہے والحمد **ف** کافر اصلی یا مرتد سے اسلام حاصل نہین ہوتا مگر ساتھ
کہنے شہادتین کے اگرچہ ایک شہادت کا مقر کیون نہو اور نطق شہادتین مین ترتیب شرط ہے
اگر پہلے اشہد ان محمدا رسول اللہ کہیگا پھر اشہد ان لا الہ الا اللہ تو مسلمان نہوگا پھر جس شخص کا
کفر بسبب انکار اصل رسالت کے ہے اوسکو شہادتین کا کہنا کافی ہوگا اور جسکا کفر بسبب
تخصیص رسالت بالعرب کے ہے جیسے عیسائی تو وہان یون کہنا شرط ہے اشہد ان محمدا
رسول اللہ الی کافۃ الناس والجن اور گونگے کا اشارہ کرنا بجائے نطق کے ہے غرض کہ
اسلام بے ان امور کے حاصل نہین ہوتا ہے جیسے یہ کہنا کہ آمنت یا اٰمنت بالذی
لا الہ غیرہ یا انا مسلم یا انا من امۃ محمد صلعم یا انا احبہ یا انا من المسلمین او مثلہم
یا مسلمانون کا دین حق ہے بخلاف اوس شخص کے جو کوئی دین ہی نہ رکھتا تھا وہ اگر اٰمنت

باللہ یا اسلمت للہ یا اللہ خالقی او ربی کہکر پہر شہادت آخری ادا کریگا تو وہ مسلمان ہوجائیگا
جو شخص اسلام لائے اوسکو حکم کرنا ایمان با لبعث کا مندوب ہے اور واسطے نفع اسلام کے
آخرت مین ہمراہ امور مذکورہ کے یہہی شرط ہے کہ دل سے وحدانیت خدا اور اوسکے کتب
ورسل و یوم آخر کی تصدیق کرے پہر اگر ان باتوں پر ایمان لایا اور دل سے تصدیق کی
اور زبان سے تلفظ بشہادتین نکیا باوجود قدرت کے تو ہنوز وہ اپنے کفر پر باقی ہے ابدًا مخلد
فی النار رہیگا کما نقل النووی علیہ الاجماع لکن اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس بارہ
مین ایک قول ائمہ اربعہ کا یہ ہے کہ اوسکو ایمان اوسکا نفع دیگا غایت یہ ہے کہ وہ مومن
عاصی ہے اور اگر زبان سے تلفظ کیا ہے اور دل سے مومن نہین ہوا ہے تو وہ آخرت مین
بالاجماع کافر ہے رہی دنیا سو دنیا مین ہم اوسپر احکام مسلمین ظاہرا جاری رکہین گے پہر اگر ایک
مسلمان عورت سے اوسنے نکاح کرلیا ہے پہر دل سے تصدیق کی تو وہ عورت اوسکو حلال
نہین ہے جبتک کہ تجدید نکاح کے بعد اسلام کے نکرے **ف** مذہب اہل حق کا یہ ہے
کہ ایمان نزدیک غرغرہ کے اور نزدیک معاینۂ عذاب استیصال کے نفع نہین کرتا قال
تعالےٰ فلم یک ینفعھم ایمانھم لما رأوا باسنا سنة اللہ التی قد خلت فی عبادہ وخسر
ھنالک الکافرون ہان قوم یونس علیہ السلام اس حکم سے مستثنےٰ ہوچکی ہے لقولہ تعالےٰ
الا قوم یونس لما اٰمنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی فی الحیوة الدنیا ومتعناھم الی
حین یہ اس بنا پر ہے کہ استثنا متصل ہے اور اونکا ایمان وقت معاینہ عذاب استیصال
کے تہا یہی قول ہے بعض مفسرین کا اور اسی پر اونکا استثنار موجہ ہے اور وقوع
اس امر کا واسطے کرامت وخصوصیت اونکی نبی علیہ السلام کے تہا اسپر قیاس نہین
ہوسکتا ہے علماء ومجتہدین متقدمین امت نے آیہ باس سے اخذ اجماع کیا ہے کفر
فرعون پر اور ترمذی نے تفسیر سورۂ یونس مین دو طرح سے اسکو روایت کیا ہے
ایک حدیث کو حسن اور دوسری حدیث کو حسن غریب صحیح کہا ہے اور روایت ابن عدی و
طبرانی مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا خلق اللہ یحیی بن زکریا فی بطن امہ مومنا وخلق
فرعون فی بطن امہ کافرا اور یہ قول فرعون کا وقت غرق کے کہ اٰمنت انہ لا الہ الا اللہ

الذی آمنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین کچہ اوسکو نافع نہین ہے اسلئے کہ اللہ تعالے
نے بعد اسکے فرمایا ہے آلآن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین **ف** امام قاضی
عبد الصمد حنفی نے اپنے تفسیر مین کہا ہے کہ مذہب صوفیہ یہ ہے کہ ایمان سے انتفاع ہوتا ہے اگرچہ
وقت معاینہ عذاب کے ہو اتنہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب قدیم ہے کیونکہ قاضی
مذکور اوائل سنہ پانسو ہجری مین تہے یعنے ۵۰۰ مین سو ذہبی نے کہا ہے کہ حد فاصل درمیان
علماء متقدمین ومتاخرین کے راس قرن ثالث یعنے سنہ تین سو ہجری ہین اور قاضی صاحب
بعد زمانہ متقدمین کے تہے تو یہ مذہب صوفیہ کا قدیم نہ ٹہرا اور اگر فرض کرین کہ یہ مذہب انکا
صحیح بہی ہے اور بہراہ انکی مخالفت کے اجماع منعقد نہین ہوسکتا ہے تو بہی یہ مذہب اس
وجہ سے حجت نہین ہے کہ کفر فرعون پر اجماع امت کا کچہ اسی ایمان عند الباس پر نہین
ہوا ہے بلکہ وہ سرے ہی سے اللہ اور موسے علیہ السلام اور اونکی کتاب پر ایمان نلایا تہا
اور وہ جو ابن عربی رح نے کتاب فتوحات مکیہ مین دلائل صحت ایمان فرعون کے لکہے ہین
وہ سب مخدوش ومدفوع ہین پہر ابن حجر نے ضعف ان دلائل کا لکہا ہے اس جگہہ حاجت
ذکر کی نہین ہے مین کہتا ہون کہ جب حق مین کفر فرعون کے حدیث آچکی تو پہر اوسکے ایمان
لانے مین بحث کرنا معاومت ہے ساتہہ سنت مطہرہ کے اخاحاہ نص اللہ لبطل ہم معقل
ف آیت وحدیث دلیل ہے اسبات پر کہ عذاب کفار کا جہنم مین دائم موبد ہے اور جو کچہ
خلاف اسکے آیا ہے وہ واجب التاویل ہے جیسے خالدین فیہا مادامت السموات و
الارض الا ماشاء ربک ان ربک فعال لما یرید کہ ظاہر اسکا یہ کاہ ہے کہ مدت
اونکے عقاب کی مساوی مدت بقاء ارض وسماوات کے ہے پہر اس مدت مین جتنا کہ اللہ چاہے
وہ مخلد رہین سو علما نے اس آیت کی بیس تاویلین کی ہین کوئی تاویل راجع طرف حکمت
تقیید کے ہے اور کوئی راجع طرف مدت دوام ارض وسما کے اور کوئی راجع طرف حکمت استثناء
ومعنی استثناء کے پہر ان وجوہ تاویل کو ابن حجر نے نقل کیا ہے اور عمدہ تقریر اس مقام کی تفسیر
فتح البیان اور تفسیر فتح القدیر مین ہے پہر کہا ہے کہ ایکقوم کہتی ہے کہ عذاب کفار کا منقطع ہو جائیگا
اس عذاب کی ایک نہایت ہے اور دلیل انکی یہی آیت باب اور آیت لابثین فیہا

استقرایا ہے کیونکہ معصیت ظلم متناہی ہے تو عقاب غیر متناہی اوسپر ظلم ہوگا سو فخر رازی نے اسکا
رد اپنی تفسیر میں بسط سے کیا ہے حدیث ابو نعیم میں مرفوعاً آیا ہے ان اللہ یعذب الموحدین
فی جھنم بقدر نقصان اعمالھم ثم یردھم الی الجنۃ خلودا دائما ابدا ابا بما نھم
آنحاصل یہ عقیدہ کہ نار کو فنا ہے خلاف ظاہر کتاب وسنت واجماع جمہور علماء امت وائمہ
ملت کی ہے بعض اکابر جو اسطرف گئے ہیں یا بعض سلف جو اسکے قائل ہیں اونکا قول
ماول ہے یا خطائے اجتہادی ہے واللہ اعلم **ف** شرک اصغر ریا ہے اسکی تحریم پر
کتاب وسنت شاہد ہے اور اجماع امت کا منعقد اللہ تعالے نے فرمایا ہے الذین ھم
یراؤن اور فرمایا والذین یمکرون السیئات لھم عذاب شدید مجاہد نے کہا مراد
انسے اہل ریا ہیں اور فرمایا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یعنے عمل میں ریا کرے یہ آیت
اوس شخص کے حق میں اوتری ہے جو عبادات واعمال سے طالب اجر وحمد کا تھا وقال
تعالے انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا اور حدیث میں آیا ہے
ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر الریاء یقول اللہ تعالی یوم القیامۃ اذا
جزی الناس باعمالھم اذھبوا الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا انظروا ھل تجدون
عندھم جزاء رواہ احمد طبرانی کا لفظ رفعا یہ ہے ادنی الریاء شرک دوسرا لفظ یہ
ہے الشھوۃ الخفیۃ والریاء شرک حاکم کا لفظ یہ ہے الشرک الخفی ان یعمل الرجل لمکان
الرجل ابونعیم وحاکم کا لفظ یہ ہے الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل علی الصفا فی اللیلۃ
الظلماء وادناہ ان تحب علی شیء من الجور او تبغض علی شیء من العدل وھل
الدین الا الحب فی اللہ والبغض فی اللہ قال اللہ تعالے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ احادیث ذم ریاء اور اوسکے شرک ہونے میں اور ریاں میں عقاب وعاقبت
اہل ریا کے بہت آئے ہیں روایت احمد وطبرانی میں آیا ہے کہ جب حضرت نے فرمایا
ایھا الناس اتقوا الشرک فانہ اخفی من دبیب النمل تو صحابہ نے کہا وکیف نتقیہ
فرمایا کہو اللھم انا نعوذ بک ان نشرک بک شیئا نعلمہ ونستغفرک لما لا نعلمہ
دوسری روایت میں آیا ہے کہ ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ اسکو تین بار کہا کر دوسرا

لفظ دعا کا یہ ہے اللھم انی اعوذبک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم
ذہبی کا لفظ دعا یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضرت سے کہا کل نجات کیونکر ہوگی فرمایا تو
فریب نہ دے اللہ کو کہا اللہ کو کس طرح کوئی فریب دے سکتا ہے فرمایا کہ عمل تو مطابق امر خدا و
رسول کرے اور مراد غیر وجہ اللہ ہو سو بچو تم ریا سے کہ وہ شرک ہے ساتھ اللہ کے
ریاکار کو دن قیامت کے سامنے ساری خلائق کے چار ناموں سے پکاریں گے اے کافر
اے فاجر اے غادر اے خاسر تیرا عمل برباد گیا تیرا اجر باطل ہوا تیرے لئے کچھ حصہ
آجکے دن نہیں ہے جا تو اپنا اجر اوس شخص کے پاس سے التماس کر جسکے لئے تو عمل کرتا
تھا اے فریبی مکار **ف** انہیں نصوص قطعیہ و احادیث صحیحہ کے موجب ریا کے شرک
ہونے پر علماء امت کا سلفا و خلفا اجماع ہو چکا ہے و لہذا کلمات ائمہ ذم ریا پر متطابق
ہیں اور امت کا تحریم و تعظیم بر اثم ریا کے اطباق ہے **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ نے
ایک شخص کو دیکھا کہ گردن جھکائے بیٹھا ہے کہا اے گردن والے گردن اونچی کر خشوع
کچھ گردنوں میں نہیں ہوتا ہے وہ تو دلوں میں ہوتا ہے **حکایت** ابو امامہ نے
ایک شخص کو مسجد کے اندر سجدہ میں روتا دیکھ کر کہا انت انت لو کان هذا فی بیتک
یعنی اجی تم ہو اجی تم ہو کاش یہ رونا تیرا اندر تیرے گھر کے ہوتا قتادہ نے کہا بندہ
جب ریا کرتا ہے تو اللہ تعالے فرماتا ہے عبدی یستھزئ بی فضیل نے کہا اگر کوئی
کسی ریاکار کو دیکھنا چاہے تو مجھے دیکھے یہ بھی کہا ہے کہ ترک العمل لاجل الناس
ریاء والعمل لاجل الناس شرک والاخلاص ان یعافیک اللہ منھما قال اللہ تعالے
وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثورا مراد وہ اعمال ہیں جنمیں قصد غیر اللہ
کیا گیا تھا اونکا ثواب برباد گیا وہ ہبار منثور کی طرح ہو گئے مراد ہبار سے وہ غبار ہے
جو شعاع آفتاب میں نظر آتا ہے **ف** ریا ماخوذ ہے رویت سے سمعہ سماع سے تعریف
ریاء مذموم کی یہ ہے کہ عامل اپنی عبادت سے ارادہ غیر وجہ اللہ کا کرے جیسے یہ قصد
کرے کہ لوگ اوسکی عبادت و کمال پر مطلع ہوں اور اس اطلاع سے اوسکو مال
یا جاہ یا ثنا حاصل ہو لاغر ہے و زرد ہی رنگ ظاہر کرے یا پراگندگی موئے سر اور بذاذت

ہیئت اور پستی آواز اور آنکھین بند رکہنا جس سے ایہام شدت اجتہاد کا عبادت مین
ہو یا غمگین اور قلت اکل اور اپنی جان سے بے پروا رہے کہ اوسکا اشتغال ساتہ امر
اہم کے معلوم ہو یا لگاتار روزے رکہے اور اکثر بیدار رہے اور دنیا و اہل دنیا سے
روگردان ہو مگر اس مخذول نے یہ نجانا کہ وہ اسوقت اقبح ترین اراذل مردم سے
مثل مکاسین و قطاع الطریق و امثالہم کے کیونکہ انکو تو اپنے گناہونکا اقرار ہے اور وہ
دین مین غرور نہین کرتے بخلاف اس مخذول ممقوت کے یا زی صلحا ظاہر کرے جیسے
چلنے مین سر جہکائے ہوئے چلے او آہستہ چلے اور ماتہے پر گٹہ سجدہ کا جماتے اور صوف
اور لباس درشت پہنے وغیر ذلک تاکہ اسبات کا ایہام ہو کہ وہ عالم یا صوفی ہے حالانکہ
حقیقت علم و تصوف سے وہ بالکل مفلس ہے اس مخادع نے یہ نجانا کہ جو مال اس حیلہ
سے اوسکے پاس آتا ہے اوسکا قبول کرنا اسپر حرام ہے اگر یہ اوس مال کو لے لیگا
تو فاسق ہوگا کیونکہ یہ اکل مال بالباطل ہے یا واعظ مذکر بنکر اظہار حفظ سنن و لقاء
مشائخ و اتقان علوم کا کرے کیونکہ ریا اقوال مین بہی بہت ہوتی ہے اور انواع اوسکے
غیر محصور ہین یا ارکان نماز مین تطویل و تحسین کرے اور اظہار تخشع کرے یہی حال روزہ
و حج وغیرہما کا ہے انواع ریا کے اعمال مین غیر محصورہ ہین پہر کبہی ریاکار شدت حرص
سے اتقان و احکام ریا پر خلوت مین بہی یہی کام واسطے تالف کے کرتا ہے تاکہ یہ اوسکی
عادت جلوت مین بہی رہے کچہہ خدا کے خوف و حیا سے یہ کام نہین کرتا کبہی یون ریا کرتا
ہے کہ کسی امیر یا عالم یا صالح کا اپنے پاس واسطے ملاقات کے آنا چاہتا ہے تاکہ اوس
سے تبرک حاصل کریں اور رفعت مرتبہ ثابت ہو یا ذکر کرتا ہے کہ مینے اتنے مشائخ دیکہے
ہین یہ ذکر بطور افتخار و رفعت کے غیر پر کیا جاتا ہے **فہذہ** مجامع ابواب الریا الحاملۃ
ایاہم علیہا طلب نحو الجاہ والمنزلۃ واشتہار الصیت حتی تنطق الالسن
بالثناء علیہ و یجلب الحطام من سائر الآفاق الیہ **ف** مراد ریاکار کی اگر نری
ریا ہے تو ساری عبادت اوسکی باطل ہوئی کاش اتنی ہی برائی اوسکو حاصل ہوتی مشکل
تو یہ ہے کہ اوسپر اثم عظیم و ذم قبیح ثابت ہوتا ہے وجہ تحریم و کبیرہ و شرک ہونے ریا کے

سے ہے کہ اوسمین استہزا ہے ساتھ حق کے ولہذا مستحق لعن کا ٹہرتا ہے اور ریا اکبر
کبائر مہلکہ مین سے قرار پائی ہے اسی جگہہ سے حضرت نے نام اوسکا شرک اصغر رکہا ہے
ریا مین خلق پر تلبیس بہی ہوتی ہے کیونکہ اوسمین ایہام اخلاص و طاعت خدا کا ہوتا ہے
حالانکہ وہ مخلص مطیع نہین ہے بلکہ تلبیس کرنا دنیا مین بہی حرام ہے چہ جاے دین کی
ہان کبہی اطلاق ریا کا امر مباح پر بہی ہوتا ہے جیسے طلب جاہ و توقیر بغیر عبادت کے
یا جیسے اچہا لباس پاکیزہ پہنا تاکہ لوگ اوسکی تعریف بابت نظافت و جمالت کے کرین
اسیطرح ہر تجمل و تزین و تکرم کا حکم ہے جیسے انفاق اغنیا پر کرنا لکن نہ معرض عبادت
مین بلکہ اسلئے کہ لوگ اوسکو سخی کہین سو یہ نوع حرام نہین ہے حضرت جب باہر آتے عمامہ
برابر کرکے آئینہ دیکہکر بال و چہرہ درست فرماکر آتے یہ بات حضرت کے حق مین مثاکد
تہی تاکہ لوگون کے نظرون سے نہ گرین قلوب خلق کو طرف حق کے مائل کرین وفیہ قربۃ
و ای قربۃ یہ حکم علماء و نحوہم مین بہی جاری ہے جبکہ مقصود انکا تحسین ہئیت سے
یہی امور ہون **ف** غزالی و ابن عبد السلام کا اختلاف ہے حق مین اوس شخص کے
جسکا مقصد اپنے عمل سے ریا اور عبادت ہے غزالی کہتے ہین اگر باعث دنیا غالب ہے تو
کچہہ ثواب نہین اور اگر باعث آخرت غالب ہے تو ثواب ہے اور اگر دونون باعث برابر
ہین تو دونون ساقط ہین اب بہی کچہہ ثواب نہوا ابن عبد السلام نے کہا مطلقاً کچہہ ثواب
نہوگا بدلیل احادیث من عمل عملا اشرک فیہ غیری فانا منہ بری ہو للذی اشرک وغیرہ
غزالی نے اس حدیث کو ماؤل کیا ہے استوا ہر دو مقصد پر یا قصد ریا ارجح ہو صریح کلام
غزالی کا یہ ہے کہ ریا اگرچہ حرام ہے لکن اصل ثواب سے مانع نہین ہوتی ہے جبکہ باعث
عبادت اغلب ہو اسیلئے یہ کہا ہے کہ اگر اطلاع مردم مرجح و مقوی نشاط ہو اور بصورت
فقدان اس امر کے عبادت ترک نکرے اور اگر نرا مقصد ریا ہوتا تو اقدام نکرتا اس صورت مین
گمان ہمارا واللہ اعلم یہ ہے کہ ریا محبط اصل ثواب نہو ولکن مقدار مقصد ریا پر عقاب اور
مقدار مقصد ثواب پر ثواب ملے انتہی لکن قول سعید بن المسیب و عبادہ بن صامت دلیل
ہین اسپر کہ اوسکو اصلا ثواب نہوگا بلکہ خود غزالی نے اس سے پہلے یہ کہا تہا کہ جب صدقہ

ومساوی مین قصد اجر و محمدت کا جمیعا کریگا تو بہ وہ شرک ہوگا جو کہ مناقض اخلاص ہے تو
اب کلام ابن عبد السلام ہی راجح ٹہرا حاصل ترجیح متجہ یہ ہوا کہ جب ریاے مباح ہمراہ عبادت
کے ہوگی تو مقتضی اسقاط ثواب کے اصل سے نہ ٹہریگی بلکہ مقدار قصد عبادت پر ثواب ملیگا
اگرچہ ضعیف ہو اور اگر ریائے محرم ہمراہ ہوگی تو وہ مقتضی سقوط مں اصلہ کے ہے کما دلت
علیہ الاحادیث الکثیرۃ اور یہ آیت شریف فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کچھ منافی
اسکی نہین ہے اسلیے کہ اوسکی تقصیر لئے جو کہ عبارت ہے قصد محرم سے سقوط اجر کو واجب کر دیا ہے
اب ایک ذرہ برابر بہی خیر باقی نہین رہی تو آیت اوسکو شامل نہوگی **ف** بندہ نے
جب ایک عبادت کا عقد اخلاص پر کیا پہر اوسپر ریا آئی تو اگر یہ ریا بعد تمام عمل کے
آئی تو کچہ اثر نہ کریگی کیونکہ وہ عبادت اخلاص پر تمام ہو چکی ہے اب اوسپر اثر ریا کا طاری
نہوگا اگر بتکلف اوسکا مظہر و متحدث نہین ہے پہر اگر بقصد ریا اوسکا تکلف کیا تو غزالی
نے کہا ہے کہ فہذا مخوف اور آثار و اخبار دلیل ہین اسپر کہ یہ تکلف محبط عمل ہے پہر
اس طاری کے مبطل ثواب عمل ہونے کو مستبعد جانا ہے اور یہ کہا ہے کہ اقیس یہ ہے
کہ اپنے عمل منقضی پر مثاب ہوگا اور مرآت طاعت خدا پر معاقب ہوگا اگرچہ بعد فراغ
کے اوس سے کیون نہو بخلاف اوس صورت کے کہ اثنار عمل مین عقد اوسکا طرف ریا
کے متغیر ہو گیا کہ یہ محبط بلکہ مفسد عبادت ہے اگر خالص ریا آگئی ہے اور اگر ریاے محض
نہین ہے لکن اتنی غالب ہوئی ہے کہ قصد قربت کا جو کہ اوسمین تہا وہ دب گیا تو یہ افساد
عبادت مین متردد ہے حارث محاسبی کا میل طرف افساد کے ہے لکن احسن نزدیک ہمارے
یہ ہے کہ اسقدر ریا جبکہ اوسکا اثر عمل مین ظاہر نہو بلکہ صدور عمل کا باعث دین سے باقی رہے
اور فقط سرور اطلاع کا اوسکے طرف منضاف ہوا تو عمل فاسد نہوگا کیونکہ اصل نیت جو باعث
علے العمل اور حامل علی الاتمام تہی وہ ہنوز باقی ہے بخلاف اوس عارض ریا کے کہ اگر لوگ
نہوتے تو نماز کو قطع کر دیتا مثلاً تو یہ مفسد عبادت ہے اوس عبادت کو پہر اعادہ کرے اگر فرض
ہے اور احادیث دارد وہ فی الریا محمول ہین اوس صورت پر کہ مراد عمل سے کچہ نہو مگر یہی
خلق اور جو اخبار دربارہ شرکت آئے ہین وہ محمول ہین اوس شکل پہ کہ قصد ریا کا مساوی

قصد یا اغلب قصد ثواب سے ہو اور اگر نسبت اوسکے یہ قصد ضعیف ہے تو ثواب عمل کا بالکلیہ
حبط نہوگا اور یہ نماز لائق فساد کے ٹہریگی اور اگر مثلاً ابتداء عقد نماز مین ریا مقارن ہوئی
اور سلام پہیرنے تک مستمر رہے تو پہر اوسکے قضا کرنے مین کچہہ خلاف نہین ہے وہ نماز
معتد بہ نہوئی اور اگر اثناء نماز مین نادم ہوکر مستغفر ہوا تو ایک فرقہ نے کہا کہ وہ نماز منعقد
نہین ہوئی اوسکو پہر سرے سے پڑہے دوسرے فرقہ نے کہا سارا فعل لغو ہوا مگر تحریم
اوسی تحریمہ پر اوسکو پورا کرے تیسرے فرقہ نے کہا اوسکو کچہہ بہی لازم نہین ہے نماز
تمام کرے اسلئے کہ نظر خاتمہ پر ہے جسطرح کہ اگر ابتداء ساتہ اخلاص کی اور ختم ریا پر کرتا تو
عمل اوسکا فاسد ہوجاتا دونون قول اخیر قیاس فقہ سے بالکل خارج ہین خصوصاً اول
ہر دو قول اسیطرح یہ قول کہ اگر ختم باخلاص کرتا تو نماز صحیح ہوتی کیونکہ ریا نیت مین قادح
ہوتی ہے قیاس فقہ پر تو یہ بات مستقیم ہے کہ اگر باعث عمل کا مجرد ریا ہے ابتداء عقد مین طلب
ثواب اور امتثال امر تو اوسکا افتتاح ہی منعقد نہوا اما بعد کسطرح صحیح ہوگا کیونکہ اوسنے
جزم بہ نیت نہین کیا ہے اوسنے تو تحریمہ لوگون کے لئے باندہا ہے اگرچہ اوسکا کپڑا ناپاک تہا
اور اگر ایسا ہوتا تو نماز ہی نہ پڑہتا اور اگر یہ صورت ہے کہ لوگ نہ ہوتے تو بہی نماز نہ
پڑہتا اور اچہی طرح صحیح طور پر پڑہتا لکن اوسکو رغبت محمدت مین ظاہر ہوئی تو دو باعث
جمع ہوگئے اب اگر یہ شکل صدقہ مین ہے تو عاصی ہوا اجابت باعث ریا پر اور مطیع ٹہرا
اجابت باعث ثواب پر فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا
یرہ اب اوسکو ثواب بقدر قصد صحیح ملیگا اور بقدر قصد فاسد عقاب ہوگا اور احدہما دوسرے کو
حبط نکریگا حکم نماز نافلہ کا اس جگہ مثل اسی صدقہ کے ہے اور یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ اسکی
نماز فاسد ہے یا اوسکی اقتدا کرنا باطل ہے اگرچہ یہ بات ظاہر ہوجاے کہ قصد اوسکا
ریا اور اظہار حسن قرارت ہے اسلئے کہ مسلمان کے ساتہ گمان نیک رکہنا چاہیے کہ اوسنے
قصد ثواب کا اس تطوع سے بہی کیا ہوگا تو باعتبار اس قصد کے نماز اوسکی صحیح ہے اور
اقتدا بہی درست اگرچہ اوسکے ساتہ دوسرا قصد بہی مقارن ہوگیا ہے جسکے سبب سے
وہ عاصی ہے پہر اگر یہ دونون باعث نماز فرض مین عارض ہون اور ہر ایک باعث غیر

مستقل ہو اور انبعاث ان دونونسے حاصل ہو تو یہ واجب کو اوس سے ساقط نہین کرتا اور
اگر ہر ایک باعث اسطرح پر مستقل ہے کہ اگر باعث ریا معدوم ہو تو فرض ادا کرے اور اگر باعث
فرض منعدم ہو تو نماز ریا کے لئے پڑہے تو یہ مشکل محل نظر ہے اور سخت محتمل ہے اسلئے احتمالا
یہ کہا جائیگا کہ واجب نماز خالص لوجہ اللہ تہی وہ پائی نگئی یا یون کہا جائے کہ واجب امتثال
امر تہا باعث مستقل اور وہ پایا گیا سو غیر کا اقتران اوسکے ساتہ مسوغ سقوط فرض کو
اوس سے نہین ہے جسطرح کہ اگر کسی غصب کے گہر مین نماز ادا کرتا اور اگر یہ ریا مبادرت
کرنے مین طرف نماز کے ہے نہ ذات نماز مین تو یہ نماز قطعا صحیح ہے اسلئے کہ باعث اصل
صلوۃ کو اس حیثیت سے کہ وہ صلوۃ ہے غیر اوسکا عارض نہین ہوا یہ بحث اوس ریا مین
ہتی جو کہ باعث عمل پہ ہوتی ہے۔ ریا مجرد سرور بسبب اطلاع مردم کے جبکہ اوسکا اثر وہان
تک نہ پہنچے کہ عمل مین تاثیر کرے تو فساد نماز بعید ہے ھذا ما نراہ لائقا بقانون الفقہ
والمسئلۃ غامضۃ من حیث ان الفقہاء لم یتعرضوا لہا فی الفقہ والذین خاضوا فیہا
لم یلاحظوا قوانین الفقہاء بل حملہم الحرص علے تصفیۃ القلوب وطلب الاخلاص
علی افساد العبادات بادنی الخواطر وماذکرناہ ہو القصد فیما نراہ والعلم
عند اللہ تعالی فیہ انتہی **ف** ریا کے لئے قبح مین درجات متفاوت ہین اقبح ریا وہ ہے
جو ایمان مین ہو یہ شان منافقین کی ہے جنکے ذم اللہ تعالے لئے کثرت سے کتاب عزیز
مین کی ہے اور اونکو یہ وعید سنائی ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار
یہ لوگ بعد زمن صحابہ کے تہوڑے رہگئے ہان جو لوگ مثل اونکے قبح مین ہین وہ کثرت سے
موجود ہین جیسے معتقدین بدع مکفرہ مثل انکار حشر یا انکار علم خدا بجزئیات یا اعتقاد اباحت
مطلقہ حالانکہ خلاف اسکے اظہار کرتے ہین فلیس وراء قبیح احوالہم لاشیء انکے
کے قریب وہ لوگ ہین جو کہ اصول عبادات واجبہ مین ریا کرتے ہین کہ خلوت مین تارک
عبادت ہین اور جلوت مین فاعل یہ کام بخوف مذمت کرتے ہین حالانکہ یہ ریا بہی نزدیک
خدا کے بڑا گناہ ہے اسلئے کہ غایت جہل پر مبنی اور اعلی انواع مقت پر مودی ہے انکے
قریب وہ لوگ ہین جو نوافل مین ریا کرتے ہین کہ اتنا عادت نوافل کے رکہتے ہین

اس ڈر سے کہ کہین علامین نکرین تو ناقص ٹہر جاوین اور خلوت مین ایثار کسل وعدم رغبت اور ترک ثواب مین ہوتی ہے اُنسے قریب وہ لوگ ہین جو اوصاف عبادت مین ریاکرتے ہین جیسے تحسین نماز اور اطالت ارکان واظہار تخشع واستکمال سائر کملات جلوت مین اور اقتصار اد نی واجبات پر خلوت مین بخوف ایثار مذکور فی النوافل سو یہ لوگ غلطی ہین کیونکہ اسمین بہی مثل ماقبل کے تقدیم مخلوق کے خالق پر ہے پہر کبہی اسکے فاعل کو شیطان اس مکر مین لاتا ہے کہ یہ کام اوسکو اسطرح پر اچہا کر دکہاتا ہے کہ مین جو یہ بات کرتا ہون تو لوگون کی صیانت کے لئے وقیعت سے اپنے حق مین کرتا ہون حالانکہ اگر یہ شخص سچا ہوتا تو اپنے نفس کی صیانت فوات کمالات سے کرتا اور فعل خلوات سے بچتا قرائن احوال اوسکے توصاف دلیل ہین اسبات پر کہ باعث اسکا کچہہ نہین ہے مگر ہی نظر خلق کی یہ تو اونکی محمدت کا راجی ہے نہ اونکی صیانت کا **ف** جو شخص اپنے لئے ریا کرتا ہی اوسکے بہی کئی درجے ہین اقبح یہ ہے کہ کسی معصیت پر متمکن ہونا چاہے مثلاً اظہار ورع وزہد اسلئے کرے کہ لوگ اوسکو متصف باین صفت جانکر متولی مناصب و وصایا و ودائع اموال کا کر دین یا تفرقہ صدقات اوسکے حوالہ کرین اور مقصود اوسکا ان سب امور سے یہ ہے کہ اون مین خیانت کری یا مذکر وواعظ وعالم ومتعلم بنے اسلئے کہ کسی عورت یا غلام پر ظفریاب ہووے سو یہ لوگ اقبح مرائین ہین نزدیک اللہ کے کیونکہ اونہون نے طاعت رب کو ایک سلم طرف معصیت کے اور ایک وصلہ طرف فسق کے ٹہرایا ہے انکی عاقبت بری ہوگی انہین کے قریب وہ لوگ ہین جو متہم بمعصیت یا خیانت ہین پہر اظہار طاعت وصدقہ کا بقصد دفع اوس تہمت کے کرتے ہین انسے قریب وہ لوگ ہین جنکا قصد یہ ہے کہ کوئی حظ مباح حاصل کرین جیسے مال یا نکاح وغیرہ حظوظ دنیا انسے متصل وہ لوگ ہین کہ اظہار عبادات ورع وتخشع ونحو ذلک کا اسلئے کرتے ہین کہ لوگ اونکو بنظر حقارت وچشم نقص نہ دیکہین یا وہ صلحا مین شمار ہون حالانکہ خلوت مین یہ کوئی کام نہین کرتے ہین اسی قبیل سے یہ ہے کہ اظہار مفطر کو جدن کہ روزہ رکہنا سنت ہے ترک کرے اس ڈر سے کہ کہین لوگ یہ گمان نکرین کہ اس شخص کو کچہہ اعتنا ساتہ نوافل کے

نہین ہے فخذہ اصول درجات الریاوہی اتب اصناف المرائین امام غزالی کہتے ہین د
جمیعهم تحت مقت الله وغضبه وهو من اشد المهلکات انتهی حدیث مین
آیا ہے کہ ریا چونٹی کی چال سے بہی زیادہ خفی ہے سو یہ وہی ریا ہے جسمین فحول علما کو
لغزش ہوجاتی ہے عبّاد وجہلا کا جو کہ آفات نفوس وغوائل قلوب سے ناواقف ہین کیا ذکر
ہے اسکا بیان یہ ہے کہ ریا دو طرح پر ہے ایک جلی یہ حامل و باعث ہوتی ہے عمل پر
دوسرے خفی یہ حامل نہین ہوتی لکن مشقت کو سبک کردیتی ہے جس طرح کسی شخص کو
ہر رات عادت نماز تہجد کے ہو اور یہ نماز اوسپر گران ہے لکن جب کوئی مہمان اوسکے
گہر آتا ہے اور کوئی شخص اوسپر مطلع ہوتا ہے تو اسکو ایک طرح کا نشاط حاصل
ہوتا ہے اور تہجد پڑہنا آسان ہوجاتا ہے تہجد ادہ عمل اللہی کے لئے کرتا ہے اگر اسکو
امید ثواب کی نہوتی تو وہ تہجد کیون پڑہتا اسکی نشانی یہ ہے کہ وہ تہجد پڑہی گو کوئی اوسپر
مطلع نہو **۲** اس سے اخفی وہ ریا ہے کہ جو حامل تسہیل و تخفیف پر بہی نہو معذلک
اوسکے پاس ریا ہے اور اوسکے دل مین مثل آگ کے اندر پتہر کے چہپی ہوئی ہے اوسپر
اطلاع ممکن نہین ہے مگر علامات سے اجلی علامات یہ ہے کہ لوگون کی اطلاع اوسکی
عبادت و طاعت پر اوسکو خوش کرتی ہے **۳** اس سے خفی تر وہ ریا ہے کہ نہ اطلاع
چاہے نہ مسرت لائے لکن ابتدا بسلام کو دوست رکہے اور یہ چاہے کہ لوگ اوسکی
تعظیم کرین اور مزید ثنا کے ساتہ پیش آئین اور اوسکی حاجت برآری کے طرف مبادرت
کرین اور معاملہ مین اوسکے ساتہ مسامحت بجالائین اور جب وہ پاس اوسکے جائے تو
اوسکے لئے توسیع مکان کرین اور جب کسی شخص کے طرف سے ان امور مین کوتاہی ہو
تو اوسکے دل پر گران گزرے اسلئے کہ جس طاعت کو اوسنے اپنے نفس مین مخفی رکہا
ہے اوسکو عظیم جانتا ہے تو گویا اسکا نفس بمقابلہ اوس طاعت کے طالب احترام
ہے یہانتک کہ اگر فرضا وہ یہ طاعات نکرتا تو طالب اس احترام کا بہی نہوتا تو آپ اسنے
اللہ کے علم پر قناعت نکی اور آمیزش ریا خفی سے خالی نہ ٹہرا غزالی کہتے ہین وکل ذلک
یوشك ان یحبط الاجر ولا یسلم منه الا الصدیقون اسی جگہہ سے مخلصین ہمیشہ

ریا خفی سے خائف رہتے تھے اعمال صالحہ کو ایسے چھپاتے تھے جیسے کسیکو اخفا فواحش پر
حرص ہوتی ہے یہ کام اس امید پر کرتے تھے کہ اللہ اونکے عمل مین اخلاص دے اور دن
قیامت کو سامنے ساری خلق کے جزا اخلاص عطا فرمائے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اللہ اوسی
عمل کو قبول کرتا ہے جو کہ خالص اوسکے لئے ہوتا ہے اور اپنی شدت حاجت اور فاقہ
کو بہی دن قیامت کے معلوم رکھتے تھے سو جو کوئی شخص اپنے نفس مین درمیان اطلاع
صغار و مجانین اور درمیان اطلاع غیر کے عبادات پر فرق پاتا ہے اوسکے نزدیک شائبہ
ریا کا موجود ہے کیونکہ اگر وہ یہ جانتا کہ نافع و ضار اور قادر ہر شے پر اللہ وحدہ لا شریک لہ
ہے اور مین ہر شے سے عاجز ہون تو نزدیک اوسکے صغار وغیرہم یکسان و برابر ہوتے
اور نفس اوسکا حضور سے کسی بڑے شخص کے یا چہوٹے آدمے کے متاثر ہوتا لکن یہ
بات نہین ہے کہ ہر شائبہ ریا مفسد و محبط عمل ہو بلکہ سرور کبہی محمود ہوتا ہے اسطرح پر
کہ اس امر کا شہود کرے کہ اللہ نے اونکو میرے اس عمل پر اطلاع دی ہے تاکہ احوال
جمیل میرا اور اپنا لطف ساتہ میرے ظاہر کرے کیونکہ اسنے تو بجائے خود اپنے طاعت
و معصیت کو چہپایا تہا مگر اللہ نے اوسکی معصیت مستور رکہے اور طاعت ظاہر کی و ای
لطف اعظم من ستر القبیح و اظہار الجمیل تو یہ فرحت اسکی جمیل نظر و وسیع لطف خدا سے
ہوئے نہ لوگون کے محمدت اور اپنے قیام منزلت سے اونکے دلون مین قل بفضل
اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا یا اسبات کا شہود کرے کہ جس صورت مین اللہ نے
اوسکے قبیح کو مستور اور اوسکی طاعت کو دنیا مین ظاہر کیا تو آخرت مین بہی اسیطرح
کریگا لحدیث ما ستر اللہ علے عبد ذنبا فی الدنیا الا سترہ علیہ فی الاخرۃ یا یہ گمان
کرے کہ جو لوگ میرے حال پر مطلع ہین وہ میرے اقتدا مین رغبت کرینگے اس سے
اجر میرا مضاعف ہوگا اجر علانیہ کا آخرۃ بسبب ظہور کے اور اجر ستر کا بسبب قصد اولا
ملیگا اسلئے کہ جسکی اقتدا کسی طاعت مین کی جاتی ہے اوسکو برابر اقتدا کرنے والونکے
اجر ملتا ہے بغیر اسکے کہ اونکے اجور مین کچہ کمی ہو یہ توقع اس لائق ہے کہ اوس سے
سرور ناشے ہو فان ظہور مخائل الربح لذیذ یوجب السرور لا محالۃ یا اسبات

پر فرحناک ہو کہ اللہ نے اوسکو ایسی توفیق دی جسکے سبب سے لوگ اوسکی مدحت کرتے
ہین اور لسبب اوس توفیق کے اوسکو دوست رکھتے ہین اور اون لوگونکو اوس جماعت
کا سا نکیا جو گنہگار ہو کر مطلبین پر استہزا کرتے ہین اور اون کو ستاتے ہین علامت اس
فرحت کی یہ ہے کہ غیر کی مدح پر بھی ویسا ہی خوش ہو جیسا کہ اپنی مدح پر خوش ہوتا ہے
ف سرور مذموم وہ ہے کہ اسباب پر خوش ہو کہ اوسکی منزلت لوگونکے دلون
مین قائم ہے اور یہ اسکی تعظیم تکریم کرتے ہین اور اوسکی قضاء حوائج کے لئے طیار
ہین کہ یہ مکروہ ہے اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کتم عمل مین فائدہ اخلاص و
نجات کا ریا سے ہے اور اظہار عمل مین فائدہ اقتدار اور ترغیب نے الخیر کا ہے لکن
اوسمین آفت ریا کی ہوئی ہے اللہ نے دونون قسم پر ثنا کی ہے ان تبدوا الصدقات
فنعما ھی وان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم لکن اسرار کی مدح کی ہے اسلئے
کہ اسمین سلامتی ہے اوس آفت عظیمہ سے جس سے کمتر لوگ سلامت رہتے ہین ہان
جس جگہہ اسرار متعذر ہے وہان اظہار ممدوح ہوتا ہے جیسے غزو و حج وجمعہ
وجماعات کہ یہان اظہار کرنا ہی مبادرت کرنا ہے طرف اوسکے اور اظہار رغبت
کرنا ہے اوسمین واسطے تحریض کے لکن اس شرط سے کہ شائبہ ریا کا نہو حاصل یہ
ہے کہ جب عمل ان شوائب سے خالص ہوگا اور اوسکے اظہار مین کسیکو ایذا نہو گی اور
اوسمین برانگیختہ کرنا لوگون کا اقتدار و تاسی پر اوس خیر کے کرنے مین اور مبادرت
کرنا طرف اوسکے ہوگا اسلئے کہ یہ شخص منجملہ علما و صلحا کے ہے جسکے اقتدا کے طرف
سب لوگ شتابی کرتے ہین تو اظہار افضل ہے کیونکہ یہ مقام انبیاء اور اون کے
وراثت کا ہے اور یہ لوگ امر اکمل ہی کے ساتہ مخصوص ہوتے ہین اور اس اظہار
کا نفع متعدی ہے بقولہ صلعم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من یعمل بھا
الی یوم القیامۃ اور اگر کوئی شرط ان مین سے مختل ہو گئی تو پھر اسرار افضل ہے آیتی
تفصیل پر اطلاق افضلیت اسرار کا محمول ہے آن مرتبہ اظہار فاضل کا مزلۂ قدم
عُبّاد و علما ہے کیونکہ وہ اظہار مین متشبہ اقویاء ہوتے ہین اور اُنکے دل اخلاص پر

قوی نہین ہوتے اسلئے اجور اونکے بسبب ریا کے حبط ہو جاتے ہین اور اسکا تفکر کرنا
نامعقول ہے علامت حق کی اسجگہہ یہ ہے کہ جس منصب پر یہ ہے اگر کوئی دوسرا شخص
اسکے اقران مین سے اوس جگہہ پر قائم ہو تو یہ متاثر نہو بلکہ مخلص رہے اور اگر یہ بات
اپنے نفس سے نہین جانتا ہے تو ریاکار ہے کیونکہ اگر ملاحظہ نظر خلق اسکو نہوتا تو ہرگز
اپنے نفس کو غیر پر باوجود اس علم کے کہ غیر کفایت کرسکتا ہے اختیار نکرتا فلیحذر العبد
خداع النفس فانها خدوع والشیطان مترصد وحب الجاہ علی القلب غالب یہہ
بات بہت کم ہوتی ہے کہ اعمال ظاہرہ آفات اخطار سے سلامت رہین اسلئے سلامتی
اسی اخفا مین ہے **ف** منجملہ اظہار کے ایک تحدث بعمل ہے بعد فراغ کے عمل سے
بلکہ اسکا خطرہ سخت تر ہے اس جہت سے کہ کبھی زبان پر زیادتی یا مبالغہ جاری ہوجاتا
ہے اور نفس کو اظہار دعاوی مین لذت ملتی ہے اور اس جہت سے آسان نہین ہے
کہ یہ ریا عمل خالص ماضی کو حبط نہین کرتی ہے اکثر لوگ طاعات کا بجالانا بخوف ریا
ترک کردیتے ہین یہ کچھ مطلقا محمود نہین ہے اسلئے کہ اعمال دو طرح پر ہین ایک
لازم بدن جنکو کچھ تعلق غیر سے نہین ہے اور نہ کوئی لذت عین اون اعمال مین ہے
جیسے نماز روزہ حج سو اگر باعث ابتدا اوسمین نری رؤیت خلق ہو تو یہ معصیت محض
ہے اسکا ترک کرنا واجب ہے اس معصیت مین اس کیفیت پر رخصت نہین اور اگر
باعث اوسپر تقرب الی اللہ ہے لکن ریا وقت عقد عبادت کے عارض ہوئی تو اسکو
شروع کردے اور دور کرنے مین اوس عارض کے مجاہدہ نفس بجالائے اسیطرح
اگر اثناء عمل مین عارض ہو تو نفس کو طرف اخلاص کے قہرا جبرا پھیرے یہان تک کہ
اوسکو تمام کرے کیونکہ شیطان پہلے تو طرف ترک عمل کے بلاتا ہے جب اوسکی بات
مانی نہین جاتی اور آدمی عزم بالجزم کرکے اوس کام کو شروع کر دیتا ہے تو پھر
دو طرف ریا کے بلاتا ہے جب اس سے بھی اوسنے اعراض کیا اور مجاہدہ سے پیش
آیا یہانتک کہ اوس کام سے فارغ ہوا تو اب اسکو ندامت دلاتا ہے کہ تو ریاکار ہے
اللہ تجکو اس عمل کا کچھہ نفع نہ دیگا جب تک کہ تو ایسا کام کرنا نچھوڑیگا اور پھر دوبارہ اسکو کریگا

آنچہ حصل اس طرح پر شیطان اپنے غرض حاصل کرتا ہے فکن منہ علی حذر فانہ لا امرکم بہا
والنزد رقلبک الحیاء من اللہ تعالی السرے تیرے اندر ایک باعث دینی عمل پر پیدا کر دیا ہے
اب تو کیون اس عمل کو ترک کرے بلکہ مجاہدہ نفس اخلاص مین کر اور مکائد دشمن کے دہوکے
مین نا ور وہ تو تیرے باپ آدم علیہ السلام کا دشمن ہے دوسری قسم اعمال کی وہ ہے
جو کہ متعلق خلق سے ہے اس قسم مین آفات واخطار عظیمہ ہین اعظم بلایا خلافت ہے پہر
قضا پہر تذکیر و تدریس و افتار پہر انفاق مال سو جسکو دنیا اپنے طرف مائل نکرے اور
طمع جنبش ندے اور اللہ کی راہ مین اوسکو لوم لائم نہ پکڑے اور وہ دنیا و اہل دنیا
سے اعراض کرے اور متحرک نہو مگر واسطے حق کے اور ساکن نہو مگر واسطے اللہ کے تو
وہ مستحق اسکا ہے کہ اہل ولایت دینویہ واخرویہ سے ہو اور جسمین کوئی شرط ان
مین سے مفقود ہو تو یہ ولایات باقی رہا اوسکے حق مین سخت مضر ہین تو وہ انکے
اختیار کرنے سے باز رہے اور وہ ہوکے مین نا آئے اوسکا نفس اوسکو یہ فریب دیگا
کہ تو عدل کریگا اور قائم بحقوق ولایت ہوگا اور تجکو میل طرف شوائب ریا وطمع کے نہوگا
کیونکہ نفس اوسکا اس تسویل مین کاذب ہے اوس سے حذر کرنا چاہیے نفس کے
نزدیک کوئی چیز لذیذتر جاہ وولایات سے نہین ہے کچہہ دور نہین ہے کہ محبت
ولایات کی حامل ہلاک پر ہو اسی جگہہ سے ایک شخص نے عمر بن خطاب سے اذن
چاہا تہا کہ مین بعد فراغ کے نماز صبح سے لوگونکو وعظ کیا کرون اوسکو منع کر دیا
اوسنے کہا تم مجکو نصح مردم سے منع کرتے ہو فرمایا اخشی ان تنتفخ حتے تبلغ الثریا
انسان کو لائق نہین ہے کہ فضائل تذکیر باللہ اور علم پر دہوکا کہائے کیونکہ اس کا
خطرہ عظیم ہے ہم کسیکو حکم اسکے ترک کا نہین کرتے اسلئے کہ نفس تذکیر مین کوئی آفت
نہین ہے آفت تو اظہار تصدی مین ہے وعظ ہو یا اقرار یا افتار یا روایت سو جب
تک اپنے نفس مین باعث دینی پائے تب تک ترک تصدی نکرے اگرچہ کسیقدر
ریا سے ممزوج ہو بلکہ ہم تو یہ امر کرتے ہین کہ کام کرے اور مجاہدہ نفس اخلاص
و تنزہ مین خطرات ریا سے بجالائے شوائب ریا کا کیا ذکر ہے الحاصل امور تین طرح پر

اپنی ایک ولایات انکا تنہا اعظم فتن سے ہے ضعفا سرے سے اسکو ترک کردین دوسری صلوات و نحو یا اسکو ضعفا ترک نہ کرین اور نہ اتو یا گردفع شوائب ریا مین کوشش کرتے رہین تیسرے تصدی واسطے علوم کے یہ مرتبہ وسطے ہے درمیان ان دو مراتب کے لیکن یہ مرتبہ اشبہ بولایات ہے اور آفات سے قریب تر ہے تو حذر کرنا اس حق مین ضعفا کے اسلم ہے باقی رہا مرتبہ چہارم کہ وہ جمع مال و انفاق مال ہے سو بعض علما نے اسکو اشتغال ذکر و نوافل پر فضیلت دی ہے اور بعض نے بالعکس اسکے کہا ہے حق یہ ہے کہ اسمین بھی آفات عظیمہ ہین جیسے طلب ثنا و استجلاب قلوب و تمیز نفس باعطا پس جو شخص ان آفات سے رہائی پائی تو اوسکے لیئے جمع و انفاق افضل ہے اسلئے کہ اسمین وصل منقطعین و کفایت مستحقین و تقرب بالبر طرف رب العالمین کے ہے اور جو شخص ان آفات سے خلاص نہو تو اوسکے لئے یہ ہے کہ ملازمت عبادات و استفراغ وسع آداب و تکملات عبادات مین کرے **ف** ایک علامت اخلاص عالم کی علم مین یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بہتر و نیک تر اوس سے وعظ مین یا کثرت علم مین ظاہر ہوا اور لوگ شدید القبول ہون واسطے اوسکے تو یہ اپنے جی مین خوش ہوا اور اوسپر حسد نہ کرے ہان اگر اسکو رشک آوے تو کچھ ڈر نہین ہے یعنے اپنے نفس کے لئے یہ تمنا کرے کہ مجکو بھی اسیطرحکا علم ہوتا اور اگر اکابر اسکے مجلس مین آئین تو اسکے کلام مین تغیر نہ آئے بلکہ سارے خلق کو ایک ہی نظر سے دیکھے اور لوگون کا ہمراہ اپنے راہون مین چلنا دوست نہ رکھے **ف** آیات و احادیث و کلام ائمہ سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ریا محبط اعمال ہوتی ہے اور سبب ہی مقت کا نزدیک خدا کے اور موجب ہے لعن و طرد کو اور منجملہ کبائر مہلکات کے ہے اور جس امر کا یہ وصف ہو تو وہ لائق اسکے ہے کہ ہر موفق ساق جد سے اوسکے ازالہ مین ساتھ مجاہدہ کے کمر باندھے اور مشاق شدیدہ کا تحمل کرے اور قوت شہوات کا مکار و کرے اسلئے کہ کوئی شخص اس کے طرف محتاج ہونے سے منفک نہین ہوسکتا ہے مگر جسکو اللہ تعالے نے قلب سلیم نقی خالص شوائب ملاحظہ اغراض و مخلوقین سے عطا کیا ہو اور وہ شہود رب العالمین مین دائما

مستغرق رہتا ہو وقلیل ماھم ورنہ غالب خلق اسی حال پر مطبوع ہے ریا مین اگر اور کچھ
نہو تا مگر یہی احباط عبادت واحدہ تو اوسکے شوم وضرر کے لئے اتنا ہی کافی تہا لکن
آخرت مین ہر انسان ایسی ایک عبادت کا محتاج ہوگا جس سے کفہ اوسکے حسنات کا راجح
ہوجائے ورنہ اوسکو نار کی طرف لیجائین گے اور جو کوئی اللہ کے سخط مین طالب رضائے
خلق ہوتا ہے اللہ اوس سے بیزار ہوجاتا ہے اور خلق کو اوسپر خفا کر دیتا ہے حالانکہ
رضائے خلق ایک ایسی غایت ہے جو میسر نہین آسکتی جب ایک قوم کو یہ شخص راضی
کریگا تو دوسری قوم کو غصہ مین لائیگا پہر اسکی کیا غرض اونکی مدح مین ہے کہ اللہ
کے ذم وغضب پر اسنے اُنکی مدح کو اپنے حق مین اختیار کیا ہے حالانکہ لوگون کی
تعریف کرنے سے نہ کوئی نفع اسکو ملتا ہے اور نہ کوئی ضرر دور ہوتا ہے یہ بات تو
خاص اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے ہے کہ وہی اوسکا مستحق ہے کہ سب لوگ اُسیکا
قصد تنہا کرین کیونکہ مسخر قلوب بمنع واعطاء وہی ہے فلا رازق ولا معطے ولا ضار
ولا نافع الا ھو عز وجل اور جسکو خلق مین طمع ہوتی ہے وہ ذل وخیبت یا منت و
مہانت سے ہرگز خالی نہین رہتا تو اب اس رجاء کاذب اور وہم فاسد پر اوس چیز
کا چہوڑنا جو اللہ کے پاس ہے کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ یہ رجاء وہم کبہی مصیب اور
کبہی مخطی ہوتا ہے اور اگر ان لوگون کو اس ریا پر اطلاع ہو جو اسکے دل مین ہے تو
یہ خود اوسکو مبطرود ممقوت مذموم ومحروم رکہین جو شخص اس امر کو بعین بصیرت
نظر کریگا اوسکی رغبت خلق مین سست پڑجائیگی اور وہ صدق پہ متوجہ ہوگا یہ تو دواء
علمی ہوئی رہتے دوا عملی سو وہ یہ ہے کہ اخفاء عبادات کی عادت ڈالے جس طرح کہ
فواحش کا اخفا کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوسکا دل اللہ کے علم واطلاع پہ قانع ہوجائے
اور نفس طرف طلب علم غیر اللہ کے اس سے منازعت نہ کرے اور اس اخفا مین تکلف
اختیار کرے اگرچہ ابتدا مین یہ بات شاق ہوگی لکن جو کوئی اسپر ایک مدت تک بتکلف
صبر کریگا اوس سے ثقل اس تکلف کا ساقط ہوجائے گا اور اللہ اپنے فضل سو اُسکی
مدد کریگا جس سے اوسکی ترقی ہوگی ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بندہ کی طرف سے مجاہدہ و قرع باب کریم ہے اور اللہ کی طرف سے ہدایت و فتح ان الله لا نضیع اجر المحسنین وان تك حسنة يضاعفها ويؤت من لدنه اجرا عظیما انتہی کلام الشیخ ابن حجر المکی فی کتابہ الزواجر ملخصا وقال رح لما تكلمنا بحمد الله على هذه الكبيرة العظيمة وما يتعلق بها مما يحتاج الخلق اليه وبسطنا الكلام في ذلك وان كان بالنسبة الى احياء العلوم مختصرا احد ان نختم الكلام فيها بذكر شئ من الايات والاحاديث الدالة على مدح الاخلاص وان المخلصين وما اعد الله لهم ليكون ذلك باعثا للخلق على تحري الاخلاص ومباعدة الرياء اذ الاشياء لا تعرف كما لا وضده الا باضدادها انتہی لکن اسجگہ کچھ ضرورت نقل کرنے کلام مذکور کی نہین ہے رسالہ لسان العرفان مین بحث ریا کی اس مقام سے زیادہ تر لکھی گئی ہے اور رسالہ قوامع اور رسالہ قوارع مین بیان کبائر ذنوب ظاہرہ و باطنہ کا ہوچکا ہے اس جگہہ فقط اتنا مقصود تہا کہ بیان عقائد صحیحہ فرقہ ناجیہ کا مطابق کلمات ائمہ دین و فقہاء مسلمین و صوفیہ متبعین و زمرہ محدثین محققین راسخین فی العلم کے کیا جائے کیونکہ دارمدار نجات کا عقائد پر ہے ہمراہ درستی عقیدہ و اخلاص کے عمل قلیل کافی ہوجاتا ہے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اخلص دینك يكفك القليل من العمل رواه ابن ابى الدنيا والحاكم اور ہمراہ فساد عقیدہ و اختلاط ریا کے کوئی عمل مقبول نہین ہوتا حضرت نے فرمایا ہے لا يقبل من العمل الا ما كان خالصا وابتغى به وجهه رواه الطبرانى الحاصل طالب نجات و تاجر آخرت کو واجب ہے کہ تصحیح عقائد مین مجاہدہ کرے اور یہ بات قطعا جان لے کہ شرک و کفر و ریا کے ہوتے ہوتے ہرگز کوئی عبادت وحسنہ نفع نہین دیگا اگرچہ دعوے اسلام کا اور ادعاء ایمان کا کرے اکثر لوگ کلمہ گو ہین اور نماز و روزہ و زکوۃ و حج ادا کرتے ہین لکن دقایق شرک و حقایق ریا کو نہین جانتے اور کلمات کفر سے احتراز نہین کرتے اسلیئے انکا اسلام ظاہر اور اقرار ایمان نفع نہین دیتا اور کوئی اثر و برکت ایمان کا اونکے حال قال پر پایا نہین جاتا اکثر خلق یہی جانتی ہے

اگر شرک نام ہے عبادت غیر اللہ کا اور ہم تو کسی بت یا چاند یا سورج کو سجدہ نہین کرتے ہین اور نہ کوئی رسم
کفر کی ہماری گہر مین ہوتی ہے اور نہ ہم کسی کے دکہانے سنانے کو نماز و روزہ بجالاتے ہین پہر ہم کس
طرح نامسلمان یا غیر ناجی ہونگے سو یہ محض مغالطہ ہے ابلیس لعین کا اور غرور ہے نفس سرکش کا اسلئے کہ
شرک و ریا و بدعات کا حال مثل کبائر ذنوب ظاہرہ کے نہین ہے کہ ہر شخص اونکو معلوم کر سکے جس طرح
ہر عالم جاہل مسلمان جانتا ہے کہ زناکاری شراب خواری قتل نفس حرام ہے بلکہ شرک کے حق مین شارع
نے یہ فرمایا ہے کہ وہ رفتار مورچہ سے شب سیاہ مین سنگ سیاہ پر بہی زیادہ تر مخفی ہے اور شرک
کے ستر دروازے ہین اور بدعت کے بہتر دروازے ہین اور کلمات کفر بیحساب ہین تو پہر جب
تک کہ انسان تمام عزم و ہمت کے ساتہ دریافت کرنے پر ان ابواب کثیرہ کے کمر نہ باندہیگا تب تک
ناجی ہونا و سکان آفات سے نہایت مشکل ہے لکن بحمدہ تعالی اس زمانہ مین تنقیح امور مذکورہ کے
رسائل متعددہ مین بحوالہ نصوص و ادلہ بخوبی ہوگئی ہے اب فقط توجہ کرنا اہل دین کا طرف دریافت
کرنے اشیاء مذکورہ کے باقی ہے وہ دلائل و مسائل جنمین علما کو لغزش ہو جاتی ہے جہلا کا کیا ذکر ہے
وہ معادن کتاب و خزائن سنت سے بکشش و کوشش تمام رسائل اردو مین مع کلام ائمہ اسلام و تحقیقات
فحول محدثین و فقہا جامعین یکجا جمع کر دئے گئے ہین ؎

داویم ترا ز گنج مقصود نشان ۔ گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

اکثر تالیفات اس زمانہ کی جدال و مراء ہین اور اکثر اعمال خلق کے شرک و ریا ہین حرف شناسون
کا سارا شغل اسمین منحصر ہے کہ باہم بحث مسائل فروعیہ کیا کرین پہر مواضع اختلاف مین ایک دوسرے
کی تضلیل تکفیر رسالون مین لکہا کرین یہ فکر کسی شخص کو نہین ہے کہ اپنے عبادات کے ارکان و آداب
و تکملات و تتمات کو اچہی طرح مطابق ماثورات سلف صلحاء کے سیکہہ کر عمل مین لائین جس سے اون کا
نماز روزہ زکوۃ حج صحیح ٹہرے پہر اوسکے اندر واسطے تحصیل اخلاص کے بقدر مقدور ساعی ہوین
اور اوقات فرصت مین دقائق و حقایق ریا و شرک کو جو کہ محبط عمل و موجب ردت و قتل ہین دریافت
کرکے اون طرائق سے آپ کو دور رکہین اور ابواب بدعات سے اپنی جان کو بچا دین اسلئے کہ طریق
حق اور سبیل صدق ایک ہے اور سبل و طرق ضلالت بہت ہین جس طرح کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہے ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ اور اس

باب مین ایک حدیث بہی آئی ہے کہ حضرت نے ایک سیدہی لکیر کہینچی پہر اوسکے دائین بائین اور لکیرین بڑی کہینچکر فرمایا کہ یہ سب راہین شیطان کی ہین ہر راہ پہ ایک شیطان بیٹہا ہے وہ اوسکو طرف طریق کج کے بلاتا ہے اور یہ راہ ایک سیدہا رستہ ہے سو تم اسپر چلو ہر طرف بہک کر نجاؤ الفاظ اس حدیث کے مشکوۃ وغیرہ مین لکہے ہین یہ حاصل مضمون حدیث مذکور کا ہے کہ یہ زمانہ ہمارا اختلاف مذاہب و اعتساف مشارب کا ہے حضرت نے اسکی خبر پہلے سے ہمکو دیدی ہے اور ایسے زمانہ مین ہمکو یہ حکم فرمایا ہے کہ ہم سنت نبوی پر اور طریقہ خلفاء راشدین مہدیین پر جمے رہین بہتر فرقے اسلام کے بعد زمانہ خیر کی حادث ہوے تہے اور ایک عجب ہنگامہ دین مین برپا ہوا تہا کل نفس ودیعا لکن حجت بالغہ الہی نے اون سبکو منقرض کر دیا سوائے دو تین فرق ضالہ کے جیسے روافض خوارج وغیرہا ہین اب کوئی فرقہ مثل معتزلہ وغیرہ کے اکثر بلاد اسلام مین باقی نرہا اور فرقہ ناجیہ اہل سنت ہمیشہ اپنے اعداء و مخالفین مذہب پر غالب رہا لکن اس قرب زمان مین بسبب قرب ساعت کے باہم فرق اہل سنت کے خانہ جنگی شروع ہوگئی ہے جسکے سبب سے اکثر مسلمان متزلزل ہوگئی اور اونکو تمیز حق کا باطل سے نرہا ہر فرقہ نے عوام کو اپنے طرف کہینچا جسکی تقدیر مین جو خرابی لکہی تہی وہ اوسکو پیش آئی اگرچہ خدا کا دین اور رسول کی شرع واضح ہے اور درمیان غالی و جافی کے ہے انکا حال تو یہ ہوا انکے مقابل مین کچہہ ایسے لوگ بہی حادث ہوتے ہین جو کہ طریقہ اہل بدع و فرق ضالہ سابقہ و سالفہ چلتے ہین اور دین اسلام مین طرح طرح کے شکوک نکالتے ہین اور الفاظ و عبارات قرآن و حدیث کے تکذیب و تحریف کرنا چاہتے ہین ولکن یہ بات اونکو حسب دلخواہ اب تک میسر نہین آئی اور ان شاء اللہ تعالی بمقتضائے حدیث لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرہم من خالفہم آیندہ بہی میسر نہوگی گو کتنا ہی سر اپنا مارا کرین لکن اس حیص بیص مین اتنی خرابی ضرور لاحق حال عوام دجہال اور اکثر خاص کالانعام کے ہوگئی ہے کہ دین و آخرت سے غافل یا اوسکی جاحد ہوکر بندہ دینار و درہم اور طالب مال و جاہ بنگئے ہین اور ایسے اعمال کرنے لگے ہین جیسے کہ یوم الحساب پر یقین نرکہنے والے کرتے ہین وکان ذلک فی الکتاب مسطورا ایسے وقت مین کتمان علم سے عالم ملعون ٹہرتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے اہل علم سے اس بات کا عہد و پیمان لیا ہے کہ وہ آیات

کتاب واحادیث مستطاب کی تبلیغ وتبیین عباد اللہ کو کردین وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

فہرست

صحت نامہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵	۶	ما	ما	۲۶	۲	مذہب	مذہب امام
۶	۱۶	الملائلۃ	الملائکۃ	۲۸	۲۳	اطلاق کیا ہے	اطلاق فرمایا ہے
۷	۴	زبجی ید	زہنجی ید	۲۹	۲۱	۳۳۷	۸۳۷
۱۲	۱۳	وحیزہ	وجیزہ	۳۰	۱	غاہب	مذہب
۱۳	۹	ہجر	ہی کہ	″	۶	واثبات	ونفی اثبات
۱۵	۸	نحل	تحلیل	۳۲	۱۶	طبامع	طبائع
۱۶	۱۵	نجاصہ	خاصہ	۳۳	۱۵	العلیم	البصیین
″	۱۷	لان	لئن	۳۵	۹	النعل	النعل بالنعل
۱۷	۱۵	قربت	قریب	۳۶	۱۹	مشبہ	مشبہ
۱۸	۱۶	والون	لوگون	۳۸	۱۳	اننین	اثنتین
۱۹	۸	تواصعا	تواضعا	۴۱	۲۲	فنا ہوگی	فنا ہوگا
۲۰	۲۲	مع	ومع	۴۴	۲	کرنگا	کریگا
″	″	مزا	جزاء	۴۹	۱۴	نکوئی	نہ کوئی
۲۱	۵	ذکر سے	×	۵۰	۱۲	وبجت	بحث
۲۲	۱۵	مبادلۃ	مبادرۃ	۵۳	۷	میزان	نیران
۲۵	۲۰	کو	×	″	۱۶	درود	وارده

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۵۵	۱۸	ئ شیٔ	شیٔ
۵۶	۱۵	انسلال رہو	انسلال ہوا
//	۲۲	انجاد	ایجاد
۵۸	۱۸	الیہن	الیمن
۵۸	۱۹	تیسری	تیسرا
۵۸	۱۲	ظاہرو	ظاہر
۶۰	۵	خبر	خیر
//	۲۳	جزر	جزو
۶۱	۲	لزات	لذات کا
۶۳	۹	کی گئی	کیئے گئے
//	۱۵	العلیم	البصیر
۶۶	۱۱	تشبہ	مشتبہ
//	۱۲	وساون	وساوس
//	۲۲	ثاثیر	تاثیر
۶۹	۱۸	بنی	نبی
۷۲	۴	پوچپہ	پوچھہ
//	۱۴	کسی دوسری کا	کوئی دوسرا اوسکا
۷۳	۱۲	دری	سیری
۷۹	۳	حاوی	حادی
۸۰	۱۴	ایتان	اتیان
۸۱	۲	لانہ دکرہ	لانہ ذکرہ
//	۱۲	اسکا	اوسکا

صفحہ	سطر	غلط	صواب
//	۱۶	لوزی	نوری
۸۳	۱۹	عامہ	عائمہ
۸۶	۲	۲۱	۲۲
۸۸	۲	مقبل	مقرب
۸۹	۱۲	اور نہ	اور نہ کوئی
//	۲۰	دن تک	دن تک کا
//	۲۱	احتراع	اختراع
۹۰	۱۲	ہو	ہوکر
//	۱۴	سج	رنج
//	۱۶	غذاۃ	غداۃ
۹۲	۲۰	امطاسہ	امطار
//	۲۱	للھمر	الھمر
//	۲۳	مشبہ	شبہہ
۹۳	۱۴	عقیدہ	عقیدہ کو
۹۴	۲	تن	نن
//	۳	فاقلہ	تا قبلہ
//	۲۰	نقف	یقف
۹۶	۱۴	بیکی	پرکی
۹۷	//	حل	من حیل
۱۰۰	۹	خدابین	خدا ہے
۱۰۳	۱۶	فعل	فعل و
۱۰۳	۵	جزدورا	جن اساتہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۵	۱۹	رحجان	رجحان
۱۰۶	۲۳	قرن	قرون
۱۰۷	۱	صحابہ	صحابہ سے
//	۹	جیلی	جبلی
۱۰۸	۱۳	مساوی کا	مساوی سے
۱۱۱	۲	الأن	الا أن
۱۱۲	۳۰	اوسکے	اوسکو
۱۱۳	۲۲	ذات سے	ذات سے ہے
۱۱۴	۱۸	رکہتی	رکہتی ہین
//	۱۲	اثات	اثبات
۱۱۵	۱۱	عجاب	عجائب
۱۱۶	۴	لمنہ	بمنہ
۱۱۷	۸	المؤمنون	المتوکلون
//	۱۸	//	//
۱۱۹	۱۴	بوغ	بلوغ
۱۲۰	۲	بعثث	بعثت
//	۱۰	مبعت	بعثت
۱۲۱	۳	صفائے	صفائی
۱۲۲	۵	متنبہ	متنفہ
۱۲۳	۱۶	وعید	وعید کے
۱۲۴	۱۳	بشر سے	بشر پر
//	۱۷	قطرہ	قطری کو

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۲۵	۸	تری	تسری
//	۲۱	تومنی	تومنفا
۱۲۶	۱۶	چاہیے	چاہیئے
۱۲۸	۲	حبال	جبال
//	۱۳	عامہ	عامہ کے
۱۲۹	۲۱	مفنزی	مفتی
۱۳۰	۲۰	عقائد	شرح عقائد
۱۳۱	۱۴	دور رتبہ	دور رتبہ ہے
۱۳۲	۱۱	لعت	نعت
۱۳۳	۹	اونیر	اونپر
//	۷	نقس	نفس
۱۳۴	۱۰	نسائی	نامی
۱۳۶	۱۹	افصی	اقصیٰ
۱۴۰	۱۸	حیوان سے	حیوان کے
//	۲۱	احاط	احاطہ
۱۴۱	۲	اوسکے	اوسکو
//	۱۰	//	//
//	۱۸	حق	جانا حق
۱۴۲	۱	مثل	مثل ساری
۱۴۳	۳	والایان	الایمان
//	۴	گرویدہ	گرویدہ
۱۴۴	//	غضبان	غضبانا

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۴۴	۴	لهامها	لثامها
″	۲۳	تقدس	تقدّس
۱۴۶	۱۱	جحش	جحش
۱۴۷	۷	سرشیخ	شیخ
۱۴۹	۲۰	متوہم	موہم
۱۵۲	۱۳	بالبغیر	بالغیر
″	۱۶	اشتغال قلب	قلب اشتغال
″	۱۸	ہدایت	بداہت
″	۲۱	ورسالہ	رسالہ
۱۵۴	۱	کہنہ	کنہ
۱۵۶	۶	ضاعات	صناعات
″	۱۷	کے اسی	سے اسی
۱۵۷	۷	سپر	سپہر
″	۱۳	جواہر	جواہر
۱۵۸	۸	ہے مقابلہ	ہین مقابلہ
″	۱۹	دنیکم	دبنکم
۱۶۰	۷	اکرمکم	ان اکرمکم
″	۲۰	وخیریت	اور خیریت
۱۶۱	۲	السہ	الہیہ
″	۲۲	جاسکے	جائے
۱۶۵	۱۰	تجاوز	تجاوز
۱۶۶	۱۳	مقت	ومقت
″	۲۰	مشبہ	مشبہہ
۱۶۷	۱	ہی یہ	ہی یہ ہے

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۶۷	۲۰	الادلۃ	الادلۃ
″	۲۱	فرقان	فرقان
۱۶۸	۷	لکفور	لکفور مبین
″	۲۰	اگروہ	اگرچہ وہ
۱۶۹	۳	یاہر	باہر
″	۷	جسکام	جسکام کے
″	۱۳	کی ہی	کیا ہے
۱۷۰	۸	بندہ	بندی
۱۷۱	۱۶	اعفر	اغفر
″	۲۲	کے ہین	کے ہے
۱۷۲	۳	زیاد	زیادہ
۱۷۴	۷	شئ	شئ کی
۱۷۵	۲	لاشریک	لاشریک لہ
″	۲۰	ثبت	مثبت
″	۲۲	رائج	رائی
۱۷۷	۱۳	اوہین	اونہین
۱۷۹	۱۵	ہین	مین
″	۲۲	صاصل	حاصل
۱۸۰	۲	ناصح	ناصح
″	۱۰	اور	امر
۱۸۱	۳	زیادہ ہے	زیادہ نہین ہے
۱۸۱	۱۶	سی ۃ	اسوۃ
۱۸۲	۲۳	مصورہ	منصورہ
۱۸۳	۷	موکد	مؤید

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۸۴	۱	دالالمام	دالمام
״	۵	رای	رائی
״	۱۱	مہم	مبہم
۱۸۷	۱۹	منازغت	منازعت
״	۲۰	زمان	زمان کا
۱۸۸	۱۴	غلط	نلط
״	۱۵	تمثل	تمثیل
۱۸۹	۱۰	رتبہ سے	رتبہ سے واسطے
״	۱۵	تنوح	تنوع
۱۹۱	۷	مرتبہ	رتبہ
״	۱۶	مستقر	مقعر
״	۱۵	تری	تیری
۱۹۲	۷	کونتی	کنوین
״	۲۰	پہ	پہر
۱۹۳	۹	ادفر	اوفر
״	۲۱	مرائی	مُرائی
۱۹۶	״	موافقت	مواقف
۱۹۷	۵	جسکوده	جسکو اوسنے
۱۹۸	۱۷	جنکو	جنکے
۲۰۳	۱۵	حیض میض	حیض بیض
۲۰۱	۲۲	متناسی	تناسی
۲۰۲	۲۳	بحث کے	بحث کے انشاء اللہ تعالیٰ
۲۰۳	۱۳	ثواب	صواب
۲۰۴	۵	جادی	حادی
۲۰۵	۳	کریم	کریم مین
۱۰۸	۳	نہین اوسکو	اوسکو نہین

۲۴-۱۴ [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۲۰۸	۱۱	اسباب	اس باب
۲۱۰	۳	اگرچہ	اگر
۲۱۲	۱	مؤکد	مؤید
״	۴	کوتی	کنوین
״	۱۱	سااڑا	ساادا
۲۱۴	۷	تن	مَن
۲۱۵	۱	ولا	فلا
״	۵	دعد	دَعد
״	۸	انہ	ذاتہ
״	۱۹	رزلیق	زریق
۲۱۶	۱۱	چاہیے	چاہیئے
״	۱۸	کیونکہ	کیونکہ یہ
۲۱۷	۱	دوتون	دونون
״	۲	کہتے	کا کہتے
״	۲۰	مشرکا	مُشرکا
۲۱۸	۱۸	وبخوہما	وبخوہ
۲۲۴	۵	اوّل	اوائل
۲۲۹	۱	سے ہے	یہی ہے
۲۳۱	۲۴	اتنا	اتنی
۲۳۲	۵	ماقیل	ماقبل
״	۸	خلوات	جلوات
۲۳۵	۱۹	ذرات	ذرّات
۲۳۶	۷	احتظار	اخطار
۲۳۷	۴	تا	نہ آ
״	۶		اُبہر
۲۳۸	۱۴	رشک	رشناک

خاتمۃ الطبع

حمد و ثناے بیکران خالق کون و مکان کو زیبا ہے جسنے سرگشتگان وادی ضلالت کو منہج قویم و صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرمای ٭ درود و ثنا محمود ذات برگزیدہ صفات پیغمبر آخر الزمان پر جسکے ارشاد سراپا رشاد نے بندگان خدا کو مہلکہ عقائد باطلہ و اوہام واہیہ سے نکالکر وصول الی اللہ کی سیدہی راہ بتائی ٭ صلوات اللہ و سلامہ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ وسلم **اما بعد** یہ صحیفہ لطیفہ جامع فوائد سدیدہ موسمی بہ **المعتقد المنتقد** ہدیہ ارباب نظر ہے تفصیل علم عقائد مین کتاب لاجواب ہے دید کے قابل ہے تعریف کے لائق ہے فی الواقع زبان اردو مین آجتک ایسا مجموعہ جامع نظر نہین آیا۔ ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ دیکھہ لیجیے پڑہ لیجیے حسن لیجیے۔ ہر حرف پر اثر ہے اہل حق کے لئے خضر رہبری کیون نہو اسکے مصنف وہ علامہ روزگار مشہور دیار و امصار ہین جنکے علم کے چراغ سے آج ظلمتکدۂ ہندوستان روشن ہے یعنی حضرت رفیع المنزلت مالک علوم دین ناصر شرع متین مرکز ہدایت و رشاد مجمع قابلیت خداداد مفسر لوذعی محدث یلمعی جناب نواب مولانا **سید محمد صدیق حسن خان** صاحب بہادر دام العزۃ التفاخر۔ چونکہ مدنظر تہا کہ اس مقالہ ہدایت گنجینہ افادت کا فیض عام ہو بندگان خدا کو فائدہ تام ہو اسلیے بحکم حضرت مؤلف والاتبار مطبع انصاری واقع دہلی مین باہتمام و افر وسعی بلیغ جناب مولوی **عبد المجید** صاحب طبع ہو کر نضارت بخش دیدہ ارباب اشتیاق ہوا

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جامع معقول حاوی منقول جناب مولانا مولوی حافظ محمد عبد الرحمن صاحب لقا غازی پوری سلمہ اللہ تعالی

یہ رسالہ کیون نہو مرغوب دل
اہل حق سے پوچھئے اسکا مفاد
ختم ہے جنپر اشاعت دین کی
ناصر دین سید عالی نژاد

صورت ہر حرف ہے نقش مراد
اونکی تصنیف گرانمایہ ہے یہ
ہے فضیلت جنکی مشہور بلاد
یا خدا لوح زمانہ پر رہے

ہین رقم اسمین عقائد دین کے
حامی سنت ہین جو وقت فساد
حضرت نواب صدیق الحسن
مرتسم یہ نام تا یوم المعاد

بینے سال طبع اسکا اے لقا
لکھدیا علم شریف اعتقاد ۱۳۰۲ھ

اعلان



